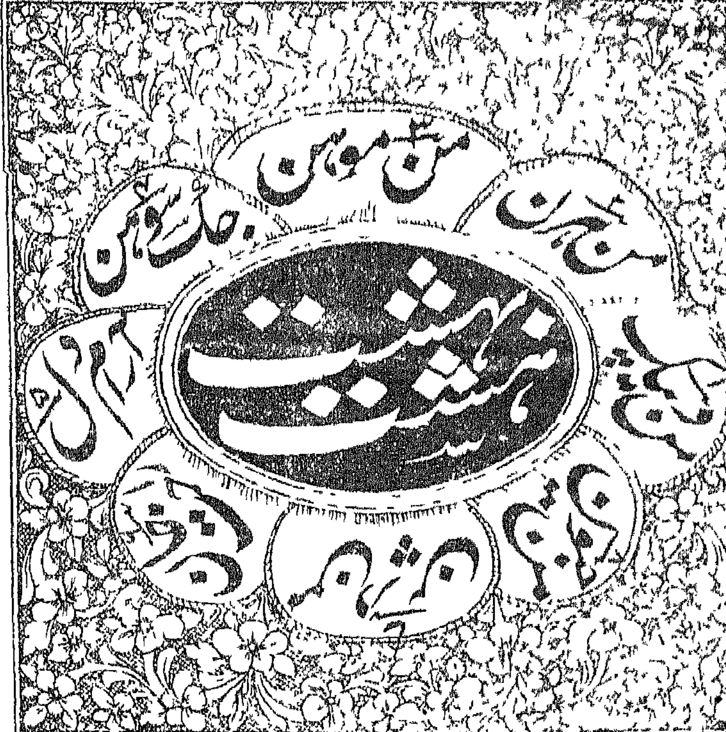
من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

بتائید خداوند دوجہان بطفیل سید انس و جان این مجموعہ پر فضائل و گنجینہ سیر و شمائل و حالات سرور کائنات مفخر موجودات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت ... المسمّٰی بہ



من تصنیف لطیف سخنور ملت یگانہ شیدائی حسن رسالت پناہ جناب مولوی باقر صاحب آگاہ

باہتمام امیدوار رحمت ... قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب تاجر کتب و مالک مطبع کریمی

در مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی زیور طبع یافت

بار اول ۳۰۰۰



فہرست ہشت بہشت جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ ہشت بہشت معنوی یعنی ہشت رسالۂ احوال جناب مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اہل المجد والکرم

حمد وسپاس حضرت حق سبحانہ تعالی کے تئین سزاوار ہے کہ نعمتان اوسکی گنتی سے بہار ہین اور درود وسلام اوپر جناب سید عالم کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فضائل اور بزرگیان اونکی بیشمار ہین اور اوپر آل واصحاب اونکے کہ سب اولیائے امت سے بہتر اور تمام امتون کے بہتر وسردار ہین اور اوپر باطنی اونکے کہ شریعت وحقیقت کو مدد کئے ہین اور دین کے احکام واسرار کو رواج دئے ہین خصوصا اوپر غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے کہ مقربان کے سردار محبوبان کے سید ہین بعد حمد ونعت ومنقبت کے محمد باقر آگاہ شافعی قادری بیجاپوری ایلوری توفیق دیوے اوسے حق سبحانہ تعالی کہتا ہے کہ ذکر حضرت سید عالم کا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب ذکرون سے افضل اور سب شغلون سے اکمل ہے اور مطالعہ یعنی دیکھنا اونکے سیر وشمایل کا بعد عقائد اور فرائض کے بہترین نوافل وخوشترین عبادات ومستحبات ہے حق تعالی کے قرب ورضامندی کا وسیلہ اور دولت جاودانی وسعادت دوجہانی کو پانے کا حیلہ ہے کس واسطے کہ ذکر خیر اوس جناب مکرم کا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خلاق عالم کا ذکر ہے اطاعت اوس جناب کی عین طاعت خدا کی اور پیروی اون کی خدا تعالی کی محبت کا سبب ہے اسواسطے امامان دین کے اور پیشوایان راہ یقین کے جزاہم اللہ تعالی خیرا احوال شریف اوس جناب اقدس کا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان وار لکھے ہین تا پیچھے آنے والے اونکے پڑہنے سے فیض حاصل کرین اور پیروی پر اوس جناب کی مستعد رہین۔ اے بھائی جان تو کہ کتابان سیر کی تین قسم پر ہین قسم اول یہ ہے کہ اون مین فقط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شمائل اور اخلاق اور خصایص اور معجزات وغیرہ مذکور ہین۔ اور قسم دوم یہ ہے کہ اوسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری اور دعوت اور جہاد اور تمام عمر مبارک کا احوال تاریخ وار مرقوم ہے اور قسم سوم یہ ہے کہ اسمین دونون قسم کا بیان ہے بعضے کتابونمین مختصر ہوے ہین اور بعضونمین مفصل لکھے ہین اور اون کتابون مین بعضے تاریخ کے طور پر اور بعضے حدیث کے ڈہب پر ہین خصوصا وہ کتابان جو حفاظ حدیث سے ہین سو بہت مضبوط اور معتبر اور صحیح وبہتر ہین اور بعضے علمائے متاخرین خلاصہ عربی کتابان کا نکالکر فارسی مین لکھے ہین تا وہ لوگ جو عربی پڑہ نہین سکتے ہین اونسے فائدہ پاوین لیکن اکثر عورتان اور تمام امیان فارسی سے بھی آشنا نہین اسلئے یہ عاصی مطلب قسم اول کا بہت اختصار کے ساتھ لیکر دکھنی رسالو نمین لایا ہے اور ہر رسالہ کا وزن جدا کیا تا وزن علیحدہ ہونے سے خواہش وآرزو پڑہنے والونکی زیادہ ہووے رسالۂ اول کا نام من موہن ہے اس رسالہ مین حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور مقدس کا ذکر ہے یعنی حق سبحانہ تعالی اوس نور اقدس کو سب موجودات کے اول پیدا کیا اور اوسکے

طفیل سے سب علویات و سفلیات کو ہویدا کیا اور اوس نور اشرف کو ہر پشت پاک سے ہر شکم پاک میں نقل کرتا تھا یہان تک کہ وہ نور لطیف حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ میں آیا اور دوسرے رسالہ کا نام من ہرن ہے اس رسالہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتونکا بیان ہے یعنے وہ بشارت کہ حق تعالے حضرت کے ظہور سے اپنی کتابون مین خبر دیا اور اوسکے پیغمبران علیہم الصلوۃ والسلام اور نجومیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیسے خبر دئے ہین اور تیسرے رسالہ کا نام من موہن ہے اس رسالہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ولادت کا بیان ہے یعنے جو معجزات کہ مدت حمل اور ولادت اور دودہ چھوڑائی اور خوردسالی میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئی ہین اوس حدتلک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آٹھہ برس کی عمر ہوئی ہے اور چوتھے رسالہ کا نام جگ سوہن ہے اس رسالہ مین اوس سن سے تا وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہ اجمال تمام بطور فہرست کے لکھا گیا ہے اور پانچوین رسالہ کا نام آرام دل ہے اس رسالہ مین تین باب ہین باب اول مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شمایل کا بیان ہے اور باب دویم مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ذکر ہے اور باب سیوم مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عادات کا مذکور ہے اور چھٹے رسالہ کا نام راحت جان ہے اس رسالہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خصایص کا بیان ہے خصایص وہ بزرگیان ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے خاص ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشا تھا اور کسی پیغمبران کو نہین دیا تھا اور ساتوین رسالہ کا نام من درپن ہے اس رسالہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقسام معجزات مذکور ہین ایسی ترکیب سے کہ کوئی کتاب کے بیچ دیکھنے مین نہین آئے اگر وہ سب کتابان تو دیکھیگا تو اسبات کو باور کریگا اور آٹھوین رسالہ کا نام من جیون ہے اس رسالہ مین تین فصل ہین فصل اول مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبت کی فرضیت کا بیان ہے اور اوسکی علامات کا ذکر ہے اور دوسری فصل مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درود کے فضایل کا بیان ہے اور تیسری فصل مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے فضایل کا بیان ہے چھے رسالے اول کے معہ رسالہ عقاید و تحفۃ النساء سنہ یکہزار و یک سو اور اسی اور پانچ مین اور سنہ اللہ مین بنے ہین پیچھے اوسکے بہت ڈھیل ہوئی کسواسطے کہ ایک رفیق با توفیق جلیس انیس کران رسالونکا طالب اور ایسے خیر کامون پر راغب تھا سو رحلت کیا حق تعالے اوسپر رحمت کرے اور اوسے اپنی مغفرت سے نوازے اور بہت موانع بھی درپیش ہوئے ہر چند اس اثنا مین بعضے دوستان واسطے دوسرے رسالون کے بولے پر اتفاق اون کے بنانے کا نہین ہوا آخر ابتداے سنہ یکہزار دوسو سات مین رسالہ من درپن اور رسالہ من جیون بنانے کا اتفاق ہوا اور رسالہ آرام دل مین بیان عادات شریف کا اور رسالہ راحت جان مین بیان اکثر خصایص کا اور رسالہ جگ سوہن مین حضرت کے نبوت سے تا وفات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل کیا ان آٹھون رسالوںمین تخمیناً آٹھہ ہزار و چھہ سو اوپر پچاس بیت ہین اور سرچیونکے ساتھہ نوہزار بیت ہوینگے اے برادران آٹھون رسالون کو بحر اخرب مین اول کے چار رسالے چار خرب ہین اور آرام دل مین دو خرب ہین اور راحت جان ایک خرب ہے

اور سن ورپن مین چار خرب ہین اور سن جیون ایک خرب ہے ان سب رسالون مین شاعری نہین کیا ہون بلکہ صاف وسادہ
کہا ہون اور اردو کے بھاکے مین نہین کہا کسواسطے کہ رہنے والے یہانکے اوس بھاکے سے واقف نہین اے بھائی یہ رسالے
دکھنی زبان مین ہین کہ سہل اور سرسری سمجان کسواسطے کہ بڑی معتبر کتب سے تحقیق کر کر لکھا ہون اگر وہ تمام کتابان تو
دیکھیگا یا کسی سے سنیگا تو تجھے قدر ان رسالونکی معلوم ہوگی اب اون کتابون کی کہ یہ رسائل کا مطلب اون سے لیا ہون
تفصیل کرتا ہون تفسیر بغوی اور فتح الباری شرح صحیح البخاری تصنیف شیخ الاسلام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شافعی
کی کہ حفاظ حدیث کے مقتدا تھے اور کتاب شفا تصنیف قاضی عیاض مالکی کی کہ اس باب مین بے نظیر اور دستاویز سب علما
کی ہے اور عیون الاثر تصنیف حافظ فتح الدین ابن سید الناس شافعی کی اور شمائل ترمذی معہ دو شرح اوسکے ایک شرح
ملا عصام کی اور دوسری شرح شیخ ابن حجر مکی کی اور مواہب لدنیہ تصنیف حافظ قسطلانی شافعی کی اور بہجۃ المحافل تصنیف
حافظ شافعی کی اور تاریخ حافظ عماد الدین ابن کثیر شافعی کی کہ عمدہ حافظان حدیث سے تھے اور رسایل مولود شریفکے
تصنیف شیخ الاسلام حافظ جلال الدین سیوطی شافعی و حافظ شمس الدین سخاوی شافعی وغیرہ حافظان حدیث کے اور
اصابہ فی معرفۃ الصحابہ تصنیف شیخ الاسلام ابن حجر ابن عسقلانی کی اور انموذج اللبیب فی الخصایص الحبیب اور
کیتنک رسالے تصنیف امام سیوطی شافعی کے اور وفاء الوفا اور جواہر العقدین دونو تصنیف حافظ نور الدین سمہودی
شافعی کی اور حسن التوسل تصنیف شیخ الاسلام ابن حجر مکی شافعی کی کہ خاتم مجتہدین کے تھے اور منضود تصنیف اونکی اور
وسیلہ حسینی تصنیف اونکے شاگرد کی اور تحفۃ الغریب تصنیف سید عبد القادر عیدروس شافعی کی اور تحفۃ الاخیار تصنیف
ابو عبد اللہ رصاع مالکی کی اور فتح المتعال تصنیف حافظ علامہ شیخ احمد مالکی مقری کی اور حیات الحیوان تصنیف حافظ
حافظ علامہ شیخ کمال الدین دمیری شافعی کی یہ سب کتابان عربی ہین اور فارسی کتابون سے روضۃ الاحباب تصنیف سید
سید جمال الدین کی کہ اکابر محدثین تھے اور معارج النبوۃ تصنیف مولانا معین الدین ہروی کی کہ بہت جوش عشق سے
لکھے ہین اور شواہد النبوۃ تصنیف مولانا عبد الرحمن جامی کہ عارف کمل تھے اور مدارج النبوۃ اور جذب القلوب یہہ
دونو تصنیف شیخ عبد الحق دہلوی حنفی اور کتاب مدارج النبوۃ فارسی مین بہت معتبر و باتحقیق ہے سوائے اونکے اور
کتابان بھی کیا عربی و کیا فارسی نظر مین ہین اے بھائی اگر تجھے ان رسالون مین کہین شبہ ہووے تو اپنے وہم و گمان سے
اعتراض نہ کر بلکہ ان سب کتابون مین کہ ان رسالون کے اصل اور ماخذ ہین نظر کر کیا واسطے کہ مین بہت تحقیق و
تدقیق کرکے لکھا ہون اون کتابون سے بھی مقلدان کے مانند نہین لیا ہون بلکہ انہین جو اصح تھا سو اخذ کیا ہون
اور ان رسالون کو بارا حصے کرنے کا یہ سبب ہے کہ تا ہر صاحبان توفیق تنہا یا لوگون کو جمع کر کر ربیع الاول کے ما

مبارک مین بارہوین تلک پڑہین اور سناوین اگر پڑہنا نہین آتا ہے تو پڑہنے والے سے سنے آلہی تیرے
حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے اور اوسکے سیر شریف کے تصدق سے ان رسالون کو
قبول کر اور اون کو اہل دل کے پاس مقبول کر اور اون کے بنانے والے کے گناہون کو
عفو کر اور اوسے ہمیشہ عافیت و حرمت وجمعیت سے رکھکر کسی کا محتاج نہ کر اور
اوسے ہمیشہ دنیا اور دنیا کی صحبت سے محفوظ رکھہ اور خاتمہ اوسکا ایمان پر
کر اور ان رسالون کے پڑہنے والون کو اور لکھنے والون کو اور سننے والون
کو دونو جہان مین خیر و خوبی دے اے بھائیجان اب کیتنک بیت
حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیر اور شمایل
اور مولود کے برکات اور فضیلتان مین لکھکر اس
دیباچہ کو تمام
کرتا
ہون

دربیان فضایل ذکر سیر وشمایل وبرکات مولود مسعود سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سن تو دلکے کان سے اب یہہ بیان — مصطفےٰ کے عصر سے تا این زمان
گذرے ہین جو اولیا اور عالمان — متفق اسبات پر ہین بے گمان
کر نبیؐ کا ذکر ہر شام وسحر — افضل الاذکار ہے اے باخبر
بلکہ جو ہین مصطفےٰ کے ذکر مین — ہین بلاشک وہ خدا کے ذکر مین
قفل دل کو ذکر اوسکا ہے کلید — گمرہان کو پل مین کرتا ہے رشید
دلکے درپن کو ہے ذکر اوس کا صقال — گلشن جی کو ہے ذکر اوسکا ابھال
گھر کو سینے کے ہے ذکر اوسکا چراغ — جسم وجان ہوتا ہے اوس سے باغ باغ
ذکر سے اوسکے ٹلے سب درد و دکھ — ذکر سے اوسکے ملے نت عیش و سکھ
روگ بھاگے تن سے اوسکے ذکر سے — بھاگ جاگے اوسکے ذکر و فکر سے
بیکسان کو ذکر اوسکا ہے امان — عاصیان کو ذکر اوسکا ہے ضمان
ذکر سے اوسکے ملے باغ نعیم — ذکر سے اوسکے بجھے نار جحیم
ذکر اوسکا ہے مریضان کو دوا — ذکر اوسکا خستگان کو ہے شفا
سالکان کو ذکر اوس کا شمع راہ — عاشقان کو ذکر اوسکا ہے پناہ
عارفان کو ذکر اوسکا من لگن — واصلان کو ذکر اوسکا من موہن
انبیا کو ذکر اوس کا ہے انیس — اصفیا کو ذکر اوسکا ہے جلیس
ہوتے اوسکے ذکر سے افلاس دور — ہووے اوسکے ذکر سے خناس دور
ذکر سے اوسکے ہووے نہ کا بنا — ذکر سے اوسکے ٹوٹے یہ بین پنا
ذکر کو اوسکے ہین بہت ایسے خواص — متفق اسبات پر ہین عام وخاص

فرض ہے بے شبہ امت کے اوپر / رہنا اوسکے ذکر مین شام وسحر
بالیقین واجب ہے ہر شاہ و گدا / نام اوپر اوسکے نت رہنا فدا
جو اوتھے احوال اس شہ کے تمام / یاد کر کر او نکو رہنا شاد کام
گر کرین ہم ذکر اوسکا کیا عجب / ذکر مین جسکے ہے موجودات سب
اسلیئے قرآن مین اے یار گزین / نام پاک اوسکا ہے ذکر العالمین
عرش اور کرسی ہے اوسکے ذکر مین / جنّی و انسی ہے اوسکے ذکر مین
انبیا کو ذکر پاک اوسکا تھا روح / ذکر سے پاتے تھے اوسکے سو فتوح
بعد ذکر حق و ابلاغ پیام / ذکر سے رہتے تھے اوسکے شاد کام
ذکر اوسکے خلق کا اور شکل کا / ذکر اوسکے جود کا اور فضل کا
جو کیا اوسکو خصایص حق عطا / جو دیا اوسکو مقامات علا
جو اوسے دیویگا حق روز قیام / سارے عالم کے اوپر عالی مقام
ذکر اوسکے آلؑ اور اصحابؓ کا / ذکر اوسکے امت اور احباب کا
یہہ مقامات دیکھکر سب انبیاؑ / یون کیئے زاری سے حق سے التجا

کر تو ہمکو اے خدائے مہربان
امت پیغمبر آخر زمان

ہمکو ہے امت نبیؐ کی لئی ہوس / یہ شرف ہمکو دونو عالم مین ہے بس
یہ رسالت ہمکو کچھہ درکار نین / اوسکے کہلانا ہے بس ہم سب کیتین
اوسکی امت مین اچھین دنیا منے / اوسکی امت مین اوٹھین عقبیٰ منے
اے مسلمانان کرو شکر خدا / کہ کیا وہ تمکو یہ دولت عطا
اے مسلمانان کرو شکر و سپاس / کہ دیا یہ تمکو نعمت بیقیاس
اے مسلمانان تم اب شادی کناؤ / شادیانے عیش کے ہر دم بجاؤ

روز و شب فرح و طرب سے شاد اچھو ہر غم و اندوہ سے آزاد اچھو
مت ڈرو تم محنت دنیا ستی مت ڈرو تم کلفت عقبیٰ ستی
مت رکھو خاطر کو اپنے تم ملول بلکہ رنج و غم کے تئیں تم جاؤ بھول
روز و شب منگتے تھے جو چیز انبیا فضل سے اپنے خدا تم کو دیا
دولت عظمیٰ خدا تم کو دیا نعمت کبریٰ خدا تم کو دیا
امت احمدؐ ہو پھر چہتے ہو کیا انبیا کے رشک ہو کہتے ہو کیا
روز و شب اپنے نبیؐ سے لاڈ لو اس برابر کون سی طاعت ہے کو
ذکر مین اوسکے رہونت بے خلل سب کدورت جاویگی تم سے نکل
خاص کر در ماہ مولود اے گروہ جسکو سب مہینون مین ہے شان و شکوہ
سب مہینے بیچ اے اہل فلاح صبح سے تا شام شب سے تا صباح
ذکر مین اوسکے رہو خوشنہ ہات تم اس عبادت پر کرو سو رات تم
خاص بارہ اون تلک اے اہل شوق اس عبادت کا رکھو دنرات ذوق
جسقدر مقدور ہے تم کو تمام اوسقدر البتہ پکواؤ طعام
اہل علم اور صالحان کو جمع کر اور بخور و عطر سے مجلس کو بھر
تم پڑھو سب ملکے قرآن و درود ذکر مین اوسکے زبان دل در شہود

جو اچھے احوال اوس شہ کے تمام
ہوئے تم پڑھکر اونھون کو شاد کام

دکھنی یا تازی اچھے یا فارسی دکھنے تئیں اوسی سے کرو جون آرسی
پن بیان اوسکا اچھے تحقیق سات نا ہووے بے اصل اوسمین کوئی بات
ہے بہت دکھنی کتابون کا بیان بیگمان موضوع و بے اصل اے میان
جیسا فتاحی لکھا ہے معجزات اکثر اوسمین ہے غلط اور جھوٹ بات

اور یون نورِ شمائل کا بیان | اور یون معراج نامہ اے میان
اور وفاتِ شاہ کا ذکر اس نمط | اکثر ان نسخون کا مضمون ہے غلط
جو ہے بے اصل و غلط اے نیکنام | اوسکے تئین پڑھنا و سننا ہے حرام
خاص کر ور ذکر سالارِ بشر | متفق ہین اہل علم اس بات پر
پن مرے آٹھون رسالے اے گھنبیر | شاہ کے احوال مین ہین بے نظیر
ترجمہ اونمین حدیثون کا ہے سب | اور ہین سب بھرپور از عشق و ادب
فخر نہین کرتا ہون مین اے سینہ صاف | بات مین میرے نہین ہے کچھ خلاف
الغرض مولود کے ایام بیچ | ہوؤ تم مشغول نت اس کام بیچ
اور رہو تم بارہوین دن روز و شب | ہے وہ روزہ بے تردد مستحب
ہاتھ سے دل سے زبان سے دن رین | تم کرو شکر و سپاسِ ذوالمنن
کہ وہ اس مہینے مین از لطف و عطا | مصطفےٰ سا بدر کو تابان کیا
نور سے اوسکے جہان کو بھر دیا | ہر اندھارے کو اوجالا کر دیا
اور تم کو وہ عظیم الکبریا | ایسے پیغمبرؐ کی امت مین کیا
اور اون روزون مین اے اہلِ شعور | عید سے بھی تم کرو دگنا سرور
واسطے اوسکے کہ وہ ماہِ سعید | بیگمان ہے افضل و بہتر ز عید
دیؤ خیرات اور کرو بیحد سپاس | اور تا مقدور پہنو خوش لباس
بول گئے ہین یون سبھی اہل علوم | جو کرے مولود مین اسطرح دہوم

مقصد ان اوسکے برآوینگے تمام
آفتان ٹل جاوین اوس سے لا کلام

دین و دنیا مین سعادت ہے اوسے | خیر و خوبی کی بشارت ہے اوسے
ہووے نورانی دل اوسکا غیب سے | ہووے تن اوسکا مصفا عیب سے

بخشے جاوینگے گناہان اوسکے سب / ہوویگا ہر لحظہ اوسپر فضل رب

ہووینگے برکات اوسکو بے حساب / دنیا و عقبیٰ مین پاویگا ثواب

اور نبی کی روح پاک اے باخرد / نت کریگی اوسکو تائید و مدد

اور ہے امید اوسکو سب سے پیشتر / کہ ہووے ختم اوسکا ایمان کے اوپر

اور شفاعت اوسکو ہووےگی نصیب / اور ملیگا اوسکو دیدارِ حبیب

حاصل اوسکی برکتان ہین بیشمار / مین کہا اوسکو بہت کر اختصار

پن یہ سب برکات تب پاوے گا تو / کہ بصدق اوسکو بجالاویگا تو

اور تو بدعت سے کریگا احتراز / یعنی اون روزون مین اے با امتیاز

مت چراغون مین تو ڈال اپنے مزاج / روشنی بس ہے بقدرِ احتیاج

راگ و رنگ سے بھی ہے واجب اجتناب / ہزل بازی مین نہین راہِ ثواب

ایسے جو کامان ہین اونسے منھہ پھرا / تا نوازے تجھکو شاہِ دوسرا

کرنا یون مولود ہے غربا اوپر / ہے امیرونکے اوپر حکم دگر

لازم ہے اون پر کہ اوس ہلینے بھر / سعی کرنا آپ نے مقدور بھر

شہر کے کوچون کو جھڑوانا تمام / اور اوسے آراستہ کرنا بدام

کرنا اوسمین بہت زینت دل فروز / ہر جگہہ رکھوانا اوسمین عود و سوز

شہریون کو کرنا تاکیدِ اکید / کہ کرین زینت زیادہ تر ز عید

ہر طرف مولود کا دینا رواج / سبکو فرمانا کرین یہ ابتہاج

جنکو استعداد ہے تازی پڑہین / ولیہ اوس اسرار کے گوہر جڑین

فارسی دانا پڑہین نت فارسی / روشن اوس سے دل کرین جون آرسی

نین ہے عربی فارسی جنکو راہ / وہ پڑہین ہندی کتابان خواہمخواہ

غیر بدعت کے کہ ہے مذموم شوم
یون کرے اوس ماہ مین شادی کی دہوم

کہ نہ پہونچے اوسکو شادی کی طرب
غلغلہ عیدین کا یہان جائے دب

جب نصارا روز میلادِ مسیح
انبساط و جوش کرتے ہین صریح

مومنان اولے ہین بیشک اے ثنا
تا بروزِ مولدِ خیر الورے

دیوین ایسا بہجت و شادی کی داد
کہ نہ ممکن ہووے اوس سے کچھ زیاد

بادشاہِ دین پناہِ ملک شام
کہ اتھا سلطان مظفر اوس کا نام

اوس مبارک ماہ مین لیل و نہار
کام پر مولود کے تھا جان نثار

خرچ کرتا تھا بہت وہ نامور
نقد و جنس اس کام مین حد سے بہر

اون دنون یون جشن کرتا وہ سعید
کہ نہ تھا عشرِ عشیر اوسکا بعید

بسکہ تھا اس شوق مین سرشار وہ
خرچ کرتا تین لک دینار وہ

دیکھے ہین سفرے پہ اوسکے ایکبار
مرغیان دس الف و بکرے پنجہزار

اور حلوے کے پیالے تیس ہزار
اور ملائی دودہ کے تھے بیشمار

خلعت و عطر و بخورات و گلاب
بھی وہ کرتا خرچ بیحد و حساب

جو اتھے اوس وقت امامان دین کے
سب کو بلواتا بہت توقیر سے

جیسا بوشامہ شریعت کا عماد
جو نواوی کا تھا بیشک اوستاد

اور دوسرے اولیا اور عالمان
جن ستی معمور ہے سر و عیان

سب یہ اوسکے پاس جاتے تھے بہت
اور مدام اوسکو سراہتے تھے بہت

شیخ ابو الخطاب پیر نامدار
عالم علامۂ مغرب دیار

واسطے اوسکے بنایا اسے ہمام
نسخہ یک مولود مین تنویر نام

جب سنا یہ نسخہ شاہِ نامدار
اوسکے تئین دینار بخشا یک ہزار

پونچ سب شاہان مصر و روم و شام
اور یمن اور غرب کے میران تمام

بلکہ ان ملکون کے اکثر ساکنان
خاص کر حرمین کے لوگ اے میان

کرتے ہین یا مولود مین سب دہوم دہام
رات دن رکھتے ہین اوسمین اہتمام

جو دکھن اور ہند مین ہین جاگیر
کیا امیر و کیا تو انگر کیا فقیر

ہے ضرور اُنپر کہ وہ بھی اسطرح
اس مہینے مین کرین جشن و فرح

اس خوشی سے پاوینگے وہ بیگمان
سود و بہبود و فلاحِ دو جہان

ہووینگے نزدیک حق وہ ارجمند
دیویگا اونکو خدا درجے بلند

ہے خبر عباس وہ عالی جناب
بولہب کو ایک دن دیکھا بخواب

پوچھا اوس سے ہے تو کس احوال مین
وہ کہا دوزخ کے ہون جنجال مین

دیکھتا ہون روز و شب رنج و عذاب
سو نہین سکتا ہون مین وہ پیچ و تاب

پن مرا وہ رنج بیحد اور الم
رات کے تئین پہر کے ہوتا ہے کم

اور مین دو انگلیون سے اپنی تب
پیاس بھر پیتا ہون پانی بے تعب

اوسکا ہیگا یہ سبب اے باصفا
جب ہوا اوس شب مین پیدا مصطفےٰ

آ ثوبیہ مجھکو بولی یہہ خبر
خوش ہو مین اوسکو دیا آزاد کر

اور اوسے آزاد مین نے جب کیا
ان دو انگلیونسے اشارہ تب کیا

ہے یہ تخفیفِ مصیبت اوسپہ نیر
اس بدل رکھہ یاد اوسکو اے کھنیر

اے مسلمانان سنو تم یہہ بیان
ہوو تم اس داستانسے شادمان

بولہب ایسا تھا کافر بے وفا
ہے مذمت جس کی در تبت یدا

دین و دانش کھو کے حبِّ جاہ سے
بہت رکھتا تھا عداوت شاہ سے

اس عداوت مین گیا آخر وہ مر
تا ہوا اوسکا مقر اندر سقر

ویسے سے اوسکے تولد کا سرور
یون کیا دوزخ مین رنج و پیاس دور

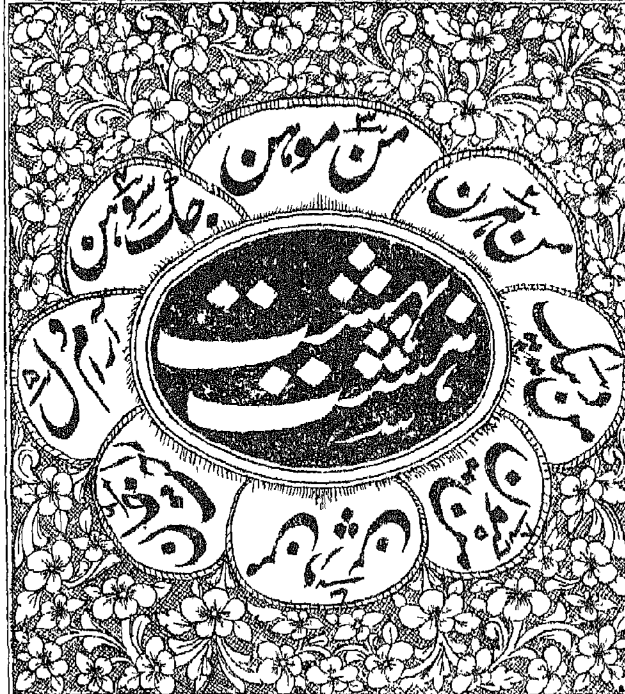
جسکے تئین سرور اوپر ایمان ہے
اور وہ ویسے اوس اوپر قربان ہے

گر وہ خوش ہو شاہ کے مولود سے
نعمتان کیا کیا ملین گی کہہ اوسے

نعمتان اوسکے ہین بیحد اے خدا
دے تو یہہ توفیق مومن کو سدا

من كان آخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة

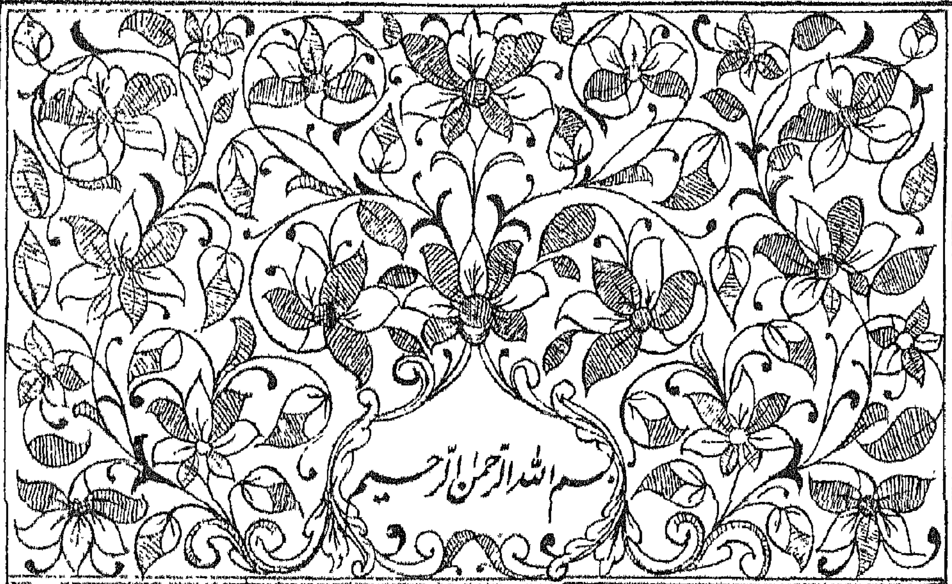
بتائید خداوند دو جہان بطفیل سید انس و جان این مجموعہ بر فضائل و گنجینہ سیر و شمائل و
حالات سرور کائنات مفخر موجودات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت بشر المسمّٰی بہ



من تصنیف لطیف سخنور بلند پایہ شیدائی حسن رسالت پناہ جناب مولوی باقر صاحب آگاہ باہتمام
امیدوار رحمت رحیم قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب تاجر کتب مالک مطبع کریمی

در مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی طبع یافت

بار اول
تعداد ۳۰۰۰



جس حمد کو نہین آخر اوّل	ہے خاص خدائے عزّوجل	نا ذات کو اوسکے غایت ہے	نا وصف کو اوسکے نہایت ہے
اسماؤ صفات اوسکے بہید	اسرار رموز اوسکے بہید	اسماؤ صفات نا معدود	کرتا تہا آپسکے بیچ شہود
چاہا وہ کمالون کو یکسر	تا باہر اپنے کرے وہ نظر	تب پہونچایا احمد کے تئین	اوس آئینۂ بہید کے تئین
اوس آئینۂ روشن کے بہتر	جون چہپا تہا کیتا وہ نظر	وہان ذات و صفات اپنی پایا	جو اوس کن تہا سو وہی پایا
اسواسطے مظہر ہے اکبر	ہر سر پہ ہے اوس کا چہتّر	جو شے ہے جان یا تن یا دل	حق اوسکو کیا احمد کا ظل
عالم کو کیا اوس سے پیدا	ہر شے کو کیا اوس پر شیدا	ہے ازل و ابد کا راج اوسکو	ہے نور احد کا تاج اوسکو
جو کچہہ ہے پیدا ہے اوس سے	بہی قائم ہے ہر شے اوس سے	ہر پیغمبر کا جیو ہے او	ہر قدوسی کا پیو ہے او
ہے اول و آخر سب اوسکا	ہے باطن و ظاہر سب اوسکا	ہے ارض و سما سب اوسکا نور	کل عالم سب اوسکا ہے ظہور
ہووے حق سیتی صلوٰۃ و سلام	روضے پر اوسکے صبح و شام	بہی اوسکے اہل بیت اوپر	خاص اوسکے تینون لخت جگر
	بہی اوسکے سب اصحاب اوپر	اور اوسکے کل احباب اوپر	

در منقبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ

اب باقر جلدی لے کے قلم	کر منقبت غوث اعظم	جان و دل آدم محی الدین	سلطان دو عالم محی الدین
سالار رسل کا نور بصر	او مظہر کل کا لخت جگر	ہے قبلۂ حاجات اوسکا در	ہے عرش معلی کا افسر

کھستے ہین ولیان وہان سر اپنا / خاک اوسکی کرین افسر اپنا
ہے درد جہانکو ناؤن اوسکا / ہے سر پہ ولیان کے پاؤن اوسکا
گر غوث کہون تو ہے بیجا / گر قطب کہون تو نہین زیبا
جس رتبے مین ہے وہ سلطان / وہان سب تعریفان ہین نقصان
وصف اوسکا اس رہ سے بتنا ہین / کرتا ہون ادا مین سن لینا
جد اوسکا ہے نبیونکا افسر / وہ سب ولیون کا ہے سرور
کل جگ کا شہ اوس کا دادا / پس وہ ہے سب کا شہزادہ
تسلیم و تحیات و رضوان / تربت پہ اوسکے ہوئے ہر آن
اور اوسکے مریدان ہین ستارے / آسمان ہدایت کے تارے

در مدح پیری و مرشدی سید ابو الحسن قربی قادری قدس سرہٗ

خاصا قربی او شیخ زمن / عرفان کی کان کا پاک رتن
ہے علم و معارف مین جعفر / ہے کرم مین معین اوسکا جگر
جب عرفان کی تقریر کرے / ہر سامع کو تصویر کرے
تھا علم کا او کشور پورا / ہے ہر قول اوسکا یک پورا
تھا ہر فن مین وہ بے جوڑا / جو وصف کرون وہ ہے تھوڑا
من اوسکا حق سے پورا اچھو / دل اوسکا نت مسرور اچھو

در بیان سبب این رسالہ شریف و ذکر شمہ از احوال خود و مناجات

ہر چند کہ ہے کئی مدت سین / دل وحشت مین اور حسرت مین
ہر لحظہ ترقی ہے غم کون / ہے محنت با ہر طاقت سون
خاص ان روزون مین غم ہیکل / پارے کے نمن دل ہے بیکل
مین دل کہون یارب یا پارا / یا پانی آگ ہے یا بارا
یک روز یون ہی بیٹھا تھا اونگ / حالت سے اپنی ہو کے تنگ
آتا تھا اوک یون غم کو ابال / چھایا تھا الم مانند ابھال
تب ہاتف غیبی نے آیا / اس خستہ غم کو سمجھایا
بولا مجھے اے مسکین نادان / کیون غم سے ہوا تو یون حیران
تو آن پڑا ہے کیون پیچش مین / اوٹھ مانگ مدد اب احمد سین
اوس پاس گیا نہین کیون ارے / اور کرتا تیری غمخواری
گر تیرے پر او لطف اے یار / اس محنت سیتی کرتا پار
بولا مین اوسے اے یار معین / اے ذات تیری شفقت آئین
کیا نسبت ہے اوسے مجھ مین / تا عون و مدد مانگون اوس سین
نہین اوسکے حسب کی خو مجھ مین / نہین اوسکے نسب کی بو مجھ مین
مین کان ہون وہ سالار کہان / وہان آہ کو میری بار کہان
جہان پیغمبر گھستے ہین سر / وہان میری دعا کو کیا ہے اثر
جہان قدسیان کا ہے جھمگھٹ / نالے کو میرے وہان کیا ہو گذر
جہان سجدہ ادا کرتے ہین شہان / اس مسکین کو وہان پہنچ کہان
بندہا ہاتھ کھڑے ہین جان ولیان / وہان کون سنے اسکی باتان
کتی بار کیا مین وہان فریاد / ناچار پھرا ہو کر ناشاد
تب بولا ہاتف میرے سون / کیا باطل سودا ہے تجھ کون
اس خطرے سے تو توبہ کر / اس اندیشے کو بیگ بسر

اور رحمت ہے سب عالم کا
اور دور کر نہارا غم کا

تو مت کر اپنے دلکو اوداس
جہا زاری کر اوس سرور پاس

اس رحمت سے مت ہو نومید
دے لطف سے اوسکے دلکو نوید

سب پہلے کرے وہ نور اول
بول اوسکی ولادت لگ مجمل

کس واسطے نین ہے ربط اونکو
نا فرس ستی نا تازی سون

نام اوسکا رکھ تو من دیپک
اور لیجا شہ پاس اوسکو رک

ہاتف کہے کہے کو ماننا یین
اس بات کو واجب جانیا من

اے شافع آدم اور عالم
اے ہاتھ تیرا دریاے کرم

صدقے سے تجھ اولاد کے سب
خاص اون تینون خاصا رب

صدقے سے عبد القادر کے
اوس سرور باطن و ظاہر کے

کر رحمت میرے حال اوپر
مت رکھ مجھ اس جنجال بھیتر

او مقصد اے صاحب معراج
یہ ہے کہ نکرین کا محتاج

اس محنت کا پیدا اور سر
ہے خدمتین تیری ظاہر

اس محنت سے کر مجکو خلاص
کر رہ مین تیری با اخلاص

اے مالک ناسوت و ملکوت
دے ہاتھ سے تیرے میرا قوت

تا کسب حلال آتا ہے مجھے
یہ دشواری ظاہر ہے تجھے

یا مخزن نعمت سے تیرے
دے روزی رحمت سے تیرے

گر تو بھی کیا محروم ایشاہ
اس نامے اوپر لاکھون آہ

تو میرے پر کر لطف و پیار
اس غم سے کریگا مجھ کو پار

ہر عاصی کو ہے اوس سے امان
ہر مجرم کہتین او ہے ضمان

اوس پاس نہ جاویگا گر تین
تو نین جاگا پھر تجھ کو کہین

اب شوق سے دلکے ہو خوشحال
لکھ نور کا اوسکے کچھ احوال

تا ہر امی اور ہر عورت
اس نسخے سین پاوین لذت

یہ نور کا نسخہ جلد بنا
تا سب یہ اندھارا ہووے فنا

او بخشش ہویگا تجھکون
جو چہتا ہے تو مت سون

کر دستاویز اس نسخے کون
زاری سے کہا اوس سرور سون

صدقے سے تیری رحمت کے
حرمت سے تیری ملت کے

حرمت سے تیرے اصحابانکے
خاص و چارون رکن یاران کے

سب عرفان کی حرمت سیتی
سب علما کی برکت سیتی

ہے بہت میری یک دلکی مراد
تو برلا مجھ کو کرکے شاد

یہ غم ہے میرے پر سخت کبل
پارے کے نمن دل ہے بیکل

تیرے پان ہے کمی کیا اے مولا
جو مجھ کو پھراتا ہے ہر جا

ہون غیر کی صحبت سے بیزار
اس غم سے ہون بے صبر و قرار

نا زور و توکل ہے مجھ مین
تا بیٹھون یک جا ہمت سین

یا مجھ پہ توکل کر آسان
یا کسب حلال اے شاہ جہان

ہر جانب سے یک سو ہو کر
آیا ہون تیرے دروازے پر

لیکن ہے مجھے امید تمام
تجھ سے اے شافع کل انام

ہے لب بس دلکے غم سے قاصر
مین کیا یہ مناجات اب آخر

تجھ نور کا اب کرتا ہون بیان
اے نور سے تیرے کل منڈان

در بیان آنکہ نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اول ہمہ مخلوقات است

جب نین تھا کچھ ہستی سے نشان ‌ تھے کنج عدم مین سب پنہان
نا ارض تھے اور نا افلاک ‌ نہ انس نہ جن تھے نہ املاک

نا طاعت تھی نا تھا ایمان ‌ نا کفر اتھا نا تھا عصیان
حق کیتا تب احمد کا نور ‌ اوسوقت ہوا ہے اوسکو ظہور

کوئی بولا اشہ کو اے مرسل ‌ کیا کیتا حق پیدا اول
فرمائے حضرت میرا نور ‌ ہے سبکے اول اوسکو ظہور

بھی فرمایا ہے او سرور ‌ تھا مین نبی ازل مین پیغمبر
تب آدم تھا ہے نام و نشان ‌ تھا چپکے پانی مین پنہان

اور ایک حدیث قدسی مین ‌ یون فرمایا حق احمد سین
نا ہوتا اگر تو اے سلطان ‌ نا کرتا مین یہ کل منڈان

نا ارض و سما نا لوح و قلم ‌ نا جن و ملایک نا آدم
ان سب کو کیا ہون تجھ خاطر ‌ اور تجھکو کیا ہون مجھ خاطر

اب سن اے بھائی یہ بتیان ‌ وہ نور ہوا کسطرح عیان

در بیان کیفیت خلقت آن نور و بیان آنکہ ہمہ مخلوقات بہ طفیل او موجود شدہ اند

جسوقت ارادہ حقنے کیا ‌ نا ہووے ظہور اقدرت کا
کئی لاکھ برس اول سب سون ‌ کیتا ہے وہ نور اقدس کون

بھی حقنے کیا ایک فرش دراز ‌ اوس نور کے خاطر پا انداز
وہ نور شریف اوس فرش اوپر ‌ من مانگے تیون کرتا تھا گذر

کئی مدت لگ وہ پاک ازرب ‌ کرتا تھا سیر عالم غیب
پس حکم ہوا ہے یون اوسکو ‌ تا سجدہ کرے اپنے رب کو

سو برس تلک تھا سجدے مین ‌ ہر برس وہان کے روزان سین
یک روز وہان کا برس ہزار ‌ یون لکھ گئے علما کر تکرار

اوس سجدے مین حق کی تسبیح ‌ وہ کرتا تھا باقول فصیح
پس کیتا ہے رب اکبر ‌ اس نور سے پیدا ایک گوہر

اوس گوہر پر کرتا وہ نظر ‌ ہیبت سے ہوا پانی گل کر
وہ پانی تھا جاری بے کل ‌ جاتا تھا ہر دم ہر کہین چل

دس جزو کیا اوس پانی کون ‌ بس عرش بنایا ایک جز سون
پس کیتا ہے دوسرے جز سون ‌ مولانے قلم کتے ہیں سن تون

پس فرمایا اوسکو لکھ تو اب ‌ بولا وہ لکھون مین کیا یارب
بولا اوسکو لکھ علم میرا ‌ عالم پر ہے جس کا گھیرا

تب خامہ کہا یون مولی سون ‌ کس شئے سے مین آغاز کرون
حق اوسکو کہا لکھ میرا نام ‌ وہ لکھا تب اللہ کا نام

اللہ کی ہیبت سیتی قلم ‌ سر شق ہورہا حیرت سے تدم
تھا لوح اوپر سر اپنا ڈال ‌ اس حالت سے وہ کئی سال

جب وہ اسم رحمان کو لکھا ‌ تب ول شق آ اوس سے ملا
لکھنے سے رحیم کے دوسرا شق ‌ آ ہوا ہے اول سے ملحق

حق فرمایا ہے یون اے یار ‌ جو پڑھے گا بسم اللہ یکبار
دیونگا ثواب ہفتصد سال ‌ اس بندے کو مین کرکے نہال

وہ پھیر لکھا حق جانب سون ‌ کل عالم کا مین مولا ہون
ہے احمد میرا پیغمبر ‌ پیغامبر ونکا ہے سرور

اس بعد لکھا سب جانِ جہان　　جو ہوتا ہے پیدا پنہان
اور تیسرے جز سے لوح کیا　　احکام قضا سب اوسپو لکھا
ہے چوتھے حصے سے چندر　　ہے پنجم سے تہسرا نور
اور قسم ششم سے خلد ہوا　　اور ہفتم سیتی روز کیا
اور ہینگے فرشتے ہشتم سے　　اور کرسی قسم نہم سے
اور دسوین سے وہ خاک لطیف　　ہے جس سے اوسکا جسم شریف
اوس نور کے تئین ربِ اکبر　　راکھا ہے حیا کے جاسے بہتر
بعد اوسپو کیا وہ ایک نظر　　وہ شرم ستی پگلا یک سر
تب ٹپکے اوس سے قطرے یا　　ایک لاکھ اور چوبیس ہزار
ہر بُند سے ہوا ہے ایک نبی　　اور اوس سے ہوا ہے ایک ولی
الحاصل بیشک اے یاران　　ہے نور سے اوسکے کل جہان
پیدا اوہنان ور ملک و ملک　　اوس نور مقدس کا ہے جھلک
ہے ہی بولا وہ جگ کا سرور　　اسمان و زمین خورشید و قمر
بھی لوح و قلم عرش و کرسی　　بھی جن وملایک اور انسی
اور ہینگے جتنے پیغمبر　　اور عالم کے ولیان یکسر
بھی علم و عمل اور عقل و ادب　　بھی عشق و کرامت اور منصب
کل عالم پربت اور پستی　　ہے پیدا میرے نور ستی
حق نور میرا ہر پردے مین　　راکھا ہے ہزاران برسان مین
ہر پردے سے باہر لایا　　اور بہت تماشے بتلایا
آخر کو کیا جب آدم کو　　رکھا وہان او نور اعظم کو
پس رب میرا باخبر مجھے　　کرواتا تھا نت سیر مجھے
ہر پشت طہور و طیب مین　　ہر رحم لطیف و طاہر مین
تا آمنہ عبد اللہ طرف　　لاکر مجھے بخشا عز و شرف
پس مجکو کیا سردار رسل　　اور ختم نبوت کو بالکل

دربیان انتقال نور آنحضرت در آدم علیہ الصلوۃ والسلام

جب حق کیتا آدم کو عیان　　جبریل ستی بولا پنہان
جا لا تو وہ نور اعظم کو　　دے عزت اوس سے آدم کو
رکھ وسج مین اوسکے وہ گوہر　　رکھ برج مین اوسکے وہ اختر
پس پشت مین کیا اوسکے مکنون　　جبریل امین اوس گوہر کون
جب راکھے وہان اوس پہونچتے مین　　تب پہونچکے اوسکین جیو کیتے مین
جب روح پڑا آدم کے تن　　کھول آنکھ تجھایا عرش کدن
دیکھا کہ لکھا ہے عرش اوپر　　حق سیتی ہے ڈاوین زیر و زبر
نام اوسکا اپنے نام کے ساتھ　　یہ دیکھ کہا آدم یہ بات
اے مولا ہے یہ کسکا ناؤن　　جو لکھا ہے تو اوسکو اس ٹھاؤن
حق بولا اوسکو اے آدم　　ہے سب مرسلو نکا یہ خاتم
ہوئیگا تیرے فرزندان مین　　اور تجکو چھوڑاونگا غم سین
مین تیرے تئین اوسکے خاطر　　بخشونگا اے آدم آخر
پس حکم ملک کو کیا داور　　تا سجدہ کرین اوسکو یکسر
سب سجدہ کئے وہ آدم کو　　وہ سجدہ تھا اوس خاتم کو
جب آیا آدم جنت مین　　نام اوسکا دیکھا ہر جا مین
افلاک ملے سب آوس سون　　پڑھتے تھے درود ان دیکھ اوسکون

چلتے تھے اوسکی پیٹھ طرف ــ سب ملکو ملایک صف صف
آدم نے عجب کر بولا یون ــ تعظیم اتی کرتے ہین کیون
حق بھیجا یون وحی اوسکو تب ــ تجھ پشت مین ہے نور احمدؐ
بولا وہ یارب کر یہ نور ــ کوئی عضو مین میرے دوسرے ظہور
اوس نور کیتین حق وہانسے لیا ــ انگشت شہادت بیچ کیا
تب آدم وہ انگشت اوٹھا ــ کلمات شہادت کو بولا
پڑھ صلوٰۃ اوس انگلی کے اوپر ــ دے بوسہ لایا وہ یہ بصر
جب نکلا آدم جنت سیتی ــ با درد و الم اس دنیا مین
تھا سال سہ صد لگ وزاری ــ نسدن تھا اوسکا غم بھاری
ہو مضطر آدم اوس غم سون ــ زاری سے کہا اپنے رب کون
حرمت سے اوسکے حبیب کا نام ــ عرش اوپر ہے با صد اکرام
کر عفو میری یارب تقصیر ــ تو ہر شئے کے اوپر ہے قدیر
حق اوسکا کہا تب اے اکمل ــ بخشا مین تجھے احمدؐ کے بدل

در بیان آمدن آن نور در حوا و از وی بشیث و از انجا بهر پشت پاک بشکم طاهر تا عبد مناف و بیان آنکه همه اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مؤمن بودند

پس حوا مین آیا وہ نور ــ سرا اوسکا تھا راحت سے پور
جب سے اوسین وہ نور گیا ــ ہر قدسی وہان رخ اپنا کیا
زاری سے کہا آدم یارب ــ یہ مجھ سے پھرائے منھ کیون سب
حق اوسکو کہا اے آدم سن ــ ہین نور محمدؐ کے یہ گن
وہ نور گیا اب تیرے سیتی ــ آ جا کیتا ہے حوا مین
اوس نور کی ہے یہ سب تعظیم ــ اس ذات کی ہے یہ سب تکریم
جب شیث کیتین حق پہنچایا ــ تب نور نبی اوس مین آیا
سب ملکو ملک گئے اوسکی طرف ــ دیکھ اوسکے بیشتر عز و شرف
کرتا تھا یون وہ نور سفر ــ اصلاب ستی ارحام بھتر
تا آیا وہ ادریس منے ــ املاک گئے سب اوسکے کنے
بھی وہان سیتی وہ کر کو سفر ــ تب نوح مین آکیتا ہے مقر
پھر نوح سے کر وہ کئی اسفار ــ تب ہود مین آیا ہے اسے یار
پھر وہانسے کئی قرنان گنے پر ــ وہ آیا ابراہیم بھتر
اوس نور کی حرمت سے آیا ــ ہوئی آگ اوسکے اوپر گلزار
وہ نور مقدس تب بے قیل ــ کیتا ہے وطن در اسماعیل
وہ نور جگت کا سرمایہ ــ املاک ورسل کا پیرایہ
خوش آتا تھا با عز و شرف ــ اصلاب ستی ارحام طرف
گر بولونگا وہ سب احوال ــ تو لنبا ہووےگا یہ مقال
پن کہتا ہون مین کچھ مجمل ــ رکھ اوسکو ولین جی کے بدل
سب دادے اوسکے اور دادیان ــ سب نانے اوسکے اور نانیان
حق اونکو زنا سے رکھا ہے بن ــ سب بیاہ ستی باندھے تھے من
تھے جود و سخاوت مین یکتا ــ تھے فضل و شجاعت مین یکتا
تھے علم و ادب مین بے مانند ــ تھے حسب و نسب مین بے پیوند
بھی فخر و وفا اور حلم و حیا ــ حق لطف سے اونکو بخشا تھا

ہر قرن مین وہ تھے بہکے رئیس ۔ سب لوگ تھے تن وہ تھے سیس
بھی تھے وہ سرور کے اجداد ۔ سب مومن مسلم اہل رشاد
تھے مومن وہ پاکان سارے ۔ اسمان شرافت کے تارے
اس بات منے کچھ مت کر شک ۔ دل جیو کے اندر اسکو رک
کوئی اسکے مخالف گر بولا ۔ تو مت کر اوسکا کچھ پروا
گر آیا کوئی تکرار اوپر ۔ اس حرف سے اوسکے توبہ کر
کر دور اوسے گر ہے قدرت ۔ یا ترک تو اوسکی کر صحبت
نزدیک عمر بن عبد العزیز ۔ وہ سلطان عرب تھا اہل تمیز
تھی جسکی خلافت آسے دلبند ۔ اس چارون خلفا کے مانند
کوئی بے ڈھنگ بولا عبد اللہ ۔ کچھ نین تھا ایمانسے آگاہ
وہ سلطان کر لہی خوار اوسکون ۔ بھار اوسکو کرایا مجلس سون
سب اوصاف اونکے آہشیا ۔ ہاین کہنے اور لکھنے سے بھا

دربیان آمدن آن نور در عبد مناف وازوے بہ ہاشم واز احوال آن دو بزرگوار

لکھتا ہون اب از عبد مناف ۔ عبد اللہ لگ بعضے اوصاف
تھا نام مغیرہ سے نامی ۔ تھا جود و مروت مین سامی
تھے فرزند اوسکو چار ایدل ۔ ہاشم اور مطلب اور نوفل
تھا چوتھا عبد الشمس لگر ۔ اون سب کا ہاشم تھا سرور
تھا صورت و سیرت مین اکمل ۔ تھا بخشش و ہمت مین افضل
تھی اوسکو عرب پر سرداری ۔ کرتا تھا وہ نت اونکی یاری
بے ریب عمر ہے اوسکا ناون ۔ ہاشم لقب اوسکا ہے ہر ٹھاون
معنی یہ لقب کے اے خوش کن ۔ ہے کھانا دینے والا سن
وہ کھلواتا روٹی سبکون ۔ کل عربان تھے خوشحال اوس سون
یکبار ہوا تھا سخت و کال ۔ سب لوگ پڑے تھے در جنجال
سب عربان تھے حیرانی مین ۔ کتنی مر جاتے تھے بھوکون سین
تب نکلا ہاشم شام کدن ۔ من بھر کو لیا آٹا کتی من
کونیان مین بھر اوس آٹے کون ۔ پس مکے مین آیا وہان سون
کرتا تھا قربان وہ بانام ۔ یک وقت سحر یک وقت بشام
تب آٹے کے پکوا کر نان ۔ سب عربون کو کرتا مہمان
تھا رخشان وہ نور النور ۔ نت اوسکی پیشانی کے اوپر
وہ نور سمجھا سب اہل کتاب ۔ حرمت اوسکی کرتے تھے خطاب
نام اوسکا ادب سے لیتے تھے ۔ بوسے اوسے بہت پر دیتے تھے
اوس نور کے خاطر ہر مہتر ۔ دیتا تھا اوسے اپنی دختر
یہان لگ کہ قیصر روم کا شا ۔ سن اوسکے نسب تئین دلخواہ
وہ نور مقدس لینے کو ۔ راضی تھا بیٹی دینے کو
ہاشم کو لکھا تھا وہ مہتر ۔ کر بیاہ تو اب میری دختر
سن ہاشم یہ پیغام ترت ۔ تب کھایا ہے سوگند بہت
بولا نہ کرون مین ہرگز بیاہ ۔ الا کہ عورت ہو دلخواہ
پس گیا یثرب مین جا کر ۔ یک زن کر اتھی وہ پاک سیر
تھا فضل و کمال اوسکو پورا ۔ تھا حسن و جمال اوسکو پورا
ہے عبد المطلب اوس زن سون ۔ نین نہایت جسکے وصفان کون
پیدا وہ ہوا یثرب اندر ۔ طفلی مین گیا باپ اوسکا مر

اور مطلب از بعد ہاشم | مکے مین ہوا سب کا حاکم
یک شخص کہا جاکر اوس سے مین | ہے تیرا بھتیجا یثرب مین
آثار نجابت ہین اوسپر | انوار کرامت ہین اوسپر
ہے کرب مین اور محنت مین | ہے وحشت مین اور غربت مین
سب حال مفصل اوسکو کہا | اور بہت ملامت اوسکو کیا
یہ سنکو مطلب ہو مضطر | جلدی سے گیا یثرب اندر
لوگونسے وہان کے مخفی کر | ساتھ اپنے بٹھایا اونٹ اوپر
تب راہ لیا مکے کی طرف | کوئی رہ مین پوچھا آ اشرف
ہے کون یہ لڑکا تیرے سات | کیا خوش ہے تیرا کو یہ بات
بولا ہے میرا یہ طفل غلام | یثرب مین لیا دے اسکو دام
یہ بات کہا ہے عم جب سے | یہ نام ہوا اوسکو تب سے
ورنہ نام اوسکا اے باقر | ہے عامر و شیبہ حمد گکر
جب مکے اندر وہ آیا | کپڑے خوب اوسکو پنھوایا
جان لگ تھی نسل عبد مناف | اور عربانکے سارے اشراف
اون سب پہ کیا ظاہر اسکون | اون سب کو کیا آگہ اوس سون
جب نقل کیا ہے او مہتر | وہ سب کا ہوا ہے تب سرور

دربیان آمدن نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عبد مطلب و ذکر شمہ از احوال آن بزرگوار

جون شمع ہوا مجلس افروز | خوش تھا بترقی روز بروز
ہر فخر و ہنر مین نکلا خوب | اور روپ اتھا اوسکا پر دوپ
تھا فضل و کمال اوسکا بیحد | تھا جاہ و جلال اوسکا بیحد
بات اوسکی تھی شیرین اور فصیح | تھا عقل مین وہ مشہور صریح
اطراف و جوانب کے شاہان | تھے اوسکی محبت کے خواہان
سب عربان تھے اوسکے محکوم | تھے حکم تلے اوسکے جون موم
کچھ مشکل ہوتا اونپر اگر | تو لیجاتے اوسکو وہ اوپر
کرتے تھے وسیلہ سب اوسکون | منگتے تھے دعا تب باری سون
وہ بلا کو کرتا تھا حق دور | سب نور نبی کا تھا یہ ظہور
جب ہوتا تھا وہان قحط و دکال | آ اوسکو لیجاتے سب و رجال
جب بیٹھ خاطر کرتا وہ دعا | حق مینھ کے تئین برساتا تھا
تھا نور نبی اوس سے لائح | تھی مشک کی بو اوس سے فائح
کرکے وہ طواف بیت اللہ | کہتا اے عربان ہوا آگاہ
کرتا ہون مین ہر لحظہ نظر | تمثال رسول اللہ اوپر
آنکھونسے میری اوسکی صورت | ہوتی نہین غایب یک ساعت
گویا ہے وہ یک پارۂ نور | ہے دیدہ و دل اوس سے مسرور
تابان ہے جون صبح صادق | ہر دم مین اوسپر ہون عاشق
اور عربان نہین کرتے باور | یہ بات اوسکی اے نیک سیر
یا اونکو نہین تھی ایسی نظر | یا تھا حسد اونکے دل اندر

دربیان خواب دیدن عبد المطلب و بیان کردن آن خواب نزد زن کاهنہ و تعبیر کردن وے

یکروز سوتا تھا گھر مین او | ناگاہ اوٹھا وہ حیران ہو
اوٹھ جلد گیا یک کاہنہ کن | جو تھی وہ آگاہ از ہر فن

دیکھ اوسکو کہی وہ کیا ہے سبب ہے خوف ترے مین کیا ہے تعجب
تب اوسکو کہا مین دیکھا ہون یک خواب کہ حیران ہون اوس سون
بولی وہ کیا ہے بول تجھے مین کہتی ہون تعبیر تجھے
وہ بولا ایک زنجیر او جلی مجھ پیٹھ سیتی باہر نکلی
یکطرف اوسکا تھا عرش اوپر اور دوسرا تحت ثری اندر
یکطرف گیا تھا مشرق کو اور دیگر مغرب کو سن تو
مین پر یہ عجب کرتا تھا نظر ناگہہ وہ ہوئی جھاڑ یک کبر
جو میوے ہین دنیا اندر سو وستے تھے اوس جھاڑ اوپر
اوس جھاڑ اوپر یک نور تھا جس نور کا ذرہ سورا تھا
سب عرب و عجم وہان تھے موجود اوس نور کو تین کرتے تھے سجود
وہ نور زیادہ تھا ہر دم وہ جھاڑ بھی ہوتا تھا اعظم
یک قوم قریش اوس جھاڑ پو چڑھ شاخان کو لیتے تھے اوسکی پکڑ
او بعضے تھے اوسکے پیچھین تا جھاڑ کتین کاٹین چڑ سین
جب آتے تھے نزدیک درخت یک خوب جوان نیکو بخت
اوس جھاڑ سیتی کرتا تھا دور اور کرتا تھا آنکھ اونکی کور
مین کیا ہون لنبا اپنا ہاتھ اوس نور سے لیون تا کچھ ساتھ
اور بولا مین اوس خوش رو مین یہ نور ہے کسکے طالع مین
وہ بولا جو اوس شاخانکون پکڑے ہین دلکی محبت سون
پس دیکھا ہون مین پڑکنے دو پیر کھڑے تھے نور بنے
مین پوچھا اون دونونکا نام ہے نوح میر ایک بولا نام
اور دوسرا بولا ابراہیم یہ بول کہا وہ با تکریم
اے عبد مطلب وہ خوش جھاڑ جو عظمت مین تھا مثل پہاڑ
ہے اصل مین وہ یک نور کبیر اجداد سے پہونچا تیرے دہیر
ہر پشت مطہر سے وہ نور کر نقل کیا تیرے سے ظہور
کرتے ہی وہ یہ خواب اظہار وہ کاہنہ ہوئی بے صبر و قرار
بولی اوس سے اے دولتمند تجھ نسل مین ہوگا یک فرزند
اسمان و زمین کے کل ساکن ہووین گے سب اوسپر مومن
وہ سب کا ہوویگا سردار سب ہووینگے فرمانبردار
زنجیر عبارت ہے دین سون حق دیوے گا قوت اوسکون
دین اوسکا حق کی رحمت سین جاویگا مشرق و مغرب مین
جو کڑیان تھین زنجیر بھتر ہے قوت اے فرخندہ سیر

دربیان خواب دیدن عبد المطلب واز سر نو پیدا کردن او چاہ زمزم را

بھی سوتا تھا وہ نیک نصیب خوش اکدن بیت اللہ کے قریب
آ اوسکو کہا ہاتف در خواب طیب کے منہہ سے اوٹھا لو نقاب
اوٹھ خواب سیتی حیران وہ ہوا کیا مقصد ہے طیب سے خدا
پھر سویا وہ تب جلدی سون وہ ہاتف بولا پھر اوسکون
اوٹھ خاک اوٹھا مظنونہ سون پھر بیداری ہوئی جلد اوسکون
بولا وہ قریشونسے یہ خواب وہ اسکو دیئے اسطرح جواب
یہ خواب اگر ہے مولا سون پھر جلد دیگا وہ تجھ کون
وہ جاکر وہان دلپر از بیم بولا اے رب ابراہیم

تو لطف سے بر لاکر امید
کر چشمۂ زمزم کو ظاہر
یک چاہ کر اوسے کھودا جبریل
ہے جائے فلانی مین زمزم
تب اوسنے جلد گیا ہے وہان
دو دیوان تھے اوس جائے بہتر
تب تھا اوسکے تئین ایک پسر
تب بولا اگر از بخت بلند
الہا حاصل بعد از جنگ و جدل
جو بولیگی سنا اوسکون
سب شام طرف کیتے ہین سفر
لوگ عبد المطلب کے اوس دم
ناچار اونھونین سے اکثر
اور یاران جو ہین با قوت
یون پڑ مرنا کچھ خوب نہین
یون غیرت مین اونکو لاکر
تب اوسکے اشتر کے سم تل
سب لوگ ہوئے اوسکے دلشاد
ہے رب کی سوگند اسے اشرف
کر شکر خدا کا وہ بہتر
عریان ہوئے سب اوسکے منقاد

کر مجھ پو عیان کیا ہے وہ بھید
تو جلد نکال اوسکو باہر
تھا آپ خود اوسکا اسمٰعیل
سن اوسکی نشانیان اکرم
کر دیا ہے ہاتف اوسکو نشان
تھا اونکو قریشیان پاس وقر
تھا نام اوسے حارث کرکر
ہووینگے تجکو دس فرزند
اس مت پہ کئے اجماع سگل
یون بول اٹھے سب مجلس سون
تھا پانی کم اوس راہ بہتر
سب پیاس ستی ہوگئے تھے ندم
کھودتے تھے گڑھے آ نیک سیر
تا دفن کی ہووے اونکو محنت
یہ مردی کا اسلوب نہین
بیٹھا وہ چڑھ اپنے اونٹ اوپر
یک چشمہ جل آیا ہے اوبل
اور آفت سے ہوگئے آزاد
اس جھگڑے مین حق تیری طرف
جلد آیا مکے کے اندر
ہوئی اوا سے شان اوسکی زیاد

یون کرکے دعا وہ سویا جب
وہ بولا تب کیا ہے زمزم
ہے منبع خیرات و برکات
کیتیک نشان اوسے بولا
اور جمع کیا اوس چاہ بدل
آ اوسکے کئے سب جنگ و جدل
راضی نتھا باپ اوسکے بیچ
اور نکلے لگ آپ پہانی
اب شام مین ہے یک زن کاہن
لے عبد مطلب آل مناف
کتنی دن پیچھے آیا یک جنگل
تھا پانی کچھ نزدیک قریشا
تا پیاس ستی گر جاوین مر
دیکھ عبد المطلب یہ جنجال
کیون یون تم سب ہمت ہارے
سب اوسکے ہوئے ہین تب ہمراہ
دیکھ اوسکو وہ کل عربو کا امیر
جب دیکھے قریش و کل عرب
اب پھر تو یہانسے آ سرور
اور کھودا چاہ زمزم کو
حق اوسکو دیا تھا دس فرزند

آ اوسکو کہا وہ ہاتف تب
ہاتف بولا اوسکو اوس دم
ہین سیراب اوسسے سب موجودات
پس خواب سے وہ بیدار ہوا
کئی بیل کدالی اور سبل
تو کھودنکو یہان چاہ نکل
باپ اپنے کو کرتا تھا مدد
ہر یک کو کرونگا قربانی
سب جانا اوسکے پاس اوس چھن
اور قریشیان با اہل خلاف
ایسا کہ نہ تھا بالکل وہان جل
وہ نہین دیتے اونکو لیے کم و بیش
گر جاوین اون گڈھون اندر
فرمایا اونکو یون فی الحال
جلد اوٹھکو ڈھونڈو پانی سارے
کچھ راہ چلے جب وہ ناگاہ
ہو خرم دل بولا تکبیر
یہ مکرمت اوس سے بولے تب
کاہن کن جانا نہین ہے ضرور
فیض اوسسے دیا سب عالم کو
سب کا دل تھے اور دولتمند

تب خوابین اگوئی اوسسے کہا　　تو نذر کو اب کر اپنی وفا
سب بولے وہ راضی ہین ہم　　جو کرنا سو کرے اکرم
باآنکہ اتھا فرزندان مین　　ہر خوبی مین بہتر سب مین
تھا راضی اوسکے ذبح اوپر　　کرنے کو اپسکی وفا وہ نذر
آکیتے ہین منع سب اوسکون　　تو ناتھا اوٹھا اس قربان سون
سب مل کو کہین ہین یون انجمن　　ہے نام سجاح یک زن کاہن
جا بولے سب تب حال اوسکون　　وہ کاہنہ تب بولی اون سون
وہ بولا ہے دس اونٹ دیت　　تب بولی وہ اے خوش نیت
گر قرعہ پڑے وہ اونٹان پر　　تو جلدی اونکو قربان کر
جب قرعہ سٹیا وہ حق آگاہ　　نکلا وہ بنام عبد اللہ
پھر قرعہ سٹیا وہ نیک سیر　　وہ پھر پڑا نام عبد اللہ پر
یون کرتا تھا زاید دس دس　　تا پورے ہوئے سواے بابس
تب بولا وہ نین مجھ کو قرار　　جب لگ کہ نکلے وہ کئی بار
تب اونٹان کو قربان کیا　　لے اپنے جگر کو سات گیا

سب فرزندان کو جمع کیا　　وہ خواب و نذر سب اوسنے کہا
پس قرعہ سٹیا ہے وہ بہتر　　وہ قرعہ پڑا عبد اللہ پر
اور والد کا پیارا اوسکے اوپر　　سب فرزندان سے تھا اکثر
ماموں سب عبد اللہ کے تب　　اور عربان کے لوگان سبھی
گریون کرے ہر کوئی قربانی　　پس نسل ہووےگا کل فانی
سب جانا اوسکے پاس اتا　　جو بولے سو لانا وہ بجا
کوئی تم سے ہوا مقتول اگر　　کیا ہیگی دیت اس قتل اندر
اونٹان اور عبد اللہ اوپر　　تو قرعہ ڈالے پاک گہر
اور گر وہ پڑے عبد اللہ پر　　کر زاید تو دس اونٹ دگر
اوس آن کیا وہ حبر بن حبر　　اوس دس پو زیادہ دس اشتر
پھر زاید کیتا اونٹان تد　　پھر اوسپو پڑا وہ اہل خرد
بعد اوسکے ڈالا قرعہ جب　　اونٹان پو پڑا وہ قرعہ تب
یون بول سٹیا کئی بار دگر　　ہر بار پڑا اونٹانکے اوپر
ہے مروی اس لئے احمد سون　　دو ذبیح کا مین بیٹا ہون
ہے ذبیح اول اسماعیل　　اور دوسرا عبد اللہ بے قبیل

در بیان قصۂ اصحاب فیل و کیفیت ہلاک ایشان از مرغان ابابیل

اب سن حال اصحاب فیل　　کسطرح کیا حق اونکو قتیل
ہے تاریخ و تفسیر بقصہ　　کرابرہ نامی ایک تھا خر
سات اوسکے تھے مردان کار　　دو اوسپہ سواران تین ہزار
ہر فیل اتھا ایک کوہ ہیبکر　　تھے آہن کے پاکھر سب پر
یہ لشکر لیکر وہ ملعون　　مکے کی طرف کیتا ہے مون

کیونکر کیتا اونکو مقہور　　تھا سر کا سب نور و ظہور
یون عزم کیا تھا وہ شیطان　　تا کردیوے کعبہ ویران
اور فیل سواران چار ہزار　　اور اونٹوں کا کچھ نہین تھا شمار
تھے جلدین گھوڑے سے زیاد　　تھے دوڑتے مانند باد
جب لوگ عرب کے سن یہ خبر　　آ اوس سے لڑے ہین مسبقت کر

مقتول ہوئے ہین بہت انسون
الحاصل جب نزدیک آیا
ہے کینہ ہمکو اس گھر سون
گر دل ہے تمہارا جنگ اوپر
بہت اوسکا کیا آداب بجان
جب عقل ہوئی اوسکی موجود
پس بولا اوسکو سب پیغام
اور ملک ہمارا نین یہ گھر
گر دیوے اوسکو وہ قوت
وہ شہ اوسکی تعظیم کیا
جس جا وہ ہاتھی جاتا تھا
اون بولا وہ ہاتھی لاؤ
یہ دیکھہ چلا سردار حبش
بولا ہے تجھے غم اونٹانکا
وہ کریگا آپ اوس گھر کو جتن
ہاتھہ اپنا رکھہ کعبے کے اوپر
یہ گھر ہے تیرا اے باقدرت
اسباب کو تو رکھتا ہے روا
جا بیٹھا کوہ ثبیر اوپر
تب عبد المطلب بافرم
وہ لشکر ظالم روز دگر

اور بھاگے تھوڑے لگے کون
یک قاصد کو وہان دوڑایا
تا توڑے پڑنے کر اوسکون
تو قتل کرینگے ہم یک سر
لٹ پٹنے لگی تب اوسکی زبان
اس مہتر کو کہتا ہے سجود
سن اوسکو کہا وہ میر کرام
اس گھر کا صاحب ہے دیگر
تو کیا ہے سلطان کی قدرت
لیکی عزت اور تکریم کیا
تو فتح اونھون کو آتا تھا
سردار عرب کو بتلاؤ
دل بیچ ہوا اپنے ناخوش
کچھہ غم نہین بیت رحمن کا
نا چھوڑیگا کسکو اوس کن
بولا اے خلاق اکبر
ہے تجھکو سبھو نسے لیکی عزت
اس گھر کو کرین تیرے وہ فنا
تھے گرد اوسکے عربان کبیر
بولا کہ سنو اے یاران تم
فیلان کو چلائے کعبے پر

دو تین مراتب وہ لشکر
بولا کہ تو کہہ مجھہ جانب سون
ہے دلکی خواہش ہمکو یتی
جب قاصد مکے مین آکر
اور بیخود ہوکر بھوئین پو گرا
بولا کہ تو ہے بیچ میر قریش
نین ہمکو ہرگز ہے وہ بل
وہ تڑواوے گراس شہ سون
یون بول اوٹھا وہ بے وسواس
یک ہاتھی تھا اوس پاس سفید
تھا نام وہ ہاتھی کا محمود
جب آیا وہ فیل محمود
بولا ہین کیا مطلب تیرے
وہ بولا والی اوس گھر کا
پس لے وہ گیا اونٹان اپنے
ہر صاحب منزل اپنا گھر
یہ لشکر لے فیلان کو بہت
اس دعوت کو جب ختم کیا
تب نور سا یک طالع ہوکر
یہ نور جو آیا کعبے پر
تا مکے مین طوفان کرین

جنگ اوس سے کئے نین پا ظفر
سب عربان کے سر فرگون
نین کام تمہارے جنگ ستی
عاجز کے اوپر کینا ہے نظر
اور خور تب کرنیکو لگا
ہر خوبی مین ہے پیر قریش
تا اوس سے کرین ہم جنگ و جدل
کیا حاجت ہے لڑنا ہمکون
او جلد گیا وہ ظالم پاس
تھی اوس سے اوسکو سب امید
نین کرتا تھا وہ شہ کو سجود
دیکھہ اوسکو کیا فی الحال سجود
وہ بولا اونٹان دے میرے
ہے خالق سب بحر و بر کا
جلد آیا بیت اللہ کنے
کرتا ہے جتن از شر و ضرر
آیا کہ تڑاوے اوسکو ترت
لے ساتھہ اپنے سب کو گیا
کل کعبے کو آگھیر ایکسر
ہے اسکی علامت ہمکو ظفر
اور کعبے کو ویران کرین

سمجھو کیتین تب بیش کیتے
اور لشکر پیچھے اوسکے دیئے

وہ ہاتھی اپنی جا گئے پر
انکا ہے بہت بیخود ہو کر

ہر چند چلاتے تھے اوسکون
وہ نین ہٹتا تھا جاگے سون

جب لشکر کا تھا رہا ہر او
سب انکے ہین وہان حیران ہو

اتنے مین ہوئی بالائی ہوا
مرغان ابابیلان پیدا

وہ مرغان سب یکجا ہو
کعبے پہ پھرتے تھے یکسر

دو پانو اونین اور چونچ بھیتر
پکڑے تھے نخود سے پتھر

ہر مرغ تب آ بر ہر اسوار
یک کنکر کو ڈالا ہے اے یار

سر پھوڑ کے اوسکا وہ کنکرا
ہاتھی کے شکم سیتی گذرا

لشکر وہ ہوا سب وہان نابود
کوئی نین ہے بچا وہان جز شہو

تھا ابرہہ پیچھے لشکر سین
یہ دیکھ ہوا حیران من مین

فی الفور ہوا ہے اوسکو حرام
جینے سے گیا اوسکو نا کام

جلدی کر وہانسے بھاگ گیا
یک پنچھی اوسکی پیٹھ لیا

جو حادثہ مکے مین دیکھا
سلطان حبش سے جا کے کہا

جب بات کیا پوری وہ خر
وہ مرغ سیتی کنکر اوپر

فی الحال گیا وہ دوزخ مین
شہ بہت ڈرا اس حالت مین

لے عبد مطلب کل عرب
آیا مکے کے اندر تب

مال اونکا جو تھا سب ہاتھ کیا
اور عربونکو بھی اوس سے دیا

دو روز منے اون مردون سین
بدبوئی اوٹھی ہے مکے مین

سردار عرب جا کعبے کون
زاری سے کہا ہے مولا سون

مولانے یک ندی بھیجا
تا اونکو عدم مین سٹے لیجا

آگیتے اون سب کو وہ دور
یہ احمد کا تھا نور و ظہور

ہوئی تب سے عرب کو لئی عزت
سب کرنے لگے شاہان حرمت

در بیان آمدن نور در حضرت عبد اللہ و ذکر اندکے از فضائل و احوال آنجناب عالیجاہ

پس عبد مطلب سے وہ نور
پایا عورت مین اوسکے ظہور

وہ حاملہ ہوئی عبد اللہ سین
وہ نور ہوا ظاہر اوس مین

کل اہل کتاب اسے نیکت سیر
اوس نور کی نت لیتے تھے خبر

جس شب کو ہوا وہ شاہ عیان
سب آپس مین بولے با تان

اوس رات منے احمد کے پدر
مولود ہوئے مکے کے اندر

کہتے ہین امانت تھا اون کن
یحیی نبی کا پیراہن

پایا وہ شہادت اون بھیتر
وہ خون سے گیا تھا اوسکے بھر

دیکھے تھے حق کی کتابان مین
جب ڈال احمد ہو جگ مین

تو ٹپکینگے اوس سنے سون
قطرات لہو سن اس سر کون

پیدا وہ ہوا ہے جس شب کون
اوس پیراہن سے ٹپکیا خون

تب جزم کئے سب اہل کتاب
پایا ہے تولد وہ مہتاب

تھے فکر مین اوسکے دفع بدل
چاہتے تھے کرین تا اوسکو قتل

وہ ملعونان اوس کام بدل
کئی بار گئے مکے کو چل

حق نور نبی کے حرمت سون
اوس شر سے رکھا تھا اوسکون

کہتا وہ اپنے والد سین
مین جاتا ہوں جب صحرا مین

یک نور کہ ہے بے حد و شمار
مجھ پیٹھ سیتی آتا ہے بہار

جانا

جاتا ہے وہ حصے ہو کر
پھر وقت آگہین دیکھا ہون
گر بیٹھو تمہین کوئی ارض اوپر
بیٹھا ہون سنگے گر چھاٹکے تل
اے عبداللہ تو جلد ہی جا
ہوویگے بتان سب اوسکے خار
بولا ہے گھٹ امید مجھے
کئی خواب آئے ہین مجھکو نظر
ہر لحظہ ترقی تھی اوسکی شان
تھا درج شرافت کا گوہر
تھا بیشک وہ نیسان کرم
کل بیگانے اور سب خویشان
باپ اوسکا ناراضی ہو کس سے
تھا بیٹا اوسکا منھ روشن
آرہتی تھی سب قابو ہین
تب املاک آیا شکل جلیل
کل بیبیان خویش و بیگانی
کرا لیہین عہد و شرطان
تاون کو نہ دیکھے کوئی گر کر
یک دن وہ گیا تھا مکے ہین
اوس روز وہب بن عبد مناف

یک مشرق ہین یک غرب چھتر
وہ جاتا ہیگا بر گردون
وہ کہتی ہے مجھ سے یون کر
لایا وہ ہار ہو پھول اوپھل
اس جاگے ہین پھر تو مست آ
اور ضایع ہوگا ہر بت کار
حق دیویگا یک پوت تجھے
دیتے ہین نشان ابات اوپر
عالم ہین پڑا تھا شور اس سون
تھا برج کرامت کا اختر
برساتا تھا قطرات درم
کل میران اور سارے شاہان
رد کیتا پیغامان سب کے
تھا رخشندہ خورشید یمن
وہ سرور آتا جس رہ سین
کرتے تھے اونکو دور ذلیل
تھی حسن کی اوسکے دیوانی
مکے کو چلے وہ ناپاکان
چلتے تھے شب وہ بوم سیر
جون شیر اکیلا صحرا ہین
جنگل ہین گیا دل کرنے صفا

پھر یکجا وہ گولہ ہو کر
پھر جلد وہانسے آتا ہے
اے عبداللہ تیرے پو سلام
گر بتخانے کو جاتا ہون
تجھ جبین کے اوپر آ مسطر
کیا اسکا ہے اے باپ سبب
بہت اوسکو کریگا عالیشان
یون عبداللہ کہتین ہردم
تھا بھوئین اوپر وہ مہ تازہ
تھا باغ فتوت کا شمشاد
الحاصل صورت سیرت ہین
تھے اوس سے جان و دل سے شاد
نور احمد کا ہر شام و سحر
جہان لگ تھی عرب اندر عورت
نین کرتی تھی کچھ شرم رتی
حق نور نبی کی حرمت سون
پچیس برس کو پہونچا جب
تا مارین عبداللہ کے تئین
جب تب دیک آئے مکے سین
وہ ملعونان تب وہان جا کر
چاہا کرنے تب اوسکو مدد

کرتا ہے تجھے سایہ سر پر
آ بیٹا ہین میرے ماتا ہے
ہے تجھ ہین نور تاج انام
کہتے ہین بتان سب میرے سون
ہے نبیونکے خاتم کا نور
جلدی سے مجھکو بول تو اب
وہ ہوویگا شاہ انس و جان
دستے تھے کرامات اعظم
چوگرد تھا اوس کا آوازہ
تھا جود ہین حاتم کا استاد
مانند بہت تھا یوسف سین
چہتے کہ کرین اوسکو داماد
تھا تابان اوسکے منھ سکے اوپر
سب کہتی تھی اوسکی صورت
جا پڑتی تھی ہوا و ہوس ستی
محفوظ رکھا اونسے اوسکو
ہفتاد یہودی شام سے تب
اوس مجد کے گھن کے کمہ کہتین
چھپ بیٹھے تھے ایک جاگہ ہین
سب ملکو کئے حملا اوسپر
پھر خوف کیا دیکھ اونکا عدد

اتنے مین ہوئے از غیب عیان / کئی راکب با ابلق اسپان
دیکھا ہے ایسی نصرت جب / دل پیچ کیا گمشت اپنے تب
عورت سے کہا اپنی یہ بات / بھی راضی ہوئی وہ نیکو ذات
بول اوسکو مجھے ہے یک دختر / ہے اوج کرامت کی اختر
مین اپنی اوس دختر کو بیاہ / کر دیتا ہون با عبد اللہ
اور خاتون کے بھی وصفانکو / وہ بہت سنا تھا لوگان سون
یک عورت تھی وہان ام قتال / تھا اوسکو کمال حسن و جمال
بھی آگہہ تھی وہ ہر فن سون / وہ بوجھہ کو نور احمد کون
بولی تیرے پر ہون مین فدا / جو بولے تو لاونگی بجا
بولا کہ مجھے جانا ہے شتاب / پھر دیونگا مین آکے جواب
جلوے کی شب وہ نور اطہر / آ آمنہ مین کیتا ہے مقر
جب گذرے ہین کئی دن خوشحال / یاد آئی اوسکو ام قتال
دیکھہ اوسکو کہی زن اوسکے تئین / وہ نور تیرے مین دستا نئین
یہ سنکو ہوئی وہ بی محزون / بولی مین کرون کیا اب تجھکون
کہتے ہین بھی اوسوقت بشام / یک زن تھی اوسکا فاطمہ نام
ہو عاشق وہ زن شام ستی / آئی تھی پڑنے اوسپہ ستی
کہتے ہین کہ اوس جلوے کی رات / حسرت سے مری دو سو عورات
جنت سے تھے فرشتے اور حوران / آئے ہین اوسکی جانب جان

اون بدبختان پہ حملہ کر / بھگا دئے اونکے تئین یکسر
تا دیوے اوسے اپنی دختر / تھا جسکے تئین نام آمنہ کر
پس اوسکو کہا وہ پاک لقا / تو ہے جہ مطلب پاس اب جا
ہے صورت مین سردار نسا / ہے صورت مین سالار نسا
جب اوس سے کہی یہ ست وہ جا / اس بات سے وہ خوش ہت ہوا
پس گھر کو وہب کی وہ جناب / کیتا عبد اللہ کو طلب
توریت و صحف انجیل و زبور / وہ سیکو پڑھی تھی غیر مقصور
آ عبد اللہ سے رہ مین ملی / دیکھہ اوسکو کہلی مانند کلی
جو مانگے تو دیونگی تجھے / لا اب تو نکاح مین اپنے مجھے
جب باپ کن آیا عبد اللہ / فی الحال ہوا اب اوسکا بیاہ
اوس شب کو رہا ہے گل اوسکو ان / وہ حاملہ ہوئی اوس مرد سون
فی الفور گیا وہ اوسکے گھر / تا اپنی رضا سے دیوے خبر
وہ بولا نہین ہیچ میرے منے / وہ ہے اب بنت وہب کے کنے
مین چاہتی تھی اوس نور تئین / مر جانگی مجھے کچھ خواہش نین
سردار اتھی اور تھی کامل / تھا علم کتب اوسکو حاصل
آخر کو ہوئی وہ بھی محروم / یہ بات سیر مین ہے مرقوم
جب احمد کا نور اً غلا / آ اوسکے شکم مین کیتا جا
بیچہ معجز اوس بی بی پہ / ہوتے تھے عیان ہر شام و سحر

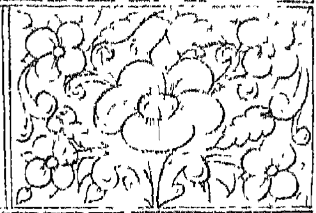
بولونگا دوسرے نسخے مین / سب اوس قصے کو شوق سے سن

در بیان اختتام این رسالہ اسرار برکات و مناجات بحضرت مجیب الدعوات جلشانہ و عم احسانہ

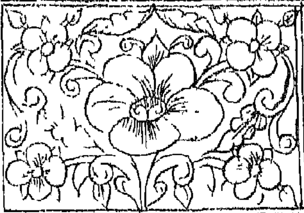
اس ذکر کو بیان کرتا ہون کلام / احمد پو درود ان صبح و شام
جب گیارہ سو تھے از ہجرت / اور چوراسی اے با صفوت

اوسوقت بنایہ نسخہ خوب　　جو ہے اہل دل کا مرغوب
یارب بحق انوار رسول　　اس نسخے کیتئین کر تو قبول
کب لگ مین اس محنت مین رہون　　کب لگ مین سوز دل سو کہون
نا منفرجہ کرتا ہے عمل　　ناجاتا ہے خاطر سے اہل
سب کلفت میری کر تو دور　　کر دلکو میرے تیرے پور
ہے تیرے پر ظاہر سب حال　　کر لطف سے اپنے مجکو نہال

سب بتیان اوسکی ہے خوشبو　　ہین جیسے سوکھی اوپر کیا دو
مت کر تو کہین محتاج مجھے　　استغنا کا دے راج مجھے
اشتدی ازمۃ تنفرج　　قد اذن لیلک بالبلج
الحاصل اے بحر رحمت　　ہون ظاہر و باطن کلفت
ہر دم ہے مشکل میرے پر　　اے رحمت عالم آسان کر
نت بھیج تو اے رب اکبر　　تسلیم تیرے محبوب اوپر



من ہرن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　گنج قدم کا ہے طلسم عظیم
جو کتابائین خدا کی تمام　　سو اوسب ہین نہان اسمین تمام
جسکے ہے یکحرف مین کل کائنات　　اور ہین عیان حقکے کل وصف و صفات
پس ہین کسون کو نسے منہ سے ادا　　حمد تیری ذات کیتئین ایخدا
نہین ہے تیری حمد کو جب انتہا　　تجھ سے منگتا ہون کر سن دعا

بلا کا بانت ہے ہر حرف اسم　　گنج حقایق کے ہزاران طلسم
جو ہے سب ہین ادہ یکے ہجر　　یون ہے شہنشاہ رسل سے خبر
وصف پس اس ذات کے کوئی کیا کرے　　رسل و ملک عجز سون ہین سر بسر
عقل تیرے وصف مین نادان ہے　　فہم تیری بوجھ مین حیران ہے

در عرض مناجات بہ حضرت مجیب الدعوات

اے تیری رحمت سے وجود جہان　　لطف تیرا سب پہ عیان اور نہان
ہے تجھے ہر عاصی عابد پہ پیار　　ہر دل محزون کو ہے تیرا ادہار
گرچہ تیرا اوس سون ہے اوسکی سزا　　لیک تو کرتا ہے اوس پر عطا
دلکی خرابی کو نہین ہے شمار　　تنگی تباہی ہے نہایت سون تہار

لطف و کرم کو تیرے غایت نہین　　رحمت و رافت کو نہایت نہین
جو کہ پڑا شامت عصیان مین　　در ورطہ درد و غم و احزان مین
حال پریشان کو میں کیا کہون　　مجھ پہ ہے جو بار الم کیون سہون
دل کہون یا زہر کا اک نیشتر　　عقرب و زنبور کہون یا شرر

اس دل حیران سون فغان صد فغان / اس دل ویران سون امان الامان
کام مین اس دل کے ہون پرلا علاج / آہ مین اس دل کا کرون کیا علاج

لطف سون اسکے دافع رنج وضرر / اس دل ویران کو تو آباد کر
گرچہ ہے سب حال تیرے پر عیان / حکم سون تیرے یہ کیا مین بیان

ظاہر و باطن ہے جو کلفت جو مری / دور کر اے خلق اپر رحمت تیری
یہ ہے میرا ورد یہ شام و سحر / مجھکو کسی کا نہ تو محتاج کر

اپنے خزانے سون مجھے دے تو قوت / کر تو اجابت مرا یارب قنوت
گرچہ تیریان نہین مجھے حرمت رتی / بخش محمد کے تصدق ستی

در نعت سید المرسلین رحمۃ العالمین شفیع عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمد و مختار دو نو جگ کا نور / آدم و عالم کو ہے جس سون ظہور
جسکو ہے خوش نام رؤف رحیم / سب کے اوپر جسکی ہے رحمت عظیم

جو ہے گرفتار بجرم و گناہ / اوسکو ہے اوس سرور دین کا پناہ
جو ہے لگد کوب مصیبت سون خوار / اوسکو ہے وہ رحمت عالمدار

جو ہے سماوات زمین کے اوپر / اوسکا طلبگار ہے شام و سحر
ذکر مین جسکے تھے رسولان تمام / اوسکو سراتے تھے بلبل صبح و شام

جو کتب و تورے تھے رسولان اوپر / اوسکے اتھے ذکر سون پر سر بسر
اوسکے تولد کے بشارات مین / شور و شغب تھا سگل آفاق مین

اے تیری تعریف مین عالم تمام / پر تیری توصیف سون عجز کا کلام
نعت تیری کرنی مجھے کیا سکت / عقل ستی بھار ہے تیری صفت

در مناجات بجناب خالق موجودات بتوسل آل کرام واصحاب عظام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام

عرض مین کرتا ہون اتا اپنا حال / سنکو مجھے کر تو کرم سون نہال
صحبت اغیار سے بیزار ہون / بھار اتو کر مجھ اوس اندوہ سون

غیر کا محتاج نکو کر مجھے / بھیج نکو کس کے در اوپر مجھے
رزق میرا گرچہ کسی جا ہے / بحر ین احسان سون تیرے ہی او

لیک مین چہتا ہون یون اے بے نجان / واسطہ غیر نہ ہوے درمیان
گرچہ مجھے نہین ہے لیاقت اتی / لیک عجب نہین تیری رحمت ستی

عفو جمیع کر تو گناہان سگل / حضرت زہرا کے تصدق بدل
دل مین ہے میرے غم کو نزکھ یک تی / حضرت سبطین کی حرمت ستی

چارون خلیفے کے بدل اے رحیم / دلکو میرے فرح ستی کر ندیم
غوث معظم کے بدل سون فرا / لطف میرے حال اوپر کر ذرا

در منقبت حضرت غوث الثقلین سید اولیا سند اصفیا رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ

بادشہ ارض و سما شیخ کل / نور دل و جان امام رسل
ولولہ جسکا ہے سماوات مین / ملک و ملک جسکے ہین سب تابعدار

حکم مین جسکے ہین سگل اصفیا / پاؤن تلے جسکے ہین سب اولیا
جسکے مقامات کو نہین ہے شمار / جسکے کرامات ہین لکھنے سون بار

جسکی مریدی کا رکھین ہین امید / سری و معروف و حسین و جنید
جسکے مریدانکو ہے عالی قدم / امت احمد کے ہین سن درہم

نام ستی جسکے ہے دل غرق نور / ذکر سو ہون جسکے غم و رنج دور

در مناجات بجناب آن محبوب ذوالمنن ومح سیدی و مولائی و مرشدی حضرت ابوالحسن قدس سرہ

اے تیرے فرمانین کل ہر شئی کم
با قمر حیران کے اوپر کر کرم

تیری کل اولاد کی حرمت ستی
تیرے مریدان کی برکت ستی

غیر کی صحبت سے مجھے دور کر
در پو تیرے رکھ مجھے شام و سحر

حق سے تحیات بہ شام و سحر
ہوویں تیری روح مقدس او پر

یک نم احسان سون تیرے بوالحسن
علم کے دریا کا ہوا نور رتن

برج حقایق کا اتھا سورا او
گنج و دقایق سون اتھا پور او

محو شریعت کی اتھی اوسکی چال
محو حقیقت مین اتھا اوسکا حال

در بیان سبب تصنیف این رسالہ مبارک کہ من ہرن نام دارد

سن اے برادر کہین کرتا ہون عرض
ذکر محمد کا ہے امت پو فرض

واجب و لازم ہے بہر امتی
شوق سون اوس ذکر پو پڑنا ستی

ذکر اوس سرور کا ہے مانند دین
مرد و زن او پر ہے سگل فرض عین

فرض ہے بیشبہہ بشاہ و گدا
شوق سون اوس ذکر کو کرنا ادا

کیون نکرین یاد او سے ہم مدام
ذکر مین جسکے تھے رسولان تمام

روز و شب اس یاد مین مشغول تھے
پھولکر اس یاد سون جون پھول تھے

حقکے کتابان تھے پر اوس ذکر سون
کرتے اتھے بھی ملک اوس ذکر کون

نور ہے اوسکے تھا سگل خلق پو
چو طرف اوس نور کیتین تھا ظہو

نسخہ اول مین کیا ہون عیان
نور کا اوسکے مین بیان اے سجان

ذکر مین کرتا ہون اتا شوق سون
اوسکے تولد کے بشارات کون

جو ہے بیان در کتب آسمان
جو ہے رسولان سون حق خدا کے بیان

جو ہین حکایات یہ قصے بہتر
اوسکے تولد تلک اے خوش سیر

جانتے نین جو عربی فارسی
اونکو ہے یہ نسخہ خوش آرسی

نام رکھا ہون مین اسے من ہرن
ہے وہ سب عشاق کیتین من لگن

ذکر او کرتا ہو نین آغاز اب
کان ستی دل کے تو سن اوسکو سب

در بیان بشارتہاے ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ در توریت و زبور و انجیل و دیگر کتب سماوی مذکور است

حق کہا آدم کے صحیفے بھتر
مین ہون خدا سب کا بزیر و زبر

دیونگا کعبے کو مین زینت تمام
نام رکھونگا اوسے بیت الحرام

سبکو بلاونگا مین اوسکی طرف
دیونگا حجاج کو اوسکے شرف

طوف او پر اوسکے کرینگے ہجوم
غلغل تسبیح کا ڈالینگے دہوم

دیکھ و تسبیح کو کسر و بیان
سب نے تعجب منے ڈالینگے جان

جو کرے اوس بیت شرف کا طواف
دیونگا مین اوسکو جزا بیحساب

او میرا ہمسایہ ہے اور میہمان
اوسکا کرونگا مین بہت مان پان

اوسکو بناونگا براہیم پھیر
اوسکے بنا نین کریگا نہ دیر

ہوویگا تب اوسکو شرف بیشمار
آونگی وہان خلق ہزاران ہزار

یوںپچ بہر قرن اکابر سگل
آونگی اوس گھر کی زیارت بدل

لایگا آخر کو اے آدم وہ گھر
اوس شہ کونین کی امت تمام
اوس شہ عالم کا محمدؐ ہے نام
احمد مرسل ہے امین سما
علم و حیا اوسکو بہت اور عطا
وصف وہ سلطان کا اے مہربان
جود و وفا مین ہے سدا مشتہر
حق کی عبادت مین بہ شام و سحر
بندہ مرا قاطع شہوات ہے
روز ہے روزہ مین بہ شب ہے قیام
وصف ہے توریت مین یون شاہ کا
یعنی ذبیح اللہ کی اولاد مین
دیونگا مین اوسکے تئین اپنا کلام
جو نکہیگا سخن اوسکا قبول
ہے سکے کہہ سب سنے مختار ہے
بولتا نین بات وہ بازار مین
اوسکو نہ دیتا ہے سزا ہو ترش
خلق طیب سون بھریگا جہان
[illegible] ہیگا سدا
یون ہے وہ سرور کی صفت زبور
ہوئیگی جاری ہے [illegible]
سیف کتئین ہاتھ مین اپنے تولے

یک ترا فرزند تصرف بھتر
سعی مین اوس گھر کی اچھیگی تمام
ہوئیگی ختم اوسپہ نبوت تمام
اوسکی سخاوت ہے بڑی اور عطا
جسکو جو بخشا تو نہ منت رکھا
مصحف ادریس مین یون ہے بیان
امر پو قایم ہے بہ شام و سحر
شغل سے کہے جانے وہ اپنا مقر
غافر عصیان و خطیات ہے
خاشع و زاہد ہے اوشاہ کرام
برج رسالت کے نول ماہ کا
ایک نبی لاؤنگا مین خلق مین
شرع کتئین اوسکے کرونگا تمام
اوسکو عذابان مین کرونگا ملول
اوسکو توکل سو سدا کام ہے
پور ہے وہ حشمت و توقیر مین
عفو سون کرتا ہے اور شاد ذہن
ہوئیگا کفار کو اوس سون زیان
جنگ کریگا وہ برائے خدا
دلکو را سات ستی اپنے پور
تیرے لبان سون آشنا منان
دین کتئین اپنے بہ قوت تو دے

ہوئیگا صفوت مین یہم کا چندر
ذکر شی کا صحف شیث مین
ہوئیگا اوس گھر کو بڑا کر و فر
رقت و رحمت ہے اوسے دل بھتر
بھید کو کسکے نہ کریگا عیان
احمد مرسل کہ میرا نور ہے
حقکے ہے وعدے کو اوسے نت یقین
صحف براہیمؑ مین اوسکی ثنا
غم کو چھپاتا ہے وہ دنیے بھتر
سا لحظہ کسی کے اوسے دلبستگی نہین
حق نے کہا موسی اکرم ستی
ہوئیگی یکا اوسکو شریعت جدا
امر مین جسطور کرونگا اوسے
بھی ہے صفت اوسکی وہ نسخے بھتر
دل سنے کچھ نہین اوسختی کا تاوان
اوسکی کیا تقصیر کیا کوئی اگر
تا اوکریگا یون جہان سون سفر
بھی ہے صفت اوسکی اے اہل قبول
ہوئیگا او شہر پو وہ ایم سوا
حق اوسے بولیا اے امام رسل
تجھکو کتئین دیا ہون بھتہ
تری شریعت ہے قوی تیغ سون

ہوئیگا سیرت مین امام بشر
یون ہے بیان تیح اوسے شوق مین
اوس شہ دوجگ کے زمانے بھتر
حزن بکا اوسکا ہے امت بھتر
اوسکے مقامات ہین بہار زیبان
حکمت و رحمت سے سدا پور ہے
اوسکی رضا مین ہے سدا او پھیر
لطف ستی اپنے کیا یون خدا
کسکی نہ کرتا ہے بدی پر نظر
پچھلوے عالم ستی نسبت نہین
مین تری امت کے تئین غم ستی
سبکو بتاویگا وہ راہ ہدی
حکم کو پہنچائیگا وہ ہر کسے
بندہ میرا احمد نیکو سیر
اوسکی زبان بیچ نصیحت کو بھاون
جرم او پر اوسکے نہ کرنا نظر
جب تلک اسلام نہو مشتہر
احمد مرسل ہے ضحوک و قتول
ہے اوسے شمشیر سون ہوشنہ کا
امت ترے رحمت ہو عیان جز و کل
حشمت و شوکت مین دیا ہون تا
مت تو جدا آپ سون کر تیغ کون

مشرق و مغرب کے سکل ساکنان ہوینگے منقاد تیرے بیگمان
ہوئیگا جب احمد مرسل عیان ہوئیگا دین اوسکا جہان در جہان
اپنی طرف سون نہ کہیگا او کچھ بات کہتین اوسکی خدا سے ہے جو کچھ
تربیت عالم کو کریگا او خوب ہوینگے دور اوسکے قدم سے کروب
ابن آمنہ کہ تھا نبیکو سپہر ساری کتابان سون وہ پر تھا خم
ملک عرب کے مین پہاڑان اوپر بھیجوینگا اوس نفس کہتین فضل کر
آل فی بیج اللہ سو بھیجونگا مین خالق طرف ایک پیمبر کے تئین
ہووینگا بیحد و عدد مرد و زن ہے او عدد انجم و جھاڑان ثمن
سارے رسولان کی شریعت او پر شرع کو مین اوسکی کرونگا زبر
اوسکی شفاعت ستی چھوٹونگا مین آتش دوزخ سون کہی عالم کہتین
اوسکے بشارات مین یون کتب بیعد و بے گنت اے اہل حب

وصف وہ سلطانکا انجیل مین ہے اے برادر تو سن اس طرح مین
شام و سحر خلق کو پھر خدا شرک و گناہان سون کریگا جدا
بولیگا جو وحی کیا حق اوسے راہ بتاویگا بحق پھر کسے
غیب ہوئی چیزان سون کریگا خبر ذکر سون تیرے وہ بھریگا جگر
یون کہا دیکھیا ہوئین ایک کتا حق نے کہا کر کو کرم بیحساب
جسکی تجلی سون بھرا ہے تمام بحر و بر و مشرق و مغرب تمام
ہے عربی امی وہ عالی گہر لاینگے ایمان بہت اوس اوپر
شوق سون لاوینگے دا اسلام کفر کے چھوڑینگے او بھون کام سب
خصم کو مین اوسکے کرونگا عدا دیونگا وو جنگ مین اوسے پیچ و تاب
ڈالونگا چو کھنڈ مین اوسکا غل اور مین کرونگا اوسے ختم رسل
شوق سون لکھے تو سن یار ا تا جو کہ بشارات دئے انبیا

دربیان بشارتہای ظہور آنحضرت کہ پیغمبران داوہ اند صلی اللہ علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام

سرور عالم نے کہا یہہ سخن مجھ سے کہا روح امین یہ سخن
پس مجھے خلاق کہا ایک روز کون ہوئین بول تو اے دلفروز
مین نے کہا خالق و رب ہے میرا بندہ منقاد ہون ایک مین تیرا
حق ستی یون مجھکو ہوا خطاب سامنے دیکھ اپنے تو اے کامیاب
جان تلک ہوتی تھی نظر کار گر نور او دستا تھا مجھے سر بسر
اوسکی تجلی سے مین حیران ہوا بوجھ نہ نے اوسکے مین نادان ہوا
جلوہ چمکاٹ مین تھے چار نور ہر طرف اوسکا تھا طلوع ظہور
حق مجھے بولا کہ ہے یہ اوسکا نور جسکے بدل تجکو کیا ہون ظہور
جسکے بدل سب یہ کیا ہون عیان جیو اور تن ہے سکل کن فکان

جب مجھے خلاق نے پیدا کیا عرش کے پیچھے مجھے جاگا دیا
تھا مین وہ جاگہ مین ہزاران برس ہر دم اٹھتی وہان میری عزت برس
پس مین کہا اوس سون کہ آبگل کیا کیا پیدا تو میرے سون اول
جب مین کیا آپنے آگے نظر نور و سیاہ ایک مجھے وہان جلوہ گر
حسن جمال اوسکا تھا گنبے سون بہار نین تھا چمکاٹ کو اوسکے شمار
ڈاوین طرف اوسکے بھی سیہ ہی طرف آگے پیچھے اوسکے بھی آیا شرف
پس مین کہا حق سون کرے او عطا کس کا ہے یو نور مجھے بول تا
وہ ہرت و سرگ لوح و قلم آ نزول جن و ملک بلکہ خلایق سکل
واسطہ خلقت کا وو جگ کا امام احمد مرسل ہے جسے پاک نام

پھر مین کہا عجز سی اے شکور
کسکے ہین فرما مجھے یہ چار نور

ڈاوین طرف ہے سو عمر کا ہے نور
اگیکا عثمان کا ہے اے چتور

نور اتھا اوسکا پیچھے اس بدل
تخت ولایت کا او شاہِ نول

پھر کو مجھے حق نے دیا یہ خبر
پانچ یہ میرے ہین بڑے معتبر

دوست کیتین اونکے ہے جنت مقر
خصم کا اونکے ہے مکان در سقر

لاؤ تم ایمان اوسلطان اوپر
شوق رکھو اوسکا دل و جان بحشر

سب کہے یارب سنے فرمان ہم
لائے اوسرور اوپر ایمان ہم

حکم مین ہم اوسکے رہینگے تمام
شرع اوپر اوسکے چلینگے مدام

نام خدا ساتھہ محمد کا نام
لوح و قلم کرسی اوپر بھی تمام

جھاڑا وپر شاخ اوپر پات اوپر
حوض پو اہارا اوپر سر بسر

شیث کو آدم نے دیا یون جواب
حق مجھے یک دن کیا یون خطاب

نا قلم و لوح نہ جنت نہ نار
عرش کو کرسی کو نہ دیتا قرار

سب ہے تیرے واسطے عالم تمام
تو ہے محمد کے بدل اے ہمام

سبھون مین افضل ہون مگر یک لیکپر
مجھہ ستی افضل ہے وو پیغمبر

زن میری شیطانکو کیتی لئی مدد
دانہ کھلانے مین اوسے ہوئی سند

معصیت و کفر پو شیطان میرا
قایم و ثابت ہو کیا لئی دغا

اون نے جبرئیل کو بھیجا خدا
جا تو سب آدم کو تماشا دکھا

لیگیا آخر اوسے یک قصر مین
اوسکو بنائے تھے زر و سیم سین

نور کا یک قبہ تھا اوس تخت پر
تخت پو یک صورت اچھی جون قمر

تھا اوسے گردن مین حمایل زبور
نور سون اوسکے تھا قمر و قصور

تب کہا آدم اے دو عالم کے رب
کسکی یہ صورت ہے مجھے بول اب

حق کہا جو نور ہے سیدھی طرف
سو ہے ابوبکر کا اے باشرف

نور ہے پیچھے کا علی مرتضے
جسکے مقامات کو نہین انتہا

ختم رسالت کا ہوا جون رسول
ختم خلافت کا ہوا کر قبول

دوست اونونکا سو میرا ہے دوست
خصم کیتین اونکے مین کھینچونگا پوست

عہد لیا سارے رسل سے خدا
جب ہووے دنیا مین عیان مصطفےٰ

شام و سحر اوسکی رفاقت کرو
نصرت اوپر اوسکی سدا مین ہر دو

آوے وہ سرور اگر اب تن ستی
نصرت اوپر اوسکے پڑینگے ستی

شیث سون آدم نے کہا یہ سخن
عرش پو دیکھا مین لکھا تھا کہن

یو بہی جنت مین تھا وہر کہن
گھر کے اوپر اور در و دیوار پر

شیث نے آدم سون کہا آ پدر
تم ہین بڑے یاد کہو کھولکر

گر نہ تو ہوتا مین نہ کرتا عیان
دنیا و عقبیٰ و زمین آسمان

واسطہ ہوتا نہ گر احمد کا نور
تجھکو نہ کرتا مین اے آدم ظہور

بھی او کہا یون کہ بروز قیام
بہتر اولاد ہو نہین اور امام

اول یہ چیز کہ زن آن امین
دفع مین شیطان کے ہوگی معین

دوسری یہ اوسکا جو شیطان ہے
اوسکے اوپر دل سون مسلمان ہے

آدم و حوا جب تھے خلد مین
خوش دل تھے شام و سحر عیش مین

روح امین اوسکو لے ساتھ اپنے
سیر کراتا چلیا جنت منے

پلنگ کے کنگورے تھے اوس قصر کون
تخت تھا یک اوس منے یاقوت سون

تاج اتھا سر پو اوسے نور سین
جھمکے تھے موتی کے دونو کان مین

آدم اوسے دیکھہ کو حیران ہوا
حسن کو حوا کے وہ نسیان کیا

حق اوسے بولیا کر شکل اے ہمام
بنت محمد کی ہے زہرا بنام

تاج جو ہے نور کا تس سر اوپر — سرور کونین ہے اوسکا پدر
بچھے دو کانون مین حسین و حسن — معدن احسان و کرم کے رتن
یک پو لکھا تھا کہ مین محمود ہون — پہ ہے محمد توسن اس بات کون
تیسرے پو یہ تھا ہین ہون اعلی علی — اور ہے علی یہ بر قوم جلی
میں ہے سون احسان ہے اور یہ حسین — احمد مرسل کا جگر نور عین
جنت ماوا سون ہوا جب جدا — گریہ و زاری مین تھا لے انتہا
پس او یہ نامانکو وسیلہ کیا — عجز سون تب حق ستی مانگیا دعا
جب ستی آدم سون محمد کا نور — شیث منے آگیا اپنا ظہور
اور رحم پاک مین رکھہ اوسکی تیرن — یاد رکھہ اس بات کو کہتا ہون مین
نوح کو جب حکم کیا کردگار — کرلے شتابی ستی کشتی تیار
روز و گرمیٹ گئے نامان وہ سب — پھر گئے وہ نامانکو لکھا نوح تب
پہلے میرا نام لکھے ہا خوش سیر — ختم یہ نامان کو محمد پو کر
نام رسولان سون جو تختے تھے سب — جڑ دیا کشتی پو او مقبول رب
پس کہا جبریل کو او خوش سیر — کیا مین لکھون بول تختون اوپر
ہوئیگا دین اوسکا قوی اون ستی — خوش ہے خدا اونکے بہت گن ستی
حق سون براہیم منگیا یہ دعا — کر تو عرب بیچ ظہور اے خدا
علم کتاب اونکو سکھاوے تمام — راہ تیری اونکو بتاوے تمام
اوس بدل احمد نے کہا ہے یہ قیل — مین ہون بلاشبہہ دعائے خلیل
ساتھ لے عورت کیتین اپنے خلیل — جلد چلیا ساتھہ تھا بھی جبریل
منع او کرتا تھا ابراہیم کو — رہ نکو یہ دوست یہ منزل مین تو
تب اوسے جبریل کہا ہے سجان — جلد تو اس جا مین کر اپنا مکان

گل مین حمایل ہے سلو سکا مرد — جو ہے مقامات ولایت مین فرد
آدم اوپر سر کے کیا پھر نظر — آئے نظر اوسکو وہان پانچ در
دوسرے پہ مرقوم تھا فاطمہ ہون — فاطمہ یہ ہے تو سن اس بات تین
چوتھے پو محسن ہون مین اور یہ حسن — پانچوین دروازے پو تھا یہ حسین
تب کہا جبریل کہ اے با خبر — ولیکن یہ نامونکو تو اب نقش کر
درد و الم مین تھا برس تین سو — یہ کلمات آئے اوسے یاد تو
حق کہا مقبول ہے توبہ تیرا — تیرے اوپر فضل بہت ہے میرا
آدم اوسے بہت کہا اے پسر — نور محمد کا تو لئی پاس کر
تب ستی تھا شیث کو ورد زبان — ذکر محمد کا عیان اور نہان
سارے رسولان کا تو لکھہ اوسپو نام — نوح لکھا جلد وہ نامان تمام
پھر کو مٹے سب او ہوا بیقرار — تب اوسے یون وحی کیا کردگار
وہ سچ لکھا نوح کہا جیون خدا — احمد مرسل اوپر آخر کیا
رخنہ رکھا ایک او کشتی مین یار — باقی او تختون نے رہے بھی چہار
اوسکو کہا روح کہ اے نامدار — احمد مختار کو ہین چار یار
نوح لکھا نام او چارون کا تب — پور ہوئے تختے او کشتی کے سب
اپنے تو احسان ستی او رسول — جسکے بدل ہوئے اونھونکو قبول
اونکو پڑھاوے تیری آیات کون — پاک کرے اونکو خطیات سون
حق جب اوسے حکم کیا اے فتا — ساتھ لے چل آپنے تو ہاجرا
جو زمین آئی تھی اوسے خوش نظر — قصد او کرتا تھا رہے اوس بھیتر
چل نگے اسے سرورینکو سیر — تا کہ او آیا ہے ملکے کے بھیتر
یہان تیرے فرزند کی اولاد مین — لاویگا حق ایک نبی خلق مین

اوس شہِ عالم محمد ہے نام
دین خدا ہوئیگا اوس سون تمام

عرش کے اوس پاس اچھے جو ملک
جو اتھے جنات منے جہان تلک

یوسفِ صدیق نے جبریل سون
بولے خبر دے مجھے احمد سون تون

موسے کہا آپنے لوگان ستی
ایک نبی آئیگا عربان ستی

اوس اپر ایمان تمھین لاؤ ہان
جو کہیگا سو منو تم دل اسجان

حق سون منگیا شوق سے اوکنے دعا
امتِ احمد مین مجھے کر خدا

یہ بھی زمانہ ہے محمد کا دور
دیکھیو تو اسبات مین تک کر غور

کوئی نبی جب نہ اچھے و جہان
دین کا جب کچھ نہ رہیگا نشان

ملتِ اسلام کو قایم کرے
تفرقہ توحید سون سب جگ کے

ملک نبوت مین ہے جسکا نگین
نور سون ہوئی اوسکے منور زمین

سن اے پسر صاحبِ خبر ہے صحیح
اونٹ کا راکب ہے محمد صریح

قوم سون یعقوب نبی یون کہا
بھیجیگا مکے مین نبی یک خدا

غلغلِ تسبیح سون اونکے ایجان
گونجینگے یون سات طبق آسمان

لاویگا وہ حق سے کتابِ جدید
ہوویگی نت دین کو اوسکے مزید

آویگا پیچھے میرے احمد رسول
دین کتین اوسکے کرو تم قبول

بولے ہین اسطرح سکل انبیا
اوسکے بشارت بلا انتہا

چاہ مین تھا یوسفِ صدیق جب
عرش بہشت او سپہر ہوا کشف تب

مانگتے تھے ذکر پچھے بے گنت
امتِ احمد کے بدل استغفرت

روح کہا رحمتِ عالم ہے او
اور شفیعِ بنی آدم ہے او

اوسکے رسولان مین بڑا شان ہے
حکم مین اوسکے زمین آسمان ہے

بھی ہے کتابان احادیث سون
دیکھو تو احمد کے مقامات کون

حق اوسے یون وحی کیا آ کلیم
پاؤن تلکو کھینچ ہے یعنی گلیم

حضرتِ داؤد کیا یہ دعا
آپنے احسان سون تو اے خدا

بھیج تو اوس وقت منے او رسول
کراوے کفر او بدعت کا ہول

بھی کہا شعیا نے کہ دیکھا ہون مین
آنکا سوار اپنے دو سواران کتین

اور دو سواران کو لئی کر و فر
ایک گدہے پہ ہے دگر اونٹ پر

بھی وہ کہا قوم ستی اپنے یون
اونٹ کے راکب کو دیکھا جانیو

امتیان اوسکے بندہ کر خدا
غلغلہ ذوالجلالی سے ارض و سما

جائینگے لوگ اوسکے ہی دریا او پر
جیسا کہ نے دین او سکل ملک اوپر

حضرت عیسے کہا امت کتین
اب تو نپلیا آپ سب پاس مین

بولیگا ہر چیز کی تفصیل او
یاد رکھو میری تمھین بات یو

جب تو سنیا ذکر بشارات سب
سن تو جو ہین او حکایات اب

حکایت در تبع بادشاہ یمن و بشارت دادن چہار صد حکیم بہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

تھا یمن مین یک شہِ عالی مقام
داب تھا بہت اوسکا روم و شام

قصد کیا تھا کرے عالم کو رام
لاوے تصرف مین جہان کو تمام

پیادے اچھے یک لک و تیرہ ہزار
اوسکے سوا اور بھی تھے بیشمار

سوار و بیرا نمین اتھا یک شہیر
حشمت و تدبیر منے سب کا میر

نام تبع اوس شاہ کا تبع نگر
حکم مین تھا اوسکے سکل بحر و بر

ساتھ لیا آپنے جنگی سوار
شاہ نے یک لاکھ او بیس ہزار

چار ہزار اوسکے حکیمان اتھے
بہت وزیران و امیران اتھے

کل تو حشم ساتھ اپسکے لیا
ملک تو لینے کے بدل چلدیا

ملک کو تسخیر وہ کرتا چلیا
جان گیا وہ ملک وسے تجھہ لگیا

تا گیا یک وقت اونکے کے پاس
لوگ وہانکے نکئے اوسکا پاس

کوئی اونھوں سے نہ ملیا جا اوسے
کوئی نہ گیا اونسوں مدارا اوسے

شہ ہوا برہم بہت اون سب اوپر
اپنے وزیران سوں کہا یہ خبر

شاہ سوں بولا جو اتھا معتبر
اونکو ہے اس شہر منے ایک گھر

حق سے ہے اس گھر کو شرف وفور
اونکو ہے اسواسطے اتنا غرور

عزم کیا شاہ کہ توڑے وہ گھر
لوگ کہتین وہانکے سٹے مار کر

شاہ کیا دل سنے نیت یہ جب
درد سر آغاز ہوا اوسکو تب

کان مین او ناک مین او منھ بھتر
سخت فسادا اوسکو ہوا اسے پیر

منھ منے اوسکے اوٹھی بد بو ستی
بیٹھ نہ سکتا کوئی اوس ستی

جو تھے حکیمان سو کئے سب علاج
لیک نہ کچھ شاہ کا سدھرا مزاج

عجز ہوا اقرار کئے سب حکیم
موت کے نزدیک ہوا وہ سقیم

یک جو اتھا اون مین حکیم کبیر
سب ستی پوشیدہ کہا با وزیر

شاہ سے پوچھونگا جو کچھ ہین عیان
بھید کو اپنے وہ کرے گر بیان

درد کو اوسکے مین کرونگا دوا
لطف سے حق دیویگا اوسکو شفا

لیگیا پردہ ہان اوسے شاہ پاس
شاہ کو حاذق نے کیا التماس

درد کے اسباب کو پوچھا تمام
کوئی سبب سے نہ ہوا اوسکا کام

تب کہا شاید کہ ترے دل بھتر
عیب میں اس گھر کے کیا کچھ گذر

دل منے جو اوسکے کیا تھا خطور
صاف کہا کھولکر اوسکے حضور

پس کہا اوس شاہ ستی او حکیم
واسطے اوسکے ہے یہ رنج عظیم

صاحب این خانہ ہے خلاق جہان
ستر نہاں اوسپو ہے سارا عیاں

دل سے نکال آپنے تو یہ خیال
تا کہ شفا دیوے تجھے ذوالجلال

شاہ کیا دل سے وہ اندیشہ دور
مہر و محبت سے کیا دلکو پر

حق اوسے اوسوقت دیا ہے شفا
رنج و مرض اوسکا جو تھا سب گیا

کفر سوں فی الحال کیا وہ فرار
دین ابراہیم کیا اختیار

آئینہ تیون دلکو اوکر اپنے صاف
شوق سے کعبے کا کیا تب طواف

اور چڑھایا وہ شہ ملک گیر
اوسکے اوپر ہفت غلاف حریر

جو اتھے اوس شہر منے خاص و عام
سبکو دیا مال بہت وہ ہمام

اونکے ضیافات کیا بہت روز
بہت تکلف ستی وہ دل فروز

جو اتھے کعبے مین بتان سربسر
بھار نکال اونکو سٹیا خوار کر

حکم کیا حیض ہے لگ عورتاں
کعبے کے نزدیک نہ ہو یک زنان

وہانسے گیا شہر مدینے کدن
او اتھا وہاں تا سے نیک فن

نہ اتھا یک چشمہ نہ یک گھر وہاں
تا اتھا کوئی جھاڑ و جنا ور وہان

خیمہ دیا وہان شہ دولتمدار
ساتھ حکیمان بھی اچھے چار ہزار

چار سو اونمین تھے بڑے معتبر
سب سے زیادہ تھے بعلم و ہنر

سب لگے کرنے کو وہان جستجو
ہر جگہ وہاں شوق سے کرتے تھے او

سب کہے آخر کو کہ ہوویگی یہاں
ہجرت پیغمبر آخر زمان

ہوئیگی اس جاگے مین اوسکی وفات
پاویگا یہاں فن بھی وہ پاکذات

عزم کئے یوں کہ رہین اس بھتر
جائین نہ چھوڑ اوسکو بجا دگر

قتل کرے شاہ اگر سبکے تئین
تو بھی نجاتینگے ہمیں یہاں سے کہیں

سب رہیں اس جاگے مین شاید کبھی
آوے نظر بیچ جمال نبی

شہ سے کہا بات یہ کوئی جا تب
شاہ بلا اونکو کہا کیا سبب

سب کہے علما و حکیمان سستی　　پہونچی ہے یہ بات جو ہمکو بتی
شاید ہماری کوئی اولاد مین　　دیکھیگا اوس شہ کو کسی وقت مین
شاہ بدل خوش ہو بہت اوسکے تئین　　جلد بنایا ہے گھران چار سو
آپ بھی جا کہ کرے وہان مکان　　لیکہ تھی فوج اوسکی بہت گمان
خط کو یہ مطلب سے کیا ابتدا　　پہونچے بدرگاہ رسول خدا
تیرے اوپر دلسے مسلمان ہو نہین　　جانتا ہون سچ ترے مصحف کتین
مین تری امت سے ہون او لفروز　　مجھکو چھڑانا تو قیامت کے روز
خط ہوا اس حرف کے اوپر تمام　　مہر کیا تب اوسے وہ نیک نام
ہاتھ مین سامول کے وہ خط دیا　　خط مین بہت اوسکے وصیت کیا
گر نہ ملیگا تو وہ سلطان سون　　دے تو یہ خط اپنی اولاد کون
فرقۂ انصار جو اصحاب تھے　　محنت و راحت منے احباب تھے
خط وہ امانت تھا دینے منے　　تھا ابو ایوب صحابی کنے
جب چلیا یثرب کو شہ کائنات　　خط وہ بھیجایا ابولیلی کے ہات
تو ہے ابولیلی کہا ہان ہو نہین　　پس کہا لا نامہ تبع کے تئین
پس کہا تو کون ہے اے شاہ دین　　سحر نہ دستا ہے تجھے بر جبین
　　نامہ کو پڑھ شاہ کہا تئین با

آئیگا پیغمبر آخر زمان　　شہر کے کے یہان ہگمان
جب یہ سخن اونکا سنا بادشاہ　　عزم او پر اونکے کیا واہ واہ
سارے حکیمانکو وہ باندیان دیا　　لطف و کرم اونکے اوپر بھی کیا
جلد لکھا تب وہ شہ خوش خط　　شوق ستی تب رسولانکو خط
تبع مشتاق طرف سے یہہ خط　　تجھہ پہ مسلمانین ہوا خوش خط
دین کو تیرے مین کرونگا قبول　　گر تجھے دیکھو مجھا مین ہے خوش سول
تجھکو مین نا دیکھہ کیا ہون یقین　　گر تو شفاعت مری دیوم دین
ایک حکیم اونمین جو تھا معتبر　　نام مین سامول تھا وہ نامور
گر تو ملیگا وہ شہنشاہ سے　　خط یہ میرا ہاتھ مین تو اوسکے دے
کر یہ وصیت اوسے شاہ مین　　رخصت ہوا اور دے کر وپر مین
سب او حکیمانکی ہین اولاد سون　　یاد رکھا سبا کتین وہ لیمن تون
تھا اونے سامول کی اولاد مین　　نامہ رکھا تھا وہ جتن جیکو نپا
آکو ملیا شاہ سون او باکمال　　دیکھہ اوسے شاہ کہا یہ مقال
دنگ رہا سنکو وہ کیا و اسطہ　　اوسکو نہ دیکھا تھا کبھی مصطفا
شاہ کہا احمد مرسل ہو نہین　　تب وہ دیا شاہ کو نامے کے تئین
مرحبا اوسکو کہ تھا نیک کا

حکایت خواب دیدن بخت نصر و تعبیر گفتن حضرت دانیال پیغمبر مشتمل بر بشارت ظہور آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بخت نصر بادشہ پر غرور　　ظلم کا جسکے تھا جہان بیچ شور
بھولگیا خواب کتین وہ کدہنگ　　دل ہوا اوس غم ستی اوسکا یہ تنگ
بولو میری خواب کی تعبیر کو　　سب نے کہا بول اول خواب تو

اوسکو پڑا سخت بڑا ایک خواب　　او ہوا اوس خواب سے پر اضطراب
جان لگے تھے کاہن جادوگران　　سبکو بلا کر کہا اے جہتران
غصے مین آیا وہ سبھو نکے اوپر　　اور کہا اونسے کہ اے اہل ہنر

پرورش اس وزبدل تمکو مین / بہت کیا ہے یہ خبر سکے تیئن
ورنہ تو مارونگا مین تمکو سگل / آیئگی چل پاس تمہارے اجل
قید مین اوس کافر ملعون کے یان / گھر کو گئے اپنے وہ سب کاہنان
جانتا ہون خواب کی تعبیر مین / بولونگا مین اوسکو وہ دو نو کیتین
حضرت دانیال گیا جب وہان / سجدہ کیا نہین اوسے جون دیگران
مجھکو تو نہین سجدہ کیا کیا سبب / کیون تو کیا ترک یہ میرا ادب
علم دیا مجھکو وہ اس شرط سون / سجدہ کبھی نا مین کرون غیر کون
بخت النصر سنکو کیا یہ بچن / تون ہے میرے پاس بہت موتمن
تب کہا دانیال نے اوسکو ترت / خواب مین دیکھا تو بڑا ایک بت
پاون اتھے خاک کے سر دو سرین / مس کے اتھے ساق اتھے آہنین
سر کے اوپر آ لگیا اوس بت کے او / اوس ہوا آنکے تمن ریزہ ہو
ہوئے اگر جن و بشر ایک جا / کر نہین سکتے اوسے پھر ہرگز جدا
بیحد و اندازہ بڑھیا او پتھر / ارض و سما کو اولیا گھیر کر
سنکو کہا اوکہہ ہے سچ پوچھہ خواب / اوسکی تو تعبیر مجھے کہہ شتاب
سیم وہ امت ہے کہ تیرا پسر / ہوئیگا پیچھے تیرے شاہ اون اوپر
جو ہے سفال اوسمین سو وہ ہین دو وز / ہوئینگے دو ملک مین شاہ زمن
ہوئیگا اوس نور سے کل خلق پور / ہوئیگا اوس دین کو آخر ظہور
دین کیتین سب کے وہ منسوخ کر / دین کیتین اپنے کریگا زبر

تمکو مین مہلت دیا تا تین دن / بولو یہ تعبیر کہ ہے لئی کٹھن
ہوئی یہ خبر شہر مین ہر جا عیان / حضرت دانیال پیمبر بھی وہان
صاحب زاندانکو کہا ہے او تب / مجھکو تیرے شاہ کنے کر طلب
جاکو کہا آپنے وہ شاہ سون / یاد کیا جلد او دانیال کون
سبکو وہ مجلس ستی اپنی نکال / ہو کو اکیلا کیا اوس سون سوال
پس اونے بولیا ہے مجھے یک خدا / مجھکو دیا علم او تعبیر کا
پس مین ڈریا اگر کرون سجدہ تجھے / علم سون خالی وہ کریگا مجھے
مجھہ ستی اول تو مرا خواب بول / پس پیچھے تعبیر کے عقدہ کو کھول
زرسون تھا اوپر کا بدن اور کمر / سیم سے تھی خوب اوسے یاد کر
دیکھتا تھا اوسکو تعجب سے تون / آیا نکا ایک پتھر اسمان سون
آہن و مس زر و نقرہ سفال / ایک ہوئے چور ہو آٹے مثال
سنگ جو اسمان سے آیا اوتر / تھا وہ بہر لحظہ ترقی پہ پتھر
دیکھتا نہین تھا تو کہین فلان / غیر پتھر غیر زمین آسمان
بولیا کہ او بت ہے سگل امتان / زر ہے یہ امت کہ تو ہے درمیان
تانبہ جو ہے روم کے لوگان ہین جان / جو ہے لوہا فارسیان ہین پچھان
سنگ جو آیا اتھا از آسمان / دین کہ ہو ویگا بہ آخر زمان
قوم سے عربانکے کریگا خدا / ایک نبی خاتم کل انبیا
گھیرے گا دین اوسکا جہانکو تمام / اوتریگا اوسکے اوپر حق کا کلام

در بیان خواب دیدن ربیعہ سلطان یمن و تعبیر گفتن شق و سطیح کہ در کاہن نامدار بودند
مشتمل بر بشارت تولد و ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

شاہ اتھا ایک یہ یمن مشتہر / نام اتھا اوسکا ربیعہ مگر
اوسکو پڑا ایک بڑا سخت خواب / دلکو ہوا اوسکے بہت پیچ و تاب

سارے نجومیان کو بلا کر کہا / خواب کی تعبیر کہو تم اتا
بولا اونے خواب بھی بولو تمام / او کہے یہ شق و سطیح کا ہے کام
پس او دو کاہن کو کیا شہ طلب / وہ دونو سلطان کے پاس آئے تب
خواب مین دیکھا تو جلی ایک چیز / کو لسا یارا کہا اے صاحب تمیز
اوسکی ہے تعبیر سواے مہربان / لیوینگے سب ملک تیرا حبشیان
وایم اچھیگا یا نہین دے خبر / شاہ کہا ملک یمن اون اوپر
شاہ کہا پھر اوسے اے ہوشیار / سیف اوپر ملک رہیگا قرار
اوسنے کہا ایک نبی اوپر / ختم رسولان کا ہے وہ سربسر
پوچھا وہ کس قوم سے ہے نیک گن / او کہا اولاد لوی سون ہے سن
شہ کہا آخر بھی ہے دنیا کتین / او کہا ہان سن تو کہتا ہون مین
نیک کو دیویگا کرم سے جزا / عدل سے دیویگا بدان کو سزا

سب نے کہا خواب اول بول تو / تا ہمین بولین تجھے تعبیر کو
اوا تجھے دو کاہن عالیمقام / سارے اقالیم مین تھا اونکا نام
کاہن اول کو کہا جب بلا / شاہ سون اسطرح وہ کاہن کہا
کو لسا آیا وہ اندھارے سے بھاس / بہت کو کھایا او ہزاران ہزار
شاہ کہا یہان وہ کدہان آوینگے / او کہا جب ساٹھ برس جاوینگے
او کہا نہین اونے وہ ملک کیسر / لیویگا سیف ابن یزن آ کر امیر
بولیا نہین آ شہ عالیمقام / پھر وہ کہا کس پوچھے کا نام
ہوینگے ملک سی وہ نامدار / ملک او پر اوسکے رہیگا قرار
آخر دنیا تلک اے نامدار / امت او پر اوسکے رہیگا قرار
سارے خلایق کو بلا ایک جا / حشر کے دن جمع کریگا خدا
بول یہ تعبیر کیا جب سطیح / آنکو کہا یو بھی شق خوش فصیح

در بیان بشارت دادن سیف بن ذی یزن کہ سلطان یمن بود بہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

یک شہ والا تھا بہ ملک یمن / نام تھا شہ کا او سے ذی یزن
بہت کیا ابرہہ اوسپر جفا / چھوڑ یمن کو وہ خراسان گیا
سیف تھا تب طفل ہوا جب جوان / شاہ عجم پاس گیا تب دوان
ابرہہ پہونچا تھا تب در سقر / حاکم اتھا ملک پو اوسکا پسر
سیف ہوا وہانکا شہ کامگار / مملکت ہوئی اوسکے اوپر برقرار
ملکے ستی آئے تھے بھی لئی رئیس / عبد مطلب تھا اون سبکا رئیس
عبد مطلب نے کیا جب ادا / مجلسیان سب پڑے حیرت مین جا
شاہ نے اون سبکی ضیافت کیا / اونکی بہت عزت و حرمت کیا

گردش افلاک سے ملک اوسکا جا / گوشہ عزلت منے بیٹھا اتھا
اوسکو تسلی کیا نوشیروان / لیک ہوئی جلد وفات اوسکی ان
شاہ بہت اوسکی تسلی کیا / فوج دسر انجام اوسے ئی دیا
الغرض وہ ملک یمن جا لیا / شاہ کو اوس ملک کے بسمل کیا
لوگ کل اطراف ستی بے گنت / اوس کنے آئے کرین تہنیت
اہل عرب شاہ کی خدمت مین آ / تہنیت فتح کئے خوش ادا
سیف کو معلوم ہوا سب تب / عبد مطلب کا حسب اور نسب
ایک مہینے تلک اونکو رکھا / عبد مطلب کو بلا کر کہا

پہونچی ہے یک بات کتب سون مجھے — حال سب اوسکا ہون سناتا تجھے
ہوئیگا مکے منے اے مہربان — ایک نبی خاتم پیغمبران
گرچہ نجانیگا وہ لکھنے کے تئین — اور نہ اوسے آئیگا پڑھنے کے تئین
ہووینگے کفار سب اوس سون ذلیل — ہوئیگا اسلام و مسلمان جلیل
طاعت رحمن وہ فرمائے گا — آپ بھی طاعت کو بجا لائیگا
نیکی اوپر امر کرے گا ادا — نہی بدی سے او کریگا سدا
بیشک و بیشبہہ تو اوسکا ہے جد — یاد مجھے کر تو وہ ہوویگا جد
سیف کہا اوسکو اے میر عرب — جو تجھے معلوم ہے سو بول اب
بنت وہب سوئین کیا اوسکا بنا — حاملہ ہوئی اوس سون وہ اے بادشاہ
جو تو علامات کہا ایک بیک — اوس منے دستے ہین عیان بے شک
جہان تلک ارباب فراست ہین سب — کرتے ہین دیکھ اوسکو سرور طرب
خاص یہودیا نے کہ ہین دشمنان — قوم سے بھی اپنے چھپا اے سجان
ہووینگے اوس شاہ کے دشمن قریش — جو ہے دل اوسکا کرینگے وہ ریش
تا وہ ضرورت سے کریگا سفر — سر جد مکے سے مدینے بہتر
کاشکے جیتا رہتا او سوقت مین — تا کہ کمک کرتا او سرور کے تئین

یاد رکھہ اسبات کو دلکے بہتر — کس سون نکو بول تو اے خوش سیر
ہوئیگا اوس شاہ کو اے خوش سیر — مہر نبوت دو نشانیان بہتر
نسخ کریگا وہ کتابان کو سب — ہوئینگے دین اوسکا عجم اور عرب
پائینگے بیشبہہ بت و بت پرست — عہد مین اوس سرور دین کے شکست
گرچہ وہ اللہ کا محبوب ہے — حق کی عبادت اوسے مرغوب ہے
ہے مجھے کعبے کے خدا کی قسم — گر تو مری بات یہ دلمین رقم
عبد مطلب نے یہ سن ماجرا — سجدۂ شکرانہ کیا جلد ادا
عبد مطلب کہا آ خوش سیر — تھا مجھے عبد اللہ کر یک پسر
حمل کے مدت مین گیا ہے وہ مر — بعد ہوا اوس ستی خوش یک پسر
گرچہ وہ بچہ ہے ولے ہین عیان — اوس منے آثار کمال اے سجان
سیف کہا بہت کر اوسکو جتن — کس ستی ہرگز تو نکر یہ سخن
دیویگا جب اوسکو رسالت خدا — سبکو وہ کھاویگا وہ راہ ہدا
ہووینگے خصم اوسکے سبھی ایکبار — فکر کرینگے کہ سٹین سکو مار
پاویگا دین اوسکا بلندی وہان — گھیریگا آہستہ وہ سارا جہان
بول یہ عربان کو روانہ کیا — مال و ہدایہ بہت اونکو دیا
عبد مطلب کو دو چندان دیا — اوسکو بہت درد سے رخصت کیا

در بیان احوال معد بن عدنان کہ مشتمل بر بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخت نصر جب کیا قصد عرب — تا کرے اوس ملک کو ویران سب
جا تو شتابی سے عرب کی طرف — اوس مین معد نام ہے یک باشرف
واسطے اوسکے کہ ز نسل معد — ہوویگا بے شبہہ حبیب صمد
ہوتے ہی وہ حکم وہ عالیجناب — جا کو عرب مین اوسے لایا شتاب
وحی کیا ایک نبی پر خدا — نام تھا مشہور جسے ارمیا
لا اوسے ساتھ اپنے تو جلدی بشام — اوسکی خبر گیری تو کر صبح و شام
ہے وہ نبی خاتم کل انبیا — مرتبہ نبیون مین ہے اوسکا بڑا
اور ہے روایت کہ جب آل معد — فضل سے مولا کے ہوئے بیعد

شام کو یکبار وہ سب چل دیے آل سرائیل پہ غارت کیے
اونمین تھا او سو قت نبی ایک بڑا غصے مین آ انہو کیا بد دعا
نین ہوئی بیشک وہ دعا مستجاب پھر کیا دو بارہ دعا وہ شتاب
نین ہوئی مقبول کبھی وہ دو دعا عرض کیا تب بجناب خدا
کیا ہے سبب اوسکا کہ مین تین بار مانگا دعا تجھہ سے مین پروردگار
اونکی خرابی و بلا کی لیے کہ وہ ہمارے پہ تعدی کیے
بھیجا او پر اوسکے خدا وحی جب ترک اجابت کا کبھی ہے یہ سبب
کہ وہ جماعت سے بغیر گمان ہوویگا پیغمبر آخر زمان

دربیان بشارت دادن کعب بن لوی والیاس بن مضر بہ ظہور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کعب کہ تھکے ہے اجداد سون سب ستی بولیا اتھا اسبات کون
خلق طرف آویگا احمد رسول فرض ہے سب پر اوسے کرنا قبول
سبکو او دیگا خدا اسون خبر اوسکے سب اخبار ہین سچ اسپر
وصف مین احمد کے کہے ولکا جو خطبہ کہا ہے کبھی قصا یہ ہو
اوس سون جو الیاس کہ تھا اوسکا جد سب ستی یہ بات کہا با سند
پشت مین سنتا ہون سے ابراہیم غلغل لبیک تھی صبح و شام
حج منے جو بولتے ہین حاجیان
پشت مین سنتا ہون الیس سون عیان

حکایت فرستادن حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہشام بن عاص را بسوے قیصر روم وماجرائیکہ مشتمل است بر ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

از پسر عاص کہ تھا نام ہشام یون ہے حکایت تو سن اے نیکنام
اپنی خلافت مین وہ عالم کا میر حضرت صدیق نبی کا وزیر
دوسرا ایک شخص پھر سے ساتھہ کر روم کو بھیجا وہ شہ خوش سیر
حکم کیا تا نہ کسے ہم ڈرین روم کے سلطانکو دعوت کرین
دونو مدینے ستی ہم اوٹھ چلے غوطے مین آمیر سے وہانکے ملے
اوکہا کہتے ہو تمھین کیا ارے دین طرف ہم اوسے دعوت کرے
تن مین اتھا اوسکے لباس سیاہ بولے سبب کیا ہے کہا کھینچ آہ
غم سے یہ کپڑا انکو دیا ہو نین ننگ کھایا ہون سوگند بہت بیدرنگ
تن سے یہ کپڑے نہ سٹونگا اتار شام سے تا تمکو کرونگا نہ بھار
مین کہا واللہ کہ یہ بھی مکان لیوینگے ہم حق کے کرم سے تو جان
اور تیرے شاہ معظم کا ملک لیوینگے ہم بلکہ سب عالم کا ملک
ہمکو کہا ہے یہہ ہمارا نبی بات غلط ہوئی نہین اوسکی کبھی
وہ کہا او لوگ نہین ہین تمھین کہ لیوین یہ ملک کتے ہین ہین
بلکہ او لوگان ہین جدا اے عرب روز کو روزے رہینگے وہ سب
شام کو افطار کرینگے تمام ملک یہ لینا ہے وہ لوگانکا کام
پوچھا وہ روزے ہمارے خبر کیفیت ہم اوسکو کہے سربسر
رنگ ہوا اوسکا یہ غم سے تب ہمکو کہا روم کو جاؤ تم اب
پیک سے یک ساتھہ ہمارے کہا اوسکو کہ شہ پاس تو انکو لیجا

شہر کے نزدیک ہوئے جب ہمین
ہم کہے واللہ یہ جاگے بہشت
ہمکو اوسی طرح سے وہ لے چلے
پس ہمین کلمے کو کہے شوق سو
پس اوس کہا ہمکو بلا اپنے پاس
تھے کیتک علماے نصارا وہان
ہم کہے کرتے ہین جو حرف ہم ادا
بولیا اوس شاہ کو کرتے ہو کیون
کیا ہے بڑا ذکر تمھارا کہا
سر کو کیا آپنے وہ تب اوپر
بولے ہمین جنبش و لرزہ کہین
ہلتی وہ جاگہہ یہ عمارت تمن
بہت ہوا اوس بعد سوال و خطاب
تین دن اوس گھر منے ہمکو رکھا
پھر دیے ہم باتکیتین ہم جواب
بھی اتھا ہر گھر کے اوپر ایک در
صورت اتھی ایک او قطعے اوپر
چھوڑیا اتھا سر سے دو گیسو بہم
دوسرے خانے کو وہ تب کھولکر
ڈاڑہی اتھی خوب بھی گورا اتھا رنگ
تیسرے خانے سے نکالیا حریر

پیک کہا اونٹ کو چھوڑو تمھن
لینگے ہم آپ نے اونٹان اوپر
گئے ہمین سلطان کے مہاڑی تلے
واللہ کہ لرزہ ہوا اوس قصر کو
بولو ایسی ین کو تمھین بے ہراس
ہلنے کو کہا ہم ستی وہ اوس زبان
تم لے اوسے بولنا نہین ہے روا
بولے کہ کہتے ہین ہم اوسکو بھی یون
بولے ہمین کلمۂ طیب بڑا
ہلتا اتھا قصر تمن اوسکا سر
جز کہ تیرے قصر کے دیکھے نہین
سحر کے نزدیک اتھا تب یہ فن
جو اونھین پوچھا سو دئے ہم جواب
خوب طرح نقد ضیافت کیا
ایک وہ صندوق منگایا شتاب
قفل کئی تھے بھی وہ ہر در اوپر
رنگ اتھا سرخ بزرگ اوسکا سر
اوسکے تمن کسکو نہ دیکھے تھے ہم
قطعۂ دیبا کو نکالیا پلہ سر
وصف ستی اوسکے عبارت تنگ ہے
اوسمین تھی یک شکل بہت دلپذیر

چھوڑتے ہین شہر مین اونٹان کہین
جا کہا سلطان نے اپنے یہ بات
ہم ایسے اونٹانکو بٹھائے وہان
جھاڑ کہتین باؤ ہلاتا ہے جون
سرخ اتھے کپڑے اوسے تن اوپر
کیون نہ کئے ہم پو تحیت تمھین
بولیا تحیت ہے تمھارے ہین کیا
او کہا دیتا ہے وہ کیونکر جواب
جب ہمین کلمے کو پڑھے اوس کنے
بولیا تمھین پڑھتے ہو یہ ذکر جان
بولیا مین چھپتا ہون بہت جیو سون
پوچھا ہماری وہ وضو اور نماز
خالی کیا ایک مکان خوب تب
رات کو پھر ہمکو کیا وہ طلب
کام اتھا زر کا وہ صندوق اوپر
قفل کہتین کھول کو لایا وہ شاہ
چشم اتھے اوسکے فراخ اور باز
بولیا کہ تم اسکو پچھانتے ہو
شکل اتھی ایک و کپڑے بہتر
پوچھا کہ ہے کون ہم اوسکو کہے
رنگ اتھا اوسکا بہت خوب تر

تمکو سواری کو دلاتا ہون مین
لاؤ کہا ہمکو وہ اونٹانکے ساتھ
دیکھتا تھا ہمکو ملک اوس زبان
مہاڑی لرزنے منے آئی تھی یون
لال اتھا مہاڑی مین جو تھا سربسر
جیو تمھین کرتے ہین تمام آپ مین
بولے سلام ہے علیکم اے فتا
بولے وہ کہتا ہے یون ہی با صفا
قصر وہ آیا اتھا لرزے منے
ہلتا ہے اس قصر تمن وہ مکان
جسجگہہ کہتے تمھین اس ذکر کون
بولے ہمین اوسکو مفصل یہ راز
ہمکو کہا اوس منے اوترو تم اب
پوچھا ہمارے سے جو پوچھا تھا سب
چھوٹے گھران بہت تھے اوسکے بھیتر
خانے سو یک قطعہ حریر سیاہ
گردن اتھی اوسکی بہت ہی دراز
بولے نہین او کہا آدم ہے یہ
چشم اتھے اوسکے بہت خوب تر
علم نہین ہمکو کہا نوح ہے
صورت اتھی اوسکی مثال قمر

صاف تھا رخسار تھی اوجلی انکھیان ۔ اوسکی پیشانی سے اٹھا نور عیان
بولیا پچھانے کہے ہم نے نہین ۔ بولیا ابراہیم ہے یہ پاک دین
اوس سے نکالیا اونے پھر یک حریر ۔ اوسپو تھی یک شکل بہت بےنظیر
بولیا پچھانے اوسے بولے کہان ۔ یو سچ ہمارا ہے نبی بے گمان
رکے ہمین چھوڑوے صبر و قرار ۔ شوق سے احمد کے ہولے اختیار
بولیا کہ سچ ہے یہ تمہارا نبی ۔ بولے ہمین سچ ہے ہمارا نبی
گویا ہمین دیکھتے ہین او سطرف ۔ پس اونے کہا ہمکو اے اہل شرف
شکل یہ تھی خانۂ آخر منے ۔ جلد رکھا لا ہمین تمھارے کنے
تا تمھین کہتے ہین اوسے دیکھ کیا ۔ بعد ازان تصویر دگر لا رکھا
شکل پیمبر کی دکھاتا اتھا ۔ یو سچ وہ ہر قطعہ اوٹھاتا اتھا
پارچہ صندوق سے کڑھیاندہان ۔ صورت اتھی اوسکے اوپر یک جوان
اوسکے اتھے ریش کے بالان سیاہ ۔ انکھیاں اتھے خوب تھا منہ مثل ماہ
بولیا پچھانے تمھین اس شکل کون ۔ بولے کہ سمجھے نہین ہم بول تون
بولیا کہ عیسی کی یہ تصویر ہے ۔ پس ہمین سلطان کو اوس وقت کہے
کان سے تیرپان آئے یہ سب صورتان ۔ بولیا کہ آدم نے کہا یک مان
جو ہری اولاد مین ہین انبیا ۔ اونکی تجھے شکل بتاے خدا
کر کو خدا اوسکی اجابت دعا ۔ بھیجدیا صورت کل انبیا
سب صورت آدم کے پٹارے منے ۔ سالم اتھے شمس کے مغرب منے
وہانسے پٹارہ وہ سکندر لیا ۔ ہاتھ مین دانیال کے لا کر دیا
تھا یو ریشم کے اوپر اپنے نیکنام ۔ سب یہ تصاویر کو کھینچا تمام
ہاتھ سے اوسکے ہین یہ تصویر سب ۔ یاد رکھو اوسکو تمھین اے عرب
پس کہا چہتا ہو تمہین یون اتی ۔ دین پو احمد کے پڑون جان تک
ترک کرون ملک کو او مال کون ۔ بندۂ منقاد تمہارا رہون
بس وہ بہت ہمکو تحایف دیا ۔ شہر مدینے کو روانہ کیا
حضرت صدیق کتے گئے ہین ۔ دہان جو ہوا تھا سو بولے ہین
سنکو یہ صدیق نے رو کر کہا ۔ اوسکی اگر خیر کو چاہے خدا
تو وہ کریگا جو کہا ہے بچن ۔ لاویگا ایمان وہ بے مکر و فن
پس کہا صدیق شہ نیکنام ۔ سارے یہود اور نصاریٰ تمام
جانتے اوصاف نبی سر بسر ۔ ہمکو پیمبر نے دیا ہے خبر

در بیان حکایت فریب وصی عیسی علیہ السلام و بشارت دادن وی بہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اپنی خلافت مین شہ بحر و بر ۔ شیخ سب اصحاب کا یعنے عمرؓ
نامہ لکھا سعد کتئین اس روش ۔ فارس مین رہتا تھا جب وہ خوش منش
نضلہ انصاری کو دے فوج سنگ ۔ بھیج بہ حلوان کرے جا کو جنگ
سعد کیا اوسکو شتابی روان ۔ جا لیا حلوان کو وہ در زمان
قتل کیا بہت کو پکڑیا بہت ۔ مال و متاع ہاتھ مین سپڑیا بہت
لشکر اسلام نے در وقت عصر ۔ اوترے تلے پہاڑ کے با فتح و نصر
نضلہ اپنے وقت کے دیا بانگ تب ۔ جب کہا تکبیر کو وہ با طرب
نام سو نضلہ کے کیا کوئی خطاب ۔ کوہ سے تکبیر تو بولیا صواب

جب وہ کہا اشہد ان لا الہ / الا اللہ آواز سنے یون سپاہ
یعنی کہا اون نے محمد رسول / کوہ سون آواز ہوا غیر طول
ختم رسولان کا ہے اونا مدار / اوسکا ہے دین حشر تلک پایدار
حی علی الصلوٰۃ کہا جب اونے / کوہ سے آواز ہوا سب سنے
بولیا اونے دوسرے فقرے کو جب / پھر کو ہوا کوہ سے آواز تب
جب کہا تکبیر کو آخر کے او / سب سنی پھر کوہ سے آواز یو
نضلہ کہا لوگ کے سب اپنے سات / رحم کرے تجھ پو خدا اوس رات
بندہ حق امت احمد ہین ہم / نوکر فاروق ہین اے محترم
پشم کے کپڑے تھے اوسے تن اوپر / بال اتھے او چلے ریش و بسر
کیا ہے ترا نام کہا ہے ذریب / حضرت عیسیٰ کا وصی غریب
جیونگا یہاں تک کہ آوے او تر / چرخ سے آخر کو زمین کے اوپر
احمد مرسل سے ملیا نین ہونین / بولو تحیات خلیفہ کے تین
اوس نے پچھے وہ اور بھی باتان کیا / یکبیک انکھیان سے وہ غایب ہوا
حضرت فاروق لکھا سعد کون / ساتھ لیے انصار و مہاجر کو تون
ہمکو پیمبر نے دیا ہے خبر / ایک وصی عیسیٰ کا ہے اس پتھر
سب ہے چالیس دن اوسکو ہین / دیتے تھے ہر وقت اذان شوق مین

کلمہ اخلاص ہے اے نضلہ یو / نام محمد کا لیا ہے جب او
اوج محمد ہے یہ بیشک صحیح / جسکی دیا مجکو بشارت مسیح
آئیگا اوس شاہ کی امت اوپر / روز قیامت کا کہ ہے مستتر
پاوے خوشی جو طرف اوسکے گیا / پڑہنے او پر اوسکے وہ قایم رہا
جو کیا اسبات کو دل سے قبول / اوسکو ہوا خلد کے اندر دخول
نضلہ تو اخلاص کو پورا کیا / دین کے تو داد کو پورا دیا
جب کہ سنایا ہے تو آواز کون / بول ہوئین ہمسے کہ ہے کون تون
پھٹ گیا جلدی سے یکایک وہ کوہ / آیا ہے پھر ایک بڑا با شکوہ
آگو کیا جلد وہ ہمکو سلام / بعد جواب ہم اوسے کہے اے امام
مجھ کو بٹھایا ہے وہ اس کوہ مین / مجھکو کیا ہے وہ دعا لطف سین
قتل کرے خوک کو توڑے صلیب / اوس سے نصاریٰ کو نہین کچھ نصیب
اور کہو پونچ تو رہ مستقیم / امر خلافت کے اوپر عمر بہیم
نضلہ لکھا سعد کو یہ قصہ سب / سعد بفاروق لکھا یو عجب
جاکو وہ پربت کو میرا کہہ سلام / دیکھنا کر اوسکو تو اے نیکنام
چار ہزار آدمی لے سعد سات / جا کو ڈھونڈے ہے کوہ منے و اوس رات
کوئی نہ دیا اونکی اذان کا جواب / آپنے جا کے کو گئے سب شتاب

در بیان خاتمہ این نسخہ فیض آیات و مناجات بحضرت قاضی الحاجات و مجیب الدعوات جل شانہ و عم احسانہ

ایسے حکایات ہین گنتے سے بہار / ہین یہ حکایت پو کیا اختصار
ہر کسے ہے شغل ہین دنیا کے دل / روز و شب اس کام مین ہے مشتغل
دل منے امید نہین اسقدر / کر پڑے ہے کوئی شوق سے یہ مختصر
کس کو نہین شوق ہے دین کا ذرا / تا سنے احوال شہ دوسرا
دین کے کامان مین ہے ہر کوئی سست / ہزل کی باتان مین ہے چالاک و چست
پس مین لکھون کونسی امید پر / اوسکے حکایات کو تفصیل کر

شکر خداوند کہ تین صبح و شام / کر ہوا یہ نسخۂ نادر تمام
جو پڑھے یہ نسخہ برائے خدا / دل سے کرے واسطے میرے دعا
کر تو اب اس لطف سے مجھکو پور / دکھ نہ مجھے سینے کو میرے سے سر
عافیت و صحت و قوت عطا / کر کو مجھے رکھ تو بحرمت سدا
مجھکو خزانے سے تیرے توشہ دے / خرمن احسانسے تیرے خوشہ دے
منتظران را بلب آمد نفس / اے ز تو فریاد تو فریاد رس

ہیگا سب ابیات کا اسکے عدد / ششصد و پنجاہ یکی باخرد
یا نبی نسخے کو میرے کر قبول / از پئے اولاد بتول و بتول
صحبت اغیار سے مجھکو نکال / محنت امراض سے مجھکو سنبھال
کس کا نہ محتاج مجھے کر کبھی / ہے یہ التجا مجھہ کو بہت یا نبی
تجھ سے میں ہر لحظہ ہوں امیدوار / اب تمام اے شاہ کرون اختصار
حق سے تحیات و صلوات و سلام / روح مقدس پہ تیرے صبح و شام

من موہن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے تیری حمد میں بیان حیران / بوجھ میں تیری جسم و جان حیران
راہ میں تیری عقل ہر گیانی / کچھ نہ پائی بغیر حیرانی
توڑنا جوڑنا ہے کین تیرا / جوڑنا توڑنا ہے کین تیرا
خوار کرنا تیرا ہے کین عزت / رنج دینا تیرا ہے کین صحت
فہم ہے بار ہیں تیرے کامان / عقل ہے اوسکے بھید میں نادان
کوئی بوجھا نہیں تجھے یا رب / جون محمد شہ سریر عرب

نہ تیری ابتدا کو غایت ہے / نہ نہایت کو کچھ بدایت ہے
ہر دقیقے میں تیرے ہیں لاکھا سو سرور / ایک قطرہ منی کی ہے مقدور
درد و غم ہے کہین تیرا فرحت / فرح و بہجت تیری ہے کہین محنت
شان دینا ہے کہین تیری خواری / کہین تیری عافیت ہے بیماری
پس تجھے کوئی کسطرح پاوے / کیون تصور مین کوئی تجھے لاوے
باوجود اوسکے بھی کہا او پوچھا / مین سراپا ہون تجھکو ہے تو جون

در نعت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

وہ شہنشہ کہ جسکی حشمت مین / انبیا و ملک ہین حیرت مین
جسکی مشعل عدم کی ظلمت سے / رہ بتائے وجود کی سب کے
جسکے ہے نور سے جہان پیدا / جسکے مین یکہ ہو کن فکان شیدا
جسکی رحمت کا جب ہوا برسات / قحط بھاگا عدم کا کرکے ہیہات

جسکا امداد و عون ہے ہر دم	خلق سے مانع فنا و عدم	جسکی ہے ہیبت شفاعت سین	کھل بلی حشر کے مواقف مین
جسکا ہے دیکھنا خدا کا شہود	جسکا ہے نام در دو ہر موجود	جو ہے ہور سب ستی بہت یکتا	بندگی کی صفت مین بے ہمتا
کتب علم مین ہین جسکے ملک	اور رسل طفل ہے زبان ہشتک	الغرض بعد حق کے وہ اکمل	ہر صفت مین ہے سب ستی افضل
تیری تعریف مین کہا یون جب	کون تجھکو سراسکے یارب	حمد تیری ہے حد ستی جون بہار	یو نچ نہین نعت مصطفے کو شمار
	کوئی کیا کرسکے ثنا اوسکی	آپ تو جب کیا ثنا اوسکی	

در سبب تصنیف این رسالہ با برکات و مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

حمد اور نعت مصطفے با قہر	نہین ہے ممکن کہ کوئی کرے آخر	دلکو کر مصطفے سے مالا مال	الکہے تو لد کا اوسکے کچھ احوال
پہلے نسخے مین اے حقیر و غریب	خوش لکھا تو بیان نور حبیب	دوسرے مین لکھا تو شوق سون	اوسکی مولود کی بشارت کون
کر تو ہر مو کو اپنے موسیقار	اب ولادت کا اوسکے لکھہ اخبار	حمل کی جو حکایتان ہین تمام	وضع کی جو کرامتان ہین تمام
دودہ کے سن مین جو ہوا اعیان	تا بتن تہیر اے حیران	کر یہ نسخے کیتین بہت آسان	تا اوسے امیان کرین سب گیان
عربی فارسی سے جنکو خبر	نین ہے اونکی بدل ہے آ کہتر	رکھہ یہ نسخے کا نام من موہن	کر وسیلا اسے تو احمد کن
مصطفے کے پکڑکے دامن کو	منگ دعا تو جناب مولا سون	اے رؤف رحیم اے رحمان	اے تیرا لطف سب او پر یکسان
رحم تیرا ہے باطن و ظاہر	لطف تیرا ہے اول و آخر	عفو کرتا ہے تو گنا ہان کو	ڈھانپتا ہے تو سبکے عیبان کو
گر کریگا تو ہر گنہ کو سزا	بہت ہو وینگے ایکدم مین فنا	حال اپنا مین کیا کہون یارب	ہے عجب پر عجب عجب پر عجب
اپنے مین کاروبار مین سون تنگ	ہر نفس زندگی سے ہون بیتنگ	دلمین کرتا ہے جو خیال خطور	آرزوئے فنا ہے بہر پور
لب پو کرتا ہے جو کلام گذر	اشتیاق عدم سے ہے ہمسر	پھر کو پڑتا ہے جب ہوا یہ خیال	طرح دیگر ہے جستجو و جنجال
نہ جگا موت کو نہ عمر کو ٹھاون	نہ نشان غم کیتین نہ عیش کو نارن	نہ ہنسی کو جگا نہ رونے کو	نہ مزہ جاگنے کو سونے کو
نہ خموشی نہ بات مین آرام	کم و آغاز نہ پدید انجام	قبض کو دل کے دمبدم ہے جوش	ہون تحیر مین دن ین ہوش
لطف و رحمت سے اپنے اے رحمان	کر میری مشکلان کو سب آسان	مت کسی کا مجھے تو کر محتاج	اس الم سے ہوا ہے دل تاراج
دکھ ہے اسباب کا مرے یو کبل	دلکے بھیتر کے غم ہے جیو بیکل	آہ میری اگرچہ ہے جون تیغ	ہین جلاتی ہے دلکو جیون دوزخ
آنکھ سے میری اشک کا طوفان	کشتی نیند کو کیا ویران	نین دیسا کچھہ مرے فغان کا اثر	غیر آشفتگی یہ شام و سحر

موج ہیون گر خموش گہ در جوش
تا کہ بیجا حلقی سے ہم آغوش

دفع محنت کے ہین جو سب اسباب
دلکو کرتے ہین اسطرحسے خراب

ہر سخن ہر خیال اور ہر کام
دکھ سے کرتا ہے مجھکو بے آرام

کر تصدق نبی کا اے جواد
مجھکو اس درد و غم سے کر آزاد

کر کو میرے سے دور یہ جنجال
بسط راحت سے مجھکو کر تو نہال

جو مین کرتا ہون دفع غم کو دعا
غم طرف ہو کرے میرے لیے دعا

جسطرف مین گیا کہ پاؤن پیچ
غیر اشتغلی بلیا مین پیچ

مستنی الضر یا اللہ انت
ارحم الراحمین ہے بے انت

اہل بیت نبی کی حرمت سے
سارے اصحابہ کی برکت سے

یا الہی سرور دے مجھکون
غوث ہر دوسرا کی حرمت سون

در منقبت حضرت محبوبیت مرتبت علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام

سب مشائخ کا پیر محی الدین
سارے پیرانکا پیر محی الدین

شیخ جن و ملایک و انسان
لامکان و مکان ہے جسمین نہان

ایمنی جسکے ہے مریدان کو
شعلہ آتش جہنم سون

ہر مرید اوسکا ہے جہان تھا

ہے کھڑا جسکی غوثیت کا لوا
عرش واللہ نا بہ تحت سرا

نین ہے جسکے مقام کو کڑا کا
منتہی جسکے پاس ہے لڑکا

گردش روزگار نا فرجام
جسکے ہیبت ستی ہے بے آرام

خاص کر بو الحسن شہ والا

در مدح قدوۃ المحققین شیخی و سیدی سید ابو الحسن قادری قدس سرہ

ملک عرفان کا بادشاہ گمبھیر
آسمان کرم کا بدر منیر

یا الہی تو خوش ہو تا وس سون
رکھ ترقی مین دمبدم اوسکون

پیروی مین نبی کے تھا فانی
اوسکے اسرار سون تھا گیانی

با قراب ترک کرکو توہر فال
لکھ نبی کے ظہور کا احوال

دربیان ازباقیات یعنی معجزات و دیگر احوال زمان حمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے سیر اور حدیث مین اے سوما
اور تواریخ بیچ یون مسطور

بہشت جنت کھلین تھے اوس رات
رونق و زینتان بہت خوشنما

ساتون آسمان کے فرشتے سب
رقص مین آتے تھے بفرح و طرب

علم سبز نور کا یک لا
پشت کعبہ اوپر کئے برپا

پشت عبد مناف مین تھا جو نور
آمنہ کے کیا شکم مین ظہور

تخت ابلیس کے گئے اوس شب
سرنگون ہو گئے ملایک سب

بعد چالیس شب و روز تب
بھاگ آیا ابو قبیس اوپر

حاملہ ہوئی نبی سے آمنہ جب
جمعہ کی شب تھی بیگمان وہ شب

سارے دوزخ کی موج دریا کے
چو طرف تھے خوشی کے آوازے

جبرئیل امین نبی اوس شب کون
وجد مین تھا زیادہ اون سبھون

ہر فرشتہ طرب سے ہمدم ہو
ہر زمین مین دیا بشارت یو

تا ہوئے شاہ انبیا پیدا
سارے عالم کا پیشوا پیدا

ڈال چالیس روز دریا مین
مارتے تھے اوسے عذابان مین

بیٹھکر اوسپہ ہوک کیا فریاد
وہان ہوئی جمع اوسکی سب اولاد

پوچھے اس شور کا سبب کیا ہے　　جیوا و پر تیرے یہ تعجب کیا ہے
خاتم المرسلین ہے وہ سرور　　اولین آخرین کا ہے بہتر
جگ سے رسم بدی اوٹھاویگا　　سبکو نیکی طرف بلاوے گا
آسمان پر سجاوین گے اب تم　　تا خبر وانکی لاوینگے اب تم
سب جہانکو کریگا رام اپنا　　ہر جگہ مسجدین کریگا بنا
فرض و سنت کہیتین کرینگے ادا　　حق قرابت کا لاوینگے بھی بجا
اور زمین پر جو تھے بتان و سدہات　　سب ہوے اوندھے مثل لات و منات
تخت ہر شہ کا بھی ہوا تھا نگون　　سارا عالم بھرا تھا نوران سون
سب گنگے ہوے اتھے اوس رات　　مین نکلتی تھی اونکے منہہ سے بات
کہہ رہا ہے قریب مین تا خبر　　وقت پیغمبر زمان اخیر
بحر و بر کے تمام حیوانات　　خوش ہوا سمین یون کہے اوس رات
جانتلک جانور تھے تکے مین　　بات کرنے لگے تھے لوگان سین
جائیگی اب جہانسے سب کلفت　　ہوئیگی سبکو بہت و فرحت
کہ ترا قبض غم گھٹیگا اب　　ہوئیگا حق سے تجھکو فرح و طرب
حاملہ ہوئی نبی سے آمنہ جب　　میہون پڑکر ہوا بہار طرب
ندیان وہان ہوئین بہت جاری　　ہوئی زراعت بہت بھی ترکاری
نو مہینے تلک رہا بہ شکم　　مان کہتین اوسکے کچھ ہوا نین الم
حمل کا ایک نشان بھی یکدم　　نین دسیا مجھکو مثل ضعف و الم
لیک ہوتا نہین تھا عذر زنان　　کچھ دسیا نین ہوے اوسکے نشان
مین کہی نین اونے کہا ہوئی تو　　حال اس قوم کے پیمبر سون
جب ہوا اوسکے دن ہوے تھے قریب　　آگے بولیا ہے اسے بھی وہ حبیب

بولیا اونسے کہ آمنہ خاتون　　حاملہ ہوئی سنو محمد سون
حجت و سیف سے کریگا ظہور　　بت و بتگر کہیتین کہ ہیگا چور
علم توحید کو کریگا علم　　ظلم اور کفر کو کریگا عدم
امت اوسکی سب اتنے ہے خوب　　کام نیکی کے اوسکو ہین مرغوب
کچھ نکھاوینگے کچھ نہ پیوینگے　　جب تلک نام حق نہ لیوینگے
امر نیکی اوپر کرینگے مدام　　ہر بدی سے کرینگے نہی دوام
کاہنان اور نجومیان عرب　　اپنے فن بھول گئے ہین نفس سب
بادشاہان و نوکران بھی سب　　بات کرنیکو نین سکے اوس شب
آسمان سے ندا ہوئی اوس شب　　سنے اوسکو عرب بھی غیر عرب
باہزاران برکت و خیرات　　ہوئیگا وہ امام موجودات
شکر حق کا ہوا قریب زمان　　کہ محمد سے نور پائے جہان
ہوئی محمد سے آمنہ حامل　　نور دنیا کو اب ہوا حاصل
باقر خستہ دل بھی وقت بیان　　یون بشارت دیا اپسکو نہان
حمل کے اوّل اے خجستہ خصال　　ہر کہین تھا عرب مین قحط دکال
تازگی پائے سارے حیوانان　　سبز ہوکے جنگلان بھی سب بیابان
اس برس کا عرب نے ملکو تمام　　سال فتح و طرب رکھے تھے نام
سب سے یون بولتی تھی او خاتون　　جب مین ہوئی حاملہ محمد سون
چھہ مہینے تلک بہ شام و سحر　　حمل سے اپنے مجھکو نین تھی خبر
بعد کوئی خواب مین کہا مجھکو　　جانتی ہے اپسکے حمل کو تو
بات اوسکی لگے مجھے باور　　مین یقین لائی اپنے حمل اوپر
جب جننگی تو اوسکو اے خاتون　　دے تو حق کی پناہ مین اوسکون

دشمنانکے حسد فریب ستی — نا چلیگا فریب ان کا رتی
عورتان جو تہین وہان حاضر — خواب کو اونسے مین کہی ظاہر
پہر وہی شخص غیب مجہکو دسیا — اس کڑیانکو میرے سے دور کیا
اور کہے وہ کہ حمل مین اپنے — ابتدا مین مین دیکہی یون سپنے
مدت حمل بیچ شام و سحر — دستے تہے یون امتان اکثر
حکم سے باپ کے گیا تہا بشام — تا غریبان کو لا کہلاوے طعام
بیچ بیک کا ہلا ہوا وہان — سب فیقان ہوکے کوروان
تا وہ لاوے اپس برادر کون — تب تلک او گیا تہا دنیا سون
یا الٰہی تیرا رسول کریم — باپ کو چہوڑکر ہوا ہے یتیم
رکہہ وہ مولود کا محمد نام — جگ پہ ہما مین کہا وہ جیت کلام
پس ہی مد مین اونسونکے کہنے سن — ...ہو کڑیان کان اور گردن مین
اور کہا مت کر اوسکو دوسری با[ت] — کان وا وات مین اپنے آہستہ...
نور میرے سے یک ہوا ہے جدا — تس جہان مین تجہے دیا ...
چار مہینے گئے پو عبد اللہ — ...شتہ کو کیا کو تاہ
شام کو جا گیا مدینے مین — ...ٹے سارے اپنے خویشان سین
جا کئے عبد مطلب کو خبر — ...یا نہ بہیجا وہ اپنا ایک پسر
جب گیا ہے وہ شاہ دنیا سے ان — سب ملایک زمین سیاون سون
حق فرشتان ستی کہا یہ مقال — مین مربی ہون اوسکا در ہر حال

دربیان ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وذکر معجزات آنکہ دران زمان بظہور آمد

نو مہینے ہوتے ہین پورے جب — آمنہ رض کے اوپر غیب تعجب
جب سب اصحاب فیل ہوئے ویران — بعد پنجاہ و پنج روز ازان
شہر مکے مین اصل کل قرشی — جان ہے ہاشم کے آل کا پورا
جب ولادت کا اوسکے چمکا نور — سب اندہارا ہوا جہان سے دور
ابتلک وہ مکان نورانی — شہر مکے منے ہے اے گیانی
دلکو کرتے ہین آپنے مسرور — خاک ہے اوسکے چشم کو پرنور
تا کرون شوق دلسے ہو بہوش — ہر تیون اس جگہ نشان و خروش
اوس شب الطاف سے خدا کے جہان — سب ملایک کو یون دیا فرمان
سارے عالم کیتین سنوار و خوب — سب خلایق کیتین سنگار و خوب
بہی خدا یون کیا قضا اوس سال — کہ جنے پوت ہر زن حامل
حضرت آمنہ رض جنی ہے جب — اور بہی سارے جنے ہین بیٹے سب
بارہوین کو ربیع کے سن آیا — ...بیع کو ہے پہ بوقت بہار
چہٹے سوا پہر ہوکے بہی مین سا — وقت ہے تی ہے جب پاک نفس
جان ہے جان جہان ہوا پیدا — شاہ کونین و مکان ہوا پیدا
عالم مردہ دل کو جان آیا — ...ملق لاغر کیتین توان آیا
چو طرف سے خلایق اوسکے ... — آ کہتے ہین اپنے سیس ...
اس سے بخت کو بہی اے داد ار — الطف سے وہان تلک لیجا ...
لب کو کر بند حال دل بولون — ...سب پیچ و تاب کو کہولون
کہولو سب آسمان کے دروازے — ...بہی کل جنتان کے دروازے
بہی ہوا تہا ... [illegible] — تو خورشید کو ... بہار
جہان تلک عورتان جنی مین ... — ... حاملہ تہین بیٹون ...
معجزے تب بہت بغیر شمار — سارے آفاق مین ہے ہر ...

سب وہ لکھنا ہے بسیار طاقت سین   کچھ مین لکھتا ہون بس رسالے مین

در بیان معجزاتیکہ حضرت آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازان خبر دادہ

یون کہی حضرت آمنہ خاتون   جب ہوا درد زہ شروع مجھکون
تھی اکیلی مین گھر مین تب اپنے   کوئی نہ تھا او محرم ہین میرے کنے
اور اتھا عبد مطلب بطواف   طوف کعبے مین تب بخاطر صاف
ناگہان مین سنی بڑی آواز   سن او وحشت سے مین ہوئی دمساز
پس مین دیکھی کہ جانور اوجلا   پر اپنکا میرے پو آکو ملیا
دور ہوئی دلکے تب میرے وحشت   پس مین دیکھی ہر سمین یان شربت
تھا وہ شربت سفید دودہ تھن   دیکھ اوسکو ہوا میرا خوش من
مجھکو اوس وقت لگی تھی پیاس   سب وہ شربت پی مین بے وسواس
پس میرے پہ کھلا بڑا ایک نور   اس ستی گھر میرا ہوا سب پور
اور مین دیکھی وہان زنان بلند   آل عبد مناف کے مانند
آکو بیٹھین وہ سب میرے اسپاس   اور فتنے دلمین میرے ہوا وسواس
اونکے آنے سے ہوئی تھی حیران مین   تب وہ بولین شتاب میرے تئین
مریم و آسیہ مین ہم ہر ست   اور یہ حوران ہین آئین از جنت
اور مین سنتی تھی ہر زبان تازہ   پھرنے اور بولنے کے آوازے
اور مین دیکھی کہ شیشی یک تہا لٹکا   جسکی خوبی مین عقل تہی حیران
رنگ اوسکا بہت اتھا اوجلا   آسمانسے زمین تلک لٹکیا
اور سنی مین کہ کوئی بولیا دہان   اوسکو سب خلق سے کرے پنہان
اور مین دیکھی میان زمین و سما   بہت مردان کھڑے اتھے ہوا
سب وہ لائے تھے اپنے ہاتہا مین   آفتابے روپے کے جنت سین
وہان مین دیکھی کتنک پنکھی کون   چونچ اونکی تھی زمرد سون
اور تھے یاقوت کے پران اونکو   اگر میرا بھر گیا اتہا اون سین
حق دیا نور چشم میرے کتئین   سارے روئے زمین کو دیکھی مین
اور مین دیکھی کہ گھرے ہین تین نشان   تھی وہ جھنڈیا انکو بہت عظمت شان
شرق مین ایک تھا بغرب دگر   تیسرا تہا نشان کعبے پر
اور مین دیکھی کہ بے شمار وہان پاس   آئی تہی عورتان میرے اسپاس
پس محمد کتئین جنی جب مین   جلد سجدہ کیا خدا کے تئین
بہی او ٹھایا اتہا وہ مہ روشن   اپنی اونگلی کو آسمان کے کدن
بہی انگوٹھے کتئین لیا منہ مین   دودہ آتا تھا اوس انگوٹھے سین
پس مین دیکھی کہ ایک ابر سفید   لیگیا آکو میرا وہ خورشید
اور سنی مین کہ کوئی کہا اوسم   لاؤ احمد کو گرد سب عالم
تا چھپا نے تمام خلق اوسکون   اوسکے اسم صفات صورت سون
پھر مین دیکھی کہ کھلا گیا وہ سحاب   پائی نزدیک اپنے وہ مہتاب
تھا حریر سفید کے اندر   رنگ و نرمی مین تھا اولی خوشتر
پھر کو آیا تہا ایک سحاب و تر   تھا وہ اول ستی بہت اکبر
کان مین کیسر اوسے آتا تھا   صدقہ تھکو ٹریا تہکا اور مرد انکا
پھر کہا لاؤ بتاؤ اس جان کو   ملک و جن و انس و حیوان کو
تا دو عالم تمام اوسے جانے   اس شہ دین کو دل ستی مانے
دیوا حکم حضرت خلاق   اسکو پیغمبران کے سب اخلاق

صفوت آدم کی نوح کی رقت / دوستی خلیل با حرمت
صبر ایوب عظمت موسیٰ / زہد عیسیٰ و عصمت یحییٰ
ایک پلک مارنے میں وہی اجمال / ابر اول ثمن کھلیا فی الحال
ملک اٹھا اوسکا چاند سے روشن / پاس آتی تھی اوس سے مشک ثمن
کوئی کہا غیب سے ہیں یہ کیلیان / نصرت و ذکر اور نبوت کیان
یعنی دیویگا اوسکو فضل خدا / فتح و نصرت ہمیشہ بر اعدا
کوئی کہا پھر وہان کہ اب یہ نبی / ملک دنیا کیتیں لیویگا سبھی
بھی وسے تین شخص بے وسواس / آفتابہ روپے کا تھا ایک پاس
کھولکر اس حریر نل کون / بھار لایا وہ ایک مہر اوس سون
پس لپٹیا اوسے حریر بہشت / اور لیا اوسکو اپنے گود اندر
کانہیں اوسکے آ کہا رضوان / ہے بشارت تجھے اے جان جہان
علم میں ہے تو مقتدا اون کا / بھی شجاعت میں پیشوا اونکا
نور نکلیا ہے ایک اوسکے سات / روشن اوس سے ہوئی ہیں کل جہات
سجدہ کر اول حق کو وہ اشرف / سر انگشت اوٹھایا چرخ طرف
یعنی آخر کو لاویگا وہ ہمام / آپنے ہاتھ بہن زمین کو تمام
بھی روایت سے یون ہوا اثبات

شکل یوسف زبان اسمعیل / علم لوط و نوید اسرائیل
یوں ہی سارے پیمبر انکے خصال / دیا اوسکو کہ نہیں ہے اوسکو مثال
جب سمجھائی میں کھول آنکھ اپنے / تھا محمد ہرے حریر میں
اور میں دیکھی کہ اوسکے ہاتھ اندر / تین کیلیان انکی ز لولوئے تر
لیا اون کیلیان کو پیغمبر / مالک اونکا ہوا ہے وہ سرور
ذکر سے اوسکے ہوئیگا جگپور / ہوئیگا اوس سے دین بہت مشہور
کوئی مخلوق نہیں رہا ہے کہیں / کہ وہ سرور کا نہیں ہوا ہے رہین
طشت تھا پاچکا بھی دوسرے پاس / تھا حریر سفید تیسرے پاس
سات وسے غسل دو نشانیا نہیں / مہر اوسکو کیا وہ خاتم سین
پاؤن اور سر پو اوسکے بوسہ دیا / پل اوسے تب مرے حوالے کیا
تجھکو پروردگار کر کو دیا / علم پیغمبران کا تجھکو دیا
بھی کہے آمنہ حبیب خدا / جب شکم سے مرے ہوا ہے جدا
شام سے پہاڑیاں دسے مجھکون / بلکہ ساری زمین کو بھی ہون
بھی زمین پر رکھا اپنا دوسرا ہات / کیفیت تھا اوسے وہ نیکو ذات
ہین کری حق کا بہت شکر و سپاس / لوگ میرے تب آئے سب مجھ پاس
کہ وہ سالار تب کہا ہے بات

در بیان معجزاتیکہ جد امجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازان خبر دادہ

اور کہا عبد مطلب یہ بات / جب تولد ہوا وہ نیکو ذات
یکبیک خانہ خدا اوس چمن / سجدہ حق کو کیا ادا اوس چمن
شرک اور کفر کی نجاست سین / ہر بطالت سے اور ضلالت سین
تھا ہبل یک بڑا بت اون سب سون / دیکھتا تھا میں اوس زمان اوسکو

تھا میں اوس وقت بیت مولا میں / طوف کرتا تھا شوق خاطر سین
بعد تکبیر یون سنا میں صدا / کہ مجھے پاک اب کیا ہے خدا
پس وہاں جو تھے بتان یکسر / سب وہ اوندھے پڑے اپس منہ پر
اوبھی اوندھا پڑا زمین کے اوپر / پھر سنیا ایک ندا میں بار دگر

ہوئی ہشیار ابھی عرب دلسون
جان تلک تھا ہوا مین مدنظر
مین سنایا تب آپنا آواز
گھر مین تیرے ہوا ہے وہ پیدا
گھر مین میرے وہ ہوا ہے عیان
گھر مین میرے ہے وہ مہر تابان
گھر مین میرے ہوا ہے وہ سرور
یعنے پیدا ہوا محمد اب
غیب سے ایک شخص آکے کہا
تھا کھڑا کوئی کھینچ تیغ وہان
قدسیان جو ہین آسمانان پر
بھار آیا کہ سبکو دیون خبر

آمنہ اب جنی محمد کون
ابر اور رنگ پہیا تھا محشر
در کو اندر ستی کری او باز
جسکے ہے حسن پر دو جگ شیدا
جس بدل ہے وجود کون و مکان
جس سے روشن ہوا ہے سر و عیان
جس کے در پہ گھسینگے عالم سر
ہے طرب پر طرب طرب پہ طرب
تین دن لگ اوسے کسے نہ بتا
پردے مین منھ کیا تھا اپنا نہان
اور کرو بیان جو ہین یکسر
نین سکیا بولنے کے تین پہ مگر

پس گیا وہانسے مین بگو صفا
پس گیا آمنہ کے گھر کو مین
اور کہی اے پدر کہ میرا گھر
گھر مین میرے ہوا ہے وہ ظاہر
گھر مین میرے ہوا ہے وہ اشرف
گھر مین میرے ہے وہ طرب افروز
گھر مین میرے ہوا ہے وہ مرسل
مین کہا اوسکو لاکہ دیکھون مین
مین نے شمشیر کو علم کر کر
اور کہا مجھکو یہانسے پھر جا تو
تا کرین اوسکے دیکھنے سے فراغ
کئی دنون تک رہا تھا مکان مین

وہان بھی چار و نظر فا تھا غوغا
اونے موچی تھی گھر کے در کتین
فرح و بہجت سے پور ہے یکسر
کہ ہے سلطان اول و آخر
جس سے تمکو ہے سب بزرگ و شرف
جس سے ہوگی رات غم کی روز
جس سے جاویگا کفر سارا اجل
اور کہی یون مجھے اجازت نین
جلد گھر کے گھسا ہون تب اندر
پھر کو اب اس جگہ مین مت آتو
ڈر کو اوس وقت مین پھر پایا داغ
کر نہ سکتا تھا کوئی بات کتین

دربیان شگافتہ شدن برمہ یعنی ہانڈی کلان کہ برآن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہادہ بودند

اور روایت مین یون ہے سلیم و بیش
جب تولد ہوا وہ پاک صفات
چوستا تھا انگوٹھا اپنا شاہ
یعنے وہ بادشاہ عالم نور
اور نہ ہرگز رہیگا وہ مستور
لیویگا آسمان کو مثل زمین

کہ اتھا رسم تب بہ قوم قریش
ڈہانپتے ہانڈی کو اوس اوپر عورات
دودہ پیتا تھا اوس سے خاطر خواہ
ایسی رسمونکو سب کریگا چور
بلکہ جون سور ہوئیگا مشہور
ساکنان اونکے ہونگے اوسکے رہین
دمبدم اوسکو فیض ہے رب سے

ہوتا اوس عصر بیچ جو مولود
ڈہانپ اوسپر وہ عورتان گئی جب
اور سمجھا تا اتھا وہ جان شرف
جاہلیت کتین اوٹھاوے گا
نظر اوسکی تھی اسلئے بالا
دودہ پینے مین یہ اشارت ہے
طفلی مین بھی غنی ہے وہ سب سے

ہانڈی یک ڈہانپتے تھے اوسپر زود
ہوئی دو ٹکڑے پھر ہانڈی تب
کھول خوب آنکھ آسمان کی طرف
عادتان اوسکی سب مٹاویگا
کہ وہ آخر کو ہوئیگا والا
کہ نہ اوسکو کسی کی حاجت ہے

دربیان معجزاتیکہ حضرت صفیہ عمہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا خبر دادہ

بھی کہی عبد مطلب کی جالی　گھر کے تین آمنہ کے ہین جب آئی
خوب دیکھی ہین نور احمد کا　نور او پر دونکے غالب تھا

کئی کرامات پائی ہین اوسعن ن　سجدہ لایا بجا وہ مولا کون
اور فصاحت ستی کہا وہ ماہ　کلمۂ لا الہ الا اللہ

خانہ تھا اوسکے نور سے بھرپور　وہ گیا تھا چراغ کا سب نور
جبکہ کیا عزم مین کہ اوسکو نہلاؤن　کوئی مجھکو کہا میرا لے ناوُن

تو اوسکو ڈال اپنے بچھار　لائین ہم نہلا کے اوسکو بہار
ختنہ اوسکا ہوا تھا نال کٹا　کچھ تری اوسپہ نہ اوٹھی یکجا

اور تھا اوسکے پشت انور پر　نقش مہر نبوت اے بہتر
اوس نے کلمہ شہادت سب　تھا لکھا سن اوسے بشوق طرب

دربیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مادر عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما ازان خبر داد

ہے روایت زمادر عثمان　بن ابی العاص یعنی سنو یاران
بولتی ہے کہ آمنہ خاتون　جب جنی اوس چراغ عالم کون

مین گئی اوسکے دیکھنے کے بدل　جان مین دیکھی تھا نور اوسکا سکل
اور دستا تھا یون مجھے بہ نظر　کہ ستارے میرے کن آئے اوتر

دربیان معجزات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفا والدہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہما ازان خبر داد

عبد رحمن بن عوف کی مادر　کہ اتھا نام اوسکا شفا کر
یون کہی جب ہوا نبی پیدا　یرحمک اللہ کوئی اوسے بولا

اوس شہنشہ سے ایک چمکا نور　کہ ہوا شرق و غرب اوسسے ظہور
دسیان شام و روم کی مجھکون　آئے تھے سب نظر منے اوس آن

دودہ اوسکو چھپا سلائی جب　وحشت و بیہوشی مجھے ہوئی تب
پس سنی غیب سے کہ کوئی بولا　لیگیا تھا کہان اوسے تو آنا

بولا مشرق کو لے گیا تھا مین　اوسکو بتلایا ہر مکان کتئین
پھر کہا اوسکو کان لیجایا تو　بولا مین لے گیا تھا مغرب کون

بولتے ہی اوبہت تھا تب سون　حال کا اوسکے جستجو مجھکون
جب نبوت دیا خدا اوسکون　لائی ایمان اول سبعن ن

دربیان خبر دادن یہودی بمکہ معظمہ از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہودی رہتا تھا مکے مین　تھا خبردار وہ کتابان سین
جا کو بولیا قریش پاس چل　کوئی بچہ ہوا تمھارے یان کل

لوگ کہے عبد مطلب کے گھر　پوترا ایک ہوا ہے مثل قمر
وہ کہا مجھکو اوسکے گھر کو لیجا　مجھکو تک لخطہ اوس بچے کو بتا

اوس یہودیکو اوسکے گھر کو لیجائے　سرور دین کتئین اوسے بتلائے
خوب دیکھا خصوص پیٹھ اوپر　دیکھکر گر پڑا وہ ہوش بسر

تھے قریش اوسکے آسپاس تمام　اسپہ ہنستے تھے دیکھ اسسے یہ کام
مت ہنسو اے عرب کہا تمھپر　دیکھینگے تم بھی جون یہو خبر

ہے قسم حق کی یہ پیمبر ہے　صاحب تیغ و تیر و خنجر ہے
تمکو شمشیر سے کریگا ہلاک　ڈالیگا کفر پر تمھارے خاک

ہوئیگا دین اسکا سب پو زبر　جائیگی سب جہانین اوسکی خبر
حق کیا ختم انبیا اوسکون　اب نبوت گئی ہمارے سون

اور یک خبر تھا وہاں مشہور	سب سے اوس شبکو یون کیا مذکور	آجکی رات ہوئیگا پیدا	خاتم انبیا خبر ورے
جب تولد ہوا رسول انام	آیا کعبے منے وہ خبر تمام	اور بڑا شوق دلسے وہ آگاہ	کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
بعد اوسکے کہا کہ تھا موسی	بے تردد پیمبر والا	اور محمد ہے حق کا پیغمبر	ہے وہ موسی سے افضل و بہتر
ہوگیا غیب اسطرح کہکر	پھر نہ آیا کبھو کسیکو نظر	یون یہودیان و راہبان اکثر	شہر کے ہین تب سے ہین خبر

در بیان خبر دادن یہودی در مدینہ منورہ از ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت کیا ہے یون حسان	کہ مدینے مین تھا مین آیاران	یک یہودی کہ سب سے تھا اعلم	سب یہودیانکے پاس تھا اکرم
صبحکو غم سے یک کیا ہے ندا	سب ملے وہان یہودیان یکجا	بولے اوس سے کہ کیا ہوا تجھکون	بول اوسکا سبب ہمار سون
او کہا اوسنے نجم احمد کا	رات کو جسنے پر طلوع کیا	بیگمان اب ہوا ہے پیدا وہ	لیویگا شرق و غرب سارا وہ
بات ہوئی اوسکی گھر بگھر مشہور	اوسکو کاغذ پو سب کیئے مسطور	شہر کے بستی جب آئی خبر	قول تھا اوسکا صدق سے ہمسر
	یون مدینے کے بہت اہل کتاب	شام کے بھی کہے ہین غیر حساب	

در بیان سرنگون شدن بتان عرب بہ ہنگام ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور تھے دنیا کے جو بتان یکسر	سرنگون ہو گرے زمین کے اوپر	صبح کو گئے عرب پرستش کون	دیکھے سارے بتان پڑے ہین نگون
خاص یک بت اتھا قریش کے پاس	کہ وہ کرتے تھے بہت اوسکا پاس	وہ بھی اوندھا پڑا بہت تھا جھکے اوپر	دل ہوا اونکا غم سے زیر و زبر
ملکو سب اوسکے تئین زمین سے اوٹھاے	جلد جا ہین اوسکے لاکے بٹھاے	پھر گرا پھر بٹھائے دوسری بار	پھر گرا پھر بٹھائے تیسری بار
دیکھ یہ وہ ہوئے بہت محزون	آخر الامر وہان بندھے اوسکون	پھر گرا جلد وہ بت ناساز	غیب سے تب ہوا ہے ایک آواز
ایک بچہ کیا ہے جگ مین ظہور	شرق و غرب اوس سے سب ہوا پرنور	سارے شاہان پڑے ہین لرز مین	چوطرف اوسکے خوف و دہشت سین
سب بتان گر پڑے ہین اوسکے بدل	یہ بڑا بت ہے اے گروہ دغل	اور تھے دنیا منے جتنے شاہان	تین دن بند ہوئی تھی اونکی زبان
اہلکاران و نوکران سارے	کاہنان و رنجومیان سارے	بھی وہ سکے ہوئے تھے یکسر	علم کو آپ نے گئے تھے بسر

در بیان مقہور شدن شیاطین از آمد و رفت آسمان در زمان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور شیاطین سب ہوئے مقہور	جانے آنے سے آسمان کے دور	جب وہ کرتے تھے آسمانکا خیال	شعلہ ہوتا تھا اونکے تب و بال
آگے اسمانپر وہ جاتے تھے	وہانکی باتان چورا کے لاتے تھے	کاہنان سب اونکی باتان سن	دلسے کرتے تھے اپنے یک کا دوگن

وہ خسان سطیح کی باتان سون | رہ بتاتے تھے کفر کی سب کون
جب ہویدا ہوا امام رسل | وہانکے جانیسے سب ہے بالکل

دربیان درخشیدن انوار و بلند شدن این ندا که آنحضرت صلی الله علیه وسلم متولد شد

اور اتھا نور کا جھلاک ہر ٹھار | اور اتھا یون ہوا منے ہنکار
یعنے کہتے تھے یون ملک اور جن | کہ محمدؐ ہوا عیان اس چھن

دربیان انطفاء آتش مجوس و خشک شدن رود ساوہ و خواب دیدن موبدان پیکران لرزیدن قصر نوشیروان و افتادن چہاردہ کنگرہ او بہنگام ولادت آنسرور صلی الله علیه وسلم

اور بجھی سب مجوس کی آتش | دل ہوا اونکا اس سبب ناخوش
نہیں بجھی تھی وہ از ہزار برس | بل بجھ گیا تھا ہر اوسکا برس

ویسی آتش ہوئی اتھے جون جل | جیو گیا اوس سے سب مجوس کا جل
شہر ساوہ کی خشک ہوئی تھی ندی | خشک مدتسے نہیں ہوئی تھی کبھی

آب اوسکا گیا زمین کے بھیتر | عابد اوسکے ہوئے تھے زیر و زبر
موبدان سب مجوس کا استاد | خواب دیکھا کہ اونٹ حد سے زیاد

آنجھکے کھپا سے گھوڑیان کون | سارے عالم میں تب گئے وہان سون
اور کسرا کا قصر تب لرزیا | اوسکے کنگورے ڈہل پڑے چودا

دیکھ نوشیروان یہ حال ڈریا | لیکہ اپنے تئین سنبھال رکھا
جب ہوئی صبح بیٹھ تخت اوپر | سب کو بھیجا بلا اپنے گھر

بولتا تھا یہ بات لوگان سین | اتنے مین کوئی آکہا اوس سین
کہ بجھی آگ سوک گئی ہے ندی | یہ تماشا نہین ہوا تھا کدہی

موبدان خواب کو کہا بھی تب | پوچھا نوشیروان کہ کیا ہے سبب
اوکہا ایک حادثہ ہے عجب | ہوئیگا ظاہر از زمین عرب

ابن منذر کو تب لکھا مکتوب | بھیج اوسے جس سے ہوئے حل مطلوب
بھیجا عبد المسیح کو نعمان | اوس سے نوشیروان کیا وہ بیان

وہ کہا مین خبر مجھے اوس سون | علم اسکا ہے میرے ماموں کون
نام اوسکا سطیح کاہن ہے | اوسپہ مکشوف کل باطن ہے

وہ کہا جاکے پوچھ تو اوس سن | اوس ستی سنکے مجھکو سمجھاؤن
جب گیا گھر کو اوسکے عبد مسیح | تب اتھا موت کے قریب سطیح

جاکو اوسکو کیا سلام و خطاب | نین دیا اوسکو کچھ سطیح جواب
بسنا یا وہ جلد شعر اوسکون | تب اوکہو آنکھ کو کہا اوس سون

تجھکو بھیجا ہے مرے کنے کسرا | کہ وہ باتانکا بھید پوچھ تو جا
ہین خبران علامت مقبول | کہ ہوا آخر الزمان کا رسول

ہوئیگا عنقریب سب پو زبر | لیوئیگا اس بلاد کو یکسر
آل کسریٰ سے کنگرہ یانکے شمار | بادشاہی کرینگے اے ہشیار

ہوئیگی دولت اونکی تب آخر | جاکو کسریٰ سے وہ کیا ظاہر
سب کے کسریٰ کہا یہ سنکے خبر | جب تلک ہووین چاردہ سرور

بہت مدت ہے درمیان دراز | بعد معلوم نین کہ کیا ہے راز
سات آخر ہوئے تھے وہ بدرگ | حضرت عثمانؓ کی خلافت لگ

چھین لیا ملک اونکا سب عثمانؓ | اب تلک کئی ہین وہان مسلمان

دربیان افتادن قصر نوشیروان کہ برکنار دجلہ بنا کردہ بود در ہنگام تولد وجود سید صلی اللہ علیہ وسلم

بھی وہ کرخرچ لئی روپا وسنا　　دجلہ اوپر کیا تھا ایک بنا
بہت خوش طرح اور بلند اتھا　　سب عمارت مین ارجمند اتھا
یک بیک دجلہ کرکو طغیانی　　اس بناکو کیا ہے تب فانی
یون کرامات بے شمار سے　　سب وہ لکھنا ہے اقتدار کسے
اب مین لکھتا ہون وہ کا احوال　　شوق ہے اوسکو سن تو ہو خوشحال

فائدہ

مشتہر ہے کہ وہ ایام ہدا　　یون کہا ہے کہ مین ہوا پیدا
عصر مین بادشاہ عادل کے　　سن تو تحقیق اوسکی سیر سے
گرچہ ہے یہ خبر بہت مشہور　　اور ہے بعضے کتب منے مسطور
بے تامل ہے یہ خبر باطل　　نہین ہے کچھ اصل اوسکو عاقل
ہین غلط اوسکے معنی و الفاظ　　کہ کہے یون حدیث کے حفاظ

دربیان نزاع کردن ہمہ موجودات در رضاع سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن عباس سے ہے یون مذکور　　آسمان و زمین وحوش وطیور
غیر انسان تمام موجودات　　اوسکے ارضاع مین کئے سوات
تھا سبب یہ کہ جب ہوا ظاہر　　وہ شہنشاہ اول و آخر
حق طرف سے ہوا ندا اوسدات　　اے تو عالم کے کل مخلوقات
شاہ پیغمبران ہوا پیدا　　مقصد جسم و جان ہوا پیدا
خوش وہ پستان فرخ و مسعود　　کہ پلاوے وہ شہ کو اپنا دود
اوس سبب سے تمام عالم　　سب اپس مین کئے نزاع بہم
پھر کو سبکو ندا ہوا یون تب　　تم رہو بازاے خلایق اب
یون کیا ہے خدا قضا و قدر　　کہ اچھی دائی اوسکی جنس بشر
سات دن حضرت آمنہ خاتون　　دودہ اپنا پلائی ہے شہ کون
بعد اوسکی ابولہب کی کنیز　　کہ ثویبہ تھا نام اوسکا عزیز
سات دن تک پلائی اپنا دود　　بعد اوسکے حلیمہ نے مسعود

دربیان آمدن دایگان از اطراف بمکہ مشرفہ برای گرفتن اطفال و فائز شدن حلیمہ سعدیہ بہ رضاع آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

شہر مکے مین یون تھی عادت تب　　کہ سراسر قریش کل عرب
بعضے مکے کی دیکھ گرمی کون　　بعضے اپنے غرور دولت سون
تھوڑے اسواسطے کہ تا عورات　　حاضر اپنے کنے رہین دن رات
دیتے تھے اپنے بچے بے وسواس　　سب عرب اور قریش دایان پاس
آتی تھی یک برس منے دو بار　　دائیان چو طرف سے وہان بسیار
سارے بچان کتین لیجاتی تھین　　دودہ دو سال تک پلاتی تھین
اونکے ماباپ پاس لاؤنکون　　لیتی تھین مزد اپنا اون سون
جب ہوا شاہ انبیا مولود　　تب بھی عورات وہان ہوئی موجود

ہے حلیمہ ستی خبر اسے بات
آدمی جانور ہوئے بھی نزار
دودھ بن وہ اتھا بہت لاغر
دودھ دیتی نہ تھی وہ کچھ اصلا
سات کیان جاو ہان پیان حاضر
سب وہ بولی تھی ہے یہ طفل یتیم
تنگدل ہو کہی ہین شوہر سون
آمنہ کے ہین گھر کتیین تب آئی
قوم سے سعد کے زآل ذویب
آمنہ لیگئی مجھے تب وہان
مکھ اتھا اوسکا چاند سے روشن
اوسکے سینے پو مین رکھی پستان
منھ کتیین اوسکے تب چھپائی مینا
نین پیا ہرگز اوسکو وہ سرور
ابن عباس یون کہا کہ خدا
اوبھی پیتا نہین تھا ہرگز دود
اور کہی دودھ جب مین اوسکو پلائی
خوب ہوئی تازہ میری مادہ شتر

کر چلی مین بھی عورتا نکے سنگات
اپنے جینے ستی اتھے بیزار
گئی رونیسے اوسکی نیند بسر
دوسرا جانور بھی تھا دبلا
بیٹھتی اوٹھتی مین بھی گئی آخر
کون لیویگا ہمکو لے زر و سیم
کوئی بچہ ملیا نہین مجھکو ن
اوبھی کرتی تھی جستجو کوئی دائی
دائی اپنے پسر کی کرے ریب
جس مکان مین تھا وہ جان جہان
اوسمین آتی تھی بو مشک ختن
آنکھ کو کھول تب ہوا خندان
سیدھی پستان کو ہی مین اوسکے تین
پس ہا مین تھا وہ شاہ شام و سحر
اوسکے تین عدل تب سکھایا تھا
ناپیو جب تلک وہ شاہ وجود
تب مری چھاتی دودھ سے بھر آئی
ظرف کرتی تھی کئی وہ دودھ سے پر
ہین یہ مولود کے یہ سب برکات

تب ہما تھا ملک پیچ دو کال
میرے پستان مین نہین تھا دودہ اتنا
ساتھ میرے تھا مرد میرا تب
گرچہ کہتا تھا مارا او ہر دم
سب وہ جا کر لیتے تھے طفلان کون
بہت ڈھونڈے وان مین شیر عیان
خالی ناجاؤ گی مین گھر کہتین
آمنہ مجھ سے تب کہی یہ بات
مین کہی اوسکو نہین ہے نت دودھ
تھا وہ سرور سفید صوف کے بیچ
نیند مین تھا وہ سرور ابرار
اوسکے ہنسنے سے ایک نکلیا نور
دودھ پینے لگیا وہ پستان سون
دودھ پیتا اتھا وہ سیدھی سون
ایاب پیتا تھا خود وہ شاہ تو اوسا
جب مین چاہتی تھی ہون اوسکا ماننا
سیر کرتا تھا یہ طفل کو دود
تب مرا مرد یون کہا مجھ سین
جھن اوسکو کہے حق از آفات

کہین دستا تھا آسمان پو ابھی
کہ بھرے پیٹ میرے بچے کا
بھی تھی ایک اونٹنی بھی پیر کبا
لوس تھا اوسکے حق مین اکثر دم
منہ پھرا کے تھے سب محمد سون
کوئی بچہ نہین تھا باقی وان
الائی ہو نہین وہ بے پدر کہتین
کوئی کہا تین ان لگے اچھا سا
سعد کی قوم سے ہون میں کہ
نیچے اوسکے حریر تھا اخضر
مین نچے چاہی اوسے کرون بیدار
کہ ہوا اوس سے آسمان بھرپور
وہ چھپو کر دوئی مین اوپن کون
منہ لگا تا نہ تھا وہ ڈاوین کون
دوسری رکھتا وہ دودھ بھائی
تھا ہو وہ آپ اپنے سون
اور رہتا تھا جیو نکا یون حال
برکت آئی ہے میرے گھر مین

در بیان خبر داون حضرت حلیمہ از معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اور کہی وہ کہ جب وہ سفر کون
لائی اوسکیا نسے اپنے مین گھر کو
تین دن لگ اتھی مین مکے مین
دیکھتی تھی کرامتان اوس مین

تیسری شب کو ایک مرد سیما کہ وہ پہنا تھا لباس ہر یا نور اوسکی جبین سے تھا تابان تھا جمال و جلال اوس سے عیان

شہ کے بیٹھا تھا سرہانے پر بوسے دیتا تھا اوسکے برلب و سر اپنے شوہر کو تین کہی مین جا وہ کہا مجھکو تو یہ راز چھپا

کوئی با نفع تر ہمارے سون جائیگا نا اپس کے منزل کو نا

دربیان رخصت شدن حلیمہ از حضرت آمنہ وخبر دادن او از معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور کہی وہ کہ تین دن گئے جب آمنہ سے ہوئی مین رخصت تب اپنے بچے کے باب مین خاتون عہد و پیمان لئی کری مجھ سون

جو دسے مجھے کرامتان اوسکو ان حمل مین او جنت مین لی مجھ سون پس مین ہو کر سوار بر مرکب ہوئی روانہ اپس کے شہر کو تب

دیکھی اوس وقت مین کہ وہ ہوا سجدہ کعبے طرف کیا سہ بار پس چلیا جلد وہ اوٹھا سر کون مرکبان سب ہے پیچھے اوس سون

بولتے تھے مرے سے ہمراہان کھینچ تنگ سے حلیمہ اوسکی عنان اوچ ہے یہ کہ کچھ نہ چلتا تھا کھا کوئی مار کچھ نہ ہلتا تھا

مین دئی تب جواب یون انکو ہے یہ سب طفل کی برکت سون

دربیان گفتن مرکب حضرت حلیمہ از ظہور نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی وہ کہ مین سنی ہون تب بولتا تھا فصیح یون مرکب قدر میری بڑا کیا مولے فرح و قوت مجھے دیا مولے

زندگی پائے یہ عظام رمیم میرے اک پیٹھ مین ہے شان عظیم اے بنی سعد کی زنان سمجھو کون ہے بیٹھا پہ میرے اب یو

جانتے نین تمھین کہ ہے یہ کل خاتم انبیا و شاہ رسل ہے خدا کا حبیب وہ سرور اولین آخرین کا ہے افسر

دربیان سرسبز شدن زمین از برکت ورود آنحضرت وخبر دادن پیر ہذیل از عظمت ونبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور کہی وہ کہ جان نزول کری راہ مین جو زمین ہوئی تھی ہری تازگی پائی گئی وہان بسیار پائی جاتی تھی جون بفصل بہار

اور کہی وہ کہ ایکدن در راہ اترے ہم سب نے ملکو بریک جا تھا ز قوم ہذیل وہان یک پیر تھا کتابان سے آسمانکے خبیر

مجھکو بولے زنان کہ پوچھو اوسکو جو کہی وہ بچے کی ہان تجھ سون جو عجائب کہے تھی وہ مجھ سے سب مین تفصیل سے کہی اوس سے

مجھ سے جب وہ بڈھا سنیا یہ بات آپنے قوم سے کہا ہیہات لیویگا یہ پسر تمام زمین جاویگا کل جگت مین اوسکا دین

وحی او ترگی جس سے او سپہر خاتم الانبیا ہے یہ سرور

دربیان ظہور برکات بخانہ حضرت حلیمہ از مقدم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے حلیمہ ستی خبر اسد ہات ۔ کر چلی مین بھی عورتانکے سنگات
تب ہمارے تھا ملک بیچ دوکال ۔ کین نہ دستا تھا آسمان پو ابھال

آدمی جانور ہوئے بھی نزار ۔ اپنے جینے ستی اتھے بیزار
میرے پستان مین نہین تھا دودہ اتنا ۔ کہ بھرے پیٹ میرے بچے کا

دودہ بن وہ اتھا بہت لاغر ۔ گئی رونیسے اوسکی نیند بسر
ساتھ میرے تھا مرد میرا تب ۔ بھی تھی یک اونٹنی بھی یک مرکب

دودہ دیتی نہ تھی وہ کچھ اصلا ۔ دوسرا جانور بھی تھا وبلا
گرچہ کھاتا تھا مار او ہر دم ۔ کوس تھا اوسکے حق مین اکیقدم

ساتھ کیان جا وہان ہوئیان حاضر ۔ بیٹھتی اوٹھتی مین بھی گئی آخر
سب وہ جا کر لئے تھے طفلان کون ۔ منہ پھرے تھے سب محمدؐ سون

سب وہ بولی تھی ہے یہ طفل یتیم ۔ کون دیگا ہمکو لے زر وسیم
بہت ڈھونڈے وہان مین سر عیان ۔ کوئی بچہ نہین تھا باقی وہان

تنگدل ہو کہی مین شوہر سون ۔ کوئی بچہ ملیا نہین مجھکون
خالی نا جاؤنگی مین گھر کیتین ۔ لاتی ہونین وہ بے پدر کیتین

آمنہ کے مین گھر کیتین تب آئی ۔ اوبھی کرتی تھی جستجو کوئی دائی
آمنہ مجھ سے تب کہی یہ بات ۔ کوئی کہاتین دن آگئے اچھے سات

قوم سے سعد کے زآل ذویب ۔ دائی اپنے پسر کی کرلے ریب
مین کہی اوسکو ہونین بنت ذویب ۔ سعد کی قوم سے ہون بیشک وریب

آمنہ لیگئی مجھے تب وہان ۔ جس مکان مین تھا وہ جان جہان
تھا وہ سرور سفید صوف بھیتر ۔ نیچے اوسکے حریر تھا اخضر

مکھ اتھا اوسکا چاند سے روشن ۔ اوسمین آتی تھی بو مشک ختن
نیند مین تھا وہ سرور ابرار ۔ مین نہ چاہی اوسے کرون بیدار

اوسکے سینے پو مین رکھی پستان ۔ آنکھ کو کھول تب ہوا خندان
اوسکے ہنسنے سے ایک نکلیا نور ۔ کہ ہوا اوس سے آسمان بھرپور

منہ کبتین اوسکے تب چھپائی مین ۔ سیدھے پستانکو ہی مین اوسکے تئین
دودہ پینے لگیا وہ پستان سون ۔ وہ چھوڑا کر دئی مین ڈاوین کون

نت پیا ہر گز اوسکو وہ سرور ۔ پس ہمین تھا وہ شاہ شام وسحر
دودہ پیتا اتھا وہ سیدہی سون ۔ منہ لگاتا نہ تھا وہ ڈاوین کون

ابن عباس یون کہا کہ خدا ۔ اوسکے تئین عدل تب سکھایا تھا
ایک پیتا تھا خو دودہ شاہ نزل ۔ دو ہی رکھتا وہ دودہ بھائی بدل

اوبھی پیتا نہین تھا ہرگز دودہ ۔ ناپیوے جب تلک وہ شاہ وجود
جب مین چہتی تھی ہون اوسکا موہ ۔ صاف ہوتا وہ آپ اپنے سون

اور کہی دودہ جب مین اوسکو پلائی ۔ تب مری چھاتی دودہ سے بھر آئی
سیر کرتا تھا میرے طفل کو دودہ ۔ اور رہتا تھا جیونکا تیون موجود

خوب ہوئی تازہ میری مادہ شتر ۔ ظرف کرتی تھی گئی وہ دودہ سے پر
تب میرا مرد یون کہا مجھ سین ۔ برکت اب آئی ہے مرے گھر مین

ہاں یہ مولود کے یہ سب برکات ۔ جنت اوسکو ملے حق از آفات

در بیان خبر دادن حضرت حلیمہ از معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اور کہی وہ کہ جب وہ سرور کون ۔ لائی اوسکیانسے اپنے مین گھر کو
تین دن لگ اتھی مین ملکے مین ۔ دیکھتی تھی کرامتان اوس مین

تیسری شب کو ایک مرد سیا
کروہ پہنا تھا لباس ہریا

نور اوسکی جبین سے تھا تابان
تھا جمال و جلال اوس سے عیان

شہکے بیٹھا تھا سرہانے پر
بوسے دیتا تھا اوسکے برلب سر

اپنے شوہر کیتئین کہی مین جبا
وہ کہا مجھکو تو یہ راز چھپا

کوئی بانفع تر ہمارے سون
جائیگا نا اپس کے منزل کون

دربیان رخصت شدن حلیمہ از حضرت آمنہ وخبر دادن او از معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اورکہی وہ کہ تین دن گئے جب
آمنہ سے ہوئی مین رخصت تب

اپنے بچے کے باب مین خاتون
عہد و پیمان لئی کری مجھ سون

جو دسے تھے کرامتان اوسکون
حمل مین او جنت مین لہی مجھ سون

پس مین ہوکر سوار بر مرکب
ہوئی روانہ اپس کے شہر کو تب

دیکھی اوسوقت مین کہ وہ ہوا
سجدہ کعبے طرف کیا سہ بار

پس چلیا جلد وہ اوٹھا سر کون
مرکبان سب ہے پیچھے اوس سون

بولتے تھے مرے سے ہمراہان
کھینچ ٹک اے حلیمہ اوسکی عنان

اوچ ہے یہ کہ کچھ نہ چلتا تھا
کھا کوئی مار کچھ نہ ہلتا تھا

مین دئی تب جواب یون انکون
ہے یہ سب طفل کی برکت سون

دربیان گفتن مرکب حضرت حلیمہ از ظہور نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اورکہی وہ کہ مین سنی ہون تب
بولتا تھا فصیح یون مرکب

قدر میری بڑا کیا مولے
فرح و قوت مجھے دیا مولے

زندگی پائے یہ عظام رمیم
میرے راکب کیتئین ہے شان عظیم

اے بنی سعد کی زنان سمجھو
کون ہے بیٹھ پر میرے اب یو

جانتے نین تمھین کہ ہے یہ کل
خاتم انبیا و شاہ رسل

ہے خدا کا حبیب وہ سرور
اولین آخرین کا ہے افسر

دربیان سرسبز شدن زمین از برکت ورود آنحضرت وخبر دادن پیر ہذیل از عظمت ونبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اورکہی وہ کہ جان نزول کہی
راہ مین وہ زمین ہوئی تھی ہری

تازگی پائی گئی وہان بسیار
پائی جاتی تھی جون فصل بہار

اورکہی وہ کہ ایکدن در راہ
اترے ہم سب نے ملکو بریک جا

تھا ز قوم ہذیل وہان یک پیر
تھا کتابان سے آسمانکے خبیر

مجھکو بولے زنان کہ پوچھ اوسکون
جو کہی وہ بچکی ان تجھ سون

جو عجائب کہے تھی وہ مجھ سے
سب مین تفصیل سے کہی اوس سے

مجھ سے جب وہ بڈھا سنیا یہ بات
آپنے قوم سے کہا یہہ بات

لیویگا یہ پسر تمام زمین
جاویگا کل جگت پن اوسکاین

وحی اوترگی چرخ سے اوسپر
خاتم الانبیا ہے یہ سرور

دربیان ظہور برکات بخانہ حضرت حلیمہ از مقدم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کبھی وہ کہ جب مین پہونچی گھر — دیکھتی تھی برکتان اکثر
نعمتان سے مرا ہوا گھر پور — قحط میرے ستی ہوا سب دور
بکرے تازے ہوئے میرے فی الحال — بھی ہوئے دودھ سے وہ مالامال
سب بنی سعد رشک و حسرت سون — غصہ کرتے چرانے والون کون
بکریان یہ ذویب کی یکسر — ہین بہت تازی اور شیر آور
بکریان ہین ہماری یون لاغر — شیر کا اونکو کچھ نہین ہے اثر
اونکے جان بکریان کا سے رمنا — تم بھی لیجاؤ وہان منہ اپنا

دربیان بعض احوال آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ از قبیل معجزات است

اور کبھی وہ کہ دودہ کے ایام — اوس سے بیفکر مین ہتے تھے مدام
نین کیا اونے کبھی بہ شام و سحر — بول ہرگز کسی بچھانے پر
بلکہ ہر روز و شب منے یکبار — بول کرتا اتھا فرش سے بہار

دربیان جنبانیدن ملایک گہوارہ آنحضرت را و سخن کردن ماہ با آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

اور ہلاتے تھے اوسکا گہوارہ — قدسیان آسمان کے ہموارہ
بات کرتا اتھا گہوارے مین — اکثر اوقات چاند سرور سین
حضرت عباس یون کہا شہ سون — جب گہوارے منے تھا بالک تون
تجھکو مین دیکھتا تھا تب آشناہ — بات کرتا اتھا تو خوش با ماہ
سب وہ سنتا اتھا و لیکن مین — کچھ سمجھتا نہ تھا وہ باتین
اور کرتا اتھا ابھی تب اوسکون — اپنی اونگلی ستی اشارت تون
جان تو اونگلی اوسے بتاتا تھا — اوسطرف چاند جلد آتا تھا
یاد ہے حال وہ میرے دل مین — ہے محبت تیری مجھے تب سین
اوسکو سرور دیا جواب اے عم — بات کرتے تھے ہم دونو باہم
جب مرا سینہ غم سے بھرتا تھا — اور مین رونے کا قصد کرتا تھا
چاند اوس وقت مجھکو بہلاتا — بات سے وقت میرا بہلاتا
جب وہ کرتا تھا سجدہ عرش کنے — صوت اوسکا تھا میرے کان سنے

دربیان نشو ونمائی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ از قبیل معجزات است

اور حلیمہ کہی وہ من موہن — نین اتھا اور کودکان کے نمن
تھا ترقی منے وہ ہر ساعت — اوسکا پہنا تھا بہار ز عادت
جب وہ ماہ کا ہوا وہ پاک صفات — بیٹھکر رینگتا تھا طفلان سات
تین مہینے کا جب ہوا سرور — خوش رہتا تھا کھڑا زمین اوپر
جب ہوا چار ماہ وہ سالار — خوب چلتا اتھا پکڑ دیوار
پانچ مہینے کا جب ہوا مختار — آپ چلتا اتھا بغیر ادہار
چھہ مہینے کا جب ہوا وہ جان — جلد ہوتا تھا ہر طرف وہ روان
سات مہینے کا جب ہوا وہ گھنیر — ہر طرف دوڑتا تھا جون تیر
اوسپہ جب ہشت ماہ گئے ہین تمام — بوجھتے تھے سبھو نبی اوسکا کلام
نو مہینے کا جب ہوا وہ ملیح — بات کرتا تھا بہت فصیح
دس مہینے کا جب ہوا خوش ذات — اوچلاتا تھا تیر طفلان سات

در بیان آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول تکلم بکلمہ طیب و اللہ اکبر بود

اور حلیمہ نے کہی کہ یون مجھ کون　　لیے عجائب دے وہ سرور سون
یعنے از لا الہ الا اللہ　　اور اللہ اکبر لے دلخواہ
یون کرامات تھی وسمین بعید　　دودھ کے وقت بیچ از احمد

یک عجب تر ہے یہ کہ وہ ممتاز　　بات اس حرف سے کیا آغاز
بھی پڑھا ایک آیت اول　　سورۂ فاتحہ سے شاہ رسول
مختصر کر کو اس حکایت پر　　بولتا ہون مین اب بیان دگر

در بیان فطام آن حضرت و بردن حلیمہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم نزد حضرت آمنہ

اور حلیمہ کہی کہ جب وہ ماہ　　دو برس کا ہوا بفضل الٰہ
مان کنے اوسکے لیگئی اوسکون　　گرچہ غمگین تھا دل جدائی سون
اس مبارک بچے سے سب اوقات　　بہت دیکھی کرامت و برکات
کر حوالے اسے تو میرے پاس　　کچھ نہ کر اسکی بات مین وسواس
جب کری عاجزی مین اوسکی حضور　　دیکہ اوسکو کری مجھے مسرور

دودھ پینے کو تب کیا موقوف　　چار سالہ مین تھا معروف
اور کہی اوسکی مانسے تب مین یون　　کسکو دیکھی نہ مین یہ بچے تیون
ہے مجھے ڈر مکے کی گرمی سون　　کہ ہوئیگا ضرر یہ موہن کون
ہوئیگا وہ بڑا توانا جب　　لاؤنگی مین تیرے کن اوسکو تب
لیگئی اوسکو ہو بہت دلشاد　　گھر میرا اوس سے پھر ہوا آباد

در بیان خبر دادن نصرانیان بوقت مراجعت حلیمہ از مکہ مشرفہ از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جب مین اوسکو وہانسے لیکے چلی　　راہ مین نصرانیان کیتیک ملے
دیکھے بہت اوسکے آدو شانیانکو　　اور دیکھے اوسکے سرخ انکھیانکو
لالی ہوتی ہے یون کبھی بھی کم　　مین کہی ہین جو وہ یک شخص ہے جم
پاتے ہین یون بہت کتابان مین　　ہوئیگا ایک رسول سکے مین

جب سمجھائے انھون محمد کون　　چھوڑ سب کام آملے مجھ سون
پوچھے انکھیانکو اوسکے ہے آزار　　مین کہی نہین کہے وہ دوسری بار
پس کہے مال لے بہت ہم سون　　اس مبارک بچے کو دے ہمکون
سب علامات اوسکے ہین آمین　　اس بدل مانگتے ہین تیرے سین

بولتی ہے وہ یون کہ اونسی رتی　　جلد وہانسے مین انتقال کری

در بیان رفتن آنحضرت با برادران راعی خود بصحرا و سایہ کردن ابر برآن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

یک برس لگ اتھا میرے گھر مین　　دیکھتی تھی کرامتان وس سین
جان سے میرے بھائی جان جاتے ہین　　بکریان آپنی چراتے ہین

جب ہوا تین سال کا سرور　　مجھ سے یکدن کہا کہ اسے مادر
مجھ کو بھی ساتھ اونکے کر تو روان　　تا چراؤن مین بکریانکو وہان

شاہ سے جب سنی حلیمہؓ یہ بات
ہے یہ کسواسطے کہا سرور
ہاتھ مین لیکے یک عصائے صغیر
یون وہ سرور ہمیشہ جاتا تھا
بہت شدت سے دہوپ اوٹھی اوسن
جب وہ آیا مرے گہر کا نے کون
اوسکو دیکھا مین بکریان بہیجت

عذر و پیش لائی اوسکے سنگات
اون کہی ہے برائے دفع نظر
ساتھ اونکے گیا ہے مینے وہیر
ونکو وہان رکو شبکو آتا تھا
دل میرا اوس دن ہوا پرسوز
پوچھی احوال اوسکا مین سب سون
سایہ کرتا تھا ابر سر کے اوپر

کالے ڈہاگے منے بر ومنکے
بہار اوسکو نکال ڈالیا شاہ
شام کیوقت چلدیا گھر کو
بولتی ہے کہ ایکدن گھر سون
دہوپ مین کیون اچپکا کر وہ پہول
بیٹے میرے کا نام تھا ضمرا
جان وہ سالار خلق سمجھتا تھا

گل مین باندہے لگا محمدؐ کے
اور کہا بس ہے مجھکو فضل آلہ
تھا گھر اوسکا قریب مینے سو
وہ گیا نین خبر اتھی مجھکون
صبر و آرام مین گئی تہی بہول
مجھکو بولیا تو اوسکا غم مت کہا
ابر اوسے سر اوپر پھرتا تھا

دربیان شق صدر یعنے شگافتہ شدن سینہ مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

اور گیا تھا وہ ماہ جان افروز
لے گیا آکوئی محمدؐ کون
پاوینگی نا تو اوسکو جیتا اب
جاکو ڈہونڈی مین ہر کہا اوسکون
جلد اوسکو لئے مین گود بہتر
شہ کہا تھا مین اپنے لوگ منے
لیگئے مجھکو وہ پہاڑ اوپر
دیکھتا تھا مین اپنی انکہیان سون
پس کہا وہ مرے سب انتڑیانکو
اپنا ہاتھ ڈال پیٹ منجہار
اور کہا تھا یہ حصہ شیطان
دلپو میرے کیا ہے مہر اون سون
میرے سینے اوپر وہ ہاتھ رکھا

ساتھ بہایانکے آپنے یکروز
بہت جلدی ستی ہمارے سون
بولتی ہے وہ مین سنی یہ عجب
پائی آخر پہاڑ پر اوسکون
بوسہ اوسکو دی پیشانی پر
آئے مجھ پاس جلد تین جنے
پس سلائے وہ ایک جاگہہ پر
درد کچھ اوس سے نین ہوا مجھکون
پیٹ مین میرے بہت جلدی سو
دلکے تین وہ سرے نکالیا بہار
دور تیرے سے مین کیا ایجان
خشکی اوسکی ہے اتبلک دلکون
سینہ چیرا گیا اتہا سو لیا

ناگہان بہائی اوسکا وقت دوپہر
پس سلایا اوسے پہاڑ اوپر
دل میرا اوڑ گیا ہے تب غم سون
مکہہ چمکتا تھا اوسکا چاند سمن
پوچھی اوسکو مین آ کے بہول
ایک کے پاس طشت پانچکا تھا
ایک وہ تینون منے سے جلد اوٹھا
پس نکالیا جو پیٹ مین تھا سب
دوسرا شخص اوسکے بعد اوٹھا
تب سیہ نقطہ ایک دلسے نکال
پس کہا دلکو اوسکے جا بہتر
تیسرا شخص وہ تھہ کہا اون سون
بولیا اون سے ایک شخص کے ساتھ

آکو مجھکو پکاریا تانکا بار
پیٹ پہاڑیا تب اوسکا از خنجر
دوڑ لگی لے ساتھ شوہر کون
چشم اپنے کیا تہا چرخ گردان
تجھ کو گذریا ہے کیا مجھے سب بول
دوسرے کن آفتابہ روپے کا
میرے سینے کو ناف لگ چیرا
دہو یا سب انتڑیانکو برفے تب
اوسکے بولیا کر اب کنارے جا
بہار جلدی سٹیا او نہین فی الحال
تب نکالیا وہ خاتم النور
تم کئے پورے اپنی خدمت کون
تول اوس تن کو دسکے ساتھ

تولنے مین ہوا زیادہ مین تند
پھر کہا تول اوسکے تئین باصد
ور ہوا اونپو پھر کہا اوس سون
تول تو اب ہزار سات اوسکون
تولنے مین ہوا مین غالب تب
پس کہا چھوڑ دے تو اسکو اب
گر تو تولیگا اوسکو عالم سات
ہوئیگا ور اونھون پو وہ خوشنما
بوسہ مجھکو دیتے وہ تینون تب
سر اوپر اور جبین اوپر بہ طرب
اور کہے مجھکو اے حبیب خدا
کچھ تجھے بیم و ڈر نہین ہے سدا
گر تو دیکھیگا آپنا احوال
کیا تجھے ہوئیگا جلال و جمال
ہوئینگی تب خنک تیری انکھیان
پس گئے آسمان طرف جولان

دربیان بردن حلیمہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را نزد کاہن وخبر دادن اورا از نبوت آنجناب

کہی حلیمہؓ مین جب سنی یہ سخن
لیگئی اوسکو ایک کاہن کن
اوسے احمد کا سب کہی احوال
سنکو جلدی سے وہ اوٹھا فی الحال
خوب احمد کیتئین سمجھا یا وہ
قوم کو آپنے بلا یا وہ
اے عرب آئی ہے تمھارے پہ
یک بلا سخت تر ہے اوسکا ضرر
اگر وہ دور اس ضرر کے تئین
مار ڈالو تم اس پسر کے تئین
زندہ چھوڑینگے اسکو گر تم اب
ہوئیگا عمر مین بڑا یہ جب
یک نوا دین حق سے لاویگا
سب کیتئین اسطرف بلاویگا
بت پرستی او پر سٹے گا خاک
بت و بتگر کیتئین کریگا ہلاک
وہ کہی اوس سے جب سنی یہ سخن
لیکے بھاگی مین اوسکو گھر کے کن

دربیان بردن حلیمہ آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم در مکہ معظمہ و ذکر معجزات کہ دران وقت ظاہر شد

اور کہی وہ کہ مین یہ دیکھی جب
جیو پر اوسکے مین ڈری لی تب
پس کری عزم دلمین مین کہ لیجا
دیون اوسے اوسکی ماں کے پاس لیجا
پس مین مکے طرف چلی فی الحال
راہ مین غیب سے سنی یہ مقال
ہوئی خوشی تجھکو اے مکے کی زمین
ہوئیگا تجھ مین نور دین یقین
ہوئیگا بہت تجھکو عز و جلال
ہوئیگا بہت تجھکو فضل و کمال
اس سے تجھے تجھ مین تا بروز قیام
کہین ہوسیگا نہ کفر کا یک کام
شہر مکے بھتر گئی مین جب
کام درپیش وہان ہوا ایک تب
یک جما بڑی عجب کھڑی تھی وہان
چھوڑی مین اوسکنے وہ جا جہان
وہانسے گئی مین اپسکے کام بدل
یک بیک یک ندا سنی مین کہل
وہ ندا سنکے جلد آئی مین
پائی مین وہان نہ من موہن کشین
پوچھی مین لگا بری ہو لوگان سون
چھوڑی تھی یہان مین ایک تجھے کون
کوئی پتا نہین دیا اون سون
ڈھونڈنیکو لگی مین چھوا اونکو
روز ہوا غم سے مجھ اوپر جون رات
کہتی تھی وا محمداہ بہات
ناگہان یک بڈھا کہا مجھ سون
مین لیجاتا ہون اوسکنے تجھکو
کہ وہ دیوے تجھے نشان پسر
مین کہی جیو سر افدا تجھ پر
کون ہے وہ بتا کہا مجھ سون
یک صنم نام ہے ہبل اوسکون
مین کہی کر دعائے بد اوس پہ
تجھکو پہونچی نہین مگر یہ خبر
کہ بتان جب ہوا ہے وہ سرور
سرنگون ہوپڑے اتھے یک سر
پھر کہا وہ مجھے کہ اے گیانی
چھوڑ کیون عقل ہوئی تو دیوانی
تجھکو کیا مین اوسے مناتا ہون
تیرے بچے کیتئین ملاتا ہون

جاکے اوس بت کے سر پو پوٹھیا ۔ سات بار گرد اوسکے طوف کیا
اور کہا بت سے وہ کہ اے مولا ۔ دم بدم ہے تیرا کرم اگلا
تیرا احسان و لطف ایک ستی ۔ بند نین ہے کبھی قریش ستی
یہ ضعیفہ کہنے ہے ایک پسر ۔ نام ہے جسکے تین محمد کر
گم ہوا ہے تو جلد اوسکو بتا ۔ جب لیا نام وہ محمد کا
سرنگون ہوگئے وہ پڑا بھوین پہ ۔ اور جہا تلک تھے بتان یکسر
اور کہے سب وہ اے بڑے باپ ہیر ۔ آیا وقت ہلاک اب بر سر
ہوینگے سب خراب ہم یکبا ۔ اب محمد کے ہاتھ سے بیشک
وہان ستی کا پہنچا پھر او وہ بڈھا ۔ گریہ کرتا ہوا مرے سے کہا
تیرے بیٹے کیتین ہے ایک خدا ۔ کر جتن اوسکے تین کریگا سدا
بولتی ہے حلیمہ مین ڈر کر ۔ جاکری عبد مطلب کو خبر
اوسکے تین اسطرح گمان ہوا ۔ کر کہتے ہین قریش اس سے دعا
کھینچ شمشیر کو کہا وہ سجان ۔ جلد اے آل غالب آو یہان
سب ہوے اوسکے پاس جمع شتاب ۔ ڈہونڈنیکو لگے اوسے ہر جا
کوئی اوسکا نشان نہین پایا ۔ چھوڑ اونکو حرم مین وہ آیا
سات بار وہ طواف کر کو کہا ۔ تجھ سے اے ایزد اللطف و عطا
لا محمد کے تین ملا مجھ سون ۔ دے نجات اس الم ستی مجھ کون
پس ہوا غیب سے ندا یک تب ۔ ہے محمد کے تین بڑا ایک رب
بھولنے کا نہین کبھی اوسکون ۔ جتن اوسکو رکھیگا محنت سون
وہ کہا در سے اوس ہاتف کون ۔ کہان محمد گیا ہے بتلا تون
وہ کہا وادی تہامہ منے ۔ ہے محمد فلانے جھاڑ کنے
وہان گیا عبد مطلب نے سفر ۔ آملیا ورقہ اوس سے راہ بیچ
دونو اس جھاڑ پاس گئے باہم ۔ دیکھے وہان تھا وہ سرور عالم
جھاڑ کے تل کھڑا ہے وہ خوشنما ۔ بات کرتا ہے شاخ و برگ کے سات
جا کہا عبد مطلب اوس سے ۔ کون ہے بول تو کہا اوس سے
ہون محمد مین ابن عبد اللہ ۔ ابن عبد مطلب اے آگاہ
شتاب کیتین لگا یا اپنے گلے ۔ خوش ہو دونو اپس کے گھر کو چلے

در بیان بردن حضرت آمنہ رضہ سرور عالم را در مدینہ منورہ و شنا آموختن آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

جب ہوا چار سال کا سرور ۔ دس برس کے تھا طفل بے ہمسر
لیکتین حضرت آمنہ خاتون ۔ ساتھ اپنے اسے مدینے کون
ماموان سے ملائی اوسکو لجا ۔ سب ہو کو باغ باغ اوسکو بچھا
وہ مدینے منے رہے یک ماہ ۔ ام ایمن بھی تب اتھی ہمراہ
جب وہ ہجرت کیا مدینے مین ۔ بولتا تھا اپسکے یاران سین
اوتری تھی ماہری یہ لکھے کنے ۔ سارے احوال مجھ کو ہین ازبر
تیرنا بھی سیکیا مین وہان بشتاب ۔ آکے مجھے دیکھتے تھے اہل کتاب

در بیان خبر دادن یہودی در مدینہ منورہ از رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک یہودی کہا مجھے یکدن ۔ کیا تیرا نام ہے کہا اوس چھن
نام میرا ہے سن محمد کر ۔ دیکھنے تب لگا وہ پیٹھ اوپر

سب یہود یانکے تین دیا وہ خبر	ہے یہ آخر زمان کا پیغمبر	مان مری لی تری تھی سچ سخن	ماموانکو بھی جا کہی یہ بچن
	آپنے ساتھ لیکے وہ مجھکون	جلد نکلی وہ تب مدینے سون	

دربیان خبر دادن دو یہودی از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم

ام ایمن کہی کہ حبیب مختار	تھے وہان یہود وقت دوچار	دیکھ اوسکو کہے کہ یہ بہتر	ہے اس امت کا شاہ پیغمبر
دار ہجرت ہے یہ مکان اوسکا	سب کتابان میں ہے بیان اوسکا	سارے کفار سے کریگا جہاد	ہوئیگا ہردم اوسکا دین زیاد

دربیان انتقال حضرت آمنہ خاتون وخبر دادن از علو وعظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب پھری آمنہ مدینے سون	جاوے تا جلد اپنے گھر کون	آئی جب وہ مکان ابوا مین	ہے وہ جاگہ قریب مکے سین
کاہلی ہوئی وہان بہت خاتون	ہوئی اوس کاہلی سے تا اوسکون	یک بیک بیہوشی سے ہوئی خاموش	پھر کو یکدم پیچھے وہ آئی بہوش
دیکھ اپنے پسر کا منہ خاتون	درد دل سے پڑہی ہے بیتان کون	تھیں وہ بیتان بھری فصاحت سین	تھیں وہ سب شاہ کے بشارت مین
پس کہی ہین جو زندگان یکیک	جاوینگے وہ تمام مر بیشک	ہوئیگا کہنہ جہان تلک ہے نیا	گر مرونگی مین نین مجھے پروا
ایسے سالار کو جنی ہون مین	کر رکھیگا وہ میرے نام کیتین	نام میرا رکھیگا زندہ مدام	ذکر میرا کرینگے خاص و عام
جب وہ اس بات کو کری ہے تمام	جیو اوسکا کیا بخلد خرام	جب وہ خاتون کی ہوئی ہے وفات	جن کئے اوسپو گریہ وہیہات
	بہت روتے تھے اوسکے ماتم سون	اسپو پیتے تھے غم کی بیتان کون	

دربیان خدمت گذاری ام ایمن آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد انتقال حضرت آمنہ رضی

جب گئی آمنہ یہ دنیا سین	ام ایمن تھی اونکی خدمت مین	بہت کرتی تھی اوسکی خدمت کو	اسپو بلہار تھی دل و جان سو

دربیان تاکید کردن عبدالمطلب اولاد خود را کہ آنحضرت را از نشستن بر مسند خود منع نکنند صلعم

ڈالتے تھے حرم کے سائے تل	فرش یک عبدمطلب کے بدل	اسکی اولاد سیتی کوئی پسر	بیٹھتا نین تھا وہ فرش اوپر
بیٹھتا تھا انھین وہ بستر پر	بیٹھتے اسکے گرد انھون یکسر	ایکدن گھر سے بہار آ سرور	بیٹھنے کو گیا وہ فرش اوپر
سب چچایان منع کئے اسکون	تب کہا عبدمطلب ان سون	بیٹھنے دیو میرے پوتے کو	ہوئیگا حق سے کروفر اسکو
	ہوئیگا عنقریب سبکا رئیس	سب تمہین تن مین وہی سبکا انیس	

دربیان باران طلبیدن عبدالمطلب ہنگام قحط سالی بتوسل سید رسل صلی اللہ علیہ وسلم

سخت ہوا تھا عرب مین ایک کال
دکھ سے ہر ایک ہوا تھا جیو کا کال

سوکھ گئے تھے تمام کھیت و شجر
جانور سب ہوئے اچھے لاغر

عمر احمد کی تب تھی سات برس
اوسکو ہر لحظہ تھا کمال ہوس

دیکھکر عبد مطلب یہ حال
لیگیا اسکو بو قبیس پہ ال

کاندھے اوپر بٹھا کو سرور کون
حق سے مانگیا دعا وہ زاری سون

تب تصدق سے مصطفی کے تر
جلد ٹپنے لگا ہے مینہ بہت

بر طرف ہوگیا دکال وہ سب
چو طرف پور تھا سرور و طرب

دربیان انتقال عبد مطلب و خبر دادن او از علو و عظمت و سپردن او آنجناب را به ابو طالب و به مبالغه وصیت کردن او درباب آنجناب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم

جب ہوئے آٹھ سال اوسکے کمال
تب ہوا عبد مطلب کا وصال

گرچہ تھی عمر اوسکی یکسو دس
لیک سارے قوی تھے اوسکے سرسا

پاس اپنے بٹھا کے سرور کون
بہت رویا وہ تب جدائی سون

سب تھی اولاد اوسکی وہان حاضر
اوسکا شہ پر دھرا تھا خاطر

سب سے بولا وہ یون کہ مرنے سون
درد و غم کچہ ذرا نہین مجھکون

شوق اس بات کا نہین دلمین
بہت کیا جیو عیش و راحت مین

دلمین تھی بہت آرزو مجھکون
کہ مین احمد کا کر و فر دیکھون

ہوئیگا جب اوسے بلند مقام
ہوئینگے کل خلایق اوسکے غلام

ہے فراق اوسکا دلپہ میرے شاق
طاقت اوس غم ستی ہے میری طاق

پس کہا تب او با ابو طالب
لطف رکھتے تیرے مین ہے غالب

اور تو عبد اللہ کا ہے بھائی سگا
دل بہت اپنا تو اوس سے لگا

لطف و اشفاق مہر اوسکے اوپر
اپنی اولاد سے زیادہ کر

بولکر یہ سخن وفات کیا
اوسکے اوپر اچھو خدا کی دیا

دربیان اختتام این رسالہ میمنت انجام و مناجات بجناب حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

حمل سے شہ کے لیکے تا این حد
ہین کرامات بیشمار و عدد

بولونگا دوسرے رسالے مین
اوسکے سب عمر کا بیانان سین

اس بدل ذکر خیر خیر انام
اس حکایت اوپر کیا مین تمام

سینہ اس فکر سے کرو معمور
دلکے تین دیو اس بیان سے سرور

اے محبان پڑھو بہ فرح و طرب
شہ کے مولود کو بروز و شب

پاؤگے اس خوشی سے کل مقصود
ہوئیگا اس سے ہر الم نابود

ہوئیگی اس خوشی سے تمکو نجات
پاؤگے اس خوشی سے تم جنات

پوچھا اوس سے کہ کیا ہے حال تیرا
بولا دوزخ مین ہے مکان میرا

ہے روایت مین یون کہ از اصحاب
کوئی دیکھا ابولہب کو بخواب

لیک ہوتا ہے مجھکو پیر کی رات
کم وہ رنج و عذاب ہر آفات

روز و شب جلتا ہون رنج و عذاب
نین رہا مجھکو صبر و طاقت و تاب

سبب اوسکا ہے یہ کہ احمد جب
متولد ہوا آخر شب

اور مین پیتا ہون اوس انگلیا سون
اوسکی مشری پیاس بھر کے پانی سون

آئی تو یہ خبر کری مجھکون
خوش ہوا اوسکی مین بشارت سون

ہوکو خوشوقت خرم و دلشاد
ہے یہ آرام اور یہہ آب مجھے
بو بہت تھا وہ کافر اے یاران
وہ مرا با کفر اور ضلالت پہ
جو کہ لایا ہے شہ او پہ ایمان
نعمتا کو نہین ہے اوسکے شمار
چار وہ کم اٹھے زبار اسو
جو یہ نسخے کو پڑھ کے ہووے شاد
از طفیل حسن بحق حسین
یا حبیب الله خذ بیدی

اوسکو فی الحال مین کیا آزاد
اس مثل یاد رکھ کہا ہون تجھے
کہ مذمت ہے جسکی در قرآن
آخر اوسکا مکان ہوا بہ سقر
اور ہے بلہار اوسپہ یا دل و جان
فائدے اوسکے ہین گنت بیشمار
سال ہجرت سے یہ ہوا ہے تو
مجھکو اپنی دعا سے لاوے یاد
دیکھے جان و تن کیتین سنگ حسین
ما لعجزی سوائے مستندی

اور جب آزاد مین کیا اوسکو
یہ حکایت سنو مسلمانان
عمر کھویا وہ سب جہالت مین
ویسے دشمن کو وہ شرر و طرب
ہوئے خوش اوسکے گر تولد سونا
شکر مولا کو باطن و ظاہر
سب یہ ابیات اوسکے بے تکرار
یا نبی اللہ از طفیل بتول
مشکلان ہین بہت میرے کو حل
یک غزل مین کہا تھا آگے اور

تب شاہ کیا پاؤن گلیان سون
دلکو اسبات سے کرو شادان
شاہ کونین کی عداوت مین
یون حمایت کیا برنج و تعب
نعمتان کیا ملینگے کہا اوسکون
کہ ہوا یہ رسالہ اب آخر
سات سو کے اوپر ہین ستاسے یا
اس رسالے کو میرے کر مقبول
واسطے غوث کے وہ سب کر حل
ختم کرتا ہون یہ دعا اوسپر

غزل در مناجات

یا رسول خدا تمہارا ہون
گر بھلا یا برا تمہارا ہون
مت کرو غیر کا مجھے محتاج
جب ستی آشنا تمہارا ہون
گرچہ سر تا قدم ہون جرم و گناہ
جاؤن مین کان اتا تمہارا ہون
یان تلک غصہ مجھہ او پر نہ کرو

جان و دل سے فدا تمہارا ہون
مجھکو میر و وزیر سے کیا کام
یا نبی مین گدا تمہارا ہون
صحبت غیر سے کرو اے شاہ
بولتا ہون سدا تمہارا ہون
دیکھہ میرے گناہ بیحد کو
آخر اے ذو العطا تمہارا ہون

یک نگاہ کرم کرو مجھہ پر
بندہ بے نوا تمہارا ہون
دل سے اغیار سے ہون بیگانہ
تن مرا اب جدا تمہارا ہون
گر جلا دوینگے مجھے بہ غضب
دیو مت یون جلا تمہارا ہون
عفو با قہر کی اب کرو تقصیر

از برائے خدا تمہارا ہون

تمت

جگ سوہن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے تیری ذات مین حیران واصل
آ تیرے وصف مین نادان عاقل

باوجود اسکے ہے تو اے قادر
اول و آخر و باطن ظاہر

قرب مین رہ کے تیرے سب ذرات
کرتے ہین ہجر سے تیرے ہیہات

کچھ عجب نہین کہ تیرا حسن و جمال
ہر محل مین ہے اسی کا اشکال

جو کہ لاکھون سے لے صورت آوے
پس اسے عقل سے کیونکر پاوے

کر وسیلہ مین محمدؐ کے تئین
اس بلا میم کے احمد کے تئین

جس سے صحرائے قدم ہے گلشن
جس سے ظلمات عدم ہے روشن

جسکی امت مین رسولان سارے
کوئی نعت اسکی کرے کیا بارے

اوس کے پیچھے غوث کو کر دستاویز
چشم کر شوق سے اسکے گلریز

پیشوایان سلاسل یکسر
جسکے دروازے پہ گھستے ہین سر

تابعان اس شہ دین کے یکسر
سارے اتباع سنتی ہین بہتر

باوجود اسکے کہ تھا غرق وصال
نور سے عشق کے تھا مالامال

تجھ سے منگتا ہون دعا اب یا رب
دے اپس لطف سے میرا مطلب

ہر دل زار کو ہے تجھ سے نور
ہر جلے جی کو ہے تیرے سے سرور

گرچہ کرتا ہے کہین دیر قبول
لیک دیتا ہے تو آخر مامول

کیا کہون حال پریشانکو میرے
کیا کرون شرح غم جانکو میرے

دل کہو نہین اسے یا نار جحیم
کبتلک اس سے سہون رنج الیم

ناتجھے اول و نہ آخر ہے
نا تجھے باطن و نہ ظاہر ہے

گرچہ پایا نہ تیرا کوئی سراغ
ہر جگہ ہین پہ تیرے شوق کا داغ

جا بجا ذات کو تیری ہے ظہور
یہ عجب ہے کہ یون ہے پھر مستور

ہر کہین تیری حقیقت کا نور
لاکھون انواع سے کرتا ہے ظہور

عقل اور فہم ہے جب سے قادر
بو تجھ اور وصف مین تیرے قاصر

کل ملک اور رسل ہین محتاج
جسکے دریائے کرم کے امواج

اسکی جان جلوہ گر ذات و صفت
انبیا کو نہ ملی جز حیرت

اور پکڑ اسکے پیچھے دامن آل
اور کر اصحاب سے دل مالامال

مقتدائے ملک و انس و جان
اولیا جسم مین سب ہے جان

اولیا بیچ ہے وہ شمع طراز
جون رسولان مین محمدؐ ممتاز

خاصکر بوالحسن پاک سیر
غوث کے سر و عیان کا مظہر

کر گر وان رو کا مین اسکے بیان
منہ سے خامے کے لہو ہو روان

لطف سے تیرے جو ہے اصل امید
جان مجرونکو ہزارون سے نوید

نہین ہوا تیرے سے کوئی نراس
لطف سے سبکی تو دیتا ہے آس

جرم پر کسکے نہ کرتا ہے نگاہ
عفو و احسان ہے تیرا یا اللہ

کیا کرون سینہ دیرا انکا بیان
دیکھون کیا اس دل حیران کا نشان

چوب آتش سے نہ دیکھا یہ ستم
جو مین اس دل سے دیکھا ہو غم

بھاگے خصم سے کہان ہے گریز
گھر کے دشمن سے کرون کیا پرہیز
تن طرف سے بھی ہے میرے پہ مار
کبھی اپس بھی تن سے ہوا ہون مار

گر ہے تن گر نہ ہو دانگر ہے دل
سب سے میرے پہ ہے لاکھون مشکل
کیا کرون بھاگ کے لوگون کا بیان
انکا جیسا حال ہے یون آرجان

اس دل تار سے توبہ توبہ
اس دل زار سے توبہ توبہ
ایسے ناکام پہ افسوس افسوس
اس غم آشام پہ افسوس افسوس

حال پہ ایسے بیچارے کے آہ
درد پہ ایسے دکھیارے کے آہ
ایسے بیکس کے اوپر آ رحمان
لطف و رحمت سے نگہ کر ایک آن

ایسے مغموم اوپر اے داوار
عفو بخشش کی نظر کر یکبار
منتہی النظر الٰہی و انت
ارحم الکل رحیم ہے انت

ان تعذبنی فھذا عدل
ان ترحمنی فھذا فضل
رحم کر میرے اس احوال اوپر
مت مجھے رکھ تو یہ جنجال بھیتر

گرچہ میرے کیئے ہین سب کھوٹ
جاؤن نہین کان تیرا دروازہ چھوڑ
نہین ہے محنت کا مجھے تاب و توان
مشکلان میری تو سب کر آسان

کس کا محتاج نکو کر مجھ کو
نہ بھیج مت کسکے در اوپر مجھ کو
کیا کمی ہے اے خدا تیرے پاس
کر مجھے دوسرے کی دیتا ہے آس

گرچہ اسکا مین نہین ہون لائق
تجھ سے امید ہے اے رازق
سب کے کرتا ہے تو کامان دلخواہ
ناامیدی کو نہین تیرے یان راہ

دل و جان جسم و زبان ہے قاصر
شکر نعمت مین تیرے اے غافر
لطف و رحمت کو تیرے نہین ہے شمار
نعمتان ہین تیرے گننے سے بہار

یک زمان مین ہے تیری لک نعمت
شکر اسکا ہے کہان ہمکو سکت
بحر رحمت کو تیرے نت ہے جوش
ہم پہ غفلت کا پڑا ہے سرپوش

ایسی بینائی مجھے کر تو عطا
کہ تیرے لطف کو دیکھون ہر جا
خاتمہ کر تو میرا ایمان پر
از پئے فخر رسل خیر بشر

باقراب کر کو دعا آخر یہان
لکھ تو احوال شہ کون مکان
پہلے نسخے مین کہا قصہ نور
دوسرے نسخے مین بشارات ظہور

تیسرے مین اسکی ولادت کی خبر
تا ہوئی آٹھ برس اسکی عمر
لکھا اب اس سن سے زبان کر ہر بال
اسکی رحلت کے تلگ کچھ احوال

داد دے اپنی عقیدت کیتین
کرتیان دل کی محبت کیتین
فارسی بات سے نہین جنکو خبر
فائدہ انکو بہت ہے اکثر

رکھ ہے نسخے کا لقب جگ سوہن
ہر دل پاک کا ہے من موہن
کر تو اب ترک تو ہر قیل و قال
لکھ شہنشاہ رسل کا احوال

در بیان کفالت ابو طالب سرور عالم را صلی اللہ علیہ وسلم

جب موا احمد رسل کا جد
کافل اسکا ہوا ابو طالب
ایسے چاہتا تھا محمد کو بہت
جو وہ فرمائے اسو کرتا تھا رت

محو تھا اسکے پیم مین شب و روز
کام مین اسکے بہت تھا دلسوز
پیار رکھتا تھا شہنشہ کے اوپر
اپنی اولاد سے بھی وہ اکثر

آپ کرتا تھا وہ خدمت اسکی
بہت کرتا تھا وہ حرمت اسکی
روبرو اپنے کھلاتا تھا اُسے
اپنے نزدیک سلاتا تھا اُسے

سب مجالس مین لیجاتا وہ اسکو
کر کو ممتاز بٹھاتا وہ اسکو
عشق اوس مہ کا تھا اوس پر غالب
ہر دم اسکے تھا لقا کا طالب

بیٹھ سکے نہ کھاتا تھا طعام　　بے لقا اسکے نہ کرتا تھا کلام
ڈالتا تھا وہ نہ جس ظرف مین ہاتھ　　واٹھاتا تھا وہ کھانیسے ہاتھ
گھر کے لوگان بھی جو تھے اسکے تمام　　بن وہ سرور کے نہ کھاتے تھے طعام
جب انھون شاہ سے مل کھاتے تھے　　برکتان اسمین بہت پاتے تھے
پیٹ بھرتا تھا انھون کا یکسر　　ورنہ رہتے وہ بھوکے شام و سحر
اور سب اولاد ابوطالب کی　　افتخار آل ابو غالب کی
بستر خواب سے اٹھتے تھے سحر　　بال رہتے تھے بکھر انکے بسر
تکھہ صاف انکا رہتا تھا و بال　　آنکھہ مین سرمہ سیکا نین نام و نشان
شاہ جب خواب سے ہوتا بیدار　　کھہ رہتا غیب سے صاف اسے شیار
بھی رہتے غیب سے آراستہ بال　　آنکھین سرمہ سی پاتے تھے جمال
دیکھہ یہ حال ابوطالب نے　　بولتا اہل و بچیان سے اپنے
ہے یہ فرزند کتیس شان عظیم　　ہوئیگا مشتہر ہفت اقلیم
بھی ہے تاریہ نقل ابوطالب سون　　یک جنگل مین مین گیا لے شہ کون
اس بیابانین لگی مجھکو پیاس　　پیاس اپنی مین کہا شہ کے پاس
شاہ زانو اوپر اپنے بٹھلا　　چشمہ ایڑی تلے اسکے نکلا
پانی وہ پی کے ہوا مین سیراب　　بہت شیرین و خنک تھا وہ آب
بولتا تھا مین اسے یون ہر روز　　تو مبارک ہے بہت اے فیروز

دربیان استسقا یعنی طلب باران کہ درسن نہ سالگی ازان حضرت بظہور آمدہ صلعم

شاہ کی عمر ہوئی جب نو سال　　شہر مکے مین ہوا قحط و دو کال
کام عالم پہ ہوا تھا دشوار　　اپنے جینے سے ہوئے تھے بیزار
سب عرب غم سے ہوتے تھے ولریش　　تب بوطالب کو کہے آکے قریش
سب کہے آکے ابوطالب سون　　مینھہ نہ منگنے کے بدل اب چل تون
لوگان پہ سخت پریشانی ہے　　روز و شب ولمنے حیرانی ہے
شاہ کو لیکے ابوطالب سات　　باعرب کعبے مین آیا خوشنہ بات
پیٹ کو شہ کے وہ باعز و شرف　　کردیا کعبے مین دیوار طرف
اپنی انگشت اٹھاکر احمد　　طرف اسمانکے بتلایا تب
یک بیک ابر ہوا تب پیدا　　مینھون شدت سے برسنے کو لگا
ندیان کالوے سب پور ہوئے　　لوگ فرحت ستی مسرور ہوئے
جب محمد کو ہوئے گیارہ سال　　غیب سے کہنے لگے کچھہ احوال
ہے روایت یہ کہ یکدن سرور　　ساتھہ لڑکونکے تھا بازی کی بجھہ
پتھرے کر جمع الپس لنگ کمھتر　　چاہا لینے کو اپس گردن پہ
ہاتھہ یک غیب سے تب آیا بہار　　اسکی گردنسے سٹا اسکو اتار
اور کہا غیب سے کوئی اے سرور　　اپنی لنگی کو نکو کر اوپر

دربیان سفر آنحضرت درسن سیزدہ سالگی بجانب شام و ذکر بحیرا راہب و دعوت آنجناب صلعم

تیرھوان سال ہوا جب آغاز　　چاند کی طرح ہوا شہ ممتاز
شام کا قصد کیا بوطالب　　ساتھہ شہ کو نہ لیا بوطالب
جب وہ تیار ہوا چلنے کو　　شاہ اس پاس گیا ملنے کو
یون کہا اس سے کہ اے عم میرے　　کس سے نین بٹ ہے مجھہ بن تیرے

نین ہن ہا نبا پہ تیرے تا ان سون ۔ ہووے گا آرام و تسلی مجھ کون
سنکے یہ بات ابوطالب نے ۔ سینہ بھرپور ہوا رقت سے
جان تلک اسکے اتھے خویش و سگے ۔ غصہ سے اسکو جھپنے کو لگے
مت لجا ایسے سفر میں اسکون ۔ تاب نہ لاویگا وہ محنت سون
بعد یکدم کے وہ شہ کو دیکھا ۔ بیٹھ روتا ہے اکیلا یکجا
شاہ خاموش رہا سن یہ سخن ۔ پھر کہا وہ آ میرے من ہن
پس قسم کھا کے کہا شہ کیتین ۔ تیرے سے دور نہونگا مین
اپنی آنکھون سے نہ کرتا تھا جدا ۔ ایکدم شاہ کو وہ اہل وفا
ایک حجرا تھا وہان پہ عابد کا ۔ جا بجا شہرہ تھا اس زاہد کا
بہت دیکھا تھا نشیب اور فراز ۔ سب نصارا میں اتھا وہ ممتاز
یون کتابان سے وہ پایا تھا خبر ۔ کہ نبی آئیگا یہان لگ بہ سفر
منتظر شاہ کا رہتا شب و روز ۔ شوق سے اسکے اتھا وہ پرسوز
حجرے کے بام اوپر ہوکے سوا ۔ دیکھتا چو طرف وہ نیک شعار
سخت یا اس سال کا تھا وہ پالا ۔ خاص تھی دھوپ وہ دن وہ بالا
جسجگہ قافلہ وہ جاتا تھا ۔ ابر بھی سر کے اوپر آتا تھا
اور کہتا تھا بصد شوق و عزم ۔ یا رسول اللہ ہے تیرے پو سلام
مصطفیٰ اپنے چچا ساتھ چلے ۔ اترے جا ایک ہرے جھاڑ تلے
جب بجھایا ہے بحیرا یہ حال ۔ دل کو فرحت سے کیا مالا مال
گئے جو تھے لوگ سب او سکے گھر کو ۔ چھوڑ خیمے منے وہ سرور کو
پوچھا تم میں سے رہا کوئی بھی یک ۔ کوئی نہیں ہے مگر یک کودک
پس کہا عبد مطلب کا پسر ۔ جسکے تین نام تھا حارث کر

پس مجھے کس پہ تو جاتا ہے چھوڑ ۔ میرے احوال تئیں یون کہہ موڑ
شہ سے بولا ہے وہ تب کہا سو نند ۔ کہ لجاتا ہون تجھے اسے دلبند
کہ یہ فرزند ہے سن میں اصغر ۔ حسن میں اسکے نہیں شمس و قمر
اس ملامت کو وہ سن یون چاہا ۔ کہ چلے چھوڑ کے اسکو تنہا
شہ سے پوچھا وہ کہ آکو بصر ۔ کیون تو روتا ہے کیا تجھ پہ ضرر
میری دوری سے ہے شاید یہ غم ۔ شاہ بولا تب اسے ہان اے عم
لیکے شہ کو چلا اپنے سات ۔ شام کے ملک طرف وہ خوشذات
جب ہوا قافلہ بصرے سے قریب ۔ اترے سب لوگ وہان امر عجیب
کل رسولان سے اتھی او سکو خبر ۔ سب کتابان کو کیا تھا ازبر
اس ہکرم کا بحیرا اتھا نام ۔ معتقد اسکے تھے سب خاص و عام
اس بدل شاہ سے وہ صفا دل ۔ آگے بصرے میں کیا تھا منزل
قافلے بہت گذرتے تھے وہان ۔ التفات اسکا نہ تھا کین یک آن
جب گیا قافلہ بو طالب ۔ بام حجرے پو اتھا وہ راہب
دیکھتا تھا وہ کہ اس جمع اوپر ۔ قطعہ ابر تھا سایہ گستر
جو تھا اس راہ میں درخت و پتھر ۔ بھوئیں پہ یک شخص کو رکھتا تھا سر
لوگ سب حجرے کے جب نزدیک آئے ۔ رہنے کو اپنے لیا ہر کوئی جائے
آکھڑا ابر وہ اس جھاڑ اوپر ۔ ڈالیان شہ کے جھکی تھی سر پر
دوسرے روز کیتین وہ گیانی ۔ سب جماعت کو کیا مہمانی
سارے لوگون کو نجھایا راہب ۔ اپنے مقصد کو نہ پایا راہب
پس کہا لاؤ یہان تک او سکون ۔ خوش کرو مجھ کو او سے لانے سون
بن محمد پسر عبد اللہ ۔ ہے قسم نہیں ہے یہ کھانا دلخواہ

جب محمد کا سنا راہب نام — پھر ہوا بہت اوسے شوق تمام
شاہ جب جھاڑ کے نیچے سے اوٹھا — ابر بھی سر کے اوپر ساتھ چلا
شاہ پہونچا ہے جب اوسکے گھر کون — جلد اوٹھا راہب اپنی جاگہ سون
صدر مجلس مین بٹھایا اوسکون — دمبدم تیز بجھایا اوسکون
لوگ جب پائے فراغت ز طعام — اپنی منزل کو گئے خاص و عام
جو مین پوچھونگا تیرے سے سچ بول — شاہ راہب سے کہا تب یہ قول
پس کہا پوچھ جو چہتا ہے تون — جو تو پوچھیگا کہونگا تجھ سون
شاہ تفصیل سے بولا اوسکون — جو وہ پوچھا تھا شہ عالم کون
پس وہ درخواست کیا از سر — کر ہے مہر نبوت کو نظر
جو وہ چہتا ہے تو کر اوسکو روا — اوسکے تین مہر نبوت کو بتا
پایا اوس مہر کو وہ پاک نظر — جیسا دیکھا تھا کتابان اندر
پس کہا در یتیمی وہ راہب — کیا وہ تیرا ہے سگا بوطالب
نہین ہے تیرا یہ پسر مجھ سون — زندہ نا ہوئینگے ماں باپ اوسکون
وہ کہا سچ ہے یہ با اب کہہ تون — سرخی آنکھو کی ہے ایم اسکون
پس وہ راہب کہا ہے راستہ بات — یہ بھتیجا تیرا ہے نیک صفات
اوسکو جلدی سے لیجا شہر پھر — پھر کبھی اوسکو کرامت یون سفر
گر وہ جانینگے جو کچھ جانا مین — چاہینگے اسکی ہلاکی کتے تین
تب کہا شہ کا چچا راہب سے — کون ہے وہ عہد لیا ہے تمسے
جب یہ باتا نکو سنا بوطالب — ڈر ہوا اوسکے دل اوپر غالب

بہت جلدی سے کہا لاؤ اوسکون — لایا حارث لے اوسے جلدی سون
دیکھتا تھا وہ تماشا راہب — شوق تھا اول سے ہوا تب غالب
اوس شہنشاہ کا کیا استقبال — لایا تعظیم سے وہ نیک خصال
جو نشانیان تحقیق کتابان مین تمام — سر بسر شاہ مین پایا وہ ہمام
شہ سے راہب نے کہا اور بولا — ہے قسم تجکو بہ لات و عزیٰ
لات و عزا کی نکو یہ سوگند — کوئی ان تینون نہین مجھ پاس تیں
تب کیا شاہ سے راہب نے سوال — خواب بیداری و دیگر احوال
جو وہ دیکھا تھا کتب مین احوال — پایا مثل اوسکے وہ سر کا مقال
پیٹھ سے شہ نے کیا کپڑا دور — تب کہا شہ کا چچا اے پر نور
پشت سے دور کیا جامہ جنا — اوسکو فرحت سے کیا پورا نمی
بوسہ اوسپر دیا روتا روتا — وجد و شورش کیا روتا روتا
بولا اوسکو وہ میرا ہے پسر — راہب یون اوسکو کہا آہستہ
تب کہا بھائی کا بیٹا ہے مرے — دلکو اور جیو کو لیٹا ہے ترے
یا کبھی آنکھ سے ہوتی ہے وہ — وہ کہا یون کہ ہے بر یک و سنو
ہوئیگا خلق او پر پیغمبر — لیویگا ملک جہانکا یکسر
بہت کر اوسکو ہویا نہ سے جتن — سخت اسکے ہین وہ لیسے دشمن
ہے بدل اسکے ہمارے اوپر — عہد میثاق بہت اے مہتر
کر کے راہب نے تبسم بولا — اس صحیفے مین کر لایا عیسیٰ
بیچ سات اس کتیتین بھرے مین — جلد آیا وہ کئے ہیں وہ ہان سین

در بیان احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از سن ہفتدہ سالگی تا نوزدہ سال بظہور پیوستہ

ہفتدہ سال ہوا جب شاہ زمن — تیسرا اوسکا چچا قدمی من
نام تھا اوسکا زبیر ہشیار — ساتھ احمد کو لیا کر تکرار

لیچلا شاہ کو اپنے ہمراہ　　سارے کامان ہوئے اوسکے دلخواہ
نفع بھی اوسکو تجارت مین ملا　　ہوکے خوش حال اپس گھر کو چلا
اس سفر بیچ شہ عالم سون　　لئی کرامات دسے ہر کسکون

دربیان احوال آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ در سن نوزدہ سالگی بہ ظہور آمدہ

جب ہوئے شاہ کو انیس برس　　روز و شب اوسکے کمالان تھے سر
جب گئے شام کے سرحد اندر　　بیٹھے یکروز وہ یک جا پتھر
حجرہ باندھا تھا وہان یک راہب　　یاد حق کا تھا اوس او پر غالب
گیا اوس پاس ابوبکرؓ ہمام　　تا بدل شاہ کے کچھ لاوے کلام
تب وہ بولا یہ جوان دلخواہ　　ہے محمد پسر عبد اللہ
مجھکو پہونچی ہے بڑیلنسے یہ بات　　یاد رکھا اسکو تو اے نیک صفات
لیگیا اوسکو ابوطالب سات　　صدق حضرت کا ہوا اس سون
بیر کے جھاڑ تلے بیٹھا شاہ　　تب ابوبکر بھی تھا شہکے سنگات
علم سے تھا وہ کتابان کے خبیر　　جا بجا لوگ بھی جو تھے ہمراہ
اوس سے راہب نے کہا اے اکمل　　تھا غرض بہت خبر دار وہ پیر
بولا واللہ یہ ہے پیغمبر　　کون بیٹھا ہے آ اوس جھاڑ کے تل
بعد عیسیٰ کے نہ بیٹھیگا یہان　　ہے رسولان کا وہ خاتم یکسر
ولیین صدیق ملک خصلت کون　　کوئی جز مرسل آخر دوران

دربیان احوال آنحضرت از سن بست سالگی تا بست و پنج سال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہوا بیس برس کا سرور　　اوسکو ستے تھے ملا یک اکثر
دیکھکر مجھکو کہا او چچا ہے یو　　لیک ابھی نین ہے اسوقت علو
دوڑکر جلد میرے پر آیا　　ہاتھ وہ میرے شکم مین لایا
سن یہ قصے کو گیا وہ وسواس　　لیگیا شاہ کو یک کاہن پاس
شاہ کو خوب سنجھایا کاہن　　نبض کو ہاتھ مین لایا کاہن
کچھ مرض شہ مین نہ پایا اصلا　　پس شہنشہ کے چچا سے بولا
ہین علامات کمال اوسکو بہت　　ہوئیگا جاہ و جلال اوسکو بہت
عمر ہوئی بیس پوچھا اوسکی نہ یاد　　کوہ اجیاد مین وہ شاہ رشاد
حق چرائیگا اونھونسے لیتا　　اور فقیر انکو لیجا کر دیتا
ایکدن عم سے کہا شہ یہ بات　　تین شخص آئے مرے کن گئی رات
پھر کہا شاہ چچا سے یک بیر　　آیا یک شخص نے ان تین سے پھیر
کچھ مجھے درد ہوا نین اوس آن　　بلکہ لئی فرح و طرب تھا مجھکو نا
علم طب سے بھی اتھی اوسکو خبر　　شاہ کا اوس سے کہا جا اکبر
نقش کو پشت کے وہ دیکھا خوب　　اور بجھایا وہ تمام اعضا خوب
نین بھیجتے ہین ترے کچھ ہے خلل　　سارے اوصاف مین وہ ہے اکمل
نین ہے شیطان کا کچھ اوسکو ڈر　　یہ فرشتے ہین کہ او ترے اوپر
بکریان قوم کی لے جاتا تھا　　وہان چرا شام کو لے آتا تھا

دربیان تزویج آنجناب والا بام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و

معجزہ اینکہ از آنجناب بظہور رسیدہ و امانت داری وی بسفر شام علیہ افضل الصلوۃ و اکمل السلام

جب ہوا بست اوپر پانچ کا شاہ
اوسکا آوازہ پڑا اور افواہ

تب ہوا اوسکے چچا پر افلاس
نین تہا مال و متاع اوسکے پاس

بہائی سے آپنے یون بولی تب
کہ ہوا خوب جوان اب احمدؐ

جب سنا بہان سے بوطالب نے
بہت رو رو کے کہا تب یون اونے

نسبت خیر کی نین مجہکو طلب
خرچ کن کا نہین مجہہ پاس کچہہ اب

عاتکہ بولی کہ یک فکر مجہے
آئی ہے دلمین کہتی ہون تجہے

چہتی ہے مال اوپر ایک امین
کہ کرے مال ادا خوش آئین

ہے امانت مین وہ سرور ممتاز
نین ہے اس فن مین اوسے کوئی انباز

پس کہا بہائنے اپنی وہ ہمام
نین کیا کوئی ہمارے مین یہ کام

خاص اوس سرور آفاق اوپر
کہ کمالات مین ہے بے ہمسر

ہے ضرورت منے مکروہ حلال
جا خدیجہؓ سے تو یہ بول مقال

وہانکے یک شاہ کی تہی اولاد سے وہ
رکہتی تہی دولت ولئی مالکو وہ

تہی کتابانسے خدا کی آگاہ
تہی عبادت منے گاہ و بیگاہ

بہت اشراف عرب اور شاہان
دل سے تہے بیاہ کے اوسکے خواہان

اون دنون بیچ وہ دیکہی تہی خواب
اوسکے آغوش مین آیا مہتاب

جب اوٹہی خواب ستی وہ روشن
بہیجی یک شخص کو کوئی راہب کن

کہ تجہے لائیگا اب عقد بہتر
اس زمانے کا جو ہے پیغمبر

لاویگی سکے اول تو ایمان
دین کو اوسکے قبولیگی پہچان

عاتکہ آئی جب اوسکے گہر کون
لائی اوسکو وہ بہت حرمت سون

عاتکہ بولنے کو چہتی تہی
لیک خجلت سے نہ کچہہ کہتی تہی

خوب ہوا اوسکی جوانی کو بہار
ذکر کرتا حسن کا اوسکے سرکار

عاتکہ بہان ابوطالب کی
سیدہ آل لوی غالب کی

شادی اس شاہ کی کرنا ہے ضرور
دلکو اس فرحت سے کرنا مسرور

دایم اب اتنا مجہکو ہے خیال
کیا کرون میرے کنے نین ہے مال

پس مین کس طرح کرون اوسکا بیاہ
مجہکو اس فکر کا ہے غم ہمراہ

مین سنی ہون کہ خدیجہؓ اس آن
شام کو قافلہ کرتی ہے روان

مصلحت ہے تو کہونگی اوسکون
ہوئیگی خوش وہ بہت احمدؐ سون

بہت رویا وہ یہ تدبیر کو سن
غم ہوا اوسکے اوپر کا دوگن

کوئی سکے پر نہ رکہونگا مین روا
نام چوری کا قسم ہے بخدا

لیک ہمارے کو ہے اب لاچاری
فکر شادی کی ہے اوسکے بہاری

ہے روایت کہ خدیجہؓ خاتون
خلق و ثروت مین تہی بہتر سب سون

عقل و دانائی بہت تہی اوسمین
حق شناسائی بہت تہی اوسمین

مرد مرنیکے پیچہے وہ خاتون
روز و شب لائی تہی تو مولا سون

لیک دل اوسکا نہ تہا بیاہ اوپر
حق کی طاعت مین تہی وہ شام و سحر

گود سے اوسکے وہ چندر کا نور
سارے آفاق مین کیتا ہے ظہور

بولا وہ خواب کی اوسسے تعبیر
وہ کہا آکے خدیجہؓ کے دہیر

گہر ستی تیرے کریگا وہ نور
ساری دنیا منے ہر طرح ظہور

سنکے راہب سے خدیجہؓ یہ نوید
بہت رکہتی اتہی دولت کی امید

بہت تعظیم و مروت کرکر
اوسکو بٹہلائی اپس مسند پر

پس کہی اوسکو خدیجہؓ خاتون
بول چہتی ہے جو کچہہ میرے سون

بولی وہ بھائی کا میرے فرزند / ہے محمد جسے خوش نام بلند
لیک ہے دست تہی بوطالب / فقر ہے حال پہ اوسکے غالب
گر تو دیویگی کبھی کچھ کام اوسے / خوب دیویگا سر انجام اوسے
پس کہی وہ مین سنی ہون بسیار / اوسکے اوصاف کو بیحد و شمار
لیک ہین بہت سفر مین جنجال / بہت مشکل ہے چلن کرنا مال
بوجھ لیونگی مین دیکھ اوسکی تئین / کہ اوٹھاویگا یہ محنت یا نہین
گھر مین مسند کو بچھا وہ سندر / لیکے توریت کو بیٹھی اوسپر
جو کہ توریت مین لکھی وہ صفات / یکبیک پائی وہ شہ مین خوشذات
لیک یہ راز نہ کس سے کہنا / صبر کر روز کئی چپ رہنا
میسرہ نام تھا یک اوسکا غلام / سب وہ کرتا تھا تجارت کا کام
شہر سے ہوئیگا جب شہ باہر / تو پنہا اوسکو یہ کپڑے فاخر
دینے لینے مین نکر اوسکو حاکم / رنج و محنت سے اسے رکھ سالم
اوسکی تعظیم تو کر حد سے زیاد / ہر طرح دلکو تو رکھ اوسکے شاد
گر بجا لاویگا تو یہ اقوال / تجھکو آزاد کرونگی فی الحال
لوگ مکے کے زن و مرد سگل / جمع آتے تھے تماشے کے بدل
شاہ بھی بہت ہوا تھا دلگیر / کہ خدیجہ کا کہین اوسکو اجیر
نین ہے یہ اوج محمد پاک / کہ کیا اوسکے بدل تو افلاک
نین ہے یہ اوج نبی المعراج / جسکے نعلین ہوے عرش کے تاج
حق دیا اونکو جواب مرغوب / اے فرشتے یہ وہی ہے محبوب
میسرہ لوگ گئے سارے جب / حکم خاتون کا بجا لایا سب
تینوں ملعون کہے آ اوس آن / خوب کپڑے یہ پہنا احمد کون

خوش ہوا تازہ جوان دلخواہ / فرض اوسکا ہے اتا ہمہ بیاہ
یون سنے ہین ہمین از پیر و جوان / کہ ترا قافلہ ہوتا ہے روان
سن خدیجہ یہ سخن ہوتی مسرور / شاید اب خواب کو اپنے ہے ظہور
دوسرے لوگ کا نکو جو مین دیتی ہون / مال دیونگی دو چندان اوسکون
لا محمد کو میرے پاس تو جا / تا اوسے غور سے دیکھون سمجھا
گئی وہ لانیکے لیے سرور کون / یہان خدیجہ نے سنوارا گھر کون
لائی جب عاتکہ اوس سرور کون / لیئے آگے ہو بہت حرمت سون
دلمین بولی کہ جو دیکھی مین خواب / ماہ روشن سو یہی ہے مہتاب
پس پاشاہ کنتین وہ کچھ مال / اوسکی رویت سے ہوئی لے خوشحال
قیمتی کپڑے اپس ہاتھے سون / اوسکی تئین دیکے کہی یون خاتون
اوسکا رہ دیسے تو فرمان بردار / اونٹ پہ اوسکو بٹھا لیتو جہار
جو تو دیکھیگا سفر مین اوس سون / یاد رکھ سب وہ میرے کہہ تون
تا بنی ہاشم و بوطالب سون / نا ہووے شرم و خجالت مجھکون
کر یہ تاکید کری وہ اشرف / کاروان چلا روان شام طرف
جو تھے وہان شہ کے اقارب حاضر / گریہ کرنے کو لگے شہ خاطر
دیکھ یہ حال فرشتے یکسر / بہت رو رو کے کہے اے داور
نین ہے یہ اوج محمد اپنا / شانین جسکی تو لولاک کہا
نین ہے یہ اوج شہ با اکرام / جسکا دو جگ ہے دل سے جا غلام
لیک ہے عشق کا یہ راز و نیاز / تمکو معلوم نہین ہے یہ راز
عتبہ و شیبہ و بوجہل تباہ / قافلے مین اچھے تینون گمراہ
اونٹ پہ اسکو بٹھا مت ہرگز / یہ سلوک اس سے نہین ہے جائز

موٹے کپڑے واسے پاؤن چلا
جو مجھے حکم ہوا ہے اوسکا
نام تھا اوسکا خزیمہ کرکر
بھی ابوبکرؓ عتیق صدیق
مختصر کچھ مین بیان کرتا ہون
لوگ تدبیر کئے بہت ولے
اور پڑا کچھ وہ شہ پاک خصال
دوستان شہ کے ہوے سب مسرور
شام کے ملک بھتر یک جاگے
اور ہوا مہو سے پر خوش آئین
یک راہب کا اتھا حجرہ وہان
روز و شب اوسکو عبادت تھا کام
بام سے بہت شتابی اوترا
شہ جھٹک اوسکو کہا ہو تو دور
ہاتھ مین اوسکے صحیفہ تھا ایک
دوستان شہ کے سنے جب یہ بات
کھینچ کر تیغ خزیمہ بہ شتاب
اونسے راہب کہا اے جمع قریش
یون کتابانسے مجھے ہوئی ہے خبر
دوستان اوسکے ہین دایم مسرور
وہ کہا اوسے ہو نہین اوسکا غلام

تا کرے خدمت و ہر کام ادا
اسطرح اوسکو مین لاتا ہون بجا
عشق رکھتا تھا بہت سر پر
اس سفر مین تھا محمدؐ کا رفیق
شوق سے دو لکے توسن اب اوسکون
یک قدم اپنی نہ جاگے سے ہلے
جلد وہ اوٹھکے چلے رہ فی الحال
من مسرت سے ہوا اونکا پور
قافلے آکے اوترنے لاگے
سبز ہوئی گرد کی بھی اوسکے زمین
دین عیسیٰ پو تھا وہ پاک روان
ذکر مین حق کے وہ رہتا تھا مدام
شاہ کے پاس گیا اور بولا
ایسے نا مانکو نہ لے میرے حضور
کر نظر اومین کہا شہ کو دیک
بہت بچکے کہ کریگا کچھ گھات
آل غالب پو پکارا بخطاب
مجھ سے کیون یون ہے تجھے بغض
کہ جو بیٹھا ہے وہان زیر شجر
ہر دو عالم ہے تا خصم اوسکا جو
صدقے اوسکا مین کرتا ہون تمام

میسرہ اون ستی بولا یہ کلام
تھا خدیجہؓ کا سگا یک ڈلنوا
ایکدم شہ سے نہ ہوتا تھا جدا
اس سفر شیخ وسے از احمدؐ
ہے روایت کہ دو اشتر وہ مین
میسرہ آیہ کہا از سرور
سب سے آگے او لگے چلنے کو
بولے آپسمین کہ رحمٰن و رحیم
شہ گیا ایک سکے جھاڑ تلار
ابر بھی شاہ کے تھا سر اوپر
نام اوس مرد کا تھا نسطورہ
راہب اوس حال کتین دیکھا سب
ہے قسم تجھکو بہ لات و بمنات
کوئی جز اوس سے نہین مجھ پاس
ہے قسم اوسکی کہ بھیجا انجیل
دل مینے اونکے ہوا تب یہ گمان
آئے اوس پاس نبی غالب سب
ہے قسم حق کی ملا نین مجھکون
ہے سگل رسل و نبیا کا خاتم
پس خزیمہ سے وہ راہب بولا
قصہ اوسنا کہا سب اوس سے

نہین تمھارا ہون خدیجہؓ کا غلام
شاہ کے ساتھ اونھین تھا ہمراہ
ولے تھا پاؤن پو اوسکے وہ فدا
لکھی کرامات و خوارق بیحد
بیٹھ گئے سمت ہوشیاری مین
شاہ جا بیٹھے رکھا اوٹھا نیر
دشمنان شہ کے لگے جلنے کو
دیو تھا اوسکو بڑی شان عظیم
سبز و خرم وہ ہوا مثل بہار
سایہ بان سر پو تھا جون چھپر
علم تھا اوسکو کتب کا پورا
صبر اور شکر کو وہ کھویا سب
کیا تیرا نام ہے کہہ میرے ساتھ
سب سے کہتا ہو نہین یون یہ وسواس
حضرت عیسیٰ پو یہ وہ ہے مقبل
کہ وہ کچھ مکر کریگا پنہان
پر غضب ہو کے گئے اوسکیان تب
کار دان کوئی معجز تم سون
اوسکا دین حشر تلک ہے قایم
تجھ سے رکھتا ہے وہ شہ خوشی کیا
پس وہ راہب نے کہا یون اوس سے

راز کہتا ہون مین یک تیرے سون
ہوئیگا کوئی نہ اوسکا ہمسر
میسرہ کو بھی بلایا راہب
پاؤن تل شہ کے جو نکلیا تھا آب
پھر اوسکے بھی کرامات کثیر
کہ محمد نبی یان آویگا
جو کتابا مین کیا تھا مین نظر
ہین اس سرور کے بہت شان حساب
ہے رسولانکا وہ سرور خاتم
ہوونگا دل سے مین اوسکا تابع
لئی مال نفع دو چند انسے زیاد
اور کہا بول تو مجھے سچ بات
خصم اونکا ہون کبھی بتلاتا ہون
شہ کہا ہان وہ نبی اوسکا ویاتین
الغرض بیچ کے سب مال تمام
پہونچے جب آکے بمر الظہران
میسرہ اوس سے بولا یہ بات
وہ کہا یہ ہے طریق خاتون
اوس نے ال اونٹ پو یہ ڈالا مین
اوس نے بوجہل کہا تب یہ مقال
میسرہ بولا ہے وہ اگرچہ صغیر

ولنے اپنے چھپا رکھے اوسکون
اوسکے رتبے سے نہین کسکو خبر
شہ کے احوال کا ہو کر طالب
سایہ گستر جو اٹھا سر پو سحاب
یا کہا اوس سے کیا وہ تقریر
یہ مکان اوس سے شرف پاویگا
اس شہنشاہ مین دیکھا یکسر
اوس سے رکھتے ہین بہت بغض و عناد
اوسکے خاطر یہ ہے عالم آدم
حشر مین اوسکو کرونگا شافع
میسرہ اور ہوا لئی دل شاد
ہے قسم تجھکو بعز او منات
مجھکو پڑتا ہے گذر جب اون پہ
لیگیا میسرہ کو خلوت مین
قصد مکے کا کئے باکرام
میسرے وہان کہا صدیق نہان
بیچ جو ان اونٹ سنوارا خوشنما
کہہ یہ جو مژدہ سنایا اوسکون
کہ ملے سب وہ محمد کیتین
بھیج مت اسکو کہ ہے وہ کم سال
لیک ہے عقل منے سب کا پیر

ہاتھ مین ملک وہ سب لاویگا
اوسکے دشمن ہین یہان یہودان سون
اوس سے میسرہ کا کیا استفسار
شاہ جس ظرف منے ڈالا ہات
سنکے یہ بات کہا نسطورا
شوق سے اوسکے ملاقات کئے ہین
تجھکو کرتا ہون وصیت اب مین
پس کہا اوس سے قسم کھا اول
کا شکے بعث لگ اوسکے مجھکون
میسرہ حکم سے راہب کے تب
نقل ہے یون کہ وہان با مختار
شہ کہا مجھکو نہ دے یہ سوگند
شہ سے بولا وہ کہ ہے سچ تیری بات
بولا اوس سے کہ یہ تیرا ہمراہ
راہ مین ابر نبی کے سر پہ
بھیج احمد کو خدیجہ کے حضور
اوس سے صدیق کہا بول تو اب
قافلہ آئے ہے خوش خاتون
واسطے اوسکے کہ اس سرور سون
عمر مین اپنے کیا نین وہ سفر
الغرض اونٹ پو چڑہ شاہ جہان

سارے عالم پو ظفر پاویگا
اونکی آفت سے حفظ کرو اوسکون
شہ کا احوال کیا وہ اظہار
ہوتے تھے اوسمین بہت برکات
علم اس سر کا تھا مجھکو پورا
یہان بنایا تھا یہ جگہ کیتئین
ہرگز اسکو نہ لیجا شام کیتئین
ہے وہ اس دور کا بیشک مرسل
دیوے تقدیر امان مرنے سون
مال جو تھا سو وہان بیچا سب
یک یہودی نے کیا تھا تکرار
خوار کوئی چیز نہین ان مانند
ہے تو مکے کا مگر اے خوش ذات
ختم ہے سارے رسل کا واللہ
مثل اول کے تھا سایہ گستر
دیکھتا اوسکو بشارت سے سرور
کس نے ال اونٹ پو ڈالا یہ سب
دیتی ہے اونٹ کو باساز اوسکو
فایدے بہت ملے ہین ہمکون
شاید وہ جائیگا کہین میسرہ
وہانسے مکے کو ہوا جلد روان

جب گیا قطع شہنشاہ کچھ راہ
جلد جبرئیل کو بھیجا ذوالمن
راہ سے ہٹ لیجا یک دم مین
وقت دوپہر کے آیا سرور
قصر کے سامنے جب آیا شاہ
سخت اوس وقت اٹھی گرم ہوا
اتنے مین شاہ گیا اوسکے گھر
خوش ہو شہر کو بلائی خاتون
کام اس بار ہوا کئی خوشدل بات
میسرہ کو وہ لکھی جلد جواب
میسرہ سے وہ کہا یون ملعون
شہ خدیجہ کا دیا نامہ جب
تب ہو شرمندہ کہا وہ ملعون
جلد بھیجا وہ لعین اپنا غلام
آگے کئی روز کے احمد آگر
سخت شرمندہ ہوا وہ ملعون
میسرہ بہت سراپا شہ کو
مال کا نفع ملا جو اوس سال
دس ہزار اوسکو دئے درہم او
جو تجارت مین ملا سو اوس بار
بہت ہوئی دل مین تمنا اوسکون

آئی نیند اوسکو یکایک ناگاہ
جلد جا پہونچ تو اب احمد کن
لا سلامت سے بھی وہان جلدی سین
جلد تر برق سے مکے کے بھتر
جا پڑی اوسپو خدیجہ کی نگاہ
سر اوپر ابر اوسے چھتر ہوا
باندی یک جاکے کری اوسکو خبر
شہ دیا میسرہ کے نامے کون
یہ محمد کی اتھی سب برکات
پھر محمد کو چلائی بشتاب
قول کو میرے نہین مانیا تون
خوش ہو ابوجہل کو وہ بولا تب
نہین ہے اس خطے پہ تیقن مجھکون
جا خدیجہ سے منگا وہ انعام
اونٹ لے مجھ سے ہوا راہ سپر
دل ہوا اوسکا یہ غم سے پرخون
وہ رسالت کے لگن کے مہ کو
سنکے یہ بات ہوئی وہ خوشحال
تا وہ کس سے نہ کہے بات یو
تھا وہ القصہ بلا حد و شمار
کہ کرے اپنا نکاح سرور سون

یک زمان اونٹ پو سویا سرور
لے اس ہاتھ مین اوشتر کی مہار
الغرض آنکے جبرئیل امین
تب خدیجہ لئی عورات کے سات
دیکھی آتا ہے یک اشتر کا سوار
پوچھی عورات سے آتا ہے کون
کہ محمد ہے سفر سے آیا
اوس صحیفے کا اتھا یہ مضمون
سب صحیفے کو پڑھی جب خاتون
شاہ اوسی روز گیا میسرہ کن
آخر احمد ہے گیا راہ کو بھول
اے ابوجہل کیا تو گم راہ
کیون مجھے ونکے چلایا یکدن
سخت برہم ہو اوسے کہی خاتون
ہوگئے شرمندہ وہ ناپاک چلا
کاروان بعد کتے دن یہ ظفر
رہ مین سرور سے جو دیکھا تھا عیان
میسرہ کو وہ کہی کئین مت بول
جو متاع شام ستی وہ لایا
جب خدیجہ نے نجھائی یہ چال
ایک زن عقل مین تھی بے ہمسر

راہ کو چھوڑ گیا اونٹ پھر
لا اوسے جلد رہ راست منجہار
لے تہیا اوسکی گیا طے وہ زمین
بیٹھکر قصر پو کرتی تھی بات
تھا سبک سیر بہت بجلی سار
بولی شاہا یہ ہے محمد شہ کون
کاروان سیتی بشارت لایا
کہ ملا نفع بہت اب ہم کون
اونٹ با ساز دیا سرور کون
خوش ہوا دیکھ ابوجہل کا من
میسرہ سخت ہوا دل مین ملول
ہے رہ راست پو ثابت وہ شاہ
بھیجتا ہو نہین کسی کو اس چھن
کیا تو کرتا ہے تمسخر مجھ سون
بعد کئی ونکے وہ ملعون ستے ملا
آیا خاتون کی منزل کے بھتر
سر بسر اوسکا کیا اوس سے بیان
اس حکایات کو رکھ یاد یہ قول
نفع اوسکا بھی نکے مین پایا
اور سنی شاہ کے اوصاف کمال
نام تھا اوسکا نفیسہ کر کر

بولی اوس زن کو بلا کر خاتون
دلین جو قصد ہوا تھا اوسکون

دلکے تئین دیکے خدیجہ کے سرور
وہانسے اوٹھ آئی وہ سرور کے حضور

فضل سے حق کے ہوا ہے تو جوان
کیون نہ کرتا ہے تو عقد اے سلطان

وہ کہی ہووے اگر کوئی عورت
ہو اوسے سیرت خوب اور صورت

خرچ کا کبھی نہ پڑے تجھپر بار
کیا تو کہتا ہے اب اے شاہ خیار

ویسی عورت ہے خدیجہ بیشک
ہے کمالات مین عورات مین یک

تجھسے راضی ہین اوسے کرتی ہون
بول یہ بات وو تھی وہ وہان سون

بھائی اور عم کو بلا کر بولی
بھید کو لگے او نمون کن کھولی

لینے لے ساتھ الس خویشانکون
کہ فلان وقت بجز میر یان تون

دنگ اس فکر مین تھے سب فریق
آیا اون پاس یکایک صدیق

پس ابوبکر کہا شہ سے تد
مجھکو یک بھیجا تیرا جد

مجھکو بولا تھا وہ جب احمد کون
ہووے در کار تو دے اوسکو تون

اور خدیجہ بھی کری جلد روان
واسطے شہ کے لباس شاہان

ہے روایت کہ وہ پیسے اور بہتان
تھے ابوبکر کے بیشک و گمان

پس ابوبکر کو بولا سرور
آمیرے ساتھ خدیجہ کے گھر

خوش ہوا اپسکو یہ ساری خاتون
گھر کیتین اپنی سنواری خاتون

لولو اور زر سے رکھی طبقان
تا نثار اوسکو کرے شہ کے اوپر

بیاہ کا اوسکے ہوا والی عم
عمرو تھا نام جسے اے اکرم

حمد حق کو کر کیا ہے ہمکون
آل ذبیح و خلیل اللہ سون

اور دیا کعبہ کر احسان ہمکو
اور کیا اوسکا نگہبان ہمکو

اور یہ لوگا نکا کیا ہمکو رئیس
لوگ سب تن ہین ہمین ہے سیس

بولی تو خوش ہوین اب جاتی ہون
اوسکو اس بات اوپر لاتی ہون

بولی اے شاہ تو فرما مجھ کون
کیا سبب بیاہ نہین کرتا تون

شہ کہا مال نہین میرے کن
کسطرح بیاہ کرون مین اے زن

مال رکھتی ہے بہت اور کمال
شرف و فضل مین نہین اوسکو مثال

شاہ بولا ہے کہان ویسی زن
وہ کہی سن تو اے سالار زمن

شہ کہا اوسکا کرون کیون مین پیام
وہ کہی مین تیرا کرتی ہون کام

پس کہی جا کے خدیجہ کے حضور
سنکے یہ مژدہ ہوئی وہ مسرور

بھیجی یک شخص کیتین وہ سرکن
خواستگاری کے بدل وہ موہن

خوب کپڑے نہ تھے تب شاہ کنے
اس بدل سب وہ پڑے رنج منے

بولا پاتا ہون مین تیرے مین ملال
شہ کہا کھولکر اوس سے احوال

کہ ہزار اوسکے بہتر تھے دینار
اور کہی بہتان ہین باتقش و نگار

خوش ہو سرور نے لیا ہے وسواس
تن اوپر اوس سے کیا اپنا لباس

شاہ بولا کہ نہ پہنون گا مین
جز ابوبکر کے کپڑیان کے تئین

دفع منت کے بدل وہ خوشخو
شاہ کے جد کا لیا نام انکو

الغرض پہنکے شاہ خوب لباس
لے عزیزان کو گیا اوسکے پاس

واسطے شاہ کے وہ باانداز
فرش دیبا کا کری پا انداز

شہ کے آنے سے بہت ہو دلشاد
کئی کنیزان کری وہ آزاد

اسطرف شہ کا چچا خاطر خواہ
لے فصاحت سے پڑھا خطبہ بیاہ

جان لگ اولاد ہین از سعد مضر
ہمکو اون سب مین کیا ہے بہتر

روز و شب وہ حرم امن و امان
ہے حفاظت مین ہمارے ہر آن

بولتا ہون مین پس از حمد صمد
کہ میرے بھائی کا بیٹا احمد

اوسکے مانند نہیں ہے کوئی مرد — سب کمالات میں ہے بیشک فرد
گرچہ اوس پاس نہیں ہے کچھ مال — حد ستی اوسکا زیادہ ہے کمال

مال سایہ کے ثمن ہے زائل — باندھتا ہیں ہے دل اوسپر عاقل
جانتے ہیں تمھیں احمد کو سب — اوسکا ظاہر ہے حسب و نسب

وہ کیا اپنا خدیجہؓ سے بیاہ — لوگ اس بات اوپر سب ہیں گواہ
پھر اوسکا میں بندھا ہے تکرار — اسقدر نقد ہے اور یہ ہے اودھار

بھی قسم ہے یہ بڑا شاہ کریم — ہوئیگی اسکو بڑی شان عظیم
جب وہ خاموش ہوا خطبے سوں — عم خدیجہؓ کا پڑھا خطبے کوں

پس کہا سچ ہے یہ باتاں بیشک — نہ خلاف اسمیں کریگا کوئی یک
کر دیا بیاہ خوشی سے اب میں — مصطفےٰ ساتھ خدیجہؓ کیتیں

جب ہوا عقد مبارک باہم — سکو نہان کیا شہ کا غم
بے تکلف سے کھلایا سکوں — خوش ہوئے لوگ سب اوس شادی سوں

باندیاں گھر میں خدیجہؓ کے سب — دف بجاگائیں بصد فرح و طرب
مبلغ پھر کو [illegible] — چار سو زر کے اتنے سب دیا

نذر سرور کی کری سب وہ مال — کام سے اوسکے ہوا شہ خوشحال
جب ملا مال وہ سب سرور کوں — فقر جاتا رہا بوطالب سوں

در بیان احوال آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ازین عمر تا چہل سال

شہ کے اس عمر ستی تا چہل سال — لیکن کرامات دسے در ہر حال
پانزدہ سال اول بیشک [illegible] — سنتا تھا غیب سے آوازاں کوں

لیک کوئی شخص نہ ہوتا تھا عیاں — چشم پر شاہ کے روزاں و شباں
اور آگے وحی کے وہ سات برس — ہر زمان نور [illegible] تھا سرس

دیکھ اوس نور کو خوش ہوتا تھا — دل لگے ند وسے تئیں کہوتا تھا
اور ہوا وحی کا جب وقت قریب — [illegible] گذرتا تھا عجیب

اوس شہنشاہ ستی وقت گذر — اسطرح بولتا تھا سنگ و شجر
یا رسول اللہ تیرے پر و برات — ہوتے مولا سے سلام و صلوٰۃ

اور اوس وقت میں گر کہیں تنہا — وہ شہ کون مکان جاتا تھا
آتا تھا غیب سے اوسکو آواز — یا محمد کہ اے اہل نیاز

گرچہ کرتا تھا ہراسان ہو نگاہ — سیدہ اور داویں طرف اپنے شاہ
کوئی نہ آتا تھا نظر میں اوسکوں — گھر کو جاتا تھا شتابی وہاں سوں

جاکے کہتا تھا خدیجہؓ سے یہ بات — اور کہتا مجھکو نہوے کچھ آفات
کرتی تھی شہ کو تسلی خاتون — کچھ نہ ہوئیگا یا حضرت تجھکوں

جمع رکھ خاطر پاک اے سرور — دیویگا خیر تجھے لئی داور
بھی روایت ہے کہ از گیارا سال — بیس پچیس تلک در ہر حال

حکم سے حق کے تھا جبرئیل کریم — اوس شہنشہ کا شب و روز ندیم
جان وہ جاتا تھا شہ عالی ذات — جبرئیل اوسکے کبھی رہتا تھا سنگات

سن چھبیس ستی تا چہل سال — تھا سرافیل وہ شہ کے دنبال
[illegible] — [illegible]

اور آگے وحی کے اوس چھ برس پر — چھ مہینے تلک اے نیک سیر
خواب ہوتے تھے بہت سے تازہ — کوئی اوس [illegible] تھا

خواب جون دیکھتا تھا شاہ زمن — ہوتا پیدا ہی تر وہ صبح ثمن
اور آگے وحی کے [illegible] — جاکے [illegible]

اسپو اوس کوہ مین جبریل اوترا
ماجرا اوسکا بہت ہے لنبا
مختصر اوسکا مین کرتا ہون بیان
سن اوسے شوق سے وو لگے بیجان

در بیان ابتدای بعثت و نبوت آن حضرت و نزول جبریل بہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

ہے روایت کہ خدیجہ خاتون
دیتی تھی ستو سے توشہ کو لنا
لیکے وہ توشہ شہ جان افروز
خلوت اوس کوہ مین کرتا سہ روز

بعد سہ روز کے گھر کو آتا
توشہ لیے پھر وہ جبل مین جاتا
یکبیک پھرکے دن وہ اکمل
روز دہم ز ربیع الاول

عمر تھی اوسکی چہل تب بے قیل
اسپو اوس کوہ مین اوترا جبریل
اوس پہ پنج آیت اقرا لایا
گھر کو تب اپنے شہنشہ آیا

بیحد آیا تھا عرق سرور پہ
آ خدیجہ کو سنایا یہ خبر

در بیان فترت وحی و ذکر نزول سورہ مدثر و حکم دعوت و رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بعد اس حال کے تا تین برس
فترت وحی ہوئی اے باہوس
یعنے سرور پہ نہ لایا جبریل
وحی تا تین برس بے قیل

وحی نہ آنے سے سالار انام
تھا غم و درد مین بیتاب مدام
جاتا تھا کوہ اوپر ہو غمگین
تا وہ آپس کو گرا دے بزمین

اوسپو جبریل ہویدا ہو تب
کہتا تھا یون تو نہ ہو محزون اب
تو بلا شک ہے رسول اللہ
دین تیرا ہے رواہی تا ماہ

شاہ اوس بات سے تسکین پاتا
پھر ہو بیتاب جبل پہ جاتا
پھر تسلی اوسے دیتا جبریل
ہوتا اوس وقت اوسے صبر جمیل

بعد اس دیر کے اسے نیا سے
سورۂ مدثر اوتری اوسپہ
حکم دعوت کا کیا اوسکو حق
کر دیا اوسکو رسول مطلق

ہے روایت مین کہ یکبار آیا
آیا جبریل بہ نزد سالار
مارا جلدی سے زمین پر وہ پا اون
چشمہ یک نیر کا نکلا اوس ٹھان

کر وضو اوس سے پڑھا دو رکعت
بعد اسکے وہ کہا با حضرت
یون وضو کرکے دو رکعت پڑھ تون
فرض ہے تیرے اوپر ہولا سون

بہت مدت تلک اسے با جمعیت
فرض تھین اون کو بہی دو رکعت
اور تھین فرض دو رکعت در شب
چار رکعت تھین یہی واجب سب

فرض ہوئین سبکے اوپر پانچ نماز
شب معراج مین اسے صاحب راز

در ذکر آنانکہ اول بر آن حضرت گرویدند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہم

اول لیا یا خدیجہ خاتون
لائی ایمان مقدم سب سون
علی و زید و ابوبکر و بلال
لائے ترتیب سے ایمان بحال

بعد ازین سعد بہی عبد الرحمن
اور طلحہ و زبیر و عثمان
رہنمائی سی صدیق کے سب
پائے ایمان تھا بیکدم منصب

جب ہو کسبعت تھا یہی طاق
اسلمہ پہ ابو عبیدہ سباق
بعد ازین عامر و دیگر احیار
ہوئے ایمان سے مشرف اسے یار

چہپتے تھے شاہ کے اصحاب تمام
غار اور کوہ مین چہپ اوسمار
شہ بہی دعوت مین کرتے تھے چہپ
اپنے جا لیتے تھے کفار خموش

دربیان وقایع سال چہارم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سال چہارم میں فی انذر فاصدع | اتری جب آیہ پو کیا سبکو جمع
آیتاں دولون سنایا اونکو | بہت دوزخ سے ڈرایا اون کو
اونکے دیوانکو دیا وہ دشنام | ہوئیگا اونکا کہا بد انجام
بولا اے سارے قریش عربان | ہیں ضلالت میں ثقلین سرگردان
جدو آبا تھے تمہارے گمراہ | ہو اب جلد خدا سے آگاہ
رسمونکو کفر کے تم جاؤ بھول | بت پرستی کے اوپر ڈالو دھول
جب یہ ارشاد سنے ہیں کفار | اوسکے ایذا پو کئے ہیں اصرار
باندھے سب اوسکی عداوت پو کمر | فکر میں اوسکے پڑے شام و سحر
اوسکو آزار بہت پہونچاتے | ہر گھڑی اسپو بلا ایک لاتے
الغرض اوسکے لئے وہ کم ظرف | زر و زور اپنا کئے سب صرف
اوسکے اصحاب کو دیتے تھے عذاب | کرتے تھے تلخ اونھو پر خور و خواب
کرکے اس جور اوپر صبر رسول | دعوت حق سے نہوتا تھا ملول
سب وہ آزار و جفا سہتا تھا | اونکا بہبود بہت چہتا تھا
حق دیا اوسکو تحمل ایسا | کہ وہ سب جور و جفا کو سہتا
بھا ابوطالب و سرور کا عم | جان نثار اوسکے اوپر تھا ہر دم
ہر گھڑی بہت منایا اوسکون | شر سے اونکے بچایا اوسکون
جان و دل سے تھا فدا اوسپہ | دفع کرتا تھا اوس سے ہر شر
گھر میں کرتی تھی خدیجہ خاتون | بہت تسکین و دلاسا اوسکون
کرتی تھی اوسکے غم و درد کو دور | دلکو رکھتی تھی اوسکے مسرور
سارے امت کی طرف سے مولا | دیوے اس سابقہ دین کو جزا

دربیان وقایع سال پنجم و ششم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ظلم کفار ہوا بے حد جب | پانچویں سال میں بماہ رجب
سارے اصحاب بحکم حضرت | لئے مکے سے حبش کو ہجرت
کوئی بھی غیر علی و صدیق | میں تھا اسحال میں سرکار رفیق
پہنچے جب ملک حبش میں وہ کرام | پائے وہاں بہت سرور و آرام
بادشہ وہاں کا نجاشی اے یار | اونکی تکریم کیا ہے بسیار
بعد اوسکے جو کوئی ایمان لائے | بے تامل وہ حبش کو جاتے
تا ہوئے پورے برس وہ سب | زن و اطفال سے آ بوجہ ثواب
سال ششم میں حمزہ و عمر | لائے ایمان بصد کر و فر
اونسے اسلام نے قوت پائی | شوکت و حشمت و عزت پائی

دربیان وقایع سال ہفتم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتوان سال ہوا جب آغاز | سب قریش اور عرب آدمساز
عہد آپس میں لئے تھے اوس دہات | کہ بنی مطلب و ہاشم ساتھ
ترک بیع و شری اور شادی | اور وہ بیچ مکہ بسا دین وادی
عہد نامے کہتیں لکھوائے | اور اوسے کعبے اوپر لٹکائے
وہ دونوں قوم نبی کو لیکر | جارہے کوہ کے غاران اندر
رہے وہاں تین برس کچھ کم و بیش | رات دن اونکو تھی تنگی درپیش

دربیان وقایع سال ہشتم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آٹھوین سال مین سورۂ روم | اوتری سرور کے اوپر کر معلوم | فارس و روم مین تھا جنگ و صدم | روم پر پائے ظفر اہل عجم
حق وہ سورہ مین لکھا ہے طالب | ہوینگے روم بفارس غالب | رومیان سات برس گذرے پہ | فارسیان کے اوپر پائے ظفر

دربیان وقایع سال نہم و دہم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال نہم مین رسول مختار | فارسی قوم کو لے آیا بہار | حق کیا دور بلطف و افضال | ہاشمی مطلبی سے جنجال
نوین مہینے مین وہ ارسال دہم | مرگیا شہ کا چچا بوجہو تم | تین دن اوسکے پیچھے سن اتون | گئین جنت مین خدیجہؓ خاتون
دکھ شہنشہ کو ہوا تھا بھاری | کہ نہ تہا کوئی کرے تا یاری | اور اوسی سال وہ شاہ آگاہ | عائشہؓ ساتھ کیا اپنا بیاہ
کافران دینے لگے بہت آزار | کہ بیان اوسکا ہے لکھنے بھار | تین مہینے پیچھے شہ اوس غم سے | گیا غمگین ہو طرف طائف کے
سفہا بھی وہانکے ستائے اوسکو | جہل سے بہت دکھائے اوسکو | بہت وہ اداس ہو پھر اوہانسے شاہ | ایک مناجات کیا ہے در راہ
وہ دعا درد و الم سے ہے بھرپور | دلکو اندوہ سے کرتی ہے چور | اوترا اوس راہ مین شہ پہ جبرئیلؑ | اوسکے تئین بہت منایا بے قیل
اور کیتک ملایک آئے | بہت وجہونسے اوسے سمجھائے | حکم ملنگے کہ پہاڑونکو اوٹھا | ڈالین کفار اوپر اونکو بجا
جوش شفقت سے وہ ابر رحمت | اونکو ہرگز نہ دیا یہ رخصت | اور ہوئے اوس سے وہان کئی اعجاز | تا دل اوسکا ہو سکونسے دمساز
اور اوسی راہ مین اوسی سال جن | ہوئے بشبہہ مسلمان اوس چہن | اور اوسی راہ کے درمیان عداس | لایا ایمان نبی کے آپاس
| اور اوسی سال مین وہ شاہنشاہ | بنت زمعہ سے کیا اپنا بیاہ |

دربیان وقایع سال یازدہم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیارہوین سال مین شاہ عالم | سب عرب سے کہا در ہر موسم | تا کرین دین کبتین اوسکے قبول | اور کرین اوسکی کمک از ہر حول
اوسکی دعوت کو نہین مانا کوئی | قدر اوسکی نہ پہچانا کوئی | اور اسی سال کے آخر سے یا آ | آئے چھے شخص ز قوم انصار
| اوسنے بھی شاہ کہا جا اسطور | لائے سرور پہ وہ ایمان فی الفور |

دربیان وقایع سال دوازدہم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارہوین سال مین آئیک معراج | اوس شہنشہ کو ہوا ہے معراج | ہے بیان اوسکا مطول اے یار | ہوتا تفصیل کو اوسکے طومار
اور اسی سال بہ نزد شاہ فرد | آئے انصار ستی بارہ مرد | سرور دین کی قبولے دعوت | اور دل و جان سے کئے وہ بیعت
بھیجا عبداللہ مصعب کو شاہ | جانب طیبہ اونھونکے ہمراہ | تا وہ قرآن پڑھاوین سبکون | دین کے احکام سکھاوین سبکون

پایا اسلام مدینے مین ظہور
ذکر سے شہ کے تھا ہر گھر معمور

در بیان وقایع سال سیزدہم از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرھوین سال مین اے نیکوکار
شاہ اونسے کیا بارا سردار
کہا یاران سے کہ حق از رحمت
جتنے اصحاب تھے نزد بہتر

آئے اوس سے اوپر پانچ انصار
نقیب اونکا نقیبا ہے اے یار
کیا تم واسطے داعی ہجرت
گئے وہ جلد مدینے کے بہتر
حق کیا اونکی ثنا در قرآن

صدق لائے اوس اوپر لا ایمان
جو مدینے کے بہت سے سکان
جاؤ وہان آپنے اخوانکے پاس
یون کئے اونکا مدارا انصار
اور نبی اونکو سراہا ہر آن

سب کیئے اوس نبی عہد و پیمان
لائے سالار کے اوپر ایمان
عیش و راحت سے رہوئے وسوا
کہ مدینہ اوسے پہوچا ہے اسے یار

ذکر وقایع سال چہاردہم در بیان ہجرت آن حضرت بمدینہ یا سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم

چودھوین سال مین وہ جہان فخر بشر
رہے مین اور شہر مدینے کے بہتر
اوس مکان بیچ رہا دن چودا
روز پنجشنبہ وہانسے سرور
بعد ازین شہر مین آیا سرور
جلد کوہی زمین لوسے بنوایا
کر دیا صلح و کیا کئی شرطان
اور مواخات کیا شاہ جہان
ہوئی اوس سال مین شرع اذان
اور اسی سال ہوا فرض جہاد
ہوئی وس جنگ مین آیا لڑائی

شہر مولود مینے پیر کے روز
مسجد بہت ہوئے از سرور
وہان کیا مسجد تقوی کا بنا
چلا ہے قصد مدینہ کر کر
ہو گیا اوس سے وہ بیت المعمور
اور حجرات کا ڈالا پایا
عہد نامے کو لکھایا اوس آن
اس برس بیچ میان یاران
اور عبداللہ دیگر سلمان
اوس شہنشہ کے اوپر کہ تو پائی
باقی جنگو نہین نہیں ہوئی آنجا
یہ جہادات سن آ اہل ادب

لیئے بوبکر کو اپنے ہمراہ
جد مدینے کے وہ جد مین پہونچا
جو مدینے مین رہے تھے انصار
رہے مین جمعہ کی پڑہا ہے وہ نماز
اول آئے تھے ہی وہ شاہ والا
اور اوسی سال مین شاہ جانے
اور اوسی سال کیا شاہ عرب
اور اسی سال گیا خلد بہار
لائے اس سال مین ایمان آیا
اوسکے غزوات تھے سب ستائیس
جو لڑائیا نہین گیا نہین وہ ریا
ہوئے دس سال منے فراغ سب

کیا طیب کیطرف اے آگاہ
بیگمان پہلے قبا مین اوترا
آملے شاہ سے وہان آ ہشیار
اول جمعہ بھی ہے سن یہ راز
مسجد خاص کا پایہ ڈالا
مومنان اور یہودیان میانے
اہل و اولاد کو مکے سے طلب
اسعد و خاص نقیب انصار
ہین وہ سرور کے صحابہ مین کبار
کہ اتھا اونین وہ بانفس نفیس
ہے عدد اوسکا تو سن سینتالیس

در بیان وقایع سال دوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال دوم میں ہے قال و قیل ۔ ہو گیا قبلہ بلاشک تحویل
اور اسی سال سنو اے یاران ۔ ہو گئے فرض صیام رمضان
اور اسی سال میں بے تکرار ۔ صدقہ فطر ہوا فرض اے یار
اور اسی سال ہوا غزوہ بدر ۔ ہے بڑی جسکی بہت عزت و قدر
اور اسی جنگ کے بعد اے جان ۔ لایا عباس بھی پر ایمان
اس غزا میں ابوجہل لعین ۔ قعر دوزخ مین ہوا گوشہ نشین
بیگمان اول بعثت مین شاہ ۔ کر دیا تھا اوسے عثمان سے بیاہ
ابن شیبہ و پسر سفیان کا

تھا اول بیت مقدس قبلہ ۔ پس ہوا کعبہ اقدس قبلہ
اور اوسی سال مین زہرا کا شاہ ۔ کر دیا حیدر کرار سے بیاہ
صدقہ فطر کے بعد از سن بات ۔ ہو گیا امت اوپر فرض زکوٰۃ
آلڑے اوسمین ملک با کفار ۔ بدریان سب ہین بہشتی اے یار
تھے قریشوں مین جو کفار کبیر ۔ ہوئے اوس جنگ مین مقتول و اسیر
جب پھرا بدر سے وہ سالار ۔ گئی تھی جنت کو تبین رقیہ اے یار
اور ابورافع و ابن الاشرف ۔ گئے ہو مقتول جہنم کی طرف
مارے جا کر لیے آتش مین جا

در بیان وقایع سال سیوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اول سال سیوم شاہنشاہ ۔ ساتھ حفصہ کے کیا اپنا بیاہ
اور اسی سال کیا ہے وہ شاہ ۔ ام کلثوم کا عثمان سے بیاہ
اور اسی سال ہوا جنگ احد ۔ جسکے شہدا کو ہے رتبہ بیحد
قصہ بیر معونہ اے یار ۔ ہے اوسی سال مین بے تکرار

اور اسی سال وہ روح الارواح ۔ ساتھ زینب کے کیا اپنا نکاح
اور اوسی سال ہوا ہے پیدا ۔ سبط اکبر حسن آن نور ہدا
اور اسی سال ہوا جنگ نضیر ۔ اور کئی جنگ دگر بے تاخیر
اور ہوئی اوس سال مین نازل ورنا ۔ بیگمان آیت تحریم شراب

در بیان وقایع سال چہارم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سال چہارم مین ہوا ہے نازل ۔ حکم قصر صلوات اے کامل
اور اسی سال ہوا ہے پیدا ۔ سبط اصغر کہ ہے شاہ شہدا
اور اسی سال علی کی مادر ۔ فاطمہ بنت اسد خلد اندر
اور اسی سال مین ہے بیکم و بیش ۔ غزوہ مصطلق اے صفوت کیش
اور اسی جنگ مین اے بھائی ۔ آیت حکم تیمم آئی
بھیج مولا نے بہت سے آیات ۔ عایشہ کی کیا پاکی اثبات
اور اسی سال کے آخر در باب ۔ جنگ خندق ہوا یعنی احزاب

اور اسی سال وہ جگ کا سایہ ۔ ام سلمہ کو نکاح مین لایا
اور اسی سال موا عبد اللہ ۔ سرور دین کا نواسا اے آہ
اور اسی سال ہوا ہے دمساز ۔ خوف کے وقت جو ہے حکم نماز
ہوئی اسی جنگ مین اکرو شندل ۔ سورۂ شرح منافق نازل
اور اسی جنگ مین آیا ران ۔ قصہ مشکل افک و بہتان
اوسکو بہتا نے کیا ہے وہ پاک ۔ جو کہے جھوٹ کیا اونکو ہلاک
ہوئے اس جنگ مین انیک عجب ۔ معجزے بہت عیان از سرور عرب

اوسہوا جنگ قریظہ اے یار	بعد اوسکے نہین اوسمین تکرار	اور اسی سال منے سعد موا	جسکے مرنے سے ہلا عرش خدا

دربیان وقایع سال پنجم از ہجرت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال پنجم منے اے دوست سمجھ	فرض مولا نے کیا ستّ حج	اور اسی سال منے اے آگاہ	حق کیا شاہ کا زینب سے بیاہ
اوسکی تزویج کی ہے شان جلیل	تحفہ مین اوسکے کیا ہون تفصیل	اور ترے اوس بیاہ مین آیات حجاب	معنیان اوسکے مفصل دریاب
	ہے اسی سال منے آخوش ڈہنگ	دومۃ الجندل ولحیان کا جنگ	

دربیان وقایع سال ششم از ہجرت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال ششم مین ہوئی اے یاران	سب پہ مشروع نماز باران	اور صلوات خسوف و کسوف	سنت اس سال ہوئی ہے معروف
ہوئی اس سال مین نازل اے یار	بیگمان آیت احکام ظہار	اور اسی سال مین وہ قضیہ ہے	جسکے تئین نام حدیبیہ ہے
اہل تحقیق کو اے صاحب دین	ہے حقیقت مین یہی فتح مبین	اہل مکے سے کیا صلح رسول	ہوا اس صلح سے حاصل مامول
اور اس صلح منے بے تکرار	شہ کیا بیعت رضوان اے یار	اوسکے پندرہ سو تھے تب اصحاب	سب وہ بیشک ہین بہشتی دریاب
خالد و عمرو عقیل و عثمان	لائے آ صلح کے بعد از ایمان	اور اسی سال مین ہے بے تکرار	غزوۂ ذی قرد ہے بپا شعار
اور اسی سال منے ثابت کہو ن	بیگمان قصہ عرنیان سون	اور اسی سال مین ام رومان	اہل صدیق مری ہے ایجان
اور اسی سال کیا زید غزا	بیگمان قوم فزاری پر جا	اور اسی سال مین شاہ دو جہان	سارے شاہونکو لکھا ہے فرمان

دربیان وقایع سال ہفتم از ہجرت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتوین سال مین اے نیک سیر	سرور دین کیا فتح خیبر	بوہریرہ یہ غزا مین آیا	شرف اسلام کا جلدی پایا
فتح کے بعد حبش سے اصحاب	ملے خیبر مین شہنشہ سے شتاب	ہے اسی سال کے آخر اے یار	غزوۂ ذات سلاسل کا شمار
	اور اسی سال کے آخر خوش شب	ہے قضا عمرہ کا اے اہل ادب	

دربیان وقایع سال ہشتم از ہجرت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آٹھوین سال مین سالار بشر	اپنی مسجد مین بنایا منبر	اور اسی سال مین شہ کی دختر	بیبی زینب گئی جنت اندر
اور اسی سال مین اے سامع	غزوۂ موتہ ہوا ہے واقع	اور اسی سال مین اے صفوت کیش	غزوۂ خبط ہوا بے کم و بیش
اور اسی سال بماہ رمضان	فتح مکے کو کیا شاہ جہان	بعد اس فتح کے ہے جنگ حنین	جنگ اوطاس ہے پیچھے بے عین

بعد اوسکے ہے جنگ طائف　　اور ہوئے بہت امور آ عارف
اور یاران کو کیا شاہ روان　　توڑین تا جو ہین عرب بیچ بتان
سب وہ دیوان کیتین جا کر توڑے　　ایک بت کو بھی کہین نین چھوڑے
اور اسی سال مین کعب عبا کیا　　لائے اسلام نبی کے آ پاس
اور مولود ہوا ابراہیم　　گل گلزار رسالت کا شمیم
اور اسی سال وہ کچھ آگے سالار　　چو طرف فوجونکو بھیجا بسیار

دربیان وقایع سال نہم از ہجرت آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال نہم مین وفود آئے بہت　　ایمان اس شاہ اوپر لائے بہت
نام اس سال کا ہے سال وفود　　معنی اسکی ہے جماعت سن وود
جو وفود آئے ہین تر دسالار　　ساٹھ سے کچھ ہے زیادہ آیار
اور اسی سال مین ہے جنگ تبوک　　جسکی سختی مین نہین ہے کچھ چوک
اس سبب سے بکلام علام　　اوسکیتین ساعت عسرت ہے نام
اور اسی سال مین سر قریکے سہ یار　　رہے دور اس ستی آئیک اطوار
آخر اونکی ہوئی توبہ مقبول　　دلمین اس نقل سے لگتی ہے ہول
اور اسی سال مین بھی شاہ جہان　　بہت عہدونکو لکھا ہے فرمان
اور اسی سال مین وہ نور خدا　　رہا ازواج سے یکماہ جدا
جب ہوئی آیت تخییر نزول　　سب کئے ہین وہ شہنشہ کو قبول
اور اسی سال مین اوترے ہے بیان　　آیت حکم لعان از قرآن
اور اسی سال ہوا ہے عاجز　　قصہ غامدیہ اور ماعز
اور اسی سال مین ام کلثوم　　گئی جنت سے نکر تو معلوم
اور اسی سال نجاشی آ یار　　اور باقی مین گیا ہے ہشیار
شہ جنازے پہ پڑھا اوسکے نماز　　اس شرف سے کیا اوسکو ممتاز
اور اسی سال مین جان ابن ابی　　قعر دوزخ مین جگہہ پایا ہے

دربیان وقایع سال دہم از ہجرت آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال دہم مین جریر آیا ہے　　شرف اسلام ستی پایا ہے
بے نہایت تھا جمال اوسکا جب　　اوسکے تین یوسف امت ہے لقب
اور اسی سال مین سالار زمین　　بھیجا حیدر کیتئین سوئے یمن
اور اسی سال مین مسلم مغضوب　　شاہ عالم کو لکھا ہے مکتوب
اور اسی سال کیا بالاجماع　　سرور کون و مکان حج وداع
جب وہ اوس حج مین کیا سبکو وداع　　یہہ لقب اوسکا ہوا غیر نزاع
اور اسی حج مین ہوئی یوم تم　　نازل یہ آیت اکملت لکم
ہوئے اس سال وقایع بسیار　　خاصکر حج مین بلا حد و شمار

دربیان وقایع سال یازدہم و ذکر انتقال سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیارہوین سال سنے اے عالم　　ہوئی عالم پہ قیامت قایم
یعنے سالار رسل حج کر کر　　لایا تشریف مدینے اندر
جب گیا شہر محرم و صفر　　شام کے ملک پو بھیجا لشکر
سرور اوس دل کا اسامہ کو کیا　　ساتھ اوسکے بہت اصحاب دیا
اول ماہ ربیع الاول　　ہوا بیمار وہ شاہ اکمل
بہت شدت سے تپ آئی اوسپر　　اور بہت زور سے تھا درد سر

دن بدن ہوتا بہت وہ آزار | اور کبھی بیہوشی ہوتی آکے یار
روز دوشنبہ غرض وہ اکمل | بارہوین دن ربیع الاول
کسکو طاقت ہے کہے ہجر حبیب | جیسی انگار کی ہوتی ہے جیب
کسکو طاقت ہے کرے یہ نالہ | جس سے ہوتا ہے نفس تبخالہ
کسکو طاقت ہے لکھے یہ احزان | جس سے اوڑتے ہین قلم کے اوسان
کسکو طاقت ہے لکھے یہ تب و تاب | جس سے کاغذ ہوا مثل سیماب
دل مین کسطرح سماوے یہ جوش | جس سے ہوتا ہے تصور بیہوش
اول و آخر اوپر یہ ماتم | ہول محشر سے نہین ہرگز کم
ہر طرف صرصر آہونکا سموم | شور محشر کی مچایا تھا دہوم
جب اٹھا وہ مہ تابان میرا | سارے دنیا مین اندھیرا گھیرا
ہوگئے ایام سبا اوس کی رات | ہر طرف دہوم مچائی ظلمات
ہوگئے اوس غم سے دکھیارے سارے | دیکھنے دنکو لگے سب تارے
اوسکی رحمت ہے وہ بحر مواج | جسکا ہے فیض سبھو پر کل آج
رحمت اوسکی ز ازل تا با ابد | دمبدم کرتی ہے ہر شے کو مدد
ہے تمہارے لئے یہ میری حیات | موجب خیر و فلاح و برکات
یعنے در وقت حیات و پس ازان | فکر ہے مجھکو تمہاری ہر آن
دنیا و برزخ و محشر اندر | تم سے مین دفع کرونگا ہر شر
اے دو عالم کے رئیس مختار | اے ترے فیض کا سبکو آدہار
دل کتین میرے ترا ڈیرا کر

اور اوس احوال مین وہ نیک سیر | کیا ہے بہت وصایا سرور
ملک عقبی کو سدہارے بے قیل | کسکو طاقت ہے کرے یہ تفصیل
کسکو طاقت ہے کہے یہ وہ تپاک | جس سے ہوتا ہے سخن دیپک راگ
کسکو طاقت ہے کرے یہ فریاد | جس سے دم ہووے بگولیکے نہاد
کسکو طاقت ہے لکھے تا یہ تپاک | جس سے خامہ کا جگر ہووے چاک
گر کرے خامہ خیال تحریر | لیقہ ہو پاے قلم مین زنجیر
کیون کرے سینہ تحمل یہ غم | جس سے ہوتا ہے تحمل بیدم
موج آنسو کی ہے بہتی طوفان | آتشین بحر سے دیتی ہے نشان
جب ہوا چشم سے مستور وہ نور | گئی عالم کو سراسر دیجور
جب گیا وہ مہ خورشید منیر | ہوگئی روے زمین مثل قیر
سخت حیرت مین پڑے سب عالم | بلکہ حیرت سے ہوئے سب بیدم
ہین وہ مہر فلک ناز و نیاز | ہے حیات ابدی سے دمساز
حق کا سایہ ہے وہ وحدت آیہ | جاودان سب پہ ہے اوسکا سایہ
اسلئے وہ دو جہان کا مولا | یون سب اصحاب سے اپنے بولا
اور تمہارے لئے یہ میری ممات | بیگمان ہے سبب خیر و نجات
جون جیتے تھا مین تمہارا بچیا | ہونگا اسطرح سے مین بعد وفات
تمکو لیجاؤنگا مین در جنات | اور بڑہاونگا تمہارے درجات
جیسا یہ حرف مجھے سنوایا | رکھہ تو میرے اوپر اپنا سایہ
دونون عالم مین مجھے تیرا کر

دربیان اختتام این رسالہ میمنت انجام و مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

بحمد للہ کہ یہ نسخہ خوب | اب ہوا ختم بوجہ مرغوب
کم اٹھے پانزدہ از بارا سو | سال ہجرت سے بنا ہے یہ تو

اسکے بیتونکا عدد سن تو اب — آٹھ سو کے ہین اور پر ستر اسب
از طفیل حسنؓ و جاہ حسینؓ — دل محزونکو میرے دے سکھ چین
رکھ میرے سر پہ عنایت کا تاج — مت مجھے کر تو کسی کا محتاج
کر محبت مین محمدؐ کی فدا — پیروی اوسکی مجھے دے تو سدا

یا الٰہی بحق جاہ رسولؐ — دے یہ نسخے کو مرے رنگ قبول
بحق غوث معظم یارب — مشکلان کر تو مرے آسان سب
عافیت ساتھ مجھے رکھ خوشدل — اور مدینے مین مری کر منزل
کر مجھے یون تیرے محبوب مین گم — کہ نہو پھر مری ہستی کو اوگم

خاتمہ کر تو مرا ایمان پر — بحق ختم رسل خیر بشر

تمت

آرام دل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہانتک ہین عالم مین حمد و ثنا — ہزاوار ہین تجھکو یاربنا
ہے لایق تجھے عظمت و کبریا — کہ مانند تیرے نہین دوسرا
جو کچھ ہے دو عالم مین حسن و جمال — تیرا عکس ہے بیشک اے ذوالجلال
تیرے حسن کو ہے ظہور اتمام — محمدؐ کی ہستی مئے والسلام
تیرے حسن کا ہے وہ مظہر اول — خلایق ہین اسکے مظاہر سگل
نتھا بلکہ آدم کا نام و نشان — نبوت سے اسوقت تھا وہ عیان
کیا حسن پاک اسکا جب وان ظہور — ہویدا ہوا سب پہ روز نشور
ہو مست ارواح پیغمبران — کیے چاک اپنا گریبان جان
غرض حسن مکان بیچ وہ گل اٹھا — جہان ہر جہان شور و غلغل اٹھا
جدہر اس شہنشاہ کا گھر اٹھا — اودہر سب خلایق کا جمگھر اٹھا
وہ مہتاب ہے سب خلایق چکور — وہ عالم مین ہے حسن کا اسکے شور

ہین سب عاقلان جگکے حیرت مینے — کہ پہنچی نہین عقل تیرے کنے
نہ دلمین سماتا ہے تیرا جلال — نہ انکھیون مین ماتا ہے تیرا جمال
تیرے حسن کا ہر طرف ہے ظہور — ہے برتر سبھون سے محمدؐ کا نور
تیرے حسن و خوبی کا مظہر ہے وہ — جہانکے مظاہر سے برتر ہے وہ
دیا تو اسے عالم روح بیچ — مقامان کہ ہین آدم و نوح بیچ
ہوا روح اسکا تجلی مین تب — ہوئین مست بیہوش ارواح سب
تماشے مین اوس نور کے قدسیان — گئے بھول حیرت ستی جسم و جان
بھی ارواح سب اولیاے سخن — اٹھین شور و غوغا مین بلبل چمن
حقیقت مین سبکا ہے مطلوب وہ — ہین سب عاشقان اور محبوب وہ
وہ خورشید ہے سب یہ ذرات ہین — وہ باد صبا خلق سب پات ہین
کیا جسم سے جب وہ سلطان ظہور — ہوا مختفی اسمین وہ روح و نور

ہوا حسن روحی کو تن پردہ پوش
دیا عشق ارواح کا بھی خروش

اگرچہ چھپا تن مین روحی کمال
دیا جسم کو اسکے حق بھی جمال

کہ جون روح اسکی اتھی ارجمند
ہوا حسن مین جسم بھی سربلند

نہ غایت رکھے اسکا روحی کمال
نہ پایان رکھے اسکا جسمی جمال

سب اخلاق پاک اوسکے بے قال و قیل
کمالات روحی اوپر ہتے دلیل

ہین من ہیک اندر کہا ذکر نور
لکھا من ہرن ہین نوید ظہور

بہ من ہو ہین اسکی ولادت کی بات
بہ جگ ہین اسکا بیان تا وفات

ہین اب حسن کا اسکے کرتا ہون فکر
چلا پاوے تا اس سے مرآت فکر

ہے دو قسم پر حسن ہے جگ و جال
گئے بول کر یون سب اہل کمال

ہے قسم اول حسن صورت سمجھ
ہے قسم دوم حسن سیرت سمجھ

دونون حسن اسمین اتھے پر کمال
ہوا کوئی نین اینین اسکی مثال

ہین کرتا ہون ہر دو صفت کا بیان
بھی عادات کا اسکے ذکر اسمیان

کہ واجب ہے ہر ہر مسلمان پر
پیمبر ستی اپنے رکھنا خبر

شمایل محمد کے اے مہربان
ہے تازی مین اور فارسی مین بیان

نہ دکھنی زبان مین کین آیا نظر
مگر یک رسالہ کہ ہے مشتہر

ہے دو ورق کا وہ سو نسخہ تمام
عبارت ہے اسکی بہت بے نظام

بہت عضو کا ذکر اسمین نہین
بھی سیرت کا اسمین بیان ہین کہین

بھی ہے پر غلط اوسکا اکثر بیان
نہین ہے کتابان مین اسکو ٹھکان

نہ ہرگز کیا بال کا کوئی شمار
عدو اسکا ہے جھوٹھا ہے ہوشیار

ہے واجب شمایل کے واصف پہ
روایات باطل سے کرنا حذر

سیر کی کتابان جو ہین معتبر
تامل سے کر تا وہ سب پر نظر

سیر کی ہین تازی مین لاکھا کتاب
یو مین فارسی ہیچ ہین بے حساب

عربی مین ہین یہہ کتب معتبر
مواہب شمایل عیون الاثر

چہارم ہے ہے یہہ ہے پنجم شفا
نہین جسکے خوبی کو کچھ انتہا

کتب فارسی مین بھی بسیار ہین
ولے معتبر ان منے چار ہین

ہے اول شواہد معارج دوم
چہارم مدارج ہے روضہ سیوم

اگرچہ یہہ تینون بھی ہین معتبر
ولے ہے مدارج کو شان دگر

ہین کرتا ہون یہاں شوق ولے عیان
جو کچھ ان کتابان منے ہے بیان

صحیح ہین روایات سب اس شریف
کوئی نین روایت ہے اسمین ضعیف

جو کچھ اس رسالہ مین ہے سخندان
احادیث کا ترجمہ ہے پچھان

ہے نام اس رسالہ کا آرام دل
ہے ذکر اسکا سہ باب پر مشتمل

اول باب مین ذکر صورت کا ہے
دگر باب مین ذکر سیرت کا ہے

سیوم باب مین ذکر عادت ہے جان
وہ عادت سراسر عبادت ہے جان

ثوابان شمایل کے ہین سو ہزار
برکت کو اسکے نہین کچھ شمار

بڑا فائدہ اوسکا اے با حضور
ہوے جو کوئی اسکے پڑنے سے دور

رکھے مین دو نعلین پر اسکے سر
نہ پاوان لو اسکے ملین چشم تر

رہے ہجر سے اسکے ہو سوگوار
درون پر اگن ہوا بھیا پر شرار

کبھی شعلۂ دل ستی شمع سار
کبھی موج آنسو منے غوطہ خوار

کبھی صرصر آہ کا گرد باد
دیا انکی راحت کی خرمن بباد

کبھی کھینچ نالۂ جان گزا
دیا خانۂ عیش انکا ڈھلا

کبھی کھنچ حسرت درد ناک
کیا صبر کے جیب کو اونکے چاک

کبھی موج دریا منے پر خروش
کبھی صورت آسیا چرخ پوش

شب و روز حیرت مین مدہوش و دنگ	دل و جان سے اپنے نہایت بہ تنگ	سو ہے یہہ شمایل انھون کے بدل	تصور مین اسکے رہین بے خلل
	تسلی دیوین آپنے جان کہتین	منور کرین اس سے ایمان کہتین	

در مناجات بحضرت مجیب الدعوات و قاضی الحاجات عم نوالہ

الٰہی بحق امام رسل	کہ ہے حسن کا جسکے عالم مین غل	با آل محمد بہ صحب کبار	بہ سالار افراد و الا تبار
مجھے عشق سے اسکے کر بہرہ مند	مجھے اسکی طاعت مین کر سربلند	گناہون کا مین بیباک ہون	نجاست سے دنیا کی ناپاک ہون
مجھے اس نجاست سے تو پاک کر	محبت مین اپنے مجھے خاک کر	مرا جسم امراض سے چور ہے	کبھی دل قبض وحشت سے معمور ہے
پریشانی دلکو نہین ہے شمار	شب و روز حیرت سے ہے کاروبار	نپٹ ناتوان ہے مرا جسم و جان	مجھے طاقت صبر نہین یک زمان
مرے تن کو امراض سے دور کر	مرے دلکو راحت سے معمور کر	مجھے لطف سے اپنے کرکے نہال	سدا عافیت بیچ رکھہ ماہ و سال
جو کچھہ ہے مرے دلکو رنج و ملال	عیان سب ترے پر ہے اے ذوالجلال	مری حرمت و آبرو کر جتن	نکر مجھکو محتاج اے ذوالمنن
نکر کسکا محتاج یا رب مجھے	نکال اس مصیبت ستی اب مجھے	نہین صحبت غیر کا مجھ مین تاب	ہے اسبابکا مجھہ پہ غم بیحساب
مجھے صحبت غیر سے دور کر	مرا دل اپس انس سے پور کر	بلا واسطہ مجھکو دے اے خدا	مرا قوت جو کچھہ ہے تیری رضا
نہین عیش کا ہے مرا دل اسیر	ہے یہہ راز تجھپر عیان اے خبیر	جو کچھہ ہے ضروری تو مجھکو کر عطا	تو برلا کرم سے مرا مدعا
وگر نہ تو دے مجھکو کسب حلال	مرے پر تو کر اسکو آسان تال	یہہ سب تیری قدرت سے نزدیک ہے	ترے حکم کے بیچ ہے کل شے
اگر ان دو حاجت سے یک مدعا	نکرتا ہے خواہش مین تیری رضا	مجھے صبر دے فقر و فاقہ اوپر	تجلی مین اپنے مجھے محو کر
توکل مین دے مجھکو عالیمقام	مجھے رکھہ تو اپنے سے راضی مدام	غرض مجھکو محتاج کسکا نکر	ترے در پہ رکھہ مجھکو شام و سحر
مرا خاتمہ کر تو ایمان پر	بحق محمد سراج البشر	کرا مجھسے ہر دم عیان و نہان	ترا اور ترے دوستان کا بیان
دے غوث جہان کی غلامی مجھے	غلامی مین کر اسکے نامی مجھے	مجھے ذکر مین اسکے رکھہ تر زبان	ایسے کر مرے حال پہ مہربان
دے باقر کو یون اسکا ذرات عشق	ہے سایہ کو جون شخص کے ساتھ عشق	شمایل مین کرتا ہون آغاز اب	تو سُن شوق کے کان ہے اسکو اب

در بیان آنکہ ہمہ اعضائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در کمال اعتدال بودند

ہے یک قاعدہ اسکے اول نظر	تو رکھہ اسکو لیکن جو انکھیان کھول کر	کہ ہے آل و اصحاب اور عالمان	جنھون نے شمایل کئے ہین بیان
کہ سر تا قدم شہ کا ہو ہوشیار	انتہا اعتدال و لطافت سے یار	انتہا اسکے ہر عضو مین اعتدال	بھرا تھا ملاحت سے اسکا جمال

سنیگا تو وصف اسکے اعضا کا جب
توکر دلیں اسبات کو یاد تب

بھی سر کی تشبیہ ہے اسکی ذات
دے ہیں جنھوں نے چندر سو ہیات

یون اس شاہ کے بہت اوصاف کون
دے ہیں شباہت بہت چیز سون

غرض بہر تفہیم ہے اے عزیز
وگرنہ چندر سور وہان کیا ہے چیز

نعلین کو اوسکے پہنچے چندر
وہ نعلین ہے عرش کے تاج سر

دو عالم میں مانند نئیں اسکے تئیں
اسے ذہن میں بلکہ مانند نئیں

در صفت سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علی ولی یون کیا ہے بیان
بھی ہند ابن ہالہ دیا یون نشان

کہ تھا بادشاہ دو عالم کا سر
بزرگ اور با اعتدال اے پسر

بزرگی سر عقل پر ہے دلیل
سب اہل فراست کہیں ہیں یہ قیل

بزرگی سر سب کنے خوب ہے
سکل خلق کے پاس محبوب ہے

بحق سر مصطفی اے خدا
مری طبع کو کر تو جودت عطا

در صفت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تھا گویا اسکا آئینہ باصفا
اتھا جلوہ گر واں جمال خدا

کہا ابن عازب کہ سرور کا موں
اتھا خوبتر بہت سب خلق سون

کہا بوہریرہ نے دیکھا نہیں
پیمبر کے مانند یک شے کہیں

نیا اسکے مکھ میں اتھا آب و تاب
گویا اس میں پھرتا اتھا آفتاب

پوچھا ابن عازب کو یک شخص یون
صقالت میں تھا شہ کا منہ سیف یون

دیا اسکو یون ابن عازب جواب
کہ مکھ شہ کا روشن تھا جون ماہتاب

بھی جابر کہا ہے کہ یک وقت میں
دیکھا چاند فی رات میں شہ کتئیں

اتھا شاہ پر جامۂ سرخ خط
نہ تھا چاند واللہ اسکے نمط

کیا میں نظر چاند اور شاہ کون
قسم ہے بہت خوب تھا چاند سون

جبیر ابن مطعم کہا یہہ سخن
کہ جب شہ پھراتا تھا رخ ہم رخن

تو دستا تھا رخسارہ اس شاہ کا
نظر میں کہ ٹکڑا ہے جون ماہ کا

کہا ابن ہالہ کہ مکھ شاہ کا
اتھا چودھوین رات کے چاند سا

ہے صدیق اکبر سی یہہ بچن
کہ تھا منہ پیمبر کا ہالے نمن

مکھ اسکا اتھا یعنے چندر جمال
تھے انوار اس مکھ پو ہالے مثال

دے عائشہ یہہ خبر سب کیتین
کہ یک رات کپڑے کو سیتی تھی مین

گری سوئی مجھ ہاتھ سے بر زمین
لگی ڈھونڈنے مین اسے ہر کہین

ملا نئیں وہ سوزن کا ہرگز سراغ
کہ اسوقت میں گل ہوا تھا چراغ

سو اتنے میں آئے سراج الانام
کہ ہے نور سے جسکے عالم تمام

پڑا انکے چہرہ کا اسطرح تاب
کہ مجھکو ملی میری سوئی شتاب

بھی بنت معوذ نے کہی آپسر
محمد اپر گر تو کرتا نظر

تجلی منے اوسکے کھو اپنا تاب
سمجھتا کہ روشن ہوا آفتاب

بھی دوسری روایت میں آیا ہے یون
کہ تھا شہ کا رخسار آئینہ جیون

نمایاں تھا واں عکس دیوار کا
غلام ہے چندر اوسکے رخسار کا

ہے بیحد حسن اسکے منہہ کا جمال
نہیں کوئی عالم میں اسکے مثال

کہاں ہے یہ طاقت چندر سور کو
کہ پہنچے وہ رخسار کے نور کو

بوجھانے کی خاطر ہے تشبیہ لو
وگرنہ تو سب شے سے برتر ہے او

جو کوئی دیکھتا تھا وہ سر کا مکھ
بجز معجزے کے بہت کافران
کہی عائشہ کی خوبی منے
تو یوسف کے لینے مین دیتے نہ مال
بدل ہاتھ کے کاٹتے دلکیتین
مرے دل کو چمکا کر اوس نور کو
ہوا ہے مرا روز جون شب سیاہ

وہ جاتا تھا بھول سب درد و دکھ
وہ مکھ دیکھ لائے ہین ایمان بجان
دو بیتیان کہ مشہور ہین سب کنے
سب اس گال کے ولین بند ہتے خیال
جمال اوس شہنشاہ کا کسمین نہین
منور کر اس لیل دیجور کو
مین کیا حال شب کا کہون آہ آہ

مکھ اسکا نکھار روز روشن سا تھا
تھا یوسف سے صورت منے خوب وہ
اگر مصر کے لوگ سنتے ذرا
زلیخا کے سارے ملامت گران
تصدق اس مکھ کے اے کردگار
مین آیا ہون جینے سے اپنے بہ تنگ
مرا روز روشن کر اس نور سے

جہانکے حوادث سے آزاد تھا
اتھا حسن مین بہت پروپ وہ
جمال اوس شہنشہ کے رخسار کا
اگر دیکھتے شاہ کا مکھ عیان
مرے جیو کو اس مکھ اوپر کر نثار
جلا مجھ کو اس شمع پر جون پتنگ
مری شب کو اوس ماہ کے نور سے

در صفت چشم مبارک و بینائی آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

شہ دین و دنیا کے اے سرفراز
ہے افعج کا معنے سیہ چشم جان
روایت مین جابر کے شکل ہے جان
سمجھتا اتھا شہ اندہارے مین یون
نظر شہ کی اکثر اتھی بہوئین پر
اگر مین سمجھتا تھا وہ نامدار
سمجھتا تھا جون روبرو سر بسر
کرو صف درست اور مجھ بہتے اول
مرے پاس یہ کام آسان ہے

بڑی تھی انکھیان اور پلکان دراز
بلا مبالغہ یون تھی وہ انکھیان پچھان
تو معنی کو اوسکے دراز انکھ مان
سمجھتا اتھا وہ اوجالے مین جون
کبھی آسمان پر بھی کرتا نظر
پھرا تا تھا سب دن آہوشیار
سمجھتا اتھا یون پس پشت پر
کرو مت سجود و رکوع تم سکل
اگے اور پیچھے مجھ پو یکسان ہے
تماشے سے کر غیر کے اوسکو پاک

علی ولی کی روایت بہتر
بھی ہے ایک روایت مین اشہل کر
تھی بینائی اس چشم کی بیحساب
خبر ہے سمجھتا تھا وہ شاہ نے
نظر اوسکی تھی اکثر احوال مین
بھی حق اوسکو بخشا اتھا یہ شرف
بھی کہتا اتھا وہ شہ دل نواز
تمہارا رکوع اور سجودہ ہے عیان
تصدق سے اوس چشم کے اے کریم
نظارے منے اوسکے نت اسکو راک

صفت اوسکی ہے افعج العین کر
وہ ہین لال ڈورے سن اے باخبر
ہے یہ عائشہ سے خبر در کتاب
اگیارہ ستارے ثریا منے
اتھی آپ سر گوشہ چشم سین
کہ تھا دیکھنا اوسکا چار و طرف
سکل مقتدیانکو بوقت نماز
مرے سر کے پیچھے نہین ہے مجھ نہان
مری چشم کو رکھ ہمیشہ سلیم

در صفت گوش مبارک و شنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

خبر مین یون آیا ہے اے نیکنام
مین سنتا ہون آواز آسمان کو

کہ تھے حسن مین کان شہ کے تمام
ہے لاچاری اسکو یہ آواز سو

کہا شاہ یون یک روایت منے
زمین چار انگل مکان اوس پہ

کہ سنتا ہون مین جو نہین تم سنے
فرشتہ ہے ساجد مگر اوس اوپر

	تصدقتے اوس کان کے اے خدا	تیرے راز کی مجھکو باتان سنا	

درصفت جبین مبارک آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کشادہ پیشانی اتھی شاہ کی	رسالت کے گھن کے نول ماہ کی	کہا ابن مالک کہ وہ شاہ دین	پیشانی پو بہاتا تھا جیا اپنے چین
تھی یون روشنی بیچ وہ جھریان	ہوتے ٹوکرے چاند کے جون عیان	تصدق سے اوس چین کے کر العفو	جبین سے مرے بخت کی چین دو

درصفت ابروئے مبارک آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بھوان شہ کی باریک تھی اور دراز	بھی تھین تھوڑی پیوستہ آسمر فراز	کماندار تھین اور بہت تھین سیا	احادیث اس بات پہ ہین گواہ
	الٰہی ہمیشہ بہ شام و سحر	اس ابرو کو مجھ دل کا محراب کر	

درصفت بینی مبارک آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اتھی ناک اونچی کہا یون علی رض	تصدق ہے چنپے کی اوسپر کلی	تھی باریک خوش شکل آہو شیا	اتھی اوسکی خوبی بہت بیشمار
	وہ بینی کے صدقے سے اذوالمنن	مری حرمت و آبرو کر جتن	

درصفت دہن مبارک ولب و دندان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبارک دہن شہ کا تھا خوش او جاں	اتھا حسن و خوبی منے بیمثال	ہے لکھنے ستی بھار اوسکی صفات	لبالب تھا اوسمین آب حیات
بھی سرخ تھے ہونٹان اچھے خوب تر	تصدق ہے یاقوت اوسکے اوپر	کشادہ اتھے دانت اوسکے سگل	اتھے جوت مین موتیان سے اگل
اتھے گھن کے تارے تمن مستنیر	نہ تھا بلکہ رونق مین اونکو نظیر	وہ سلطان دین بات کرتا تھا جب	چمکتا تھا نور اوسکے دانتان سے تب
	تصدقتے اوس لب کے اے کردگار	مجھے ذکر مین اوسکے رکھہ برقرار	

درصفت تبسم وضحک آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

شہنشاہ ہر وقت ہنس مکھہ اتھا	اوسے لطف سے حق کے نت سکھہ اتھا	اتھا تازہ رو نت وہ شاہ نول	تبسم اتھا اوسکا ہنسنا سگل
جمائی سے محفوظ تھا شاہ دین	کہ وہ فعل شیطان سے ہے بالیقین	نتھا قہقہہ کچھہ اوسکے ہنسنے منے	نہ شور اوسکے ہنسنے منے کوئی سنے
بھی رونا اتھا اوسکا اسد ہات ہے	نہ تھا شور آواز اوسکے بھتر	ہیتا اوسکو تھا عشق مین درد جو	کہ تھا دیگ تیون اوسکا سینہ جوش
تھارو تا شہنشاہ میت اوپر	دیا خوف سے اپنی امت اوپر	تھا روتا تجبت مین رحمانکے	کبھی روتا تھا سننے سے قرآنکے
تہجد مین روتا تھا لیے انتہا	ہزاران اپنی امت کو کرتا دعا	اس امت بدل بہت غمگین تھا	اس امت کو اوسپر کرے حق فدا

یہ امت سب اوس پر سے قربان اچھو
نت اوسکی محبت مین بیجان اچھو

وہ روزے کے صدقے سے آ و ولین
اس امت کو کر بلا سے جتن

بھی رکھ مجھکو اے قادر مہربان
سدا اوسکی امت اوپر جانفشان

در صفت آب دہن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

تھا آب دہن اوسکا اسے باصفا
جگر خستہ رنج و غم کو شفا

علی ولی کے تھا انکھیان درد
سٹیا اوسمین تھوک اپنا وہ شاہ فرد

گیا اوسکا آزار فی الحال وین
کیا جا کے تب فتح خیبر کے تئین

تھا ایک روز پیاسا امام حسن
شہ دو عالم کے گھن کا رتن

چٹکایا اوسے شاہ اپنی زبان
نہ تھی اوسکو اوس روز پیاس ایچہان

آیا شہ کے نزدیک ایک دلو آب
سٹیا اوسمین اپنا مبارک لعاب

وہ پانی سٹیا باوڑی بیچ شاہ
بھری مشک خالص کی بو سے وہ چاہ

انس کے اتھی باوڑی گھر مین بھی
سٹیا تھوک پاک اپنا اوسمین نبی

ہوا آب اوسکا میٹھا اور نچھل
نہ تھا اوسکے مانند وہان کوئی جل

لجاتے تھے یکروز سر پر کے وہیم
لیتاک بچہ شیر خوار اسے کنہیم

سٹیا منہ مین اونکے شہ تھوک کون
وہ دن منہ بھر آئے انکھون وہ دو سون

تھے قصے اوس وہ کے اے حکیم
عطا کر شفا مجھکو ہو مین سقیم

در صفت آواز مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

خوش آواز تھا وہ شہ نامدار
لجاتا تھا خاطر سے صبر و قرار

وہ آواز تھا ات رسیلہ نپٹ
ولان اوسکے سننے سے جاتے تھے کٹ

تھا پہنچتا کس کا آواز جہان
اتھا پہنچتا شہ کا آواز وہان

خصوصاً وہ جب خطبہ پڑہتا اتھا
گہر وعظ کے دل پو چڑہتا اتھا

تو آواز جاتا بہت دور تک
سب عورت سننی تھین پردے پر

پڑھتا خطبہ ایک روز شہ وقت حج
ہوا دور و نزدیک سبکو سمج

قصے تھے اس صوت کے اے خدا
مجھے اوسکا آواز دلکش سنا

در صفت فصاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

فصاحت کی تعریف کوئی کیا کرے
کہ سحبان تھا ان کے دین او پر شعر

اتھا افصح الخلق شہ در کلام
ہے جگ بیچ فصیحان ہین اوسکے غلام

نہین تھا فصاحت کیتین اسکے حد
تھا جون ملاحت کیتین اوسکے حد

ہے بہتر کلام اوسکا قرآن پچھے
بجز کافرین کسے شک اچھے

کہا ہے وہ افضل ہون مین حق کنے
عرب اور عجم سے فصاحت منے

سکہایا فصاحت مجھے خوب حق
فصاحت مین ہے مجھکو سب پر سبق

کہا یون عمر نے شہ کو اے نامدار
نہین کین گیا تو ہمارے بہار

نہین جا ملا کوئی مردم ستی
فصاحت کہانسے تو لایا اتی

کہا شہ نے بیچ اللہ کی بات سب
گئے تھے بسر کر سب اہل عرب

لے آیا ہے جبریل اوسے مجھ اپر
کیا اوسکیتین یاد مین سر بسر

دیا حق مجھے بات مین اختصار
سخن یک اچھے اور معنی ہزار

اتھا بہت وہ شاہ شیرین سخن
سخن سے لجاتا تھا عالم کا من

سخن اوسکا پڑتا تھا جب کان مین
نکلتی تھین ارواح ابدان سین

وہ یا تھی وہ ابر بہاری نمن
کہ کرتی اتھی دلکے تازہ چمن

بہت کافران سنکے وہ خوش مقال
مسلمان ہوئے کفر دل سے نکال

اتھی بات اس شہ کی مفتاح راز
کہ کرتی اتھی قفل کو دلکے باز

وہ یا خود اتھی نور مین مثل نور
کہ کرتی تھی سینے سے اندہ کار دور

تصدقے اوس باتکے اےخدا
مرے منکے درپن کو دے تو جلا

در صفت موئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مبارک تھے شاہ کے سرکے بال
خم و پیچ ہے نا پیچ اچک اوجال

کبھی سر منڈایا نہین وہ نامدار
مگر حج کے ایام مین ایکبار

وہ شہر کہتین سیس بھر بال تھے
وہان صید کرنیکے تین جال تھے

کبھی یہ ہے یک روایت مین اسنا ہے
کہ ہوتا تھا سر پیر کے پات سے

نگاہ اوسکی پیرہے نا ہوئے اگر
تو اوسوقت افضل منڈانا ہے سر

درازی مین پہنچے تھے کاندہے تلک
یون آیا ہے اکثر حدیثان منے

دیا بانٹ اصحاب کو سب وہ بال
رکھے سب اوسے اپنے جیوکے مثال

نہایت تھے خوشبو وہ موئے سیاہ
ہے کہنا اوسے مشک وعنبر گناہ

کبھی سنت ہے بال رکھنا تمام
نگاہ اوسکی کرنا ہے صبح وشام

تصدقے اوس بالکے اے خبیر
مجھے زلف مین اوسکی کر تو اسیر

در صفت ریش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

تھے وانٹ سرکے ڈاڑہی کے بال
چندر مکھ پو اوسکے تھے ہالے مثال

اگرچہ تھی عمر اوسکی تریسٹھ برس
خدا اوسکو قوت دیا تھا سرس

تھے اوجلے سو ستر اٹھارہ بال
وہ سر اور ڈاڑہی مین آیا کمال

کہا سورہ ہود اور واقعات
کئے ہین تجھے پیر آپ یک ذات

کبھی فکر اگیا یون سب امت کیتین
رکھو ریش کتراو سبلت کہتین

لگاتا تھا یک روز آڑلے میان
سر وین کہتین تیل وہ جان جان

بجھاتا تھا درپن مین اپنا جمال
جمال اوسکا تھا بیحد وبیمثال

کبھی آئینہ او شیشہ یک تیل کا
کنگوی اور سوئی دہاگا آپ با صفا

اتھے خوب خوش اور گرد و دراز
اتھے کالے بال اوسکے آسر فراز

وہ نقصان پیری سے محفوظ تھا
تن اوسکا جوانی سے محفوظ تھا

ابو بکر شہ کو کہا ایک روز
ہوا تو بڈہا اے شہ دلفروز

سو پوچھا انکو کہتا تھا وہ خوش جمال
کبھی ڈاڑہی ستی کم کرتا تھا بال

نکھان ہاتھ اور پاؤنکے آپ تو
وہ شہ جمعہ کے روز کرتا تھا دور

کبھی موئے سر ریش کو شاہ کن
کنگوی ایکدن آڑ کرتا تھا سن

یون آیا ہے اخبار مین اے سجان
کہ مسواک و مقراض و سرمہ دان

سفر مین ہمیشہ وہ سرورکے سات
یہ سب چیز رہتی تھی رکھ یاد بات

وہ ڈاڑہی کے صدقے سے اے کردگار
نگہ رکھ مری آبرو اور وقار

در صفت گردن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

شہنشہ کی گردن بہت خوب تھی
صفائی مین روپے سے اپر پہ تھی

اتھی حسن خوبی منے بیمثال
ہرن کی ہے گردن کہان وہ جمال

	وہ گردن کے صدقے سے اے کردگار	مرے دل کی گردن کے بوجھ اوتار	

در صفت ہر دو دوش مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دو کاندھے وہ سرور کے اے نامور	اتھے دو رالسمین بایک دگر	اتھے استخوان اونکے با اعتدال	اتھے خوش و مرغوب اور خوش جمال

در صفت سینہ مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بھی چوڑا اتھا سینہ شاہ دین	بھرا اوسمین تھا گنج علم یقین	اتھا پیٹ شہ کا بہت خوب تر	حریر اور قاقم فدا اوس اوپر
تھی سرور کے بالانکی باریک کھیں	لے سینے ستی ناف تک اے تکھین	نہ تھے پیٹ و سینے پو کین ور بال	ولیکن تھے کاندھے پو اے جگ اجال
بھی بالا صدر لیتے سینے اوپر	بھی تھے دونون منڈ صفیا پوا خوشتر	تھی اوجلی شہنشہ کی ہر دو بغل	سیاہی نتھی انمین کچھ اے نول
نتھا اونمین بالان کا نام و نشان	تھی بو مشک کی اونسے ہر دم عیان	وہ سینے کے صدقے سے اے ذوالکرم	لجا ہر سینے سے اندوہ غم

در صفت پشت مبارک و مہر نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی پیٹھ سرور کی ہموار و صاف	تھی صفوت مین روپے سے تیں اجلا	تھی مہر نبوت دو شانہ کے بیچ	کہ تھا خاص دے سارے نبیانکے بیچ
لکھا تھا وہ مہر نبوت پھتر	خدا ایسا ہے نہین ہے کوئی دگر	تو جا جس طرف من تیرا بہانگا	تو وہان حق کی نصرت سے جس پائیگا
کیتک بال اوسمین اتھے ایجوان	جھمکتا تھا نور اوس ستی ہر زمان	تھی خاتم کبوتر کے انڈے نمن	احادیث سے ہے یہ ثابت بچن
اہے شکل مین اوسکے بیسب مقال	ہے ظاہر خدا کے اوپر سب حال	وہ خاتم کے صدقے سے اے دادگر	سر خاتمہ کر تو ایمان پر

در صفت دستہائے مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھے بازو شہنشاہ کے ایجوان	سطبر و قوی اور صافی پچھان	تھی ساعد اتھے یون شہنشاہ کے	نبوت کے اسمان کے ماہ کے
کف دست تھے شہ کے نرم و فراخ	اتھا اوس سے ریشم کا دل شاخ شاخ	بھی اونگلیان تھی شہ کی نرم و دراز	احادیث مین یون ہے اے دلنواز
کہا ہے انس نے چھپایا مین کبھی	نہ ریشم نہ دیباجو دست نبی	شہنشہ چھپایا ایکدن پیار سون	کرم کر کو جابر کے رخسار کون
کہا جابرا یہ سخن سب کنے	تھی خنکی و خوشبو بتی اس منے	کہ گویا نکالا اتھا تھہ کون	شہنشاہ طبلی عطار سون
کہا وائل ابن حجر اس وضا	مصافحہ کیا مین شہنشاہ کا	بران مین سونگیا اپنے ہاتھ کون	تو آتی تھی بو مشک کی ہاتھ سون
سفر مین جو ہوتے تھے بیا صحاب	او بلتا اتھا شہ کی اونگلیان سے آب	اگر ہاتھ رکھتا تھا بیمار پر	مرض اوسکا جاتا اتھا بھاگ کر
ہے یون معجزے بہت اس ہاتھ کے	ہے ذکر ان کتابان مین سر بات کہ	تصدق سے اس ہاتھ کے ایخدا	مجھے سب تو اس ہاتھ سے کر عطا

نہ کرکس کا محتاج کس چیز مین / مجھے سب عطا کر تو اس ہاتھہ مین

درصفت قدم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدمی اور پر گوشت تھے شہ کے پاؤن / الین سے پاؤن وہ پر سے قربان جاؤن
اٹھا گوشت کم اوسکی ایڑی اوپر / کبھی آیا ہے یون در حدیث دگر
کرو حکتے تلویان کے ہر دو کنار / زمین پر نہ لگتے تھے اے ہوشیار
وہ گرتا اٹھا بھو مین پو سارا قدم / زمین اوس سے ہوتی اٹھی زندہ دم
تھے وہ پاؤن یون صاف ہموار تر / کہ پانی ٹھہرتا نہ تھا اون اوپر
دو پنڈلیان شہنشاہ کی اوشریف / تھین خرمیکے گابھے کے یون خوش لطیف
شہنشاہ کے پاؤنکی اے گڑہی / تھی انگشت سبابہ سب سے بڑی
تصدق سے اوس پاؤنکے اے جلا / میرے سر پہ رکھ اوسکا سایہ سدا

درصفت قامت زیبائے مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ کا قامت سرفراز / نہ کوتہ اٹھا نا بہت نا دراز
جب آتا تھا لوگوں مین وہ ارجمند / رہتا سارے لوگونکے میانے بلند
دونو شانے سرورکے مجلس بھتر / تھے سب سے بلند اے گرامی گہر
نہ موٹا بہت تھا نہ دبلا اٹھا / وہ ہر حسن و خوبی مین اگلا اٹھا
تھی جسم لطیف اوسکا آئینہ سخت / نہ ڈھیلا بہت تھا نہ بسیار سخت
نہ پڑتا تھا سایہ زمین کے اوپر / وہ سرور کا نا رات نا دن بھتر
اٹھا نور صرف وہ سراج الانام / نہین نور کو سایہ اے نیکنام
وہ قد کے تصدق سے اے کریم / مجھے شرع پر اوسکے رکھ مستقیم

درصفت رنگ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

شہنشاہ کا رنگ گورا اٹھا / وہ گورے پنے بیچ پورا اٹھا
تھا رنگ سفید اوسکا سرخی کے سات / بھرا تھا ملاحت سے وہ پاک ذات
تھا چمکتا اس رنگ مین یان تلک / کہ نین سورو چندرمنے وہ جھلک
جو اعضا تھے اوسکے جامے سے بہا / سو وہ بھی اتھے صاف اے ہوشیار
جو بولیگا کالا اٹھا شہ کا رنگ / تو ہے واجب القتل وہ بیدرنگ
ہے یہ بات اوسکی دلیل نفاق / ہے علما کا اس بات پر اتفاق
تصدق تھے اوس رنگ کے اے خدا / میرے رنگ باطن کو دے تو جلا

درصفت رفتار جان فزائے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اٹھی ولی چال اوسکی اے نامدار / بہت پر لطافت بہت پر وقار
تھا وہ ہر تا قدم بہت قوت سے وہ / اوٹھاتا قدم بہت سرعت سے وہ
نہ تھا اوسکے چلنے مین کچھ اضطراب / تھا پر استقامت وہ عالیجناب
کہا بو ہریرہ کرشمہ ساتھ مین / نہ دیکھا ہون چلنے مین اوسکے کہین
بہت جلد چلتا تھا وہ شاہ دین / گویا اوسکو ہوتی اٹھی طے زمین
پیچھے اوسکے چلتے اٹھے ہم دورہم / مشقت سے ہوتے اٹھے سب بہم
شہنشاہ آہستہ تھا رہ رو / لیجاتا تھا چلنے مین سب سے گرو
کبھی پہنکر نعل چلتا اٹھا / بلا نعل کے بھی نکلتا اٹھا

پیادہ وہ بھی چلتا بھی ہوتا سوار | خصوصاً اڑایا نہین وہ تاجدار
خبر ہے کہ وہ سرور نامور | رہتا جب تلک پشت مرکب اوپر

نہ وہ بھاگتا تھا نہ کرتا کلول | بھی ہرگز نہ کرتا تھا وہ لہو بول
جب اصحاب لے ساتھ چلتا تھا | تھا پیچھے لیے انکو آگے چلا

بھی کہتا تھا اونکو چلو مجھ اگل | رکھو پیٹ خالی فرشتیان بدل
نہ بالو پہ ہوتا تھا نقش پا | پھر کے اوپر نقش اوٹھتا تھا

تصدق تیے اوس جا لکے ذوالجلال | مری چال کو کجروی سے سنبھال

درصفت بوئے خوش و عرق مبارک آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

تھا خوشبو بہت وہ مبارک بدن | نہ کوئی مشک و عنبر تھا اوسکے ثمن
کہی ام عاصم روایت سے منے | کہ ہم چار عورت تھے عتبہ کنے

لگاتی تھین خوشبوئی ہم بیقیاس | کہ تا ہووین مقبول عتبہ کے پاس
لگاتا نہ تھا بوئے خوش وہ کبھی | تھی بو اوسکی ور اونکی بو پر سبھی

بھی کہتے اتھے لوگ یون ہر کہین | کہ کوئی بوئے خوش اوسکی بو تیو نہین
کہا ہم اوسے اے مبارک نہاد | تو خوشبو مین ہے ہم سبھون سے زیاد

کہا اونکو بیمار تھا مین اول | مرے تن پو آئے تھے چھالے نکل
گیا شاہ کے پاس مین ایک روز | کہا اوسکو آ سرور دلفروز

مین چھلیان ستی سخت بیمار ہون | نپٹ اس مشقت ستی زار ہون
کہا شاہ کپڑے کو کر تن سے دور | کیا دور مین اوسکے تب در حضور

بزان ہاتھ پر اپنے شہ پھونک کر | پھرایا مرے پیٹھ اور پیٹ پر
ہے تب سے یہ خوشبو مرے تن منے | نہین پائی جاتی ہے وہ کس کنے

بھی یک شخص چاہا کہ دختر کیتین | روانہ کرے مرد کے گھر کیتین
تھی طیب اوسکیان سوا چار تھا | بدل طیب کے شاہ سے کچھ منگیا

نتھا نقد کچھ شہ کے نزدیک تب | شتابی کیا ایک شیشی طلب
وہ شیشی منے ڈال خوشبوئی کو | سٹا اس منے آپنی خوئی کو

بزان اوسکو بولا یہ شیشی لیجا | سرینگی تو بھی اوسمین خوشبوئی بہا
تو بول اپنی بیٹی کو اے نامور | یہ شیشی سے اپنے پو خوشبوئی کر

لگاتی تھی طیب اوس سے جب وہ چنچل | تو سنگتے تھے اہل مدینہ سگل
وہ گھر کا مدینے کے لوگ آپسر | رکھے نام خوشبویون کا ہے گھر

آتا تھا کوئی شہ کے ملنے بدل | اور اوسکو نہ پاتا اوتھین محل
تو جاتا نشانی سے خوشبو کے اون | گیا جان اٹھا وہ شہنشاہ کن

شہنشہ کے پھرنے سے آ نیکنام | تھے خوشبو مدینے کے کوچے تمام
تصدق تیے اوس طیب کے ایجدا | مدینے مین جا گہہ پھری کر سدا

کہی عائشہ رض یک روایت بہتر | عرق اوس شہنشاہ کے مکھ اوپر
لطافت مین تھا لولوئے تر سے خوب | تھا خوشبو منے مشک اذفر سے خوب

جو بچے کے سر پر شہ پاکذات | پھراتا تھا اپنے مبارک وہ ہات
وہ بچے سے خوشبو نکلتی ہتی | کہ ممتاز ہوتا تھا سب ستی

وہ سرور یہ خوشبو سے ذاتکی سات | سرکار رکھتا تھا خوشبو سنگات
لگایا ہے مشک جو وہ حبیب | کہ محبوب تھی اوسکنے بہت طیب

ہوا حسن و سیرت بیان اب تمام | بحق محمد علیہ السلام
تصدق تیے اس حسن کے ایجدا | مجھے حسن نیت اوپر رکھ سدا

باب دویم در بیان حسن سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شروع حسن سیرت کو کرتا ہوں اب — بیان مختصر اوسکا لکھتا ہوں سب
تھے اخلاق سلطان کے باکمال — نتھا اون میں نہ کوئی اوسکے مثال
کہا عائشہ پاس آیک جوان — کہ اے مادر مہربان کر بیان
شہنشہ کے اخلاق تھے کس ادا — مجھے یکبیک اسکی تین سب سنا
کہی عائشہ اوسکو اے ہوشیار — ہے تفصیل اسکی نہایت سے بہار
ولیکن میں کہتی ہوں اب مختصر — کہ خلق اوسکا قرآن تھا سربسر

درصفت عقل و علم و صبر و حلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھا عقل میں وہ شہ پاک زاد — سکل انبیا اور ملک سے زیاد
کہا ہے وہ یون سرور اہل حلم — مجھے اولین آخرین کا ہے علم
نہیں علم سے اسکے کسکو خبر — احادیث و قرآن ہے اسبات پر
وہ جیسا اتھا علم میں بےنظیر — اتھا صبر اور حلم میں بےنظیر
کیا صبر ایذا پہ کفار کے — دکھائے اوسے خویش اور بیچار کے
کہا نہیں دکھایا گیا کوئی نبی — میں جیسا دکھایا گیا ہوں ابھی
زیادہ میں دیکھا ہوں سب سے جفا — نہ دیکھے ہیں اوس رنج کو انبیا
احد میں ستایا دانت اس شاہ کا — بھر الہو تھی سب مکھ اس ماہ کا
کہا یارب اس قوم کو کر عطا — ہدایت بھی بخش انکا جرم و خطا
نہیں جانتے ہیں انہے یہ تمام — اگر جانتے تو نہ کرتے یہ کام
دکھائے شہنشاہ کو کوئی لعین — ہوا خاطر پاک اوسکا حزین
فرشتہ موکل جو بارے اوپر — اتھا سو چل آیا شہنشہ کے گھر
کہا گر مجھے ہوئیگا حکم پاک — کرونگا میں سب کافر انکو ہلاک
کیا ہود کے وقت میں عاد کون — ہلاک اے شہنشاہ اس باد سون
کہا حق نے مجھے جا تو احمد کے دہیر — جو کچھ وہ کہیگا سو سن آگے جنبیر
کہا شاہ جا اے موکل تو اب — کیا ہے مجھے رحمت خلق رب
میں آیا ہوں عالم کی رحمت بدل — نہ آیا ہوں میں رنج و زحمت بدل
مرا رحمت العالمین نام ہے — عذاب و بلا نہین مرا کام ہے
جتے تھے موکل فرشتے سو آئے — جواب یہ شہنشاہ کے مکھ سے پائے
کھنچا ایک جنگلی نے شہ کی ردا — اثر اوسکا نازک بدن پر اوٹھا
کہا بہت تندی سے وہ بے ادب — مجھے کچھ عطا کر تو اے شاہ اب
صحابہ کئے مارنے کا خیال — کیا منع اونکو شہ باکمال
دیا شاہ اوسے جو کیا تھا طلب — ہوا شہ سے خوش وقت وہ بے ادب
عمر یون کہا اے رسول خدا — اچھو تجھپہ ما باپ میرے فدا
غضبناک ہو نوح اپس قوم پہ — جفا پانے اونکے کہا لا تذر
یو ہیں ہر نبی دیکھ ظلم و جفا — کیا اپنی قوم پہ بد دعا
تو ان سے بھی دیکھا جفایان بہت — او دکھ لیتے سو سہا بلایان بہت
تو کرتا اگر بد دعا ہم اوپر — تو ویران ہوتے ہمیں سربسر
ولیکن تجھے اے خاتم الانبیا — کیا نہیں تو ہرگز کبھی بد دعا
کہا بلکہ یارب بلطف و عطا — مری قوم کا بخش جرم و خطا
تصدق سے اس عقل اور علم کے — تصدق سے اوس صبر اور حلم کے
مجھے عقل اور علم و حلم ایخدا — عطا کر کے کر دور مجھ سے بلا

در صفت حیا و چشم پوشی آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

بیان کیا کروں اوسکی شرم و حیا
حیا اور شرم اوس منے تھی جیتی
ولیکن نہ باہر نہ لاتا اتھا
مسائل جو ہیں شرم کے آسجان

فلیستحیی منکم ہے قول خدا
نہ آن بھائی بہتی منے تھی ولی
نہ تقصیر کسکی سجھاتا اتھا
کنایت سے کرتا تھا اوسکا بیان

کہا بو سعید یوں کہ شاہ پیمبر
خلاف اوسکے کوئی چیز ہوتی اگر
نتھا دیکھتا کس کے تیں گھور کر
تصدقے اوس شرم کے ای خدا

اتھا شرم میں سارے عالم کا پیا
نشان اوسکا پاتے تھے ہم رخ اوپر
نظر اوسکی اکثر اتھی بھوئیں پر
عنایت مجھے کر تو شرم و حیا

در صفت جود و کرم آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

سخاوت میں کوئی اوسکے ثانی نہیں
بقوم ہوازن دیا چھے ہزار
نوے یک مسلمانکو وہ بے بدل
سخاوتکو اوسکے نہیں انتہا
سخانے شمار اوسکا کوئی غیر رب

تھا جود کو اوسکے گر کا کہیں
سخاوت اتھی اوسکی یوں حد سے بہار
دیا یک جنگل بھر کے بکری سگل
یہ ظاہر سخاوت کا ہے مدعا
خود عالم ہوا اوسکی بخشش سے سب
خزانے دے اپنے شام و سحر

سوالنے دیا اونٹ روز حنین
دیا بانٹ یک وقت نو دہ ہزار
کہا قوم کو جاکے اے گمرہان
سخاوت جو اس راہ حق میں کیا
تصدقے اوس جود کے ای خدا
مجھے مت لجا غیر کے در اوپر

غریبانکو وہ خلق کا نور عین
درم وہ شہنشاہ عالی تبار
محمدؐ اوپر لاؤ ایمان بیجان
بھی جو آخرت میں کریگا عطا
ہمارا رزق بیواسطہ کر عطا

در صفت شجاعت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

شجاعت میں تھا اشجع الانبیا
ہمی شہ کا لیتے تھے آکر کنف
مدینے سے یک رات صوت مہیب

حدیثا میں ہے یوں بیان جا بجا
رہتا سب سے نزدیک دشمن طرف
ہوا تھا ڈرے سب توانگر غریب
تصدقے اوسکے مجھے اے قدیر

کہا یوں علیؓ شاہ دلدل سوار
اکیلا بجنگ حنین آپسر
اکیلا گیا اوس طرف شاہ دین
سدا کر شجاعت منے بے نظیر

کہ ہوتا اتھا سخت جب کارزار
چلایا تھا مرکب کو کفار پر
شجاعت میں تھا افضل المرسلین

در صفت رحمت و شفقت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میں رحمت کا اوسکے کروں کیا بیان
شہنشاہ کی رحمت سے آ نامور
نبی جب نہ ظاہر تھے دنیا بھیتر

سراہا ہے اوسکو خدا در قرآن
اتھی سب پہونچتی کہ شیطان پر
شیاطین جاتے تھے آسمان پہ

کہا رحمۃ العالمین اوسکا نام
نہ دیکھے اس امت کے کافر عقاب
فرشتیانکی باتانکو چوری سے سن

رؤف و رحیم بھی ہے اے شاہ دو کام
نہ مسخ و نہ خسف و نہ قذف عذاب
سکھاتے تھے لوگانکو یک کا دو گن

شہنشاہ پیدا ہوا جگ مین جب
ہوئے سب وہ جانے سے نہجو تب

کہا محی الدین شیخ اہل زمن
فتوحات مین یہ مبارک سخن

کہ اونکا نبی ہے رؤف و رحیم
بھی ہے رحمۃ العالمین بے سلیم

نمازان ہوئے فرض اول پچاس
کرایا اوسے پانچ وہ حق شناس

مجھے دونون عالم مین کچھ غم نہین
بجز درد امت مجھے غم نہین

وہ رحمت کے صدقے سے اے کردگار
مجھے رنج و محنت ستی کاڑہ بہار

بچے اون گناہون سے وہ گمرہان
شہنشہ کی رحمت ہے بیکران

کہ کافر اس امت کے آؤ والکرم
نہین سب کا قرانسے عذاب نہین کم

مسلمان پر شاہ کا لطف و پیار
کہون کیا اوسے ہے وہ کہنے سے ہار

بھی کہتا تھا یون وہ شاہ نول
میرا کل جو غم ہے سو امت بدل

یہی غم اٹھا اوسکو دنیا منے
یہی فکر اچھے اوسکو عقبیٰ منے

رکھا اوسکا مہر جال پر پیار اپار
کرم کرکے کر مجھکو مشکل سے پار

در صفت بود و باش آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با ازواج مطہرات واصحاب و خدام وغیرہ و مدارا و مواسات آنحضرت بالیشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

تھا اصحاب کیساتھ وہ پاکذات
نہایت مدارا مروت کے سات

بہت اونکا اکرام کرتا تھا
سبھونکے اوپر پیار دہرتا تھا

بھی ہنستا تھا ہنستے تھے جس بات پر
بھی سنتا تھا کرتے حکایات اگر

نہ چوک اونکی لاتا کبھی در نظر
بھی کہتا تھا وہ سرور بحر و بر

کہ چھپتا ہو نہین اسطرح بخلاف
کہ ملتا رہون ونسے ہو سینہ صاف

وہ باتانکو سنتا تھا وہ دین پناہ
بھی ہنستا تھا کوئی بات پر گاہ گاہ

بلاتا اگر کوئی ضیافت بدل
تو جاتا شہنشاہ گھر اوسکے چل

مسافر کو پہچانے جاتا تھا وہ
کوئی آیا تو لیتا اٹھا آگے ہو

نہ مجلس مین کرتا تھا پاؤن دراز
نہ لڑکونکے آگے بھی اے سرفراز

اگر کوئی جاتا تھا اوسکے گھر
بٹھاتا اوسے اپنی چادر اوپر

دو شہزادہ دین حسین و حسن
سنے اپنے والد ستی یہ سخن

کیا ایک حصہ برائے خدا
وہ لاتا تھا اوسمین عبادت بجا

رکھا تیسرا حصہ اپنے بدل
یہ تقسیم اوقات ہے بے مثل

سمجھتا تھا ہر اک صحابی نے یون
نہین کسپو پیار اوسکا مجھ جیون

بلاتا تھا اون کو تعظیم سین
بچے اونکے لیتا اٹھا گود مین

تعجب وہ کرتے تھے جس بات سے
تعجب وہ کرتا تھا اوس بات سے

مجھے میرے یار انکی خوبی سناؤ
نہ کچھ چغلی اونکی میرے پاس لاؤ

وہ بیکان حضور اوسکے بیخوف و فکر
کبھی جاہلیت کا کرتے تھے ذکر

کبھی جاتا تھا شاہ مرضیانکے گھر
کبھی ہوتا تھا حاضر جنازے اوپر

کوئی اصحاب سے گر نہ آتا نظر
بہت پوچھتا تھا اوسے جہد کر

جب آتا تھا بہار وہ جگ کی جمال
تو آئینہ مین دیکھتا تھا جمال

جو ہوتا سوار وہ شہ پاکذات
تو کسکو نہ لیتا اٹھا اپنے سات

بھی دیتا تھا تکیہ اوسے آپنا
ہوا شاہ پر ختم بندہ پنا

کہ وہ بادشاہ عجم اور عرب
کیا تین بخش اپنے اوقات سب

محلات کیواسطے دوسرا
حقوق اونکے کرتا تھا اوسمین ادا

کیا تھا وہ سالار ملک و ملک
یہ حصے مین سب خلق کو مشترک

یہ حصے مین کرتا تھا وہ شہریار
جو اوس کن تھا فیض معاش و معاد
کسی کو بھی یک حاجت و کسکو دو
بھی کہتا تھا ہر ہر مصاحب کیتین
کہ بولو تم ایسے کی حاجت مجھے
خدا اوسکا ثابت رکھیگا قدم
سب اصحاب خاص اوسکے دن مین کبھی
بھی جب اوسکی محفل سے ہوتے جدا
ذکر تا تھا یعنے ایسا کلام
بہت سکی تالیف چہتا اتھا
بھی دریافت کرتا تھا لطف سون
بدی کو کرے ساقط الاعتبار
اتھے افضل الناس وہ اس کنے
اتھا حسن اخلاق خیر الانام
مطول اتھے یہ حدیث اوسکے تین
مدار شہنشہ کا ازواج سات
بہت ناز انکا اوٹھاتا تھا وہ
تھی اوسوقت پر عائشہ رض کی عمر
شہنشاہ کر آسرا آپنا
تھین لٹنی اپہین جب وہ بی بیان
جو کچھہ آپ کھاتا و پیتا اتھا

سب ارباب دانش کیتین اختیار
بخشتا تھا سبکو بقدر مواد
کسی کو تھے سہ بار یا دہ بھی ہو
کہ پہنچاوے حاضر نے غائب کیتین
کہ وہ اپنی حاجت کو کہہ نا سکے
بروز قیامت بفضل و کرم
اتھے طالبان خیر دارین کے
طرف خیر کے سبکو تھے رہنما
کہ دنیا و عقبی مین آوے نہ کام
نہ نفرت کی کوئی بات کہتا اتھا
وہ سالار دین سبکے اطوار کون
کرے تا نہ کوئی اوسکیتین اختیار
کہ ہو خلق کی خیر خواہی منے
سب احوال مین خلق کے ساتھہ عام
بہت مختصر کرکے بولا ہون مین
کہ دن ہو و یارت سب یکدہات
روایت مین دیکھا ہون مین بات یو
برس آٹھہ یا نو کی اسے پیر ہنر
وہ بی بی کو کھیل وہ دکھانے لگا
تو کرتا اتھا صلح شہ دینیان
غلامانکے تین او دہ دیتا اتھا

جسے فضل و تقوے مین تھا دستگاہ
سکہاتا اتھا اونکو علم و ادب
وہ سب حاجتانکر قضا وہ وہی
ہے وہ افتخار زمان و زمین
جو پہنچا وے سلطانکو ایسے کا حال
نہ کوئی بات کا شہ کنے نام لے
نہ ہوتے جدا اوس ستی ایک چھن
بھی بولا علی رض باحسین و حسن رض
جو ہوتا اتھا قوم مین باوقار
باین خلق و آمیزش و اختلاط
جو ہو خوب سوا وسکی تحسین کرے
اتھے معتدل شہ کے اطوار سب
بہر حال ہر وقت وہ جگپتی
ہوا اتھا شفقت مین سبکا پدر
لکھا ہو کہین اوسکو تک شرح سات
بہت اونپو کرتا تھا لطف و کرم
کہ یکدن شہنشہ کے حجرے کنے
نہ آیا ت چھپنے کی اوتری بھی تب
دکھایا بہت وقت لگ کھیل کون
بھی خدام سے اوسکا تھا یہ سلوک
یہ خصلت کے صدقے ستی اے خدا

اوسے اپنی صحبت مین دیتا تھا راہ
روا اونکے حاجات کرتا تھا سب
کرے دین و دنیا مین اونکو غنی
یون ارشاد کرتا بہر ہمنشین
کہ پہنچا نہ سکتا ہے وہ اپنا حال
مگر وہ جو دارین مین کام آئے
غذا روح اور تن کا نا کھاتے بن
زبان اپنی شہ بہت رکھتا جتن
اوسے سب پو دیتا اتھا اقتدار
کرے وضع کا اپنے بہت احتیاط
سدا اوسکی تائید پر مین رہے
مصاحب اتھے اوسکے اخیار سب
تجاوز نہ کرتا اتھا حق ستی
برابر تھے سب اسکنے چون پسر
کہ تا سبکو معلوم ہو خوب بات
بہت اونکی برداشت کرتا تھا جم
اتھے کھیلتے حبشیانکے جنے
لگین دیکھنے عائشہ رض کھیل سب
پھراتے انھون آپ ہو اسکے ہون
پکڑتا تھا وہ کبھی انپو چوک
مجھے یہ طریقت کیتین کر عطا

در صفت پاس عہد و صلہ رحم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی کرتا تھا نہ عہد اپنا جتن — نہ تھا کوئی اس قسم میں اوسکے مثن
نہ آیا اونے تین دن لگ وہان — اتھا تین دن وہان شہ کن نشان
خدیجہ کے جان لگ تھے اقربا — بہت اونکو کرتا تھا لطف و عطا
بدل اوسکی خاطر کیے وہ نامدار — دیا چھوڑ اسیران میں تھے جو ہزار
کہا شاہ کو ایک شخص ایکروز — تو بیٹھ یہان میں آتا ہوں اے دلفروز
بہت اپنے خویشان پو رکھتا تھا پیار — سلوک اونسے کرتا تھا بیشمار
حلیمہ کا کرتا تھا اکرام بہت — کبھی دیتا تھا اوسکو انعام بہت
یہ خصلت کہو صدقے سے اے دادگر — مجھے سارے رنجان سے آزاد کر

در صفت عدل و صدق و امانت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اتھا عدل و صدق و امانت منے — شہنشاہ تھے سو سب کے کنے
کبھی اوس وقت لٹتے اتھے وہ اگر — چکاتے تھے جا کر شہنشاہ گھر
جو طفلی میں پیتا اچھے نصف سیر — دیو دودھ بھائی کو نصف اخیر
اتھا شاہ سب حال میں حق کے سات — بجز وحی کرتا نہ تھا ایک بات
رکھے تھے عرب سارے ملک تمام — نبوت کیے اول امین اوسکا نام
کہا حق اوسے در کتاب مبین — کہ انک لدینا مکین امین
ثنا ایسے عادل کی کوئی کیا کر — کہ عاجز ہو لوح و قلم سر بسر
خدایا یہ صفتان کی برکت ستی — اسی اخلاق سے مجھکو دے یک رتی

در صفت حکمت و وقار مجلس آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اتھی مجلس اوسکی بہت باوقار — نہ کچھ اوس میں ہوتا تھا شور و پکار
وہ مجلس عجب نور در نور تھی — سکل خوب صفتان سے بھرپور تھی
نہ کوئی وہان کسکی غیبت کرے — نہ کچھ عیب چغلی اوپر میں دھرے
رہتا شاہ اوس میں بہت با سکون — میں کیونکر کہوں اوسکے آداب کون
نہ آواز کرتا تھا وہان کوئی بلند — خشوع و ادب سے تھے سب بہرہ مند
وہ مجلس کے صدقے سے اے ذو الکرم — مجھے اوسکی سیرت پو رکھ دمبدم

در صفت زہد مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

میں کیا کر سکوں زہد شہ کا بیان — بیان اوسکا طاقت مجھے ہے کہان
کیا تجھکو مختار میں اے رسول — تو رہ یونچہ یا سلطنت کر قبول
پہاڑاں کرونگا سنا تجھ بدل — خزانے تیرے ہان آینگے سب ابل
کہا شاہ عالم مجھے فقر بس — مجھے دین ہے فقر کا نت ہوس
اچھونگا میں اسے صاحب کبریا — بھرا پیٹ یکروز یکدن بھوکا
نہ کھایا کبھی پیٹ بھر کر طعام — اگرچہ وہ عالم اتھا اوسکا رام
کیا وحی یوں اوسکو پروردگار — کہ اے مالک ملکوت کے افتخار
اگر میل تیرا ہے شاہی اوپر — کرونگا ترے حکم میں بحر و بر
یہ سب سے تجھے نا کرونگا کبھی — مقامان میں تیری کمی یا نہی
مجھے دولت و ملک در کار نیں — سدا فقر کے ساتھ خوشدل ہوں میں
کرونگا ترا شکر جب کھاونگا — ملا نیں تو دل صبر میں بھاونگا
فقیر انکو بخشتا ہزاران ہزار — درم اور دینار وہ نامدار

دیا اونٹ گھوڑے بہت بخشکر ‏ بھی بکری و گاؤ اونکی نین تھا قدر

لیا جب شہنشاہ عقبیٰ کی رو ‏ تو بکتر بھی کیے یہاں تھی گرو

تصدق ہے اوس پر کسے ذوالجلال ‏ مرے بچے لیے دنیا کی خواہش نکال

در صفت تواضع مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

تواضع مین اوسکا کرون کیا بیان ‏ کہ ہے اسسے عاجز قلم اور زبان

آپہی اپنے کپڑے ٹانکو ہوتا تھا شاہ ‏ کبھی سیتا اوسے آپ وہ دین پناہ

کبھی گندہ یا تھا آتا اپس ہاتھ سین ‏ متاع اپنا لاتا اپس ہاتھ مین

صحابہ مین اون بیٹھتا سب کے سات ‏ لے جان اوسے جاگہہ ایکنی ذات

دیا سبکو بانٹ اوسکے کا مان تمام ‏ کیا اپنے ذمے مین لکڑیانکا کام

اٹھے اوسکی خدمت مین سب خاص و عام ‏ بھرا اونکے کثرت ستی گھر تمام

ہوا چار آخر وہ فرخندہ یار ‏ زمین پر گیا بیٹھ مجلس کے بھار

دیا پھینک اوسکی طرف ور کہا ‏ کہ بیٹھ اسکے اوپر تو اے باوفا

کہا خادم خاص شہ کا انس ‏ کہ مین اوسکی خدمت کیا دس برس

مین جس کام کو اوسکے کرتا اٹھا ‏ نہ کچھ حرف اوپر اوسکے دھرتا اٹھا

اول آپ کرتا تھا سبکو سلام ‏ اچھے طفل یا زن اچھے یا غلام

آپہی اونٹ کا چارا بہاتا اٹھا ‏ خوادم کے سنگ ملکو کھاتا اٹھا

غرض آپنی خدمتان وہ تمام ‏ تھا کرتا اپس ہاتھ سے والسلام

صحابہ بحکم شہ بحر و بر ‏ کئے ذبح بکرے کو در یک سفر

خبر ہے کہ وہ سرور دلفروز ‏ لگیا وعظ کرنے کے تین ایک روز

سو اسوقت کے بیچ آیا جریر ‏ جگہہ بیٹھنے کی نہ پایا جریر

وہ سالار واقف ہوا اس حال پر ‏ شتابی سے کھولا کر اپنی چادر

دے بوسہ اوسے اور رکھا آنکھ پر ‏ بٹھیا اوڑھا اوسے سرو خوش سیر

تھا چہیتا مجھے وہ بہت نامور ‏ کیا نین کبھی غصہ میرے اوپر

بھی جو کام کرتا نہ تھا اوسکا مین ‏ نہ کہتا کہ کیون نین کیا اوسکیتین

تصدق ہے اوس فخر کے اے داد گر ‏ مجھے کر تواضع مینے مشتہر

باب سیوم در بیان عادات سید سادات علیہ الصلوات والتسلیمات و ذکر قلت اکل و زہد آن حضرت در آن صلی اللہ علیہ وسلم فی کل آن

مین لکھتا ہون اب باب سیوم یہان ‏ کرون اوسکی عادات کا ٹک بیان

اور اعلام مین بعضے اسکے نام ‏ رکھے ہین روایت سنن اونکا نام

کہ وہ شاہ اور لوگ بھی اوسکے سب ‏ رہتے بھوک سے پے بہ پے چند شب

ہے یون بوہریرہ ستی یہ مقال ‏ کہ وہ شاہ دین اور سب اوسکی آل

کہی عائشہ رضہا یہ سخن سب کنے ‏ کہ ازواج حضرت کی ہر گھر منے

وہ عادات ساری عباد آہین ‏ بھرین یا وسمین یکسر سعادات ہین

روایت ہے یون ابن عباس تن ‏ تو رکھو مین یاد اپنے اسبات کون

نہ ملتا تھا اونکو غذا رات کا ‏ نہ تھا اونکو اندوہ اسبات کا

نہ کھائے کبھی پیٹ بھر تین روز ‏ کیا تا وفات او شہ دلفروز

سلگتی نہ تھی آگ یک ماہ تمام ‏ تھا پانی و خرما سبھونکا طعام

ہے دوسری روایت منے تین ماہ
مگر یہ کہ انصار یاران شاہ

بھی نعمان کہا یون کئی بار مین
دیکھا ہون شہنشاہ عالم کتئین

نہ ملتی اتھی وسکو وُنے کھجور
کرے بھوک کو اپنی تا اوس سے دور

نہ کھایا کبھی گوشت حلوان کا
اوسے بس اتھا عشق رحمان کا

کہا نین کہا پھر اوسے باادب
ہاہین چھانتے تھے تم آٹے کو تب

بھی مروی ہے یون عائشہؓ سے یہ بات
کہ جب شاہ کونین پایا وفات

کہا ابن عباسؓ سالار دین
کیا جب سفر سوئے خلد برین

خبر مین ہے یون دوسری ایک وزیر
بہتر گھر سے نکلا شہ دلپذیر

کہے بھوک سے بھار آئے ہین ہم
کہا تب وہ سرور خدا کی قسم

وہ انصار گھر مین نہتا اوس زمان
اتھی عورت اوسکی سو آئی دوان

کہا آب شیرین کے لانے بدل
سو آتے مین آیا وہ یار نول

مہر سے گرامی تراب کوئی نین
کہ آئے ایسے مہمان میرے گھر کتئین

بھی جلدی ستی ذبح بکرا کیا
پکا اوسکے تئین شہ کنے لے گیا

کہا تب قسم سے کہ ہے یہ نعیم
کہ پوچھیگا اوس سے خدائے عظیم

ملا ایک روٹی کا ٹکڑا اونان
کہا کچھ بھی سالن ہے وہ شاہ جان

کہا جابرؓ اوس سے بے شبہ مین
بہت دوست رکھتا ہون سرکے تئین

تو سبہ ہتا تھا پتھر شکم کے اوپر
صحیح ہین یہ اخبار اے نامور

اتھے شاہ کونین روح الامین
تھے انوار اسرار مین ہمقرین

نہین شب سے آل محمدؐ کے گھر
نہ ستو نہ آٹا کہ ہو مشت بھر

کہ دہشت مین لایا وہ سرور کتئین
کہا تب وہ روح منور کے تئین

کہا نین وولے رب ارض و سما
سنا جب تیرے حال کا ماجرا

کبھی بھیجدیتے تھے بکریان کا دود
پلاتے تھے ہم اوسکتئین شہ کو زود

گذرتا تھا اوسپو یکسا روز و شب
ہوتا بھوک کا اوسپو پورا تعب

انس بولتا ہے نہ دیکھا ہون مین
نہ کھایا کبھی صاف روٹی کے تئین

پوچھا سہل سے کوئی یون بیخلاف
زمانے مین شہ کے اتھے نان صاف

کہا نین ولیکن تھین اس زمان
اوسے پھونکتے اور پکاتے تھے نان

نہتا کچھ تب اوسوقت بیر کتنے
مگر نیم پیمانہ جو گھر منے

تھے قرض اوس اوپر بیت پیمانہ جو
تھے بکتر یہو وہی کن اسکی گرو

ملا رہ مین بوبکر و فاروقؓ سون
کہا باہر نکلے ہین تم کاہے کون

مجھے بھی یہی بھوک لائی ہے بجا
چلا تب یک انصار کن بادو یا

کہا شاہ اوسکو کہان ہے فلان
کہی وہ کہ اے سرور انس و جان

کہا شکر مولا کہ ہے عید آج
میرے سر اوپر ہے کرامت کا تاج

لے آیا وہ یک شاخ خرمے کی تب
اتھا اوس اوپر بسر و تمر و رطب

تناول کیا شاہ یاران سنگات
ہوے سیر و سیراب سب خوبذات

بھی جابر کہا یون کہ سرور میرا
پکڑ ہاتھ آیا بدولت سرا

کہے کچھ نہین غیر خل اے ہمام
کہا شاہ سرکہ ہے نعم الادام

حدیثان بہت یون ہین اصحاب سون
کہ جب بھوک لگتی اتھی شاہ کون

بھی ہے ابن عباس سے یہ خبر
کہ یک روز کوہ صفا کے اوپر

کہا شاہ جبرئیل سے یہ بیان
قسم اوسکی جو تجھکو بھیجا یہان

نہ پورا کیا لگ یہ باتین حبیب
ہوئی تیز سخ سے یک صدائے عجیب

کہ آیا ہوا حکم کرتار اب
کہ ہووے قیامت کا اظہار اب

سرافیل کہتین کیا حکم تب
کہ آوے تیرے پاس جلدی اب

سوا اسکے مین آیا اسرافیل اتر | کہا حق سنا جو کہا سربسر
ترے حالپر فضل کیتا ہے حق | مجھے تیری خدمت مین بھیجا ہے حق

ہین جتنے خزائن بارض و سما | کلیدونکی دیکہ باتہ میرے خدا
کیا اسطرح حکم قطعی مجھے | کرو یون وہ کیلیان کہتین مین تجھے

کیا ہے بھی یون حکم رب مبین | کہ ہمراہ تیرے رہون ہر کہین
کرون سب پہاڑان جو ہین دگر | زبرجد و یاقوت و روپا ذہب

وہ سکو چلاؤن تیرے ساتھ مین | بجالاؤن جو توکہے بات مین
اگر چاہتا ہے تو اے باوقار | تو پیغمبری ساتھ ہو تاجدار

و گر چاہتے تو اے نبی الانام | تو رہ فقر اور بندگی مین تمام
اشارہ کیا شہ طرف جبرئیل | تواضع کر اے سرور بے عدیل

کہا شاہ تب یہ سخن تین بار | نبی ہو مین اور بندہ حق گذار
نبوت مجھے بس ہے اور بندگی | مجھے بندگی بس ہے نت زندگی

اے بھائی ٹک غور سے کر نظر | کہ ہے بندگی کا شرف سقدر
خدا جو ہے یک وہ ہے بندہ بھی یک | نکر اس سخن بیچ یک ذرہ شک

خدا ہے خدا بندہ سو مصطفےٰ | عبودیت مین اوسکے نہین دوسرا
ہین اس وصف مین جمع شہ چین اوسکے کل | یہان و وہان کیا ملک کیا رسل

خداوند در ہر مقام بلند | اوسے اس لقب سے کیا ارجمند
کیا اوسکو عزت سے دلشاد جب | کیا اس لقب سے اوسے یاد تب

جو معراج تھا اوسکا اعلی مقام | لیا اس لقب سے بھی وہان اسکا نام
تھا رویت منے اوسکو یہ حال بھی | کہا وہان فاوحی الی عبدہ

بھی کہتا تھا وہ شاہ عالیجناب | کہ بولو مجھے عبدہ کر خطاب
سمجھنے مین اس سر کے حیران ہے فکر | مین کرتا ہون اب اوسکے کہانیکا ذکر

تھا اوسکے مین جب لگ شہ باکمال | بھی ہجرت کئے بعد تا چار سال
اتھا عسرت و فقر رنج و ضرر | بہت اسپو اور اوسکے یاران اوپر

کہا ابن غزوان کہ ہم سات تن | اتھے ابتدا مین وہ سالار کن
ہمارے پو تھی سخت تکلیف تب | گذرتے تھے فاقے منے روز و شب

نتھی کچھ غذا ہمکو اے نامور | مگر پتے کیکر کے شام و سحر
لبان پھٹ گئے تھے ہمارے تمام | تھا اندوہ کربت سے نت ہمکو کام

کیا فتح جب شاہ ملک نصیر | ہوئی اوسکے یارانکو راحت یسیر
ہوئے اوسکے بعد از فتوحات بہت | اسیران ملے مرد و عورات بہت

ترقی ہوئی اوسکے لوگانکو تب | خصوصاً کئے فتح مکے کو جب
ولیکن وہ سالار عالی گہر | اتھا کشور فقر کا تاجور

وہ فقر اوسکا سب اختیاری اتھا | نہ ہرگز وہ زہد اضطراری اتھا
جو بولیگا وہ فقر تھا اضطرار | تو ہے واجب القتل وہ نابکار

اتھا ایک بدبخت باطن تباہ | اتھی فاقے مین اوسکو اچھا راہ
کہا ایک دن وہ مسی الادب | کہ زہد اوسکا تھا اضطراری سبب

اگر ہوتی قدرت اسے نعمت سم | تو کہاتا اونے اوسکو بیش و کم
یہ سن بات مضر کے عالم تمام | دئے قتل کا حکم تب لا کلام

چڑہاتے شتابی اوسے دار پر | سٹے ضرب لیے مین اسے خوار کر
سخن اسکا بس ہے عجیب و غریب | مگر دین پڑہا تھا سیر اور حدیث

دیا ہاٹ عربانکو وہ نامدار | سو اونسے شتر اور بکرے ہزار
ہزار انسے دینار و درہم دیا | غریبانکو فاقے سے بیغم کیا

ولے فقر تھا اوسکا محبوب تھا
بہت اوسکی خاطر کا مرغوب تھا
بھی تھے اوسکے جو اہلبیت کرام
اتھا فقر مین اونکو عالی مقام

خصوصاً بتول او حسن او حسین
اتھے فقر اور زہد کے نور عین
بھی اوب سکے ازواج عالی تبار
اتھے فقر اور زہد مین نامدار

جب آیات تخییر پائے نزول
کئے اوسکو دنیا کو تج کر قبول
بھی اوسکے جتے اکل اصحاب تھے
سدا فقر مین بے خور و خواب تھے

خصوصاً خلافکا تھا جن پو تاج
دے فقر کو اوسکے پورا رواج
بھی اصحاب صفہ وغیرہ فریق
اتھے فقر مین مقتدا اسکے طریق

کبھی تھا بہ تعلیم وہ مقتدا
دیا نفقہ ازواج کو سال کا
وہ کرتے تھے خرچ اوسکو راہ حق
اتھا عائشہ کو سمجھو نپر سبق

سو یہ نفقہ دیتا تھا بھی گاہ گاہ
وگر نہین تو تھے زہد مین سال و ماہ
غرض وہ شہنشاہ روشن ضمیر
اتھا فقر اور زہد مین بے نظیر

بھی امت کو ارشاد کیتا یہ حرف
کہ نہین ابن آدم بھرا کوئی ظرف
زبون وہ بتر آپنے پیٹ سون
ہے دوسری خبر یون سن اس راز کون

ہین بس ابن آدم کو لقمے کینیک
کہ قایم رکھے پشت کو اسکے نیک
اگر نفس غالب ہوا اوس اوپر
تو ثلث شکم اپنا کھانے سے بھر

رکھے دوسرا ثلث نم واسطے
رکھے تیسرا ثلث دم واسطے
پہونچی جو بقراط کیتین یہ بات
تو دو ہوتا وہ فن طباب سے مات

بھی ثابت ہوئی یہ خبر سب کنے
کہ کھاتا ہے مومن یک انتڑی منے
جو کافر ہے بھرتا ہے سات انتریان
اہل شاد کے راز کا سن بیان

کہ مومن نہ کھانے پو دھرتا ہے حرص
جو کافر ہے سو اوسکا کرتا ہے حرص

دربیان آن چیزہا کہ بخوردن سرور ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردیدہ اند

ہے بھائی سرور کو شام و سحر
تقیہ نتھا کوئی کھانے اوپر
تکلف مین اوسکے نہ تھا گرم جوش
جو پاتا اتھا اوسکو کرتا تھا نوش

جو کھاتے تھے اہل مدینہ سگل
وہی نوش کرتا اتھا وہ نول
یہی کرتا ہون کچھ اوسکی تفصیل اب
تو سن شوق سے یاد رکھ اسکو سب

غذا اوس شہنشاہ کی سال و ماہ
اتھی نان جو گیہون بھی گاہ گاہ
کبھی پاتا بھوک خرمے اوپر
کبھی دودھ پرائے گرامی گہر

بھی کھایا ہے وہ شہد شیرین ایکبار
اتھا دودھ اوپر بہت اوسکا پیار
بھی کھایا ہے خرمے کتین بہت بار
بہت اوسکو چہیتا تھا وہ نامدار

دونو وقتین ایک وقت اسے چتور
وہ سرور کے سفرے پر ستی کھجور
بھی آیا ہے یون رحدیث دگر
کہ تھا پیار بہت اوسکا مسکے اوپر

بہم شہد و ستو کو عثمان کر
دیا بھیج سالار عالم کے گھر
تناول کیا اوسکو وہ ارجمند
بھی دوسری خبر یون ہے اے دلپسند

کہ بھیجا تھا عثمان بار دگر
یہ دو چیز بھی ساتھ سرور کے گھر
دعا کر برکت کی وہ باکمال
رکھا اوسکو چولہے پو ہانڈیمین ڈال

وہ ہانڈی جب اوتری ہے چولہے ستی
کھایا اپنے یارانکو وہ جگ پتی
کرو نوش اسے ہے یہ حلوا وہ شئے
خبیص اوسکا فارسی کنے نام ہے

بھی کھایا ثرید وہ امام ہمام
اتھا اوسکنے وہ احب الطعام
وہ یہ ہے کہ آٹے کے ٹکڑے بنا
پکاتے اوسے گوشت مین باصفا

ہے ہندی مین نام اوسکا ستریان گکر
یہ تعریف ہوتی ہے سچ اس اوپر

پکاتے ہین گندم کے آٹے ستی
حریرے کی طرح اوسکو اے لک پتی

جو سلمیٰ تھی خادمہ شاہ کی
اتھی بخت پر اس نول ماہ کی

گئے ملکے سب اوسکے گھر ایک روز
کہے اوس کے اے مادر دلفروز

کہا ہے خوز اوسے سنو یہ کلام
نہ خواہش کریگی تمھین وہ طعام

لئے پیسکے جو کا آٹا اونے
بھی ڈالی اوسے ایک ہانڈی مینے

پکا کر رکھی اونکے نزدیک لا
کہی اونکو اے پوت ہے یہ غذا

بھی کھایا ہے لحم اوسراج الانام
اتھا گوشت اوس کن احب الطعام

تناول کیا گوشت بکرے کا شاہ
ولیکن نہ ہر روز بل گاہ گاہ

پھر پکا اتھا گوشت اوسکو پسند
کہا یون ابو رافع ارجمند

سواتے مین آیا وہ سالار دین
کہا کیا ہے یہ مین کہا اے امین

کہا شاہ دے مجھکو اوسکا پھرا
دیا اوسکو تب شاہ ہر دوسرا

کہا دے مجھے پھر پھرا دوسرا
کہا تب مین اے شاہ ہر دوسرا

اگر تو نہ دیتا مجھے یہ جواب
تو دیتا مجھے تو پھرے بحساب

پھرا اوسکی رغبت سے جب تھا نہال
دیتے مجھے یہو اوسکو ہر اومین ڈال

کہ کاٹا تھا کہ روز بکرا اونے
دے لحم ہیچ اوسکا ہر گھر مینے

کہی کچھ نہ لحم اوسکا باقی رہا
مگر لحم کرون مجھے سے بچا

کہ جا بولا اوسے یہ سخن دلنشین
کہ ہے گوشت گردنکا خوب و گزین

بھی آیا ہے یون حدیث ضعیف
کہ گردیا انکو کھایا نہین وہ شریف

روایت ہے جو ہاتھ پر گوشت تھا
وہ سالار دانتو نسے کرتا جدا

نہ کاٹو تم اس گوشت کو جو پکا
چھری سے کہ یہ طور ہے فارس کا

بھی کھایا ہے سرور حریرے کہ تین
حدیثون مین یہ بات پایا ہون مین

کہے بعضون نے گوشت کو داو بال
پکاتے اوسے اوسکے شوربے مین ڈال

امام حسن وہ شہ پاک ذات
لے فرزند عباس و جعفر کو سات

ہمارے لئے تو پکا وہ طعام
کہ مرغوب تھا نزد خیر الانام

کہے تب اوسے جد سے بار دگر
تو البتہ اب اوسکو تیار کر

پیچھے ڈالی زیتونکا تیل اس اپر
بھی فلفل مصالح کہتین کوٹ کر

کہ سالار کے من کو بھاتا اتھا
بہت پیار سے اوسکو کھاتا اتھا

بھی بولا کہ ہے گوشت ولے اشتہا
بدنیا و عقبیٰ طعامان کا شاہ

کہا کیون کہ گر مانگتا حق سے مین
کھلاتا مجھے روز و شب او کہتین

کہ یکروز بکرے کے تئین کاٹ مین
پکاتا اتھا دیگ مین او کہتین

مجھے کوئی بھیجا تھا بکرے کہتین
اوسے دیگ مین اب پکاتا ہون مین

کہا لا اوسے مجھکو پھر اوسکا پھیر
دیا مین لجا اوسکو کچھ نہ دیر

نہین بکرے کہتین مگر دو پھرے
کہا اوسکو سرور کہ اے کن پھرے

بھی قصہ گذرا ہے با بو عبید
شہنشاہ اوسکو کہا بھی یہ بھید

تھا مرغوب اوسے گوشت گردنکا پھیر
خبر ہے ضباعہ سے بنت زبیر

اوسے یون بھیجا شہ دوسرا
کہ بکرے ستی تیرے ہمکو کھلا

کہ بھیجون اوسے شاہ عالم کہتین
کہا شہر رہین اوسرا دم کے تین

بھی بولا ہے وہ خلق کا تاج سر
کہ ہے پشت کا گوشت بس خوبتر

کہ ہر دو مثانے ستی ہین قریب
سمجھایا اوسے اسلئے وہ حبیب

نہین کاٹتا تھا چھری سے اوسے
بھی ارشاد وہ یون کیا ہے کسے

مگر ہوئیگا کوئی ٹکڑا بڑا
تو جائز ہے کرنا چھری سے جدا

بھی کھایا ہے شہ لحم بریان کتین	بھی کھایا کلیجی کے ڈلیان کتین
بھی کھایا ہے وہ اونٹ کے گوشت کون	سفر اور حضر مین یہ سن بات سون
بھی خرگوش کا گوشت کھایا ہے شاہ	احادیث ان بات پر ہین گواہ
خصوص اوس سے جو تھا عظیم و عجب	کہ کہتے تھے عنبر جسے سب عرب
ہے حبِ کدو سنت آپکا نام	کہے یہ سخن شافعیہ تمام
بھی دودہ کھایا ہے بھی وہ بشیر	بھی کھایا ہے وہ سرورِ دین بنیر
ہے بسر کچی کھجور اے پسر	کچے خرمیکا نام ہیگا ثمر
بھی کھایا کباب وہ امامِ اجل	ہے نام اوسکا ہندی مین پیلو کا پھل
	وہان مبارک کو خوشہ لگا

بھی کھایا قدید وہ معلی جناب	کہین جسکو دکھنی مین سوکھا کباب
بھی لحم حباری و مرغی کتین	وہ سالار کھایا ہے دیکھا ہون مین
بھی کھایا ہے وہ گوشت از گور خر	بھی دریا سے ماہی و کئی جانور
اتھا پیار بہت اوسکا کدو اوپر	تھا لینا اوسے ظرف سے چون کر
چقندر بھی کھایا ہے وہ پاکذات	ولیکن پکایا ہوا جو کے سات
بھی کھایا ہے وہ بسر و تمر و رطب	مین کرتا ہون تفصیل سب اسکی اب
رطب کو کہے پنڈ کھجور اے گنبیر	بھی کھایا ہے خرمیکو گا بھیکو جہر
بھی ککڑی و خربز کو کھایا ہے شاہ	ابھی خربزہ کے اوپر اوسکی چاہ
وہ انگور کے دانے کھاتا اتھا	

فایدہ

شمائل کے نسخے مین ہے بیت یک	ہے مضمون غلط اوسکا بے ریب و شک
	یہ تعداد اوکا کچھ نہ کر اعتبار
تناول کئے تھے سو وہ پاکذات	سو یک من پو دو سیر ظاہر خورات
سراسر غلط بوجھ اسکا شمار	

دربیان اجتناب خیر الانام علیہ الصلوات والسلام طعامے را با چیز دیگر و دیگر احکام

تم اوس شہ کے حکمان پو قربان جا	کہ بولا ہے روٹیانکو چھوٹی بنا
نہ کھاتا تھا دو قسم کا وہ طعام	عمل اوسکا یک نوع پر تھا مدام
اگر ملکو بچاو تو کھاتا اتھا	وگرنین تو وہ ہاتھ اوٹھاتا اتھا
کبھی ککڑی کے ساتھ کھایا کھجور	ہوئین دونو تا معتدل بالضرور
کبھی جوکے نان ساتھ کھاتا کھجور	کہ بارد ہے جو اور خرما حرور
	بل اوسکو وہ کرتا تھا نوشِ جان

برکت ہووے گی تب اسمین زیاد	یہ بات اہل دل پاس ہے دلنہاد
نہ رکھتا تھا کھانے اوپر کچھ عیب	نہ کرتا تھا فرمایش او عجز ریب
کبھی روٹی کھاتا اتھا گوشت سات	کبھی سات تھے سرکے آپکذات
کبھی خرما کھاتا تھا مسکے سنگات	رہے اوسکی گرمی کی تا کچھ صفات
مدینے کا جب میوہ لاتا تھا بار	نہ کرتا تھا پر سبزہ وہ شہریار
کہ اسباب صحت کا ہے یہ نشان	

دربیان کیفیت خوردن آن حضرت طعام را صلی اللہ علیہ وسلم و آداب آن

ہے اجماع اسبات اوپر کہ شہ	شروع کرتا کھانیکو بسم اللہ کہہ
بھی آگے ستی اپنے کھاتا اتھا	سبھونکو یہ سنت سکھاتا اتھا

بہی کہاتا تہا وہ تین انگلیون سے جان　　بجز خنصر و بنصر یہ بات مان
پیچھے کہانیکے انگلیان چوس کر　　دلانے تکبر کو کرتا بدر
بہی لوالا کر لقمہ و ریزہ اگر　　گرے تو اوٹھاتا اوسے سر بسر
بہی ہے لیسی بہری ستی یہ مراد　　کر کہایا ہے معمول سے کچھ زیاد
مبادا اچھے کسکے تین اشتہا　　اوٹھیگا وہ خجلت سے جب شہ اوٹھا
بہی کہانیکے وقت اپنے یاران سنگات　　وہ سالار کونین کرتا تہا بات
بیٹھے دونو پاون اونکے انگلیان پہ　　ویا اکڑو بیٹھے سمجھ یہ خبر
ہے دوسری حدیث اسطرح اہتمام　　مین بیٹھونگا جون بندہ بیٹھے مدام
کہے اہل تحقیق یان یہ بیان　　مراد ان حدیثونکی یون ہے پہچان
فراغت ستی بیٹھتا ہون مین نین　　کبھی ذوق سے کہانا کہانیکے تین
وگر عالمون نے کہی یہ خبر　　ہے معمول ظاہر کے تکیہ اوپر
کہے بعضے تکیہ سے ہے یہ مراد　　کہ یک شق پہ تنکے کرے اعتماد
سر زانو پہ بیٹھکر اپنے شاہ　　لگا کہانے وہ گوشت بے اشتباہ
کہا حق کیا مجھکو نرم و کریم　　نہ جبار و سرکش ارن مستقیم
نہ بیٹھے کبھی وہ دوسرے ہاتھ کو　　زمین پہ تو رکھ یاد اس بات کو
کبھی پانچ انگلیانسے کہایا ہے شاہ　　یہ نادر رکھ اس بات کے تین نگاہ
کبھی کہاتا تہا اس کو پوچھ وہ شریف　　ولیکن حدیثان ہین اوسکی ضعیف
کبھی پیٹ بھر کر نہ کہایا طعام　　مگر گاہ گہہ یاد رکھ یہ کلام
کبھی جب قوم کیساتھ کہاتا تہا مل　　تو آخر کو اوٹھتا تہا اے اہل دل
کبھی امت کو بولا وہ شاہ انام　　کہ آخر اوٹھے سب کے پیر طعام
کبھی جلسہ سرور کا وقت طعام　　اوٹھا اسطرح سے سمجھ یہ کلام
کہا اسلئے وہ امام الہدا　　نہ کہاتا ہون ہرگز مین تکیہ لگا
مین کہاونگا جون بندہ کہاوے غذا　　نہ کہاتا ہون تکیہ لگا مین سدا
نہین بیٹھتا ہون مین کہانے اوپر　　دو زانو پہ یا پالکت مار کر
ہے جلسہ مرا اسلئے سرسری　　نہین کہانیسے مجھکو الفت ذری
اگا پیٹ کو تکیہ یا ہاتھ تل　　ہے مکروہ کہانا سمجھ اے نول
خبر ہے کہ نزد شہ ارجمند　　کوئی ہدیہ بھیجا پکا گوسفند
کہا ایک بدوی کہ حاضر تہا　　یہ کیسا ہے جلسہ امام الہدا
وہ سرور نے یون حکم ہے در خبر　　نہ کہاوے کوئی اوندہے منہ لیٹ کر

دربیان آنکہ چیزہا کہ نخوردن سرور دو سرا صلی اللہ علیہ وسلم مشرف نشدند

سن اسبات کو تو کہ شاہ انام　　نہ کہایا کبھی گرم ہرگز طعام
دو مسہل و قابض دو گرم و دو سرد　　نہ کہایا کبھی وہ شہنشاہ فرد
نہ کہایا اوسے ہرگز وہ شاہ دین　　نہ کچا نہ پکا سمجھ بالیقین
آہی ندے مجھکو کہانیکی حرص　　مجھے دے سدا اپنے پانیکی حرص
نہ کہایا کبھی دودہ وہ پاک ذات　　نہ کھٹے نہ انڈے نہ مچھلی کیساتھ
اچھے جسمین بدبو بھی مثل پیاز　　پودین مولی اور لہسن اے اہل ساز
نہ کہایا کبھی میز پہ بیٹھکر　　نہ تہا مگر نادرا سے باخبر
سب احوال ہین آگے قدیر قوی　　مجھے دے وہ سالار کی پیروی

دربیان کیفیت آب و شربت آن سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

لے آتے تھے وہ سرورِ دین بدل
نہ پانی پہونچکا شہِ دین کام
بھی سب حال مین در سفر در حضر
کبھی شہد خالص کو پانی مین ڈال
بھگاتے اتھے بہر خیر الانام
اور آتا اتھا تیسرا روز جب
کوئی باندی کو وہ پلاتا اتھا
تھا دوسرا قدح چوب کا اے کڑی
دو بیٹھ پیالے تھے روپے کے اوس پر
یہ تبدیل کرنا ادب سے ہے دور
کہا یون بخاری کہ بصرے مین ہین
پیمبر کے صحابے سے اونو عطا

بہت دور سے آب شیرین پچھل
بھی پیتا اتھا اوسکو لے تین دم
وہ پیتا تھا پانی کتیین بیٹھکر
وہ شربت کو پیتا اتھا باکمال
کھجورانکو پانی منے وقت شام
نہ پیتا وہ شربت کو شاہِ عرب
دیا بہوتین پہ اوسکو سٹاتا اتھا
لگی تھی اوسے یک لوہیکی کڑی
تھا شر نیچے ابن مالک کے گھر
کہ تھی نہ کڑی شاہ دین کے حضور
پیا اوس پیالے مین پانی کتیین
مجھے عشق کا اوسکے شربت پلا

جو پانی کہ ہو سرد شیرین و صاف
نہ یکبارگی اوسکو پیتا اتھا
بہ ندرت برائے بیانِ جواز
کبھی ڈال پانی بشیرِ حلیب
وہ پیتا اتھا اوسکو وقتِ سحر
مبادا کہ وہ شربت اے خوش نصیب
پیالا تھا ایک شیشے کا صاف
بھی رنگ اوسکا مائل تھا زردی بہ
وہ چاہا لگاوے سونیکی کڑی
کہا ابن سیرین سب اہلِ کمال
بھی تھا یک قدح نزد شاہِ انام
ملاوے اوسے یون شکر من منے

تھا مرغوب سرور کنے بیخلاف
بھی حکم امت کو دیتا اتھا
پیا ہے کھڑا ہوکے وہ سرفراز
بھی کرتا اتھا نوش جان وہ حبیب
بھی شب کو بھی در وقت روز دگر
ہوا ہوویگا کیف سے تک قریب
وہ سالار دین پاس لے اختلاف
اتھا بھا دیا نبع کا یا دوہر
ابو طلحہ بولا اوسے اوسگھڑی
تبرک سے پیتے تھے آپ اوسمین ڈال
اتھا اسکا اے بھائی مربان نام
سرایت کرے اب اجون تن منے

در بیان لباس مبارک آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

لباس اوس شہنشاہ کا آکھیان
اتھا اوڑھتا اکثر وہ دن رین
بھی پہنا ہے پیراہن وہ مستطاب
کیا اکتفا اکثر وہ راہبر
اتھی آستین اوسکی پہونچے تلک
کیا پا تجامہ کتئیں شہ خرید
اتھا چار گز اوسکی لنگی کا طول
تھی یک چادر اوسکی مرحل لقب

تھا اوسط نہ ازران بہت ناگران
بڑی چادر ایسی کہ ڈھانپے بدن
اتھا اوس کنے وہ احب الثیاب
بیک چادر و لنگ موٹے اوپر
دراز اوسکا دامن اتھا ساق لگ
بھی ہے بہ پیر نہین خلاف سعید
دو نیم گز عرض اوسکا تھا کر قبول
بجا وی کی شکلان تھی اسپو سب

نہ ہر گز وہ کپڑا یا مین وسعت کرے
اوڑھیا ہو یہ کیوقت وہ نامور
بھی پہنا ہے پنبہ کے کپڑونکو شاہ
بھی پہنا ہے وہ شاہ کہنہ لباس
درازی بھی تھی لنگ کی اوسکے یون
ہے قولِ صحیح یون کہ پہنا وہ نین
چھے گز اوسکی چادر کا تھا طول جان
وہ چادر بنی تھی بہ پشم سون

بقدرِ ضرورت اوپر من ہے
ٹپر مار چادر کو سر کے اوپر
بھی پہنا ہے کتان وہ دین پناہ
بھی پیوند تھا اسپو حق شناس
ہے لازم کرین سب کیا شاہ جون
حضور اوسکے پہنے بہت اوسکتین
سہ گز اوسکا تھا عرض بات مان
لبادہ بھی تھا صوف کا شاہ کون

کبھی تھی ایک چادر بہی نزد شاہ
وہی طول و عرض اوسکا تھا رکھا نگاہ

کبھی عیدین و جمعہ کی کرتا نماز
اوسے اوڑھ کر وہ شہ سرفراز

چادر اور لنگی کہ تھین ہر دو سخت
کہی ہین مرگئے شہ عرش و تخت

کہے جابر و ابن عازب کبھی عون
کہ تھے سب یہ یاران سالار کون

اتھا اسپو تب حلہ سرخ خط
نہ تھا چاند واللہ اوسکے نمط

تھا ایک جبہ خسروانی اوسے
کہ تھا چاک جیب اوسکا دیباج سے

وہ جبے مین پایا ہے سرور وفات
تھا وہ عائشہ پاس اسے نیک ذات

مریضان بہت اوسکے آتے تھے گھر
وہ جبے کو دہوتی تھی آخوش سر

خبر ہے کہ بھیجا کوئی نذر کر
اوسے ایک جبہ بوقت سفر

وہ جبے کو پہنا حبیب صمد
کہ کرتا نہ تھا کسکے ہدیہ کو رد

اوتھا دور اوسکا نکالا اوسے
کبھی یک شخص کو جلد بخشا اوسے

کبھی بندہتا اتھا ناف پر اوسکو کبھین
حدیثون مین یہ بات دیکھا ہون مین

اتھی گھنڈیان شہ کے جبے اوپر
لگاتا اتھا اوسکو وہ نامور

گریبان مین اوسکے ڈال اپنا ہات
مین مہر نبوت چھپا خوب ہات

کہے ہین اتھا سات گز اوسکا طول
کر اس بات کو جان و لے قبول

لپیٹا اتھا شاہ پگڑی کبھین
وہ کیونکر لپیٹا سو معلوم نین

کبھی اوسکو بندہتا اتھا ٹوپ پر
لڑایا نہیں وہ سرور نامور

حدیثون مین ثابت ہے یہ بات پھیر
کہ گردن پو لپیٹا تھا پگڑی کے پھیر

پڑہا خطبہ مکے کو جب فتح کر
تھی پگڑی سیاہ اوسکے تب سر اوپر

کبھی یک پگڑی تھی نزد شاہ انام
رکھا تھا وہ سرور سحاب اوسکا نام

نہ اونچی تھین وہ ٹوپیان سر بسر
و لے سب وہ چپیان اتھی سر اوپر

جماعات عرب کی آتی تھین جب
شہنشاہ اوڑھ اوسکو آتا تھا تب

روایت کیا اشعری یون بسوز
کہ لائی بہر عائشہ ایک روز

کبھی شہ کن تھی یک چادر و پیرہن
کہ دونون پہنے تھے بہ ملک یمن

ہمین دیکھے یک چاندنی رانکون
سمجھا اوس تجلی اول شہ کا مون

یہ حلے کے معنی کو کہتا ہون مین
کہ کہتے ہین لنگی و چادر کبھین

گریبان کے بھی رو برو العزیز
اتھا رقعہ دیبا کا کر یہ تمیز

لیئے بہان سے اپنے اسما اوسے
کئے آپنے جی مین جا گہہ اوسے

پلاتی وہ پانی کہتین جون دوا
تو سارے مریضا نکو ہوتی شفا

اتھا خوب اوسکا قماش اور رنگ
و لیکن آستین تھین بہت اوسکی تنگ

وضو کا کیا قصد جب شاہ دین
تو ہرگز چڑہی نین ہے وہ آستین

پہنا کوری لنگی کے تین شاہ نے
کہ ہوتا اتھا کہڑکہڑات اوس منے

دراز اوسکو رکھتا اتھا روبرو
چڑہاتا اتھا ٹک اوسکو پیچھے سے او

کبھی چھوڑ دیتا تھا اوسکے تئین
کہا ایک صحابی کہ یک وزین

تھی پگڑی وہ سرور کی آبا نیاز
نہ تھی بہت کوتاہ نا وہ دراز

نہ شکل اوسکی آتی کہین در نظر
و لیکن یون آیا ہے در یک خبر

کبھی صرف دستار بندہتا تھا شاہ
کبھی ٹوپی پو بندہتا اتھا گاہ گاہ

کبھی شملے کہتین چھوڑتا شاہ نے
مبارک دو نو اپنے شانیان منے

عربی مین تحنیک ہے اوسکا نام
ہے یون باندہنے مین حفاظت تمام

اتھا فتح کیوقت ٹوپ اوسکے سر
کہے ہین یہ تحقیق اہل خبر

کبھی تھی شاہ کو ایک ٹوپی سفید
دگر تین ٹوپیان تھین آبا امید

خبر مین یون آیا ہے حق شناس
کہ اور ایک کپڑا تھا شہ کے پاس

	لگاتا تھا جب تیل وہ خوش سیر	اوسے ڈالتا آپنے سبیل اوپر	

دربیان آنچہ از لباس نزد آن خیر الناس صلی اللہ علیہ وسلم دوست تر بود

اتھا پیرہن شہ کو نے دوست تر	بھی کپڑے سفید اسے گرامی گہر	بھی کہتا تھا اکثر وہ کل کا امید	کرو لازم اپنے پو کپڑے سفید
ہے پاکیزہ و خوبتر وہ لباس	پہنو تم بشام و سحر وہ لباس	پہناؤ اوسے اپنے احیا کیتین	بھی تکفین کرو اوسمین مُردے کیتین
بھی پاکیزہ کپڑے اچھے دوست تر	نہ ہو میل کا اوسمین ذرہ اثر	نہ ہوتا تھا میلا کبھی وہ لباس	نہ جونکو گذارا اتھا اوسکے پاس
خبر ہے کہ فرماتے ہین مصطفےٰ	کرامت ہے مومن کے نزدِ خدا	ہے پاکیزہ رکھنا وہ اپنا لباس	بھی غفو کو راضی رہنا ہے پاس
خبر ہے کہ یک شخص کو وہ ہمام	دیکھا اوسکے کپڑے ہین میلے تمام	کہا تب کہ آیا نہ پایا ہے پو	کہ کپڑا پانے اپنے سے میل ہو

دربیان آداب آن ہادی الناس نزد پوشیدن لباس صلی اللہ علیہ وسلم

بھی جب پہنتا تھا وہ کپڑا اپنا	تو نام اوسکا رکھتا قمیص یا ردا	بھی کرتا تھا اوسوقت وہ یہ دعا	احادیث ہین دیکھو یہ دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ کَسَوْتَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

جو کپڑا کہ پہنے لفظ کسوتنی کے بعد از بجائے ضمیر نام اوس کا لیوے

بھی پگڑی کے کھولے وہ یک یک پیچ	نہ جلدی وہ کرتا تھا اوسمین و دیر	کھڑے رہکے بندھتا تھا دستار کو	کہا بیٹھکر پہنو شلوار کو
بھی موزے کیتین بیٹھکر پہنا	یوہین اپنے نعلین لے مقتدا	سیدھے پاؤنکے بیچ پہنے اول	نکالے وہ ڈاوین ستی ہے نول
خبر ہے کہ وہ حق تعالیٰ کا دوست	بتا من کے تین بہت رکھتا تھا دوست	یعنے سیدھے جانب سے کرتا شروع	سبھی خوب کامان کو اے باخشوع
جو کامان کرنا ہو وہے جنمین شرف	اتھا واسطے اوسکے ڈاوان طرف	بھی فرمایا یون وہ امت کیتین	کہ لاوین بجا سنت کیتین
تصدق سے اوس خوب کے آ او دگر	مجھے ہے قناعت ضرورت او پر	مرے دلمین اوسکی محبت بٹھا	میرے جی سے دنیا کی خواہش اٹھا

دربیان خاتم آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

انگوٹھی بھی سرور کی روپے کی جان	انگوٹھی کم از مثقال یہ بات مان	نگینہ اتھا اوسکا روپے سے بھی	یہ باتان حدیثان مانے ہین سبھی
اتھا اوس نگینے کا نقش آمیان	محمد رسول اللہ سن یہ بیان	تھا اللہ یک سطر و دیگر رسول	محمد تھا سطر سوم کر قبول
لکھا نامہ سالار شاہان کو جب	کیا ختم اوس مہر سے اسپو تب	وہ خاتم تھی بعد اوسکے خلفا پاس	وہ کرتے اتھے مثل جان اوسکا پاس
بھی لکھتے تھے جب بادشاہونکو خط	تو مہر اوس سے کرتے اتھے خوش نمط	وہ خاتم تھی عثمان کنے چھے برس	خلافت کو اوسکے تھا [illegible]

یہ مدت پچھے وہ انگوٹھی نفیس / پڑی چوک سیتی یہ بہر اریس
ہوا تب سے امت مین شر و فساد / اٹھا فتنہ ہر روز روز زیاد
سلیمانکی خاتم سے تھی وہ بڑی / نہ کیون اوسکے جانیسے ہو گڑبڑی
یہ قصہ کا طومار ہے بس دراز / مین کہتا ہون اصل مطلب کو باز
نگینہ وہ خاتم کا تھا از عقیق / لکھا ہو مین تحقیق کرے رفیق
بھی ہے یک روایت مین آیا خبر / کہ بندہا تھا وہ رشتے کو انگشت پر
تمام آپ کھینچے ڈھونڈے جہد کر / وہ خاتم کا ہرگز و سیا نین اثر
مگر اسم اعظم تھا منقوش وہان / ہوا اوسکے جانیسے فتنہ عیان
مسلط ہو کیتی دیو و غول عنید / کیے آخر عثمانکے تین شہید
بھی سالار عالم کے پاس آیک پسر / اتھی روپکی یک انگوٹھی دگر
خبر ہے کہ بندہا تھا از بہر یاد / انگوٹھی پو یک رشتہ آبا و داد
وہ خاتم کے صدقے سے آو اگر / مرا خاتمہ کر تو ایمان پر

دربیان موزہ مبارک آنجناب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بھی سرور کے تھے دو موزے سیاہ / دیا بھیج حبش کا اوسے بادشاہ
دو موزے تھے بھی شاہ کون آسے فراز / کہ دیکھ کیا اونکو اونکی نیاز
سوا اونکے تھے چار موزے دگر / احادیث سے ہے یہ ثابت خبر
اوسے پہنتا تھا وہ خیر البشر / بھی کرتا تھا مسح اوسکے اوپر
بہت اونکو پہنا وہ ہادی انام / پورانے ہوا آخر پھٹے وہ تمام

دربیان نعلین آن صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

تھے نعلین اوس شاہ کے بیمثال / ہے لایق رگ جان کی اونکو دوال
لطافت کو دیکھ اونکی قوس قزح / خجالت سے بدلا ہر رنگ اسطرح
مثال اونکی دیکھے اگر مشتری / ہنو دے کبھی قوس کا مشتری
لے بہرام فیض اونکی تقبیل سے / پھرایا ہے منہ اپنے اکلیل سے
فلک ہجر مین اونکے ہو پائمال / نمونہ لیا اونکا لینے ہلال
دل اس غم سے ہے نور کا مستہام / کہ اپنی ادیم اونکو آئی نہ کام
عجب خوش طرح کے دو پیکر اتھے / سر عرش و کرسی کے افسر اتھے
اتھے گاؤ کے پوست سے وہ نعال / اتھے زرد وصاف اور تھے اتنو بال
تھا عرض اونکا تلوے کنے پانچ انگل / او پر اوسکے تھا شش انگل عرض کل
بھی عرض اونکا ایسا تھا بیچ دو دو / دو انگشت تھا رکھنے سے خیال
تھا حسن و خوبی مین اونکے سبھی / کیا ماہ نو غم سے قالب تہی
نہین منقطع بلکہ وقت عروج / اتھا نقش اونکا بچرخ بروج
ستارہ خضران اوسکو پاتا اگر / تو رکھتا اوسے اپنے جبہ اوپر
ملک نقش کو اونکی از اشتیاق / کرین بیت معمور کا پیش طاق
تھے دل کی عبادت کو محراب نور / کرے سجدہ وہان آکے ابرو حور
ہے خط معتدل کہتین یہ تیاک / کہ مین کیون لگا نین بجا شراک
ہے ڈورہ نہین آنکھ نکے جون تیلیان / پھنسے اونکے دوالیانین یون چشم جان
کہے حافظ ابن حجر حدیث رسول / دو انگشت و یک شبر تھا اونکا طول
بھی اٹری کے نزدیک کرتا ہون عرض / اتھا سات انگشت بسات اونکا عرض
سر اوس نعل کا تھا ناکر دار / کمر اونکی پتلی تھی اے ہوشیار

تھے ہر نعل کو دو شراک و زمام
ہے دکھی زبانین دوال اونکا نام
وہ رکھتا تھا ایک دوال اے میاں
انگوٹھے و سبابہ کے درمیان

بھی وسطی و بنصر کے بیچ اپسر
وہ سالار رکھتا دوالِ دگر
تھے نیچے اوپر عرض مین دو دوا
کہ بندھتا تھا اوس سے دوالِ طولا

لکھا ہے یہ سب فتح متعال مین
کہ ہے یہ کتاب اونکے احوال مین
اگر ٹوٹ جاتے کبھی وہ دوال
تو سیتا اوسے آپ وہ با جلال

لکھے ہین کتابون مین تحقیق سون
بہت شوق سے اوسکے تمثال کون
وہ نعلین اقدس کو لا در نظر
یہ تمثال اشرف کو رکھ چشم پر

تو رکھ اپنے پاس اوسکو لیل و نہار
ہین برکات اوسکے نہایت بکار
کہا شیخ ابو جعفر و پیر فرد
کہ عورت کو میری اٹھا سخت درد

تھی اس درد سے وہ قریب ہلاک
رکھا اسپہ وہین نقش نعلین پاک
کہا ایخدا صاحب نعل کے
برکت ستی اوسکو آرام دے

وہ فی الفور پائی شفا اوس گھڑی
برکت و نعلین کی ہے بڑی
کہا یون ابو القاسمِ حق شناس
جو رکھے اسے صدق سے اپنے پاس

وہ پائیگا دشمن سے اپنے امان
نہ ظالم اوسپہ کچھ کر سکے ظالمان
ہو چشم بد سے نت اسکو امان
نہ اس گھر مین ہو دخل شیطان کو جان

جو زن درد زہ سے پڑی ہاتئین
اور اوس شکل کو لیوے وہ ہاتھ مین
تو آسانی ہو اوسکو یکدم منے
جننے کی سہولت سے بیشک اوسے

کہا خواجہ بو نصر وہ پارسا
ہو جس پاس یہ صورتِ با صفا
تو ہووے گی عزت اوسے بیحساب
کبھی دیکھیگا وہ شاہ دین کو بخواب

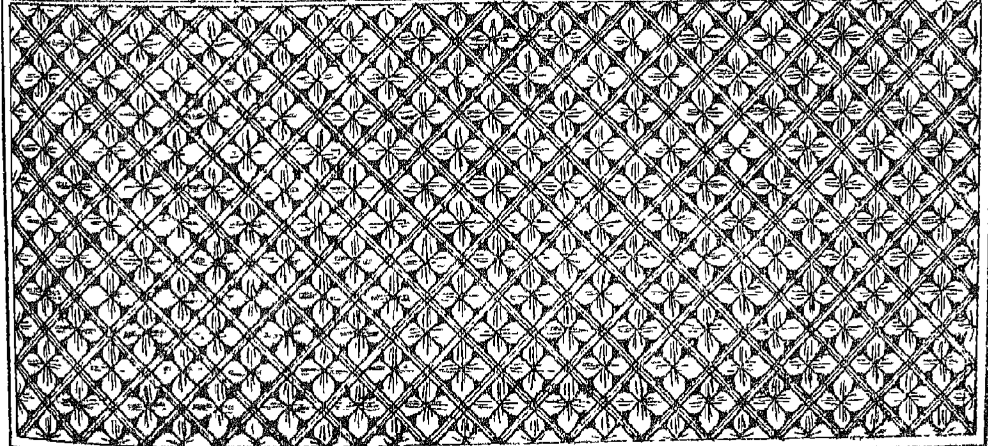
اگر ہووے لشکر مین پاوے ظفر
اگر ہو بکشتی نہ دیکھے خطر
وسیلہ پکڑ صاحبِ نعل کا
جو حاجات اپنی منگیگا سدا

بر آوینگی وہ حاجتان اوسکی سب
کبھی ہوویگا دور اوس سے رنج و تعب
خواص اوسکے ہین بیحد و بیحساب
ہے خاص اوسکے احوال مین یک کتاب

قصائد مین تعریف ہین اوسکے بہت
رسائل مین توصیف ہین اوسکے بہت
عجب کیا بزرگیان وہ نعلین کی
کہ ہین صاحبِ قاب قوسین کی

ہین لکھا ہوا شوق دل سے یہان
وہ نقشِ مبارک کتبین آمیان
برکت سے اوس صاحبِ نعل کے
مجھے ایخدا جلد آرام دے

تو ہر غم سے یارب مجھے دے نجات
بحق محمد علیہ الصلوات



بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم

مہر نبوت

يا قاضي الحاجات

١٩	١٢	٩٨	٧٩٠
١٩٧	ف	ح	١٣
٨١	ط	ي	٧
١١	١٦	٨٢	٨٩٨

يا رفيع الدرجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفاثات في العقد ومن شر حاسد اذا حسد

يا سامع المناجات

٣١	١٢	٢٨	٧٩
٩٧	و	ف	١٣
٨١	ع	ي	١٩٩
١١	١٩٨	٨٦	٦٦١

يا منزل البركات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قل اعوذ برب الناس ملك الناس الٰه الناس من شر الوسواس الخناس الذي يوسوس في صدور الناس من الجنة والناس

هو اللہ الذي لا الٰه الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم يا هو

لا الٰه الا اللہ جل جلاله

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يا جبرائيل

يا حافظ

يا رزاق

يا دافع

يا فتاح

يا سامع

يا هو

يا ميكائيل

يا اسرافيل

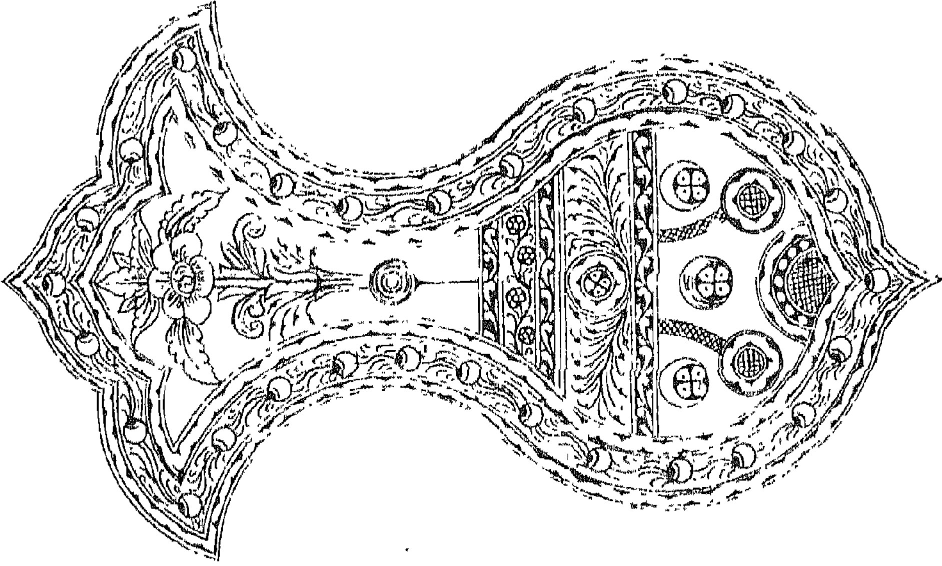
يا عزرائيل

يا سبحان يا سلطان

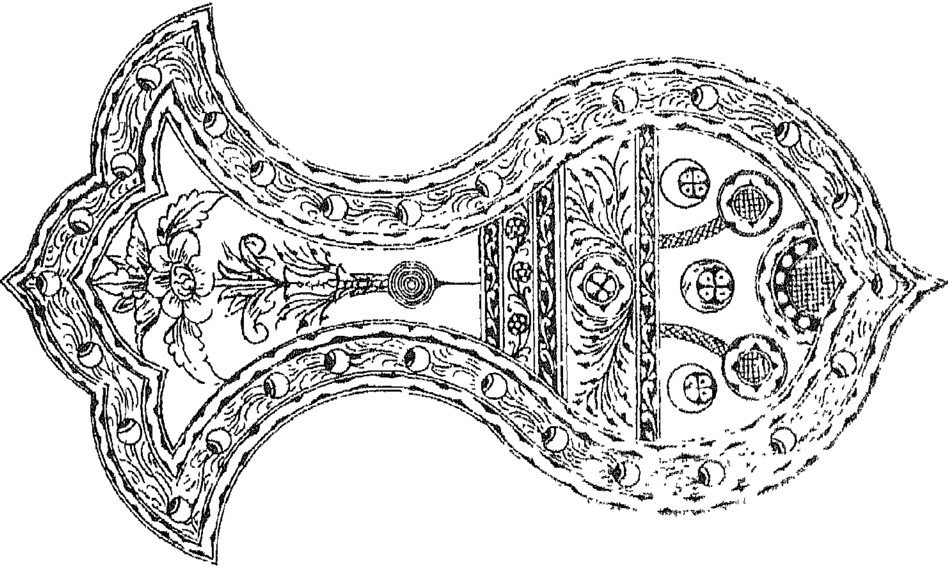
يا غفران يا برهان

اللہ لا الٰه الا هو الحی القیوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السماوات وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه

خورشید و قمر جفت ہین نعلین محمد　　سر تاج ہین کونین کی نعلین محمد



مشتاقو چلو دیکھ لو نعلین مبارک　　نقشہ ہے یہی نقشۂ نعلین محمد



جو چاہے جہان مین رہے محفوظ بلا سے　　لیجائے وہ گھر مین رکھے نعلین محمد

بدانکہ شیخ علامہ شیخ احمد مقری مغربی در کتاب فتح المتعال فی مدح النعال از اشکال نعلین میمنت اشتمال شش تمثال آوردہ و سبب تعداد امثلہ آنکہ نعال شریفہ متعدد بودند از انجملہ دو مثال نہایت صحت دارند خصوصًا مثال اول کہ اکثر علماء عظام بران اتفاق کردہ اند ہمچو قاضی ابوبکر ابن العربی استاد قاضی عیاض و امام مسند ابن عساکر و حافظ ابوالربیع کاعی و ابوعبد اللہ ابن الابار و ابن رشید فہری و ابن مرزوق تلمسانی و ابو اسحاق اندلسی و بدر الدین فارقی و مجتہد وقت سراج الدین بلقینی و شیخ الحدیث جلال الدین سیوطی و حافظ علامہ شمس الدین سخاوی و حافظ العصر ابو عمرو دیمی و غیرہم تعداد اسماء

ایشان از دفترے می باید

دربیان کیفیت جلسہ مبارک آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

حدیثوں میں آیا ہے اے با فرح — کہ جلسہ وہ سرور کا تھا اسطرح
کہ مجلس میں جا کہیں اوسکو جان — تو وہاں بیٹھ جاتا تھا درمیان
کبھی احتبا کرکے وہ پاک ذات — بیٹھے مسجد و گھر میں یاران سنگات
کبھی احتبا اوسکا تھا ہاتھ سون — کبھی تھا چندر سون اس بات کون
یہ دیکھی زبان معنی احتبا — کہیں ہیں پچنگ مار کر بیٹھنا
کبھی باندھے کپڑا دو زانو اوپر — رہے بیٹھ وہ ہاتھ کو چھوڑ کر
کبھی تکیہ کرتا تھا دیوار پر — کبھی تھام پہ یا رکھ یہ خبر
کبھی ایک جانب وپر تکیے شاہ — کرے تکیہ کہنی پہ بھی گاہ گاہ
کبھی وہ امام ہلاک اور بشر — اٹھا ٹیکتا ہاتھ تکیہ اوپر
کبھی رکھ وہ یک پاؤن دوسرے اوپر — اٹھاتا ہو لیٹا ہے اے باخبر
تعجب میں جب شاہ آتا تھا — کف دست اپنا پھراتا تھا
یہ سب تنکے صدقے تجی اے کریم — مجھے رکھ اس آداب پہ مستقیم

دربیان مزاح آن زبدہ اجسام و ارواح صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہنسی کرتا تھا وہ سرور دین مزاح — مزاح اوسکی تھی محض حق اور صلاح
انس کا تھا ایک برادر صغیر — اٹھا بوعمیر اوسکا نام اے خبیر
اوسے ایک دن سرور باکمال — کہا کیا ہوا تیری چڑیا کا حال
کہا ایک بڈھی سے شہ یہ سخن — نہ جاویگی جنت میں کوئی پیرزن
لگی رونے وہ یہ سنی بات جب — کہا اوسکو یوں کہ قرآن میں رب
کہا یوں کہ بڈھیا نکلیں کر جوان — کرونگا میں جنت کے اندر روان
سب اصحاب سرور کے اے باہنرور — ہنسی کرتے تھے طیبت اوسکے حضور
تبسم وہ طیبت پہ کرتا تھا شاہ — کہ تالیف کو اونکے رکھتا نگاہ
تصدق ہے یا رب اس اوضاع کے — مرا قبض کر دور اور بسط دے

دربیان فراش مبارک آن سرور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بچھانا وہ سرور کا اے باشعور — اٹھا یہ تا ال بقدر ضرور
کہی عائشہ یوں کہ سرور کا فرش — کہ سوتا تھا جسپہ وہ شاہ عرش

اٹھا پوست کا اور اوسکے بھیتر
بچھانیکو سرور کے وہ دیکھکر
کہا کیا ہے یہ مین کری عرض تب
کہا شاہ اے عائشہ کر نہ دیر
روانہ کریگا مرے ساتھ رب
بچھائی تھی مین اوسکو دو تاہ کر
کہا صبح کون مجھسے اسبات کون
کہا پھر اوسے حال اول پولا
عمرؓ ابن خطاب اے نامور
عمرؓ دیکھ بولا کہ اے شاہ کاش
مرا اور دنیا کا نہین ہے مثل
روانہ ہوا اوسکے بعد اوسکو چھوڑ
اٹھا شاہ تب ایسے حجرے بھیتر
مین رونے لگا تب کہا شہ مجھے
ہے کسریٰ و قیصر کو فرش حریر
کہا رونکو انکو دنیا ہے یہان
کہی عائشہؓ یون سن اب بات تون
بچھائی تھی اوسپر گلیم سیاہ
بیٹھا اوٹھکو جب آئے سرور کنے
تجھے یہ پلنگ اور ایسی گلیم
کہا شاہ وہ فرش ہے نار مین

تھا خرمیکا نارا تو سن یہ خبر
یہ بھیجی ایک نہالی انھین جلد تر
فلانی مرے پاس آئی تھی اب
یہ توشک کہتین اوس کنے بھیج پھیر
مجھے فقر سے کام ہے روز و شب
وہ سالار سوتا اٹھا اوس پر
بچھائی اتھی کیا بدل رات کون
مرے واسطے مثل سابق بچھاؤ
شہنشاہ کے آیا تھا یکروز گھر
تو لیتا ایس واسطے یک فراش
مگر جون وہ راکب کہ گھر سے نکل
تو اے بھائی اسبات سے منہ موڑ
کہ مانند حمام تھا گرم تر
رولاتی ہے عبد اللہ کیا شے تجھے
تو سوتا ہے اسطرح بر ابن حصیر
ہے عقبیٰ ہمارے لئے جاودان
کہ یک چارپائی بھی تھی شاہ کون
بھری تھی بھی بردیکا اوسین گیاہ
وہ دیکھے کہ اس شہ کے پہلو منے
بہت دیتی ہو وینگی رنج اے کریم
مرا فرش جنت کے گلزار مین

بھی یون عائشہؓ سے ہے دوسری خبر
بھرائی تھی صوف نرم اس منے
بچھانا ترا دیکھکر وہ سندر
قسم ہے خدا کی اگر چاہو نہین
کہی حفصہ وہ مادر مومنان
بچھائی اوسے چارتہہ اک رات
کہی مین یہی فرش اے دین پناہ
کہ نرمی وہ بستر کی اے بانیاز
وہ مختار لیٹا تھا بر حصیر
کہا مجھکو دنیا سے نسبت ہے کیا
چلا دھوپ مین پھر ہو ماندہ ہرا
بھی یون ابن مسعود سے ہے خبر
اور اوسوقت لیٹا تھا حاصر اوپر
کیا عرض مین آکر رسول خدا
اوٹھا ہے وہ حاصر کا نقش و اثر
بھی تکیہ تھا سر کو یک پوست کا
بنی اوسکو یکپاٹ کو بانٹ کر
شہنشاہ سوتا تھا اوس اوپر
نمایان تھی کثرت سے نقش بان
ہے کسریٰ و قیصر کو سونیکے تخت
روایات ایسی بہت آئی ہین

کہ آئی یک انصاریہ میرے گھر
شہنشاہ جب آئے میرے گھر منے
دیے بھیج یہ توشک آے نامور
تو سونے رو دیکے پہاڑان کہتین
کہ یک فرش تھا ٹاٹ کا شاہ کیا
سویا اوسپہ وہ سرور پاک ذات
مگر یہ کہ اوسکو کری چار تاہ
مجھے شب کو رکھتی تھی باز از نماز
نشان اوسکا پہلو پر تھا کیثر
مجھے اسطرف میل و الفت ہے کیا
وہ ٹک جھاڑ کے سایہ مین آ کھڑا
کہ یکدن مین آیا شہنشہ کے گھر
اٹھا اوسکے پہلو پہ اوسکا اثر
اچھو تجھپہ ماں باپ میرے فدا
ترے نرم پہلو مبارک اوپر
اٹھا اونہین خرمیکا نارا بھرا
عرب مین ہے نام اوسکا ردی گھر
کہ آیا ابو بکرؓ مل با عمرؓ
کہے تب کہ اے خسرو انس و جان
بھی ریشم کے ہین انکو فرش اور رخت
کتابا نہین اہل خبر لاتے ہین

خبر ہے کہ وہ خازن گنج غیب
رکھا نہیں کبھی کوئی بچھانے کو عیب

بچھاتے اگر واسطے اوسکے فرش
تو سوتا او پر اوسکے وہ شاہ عرش

وگرنہ تو سوتا تھا بر زمین
فدا خاک پا اوسکے چرخ برین

بھی اوڑھا ہے وہ سر زمین لحاف
نہیں اس سخن میں ذرا اختلاف

تصدق اس خو کے اے ذوالعطا
مجھے فرش کر رہ میں اوسکے سدا

دربیان حجرات مبارک نہ گانہ آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں کرتا ہوں اب دو سکے گھر کا بیان
سنو جیو سے اوسکو اے دوستان

کیا شاہ ہجرت مدینے کو جب
تھیں سودہ و صدیقہ اوس پاس تب

یہ دو نو بدل وہ شہ نامور
بنایا ہے مسجد کے بعد از دو گھر

پیچھے چار شہ وہ رفیق گزین
کیا نذر اوس شہ کے اپنی زمین

بنایا ہے باقی گھر ان اوسمین تب
اتھے بیگمان نو وہ حجرات سب

تھی دیوار اکثر کی از گل تمام
تھی دیوار بعضو نکی از خشت خام

پتے خرمے کے اونکے تھے سقف پر
بھی باندھے اتھے اسپوٹاٹ آکر

بلندی تھی ہر گھر کی آئیکذات
بقدر یک قامت و ایک ہات

پھر اون گھر انکے اتھا ایک در
اتھا پردہ یک ٹاٹ کا اوس پر

ولید او کہ مروان کا تھا پوترا
ضلالت میں فرعون تھا وہ بڑا

ریاست میں اپنے وہ با شر و شور
کیا اونکو مسجد میں داخل بزور

وہ بدبخت حجریانکو توڑا ہے جب
اوٹھا شور محشر مدینے میں تب

لگے رونے اہل حرم زار زار
تھا ہر گھر میں ماتم کا شور و پکار

کہا یون حسنؓ وہ جو بصری اتھا
کہ کاش اوسے یہ حجریانکو نا توڑتا

کہ تا دیکھتے اوسکے تئین خاص و عام
کیا اوسمین کیون زندگی وہ تمام

بھی حجریانکے نزدیک زہراؓ کا گھر
حسنؓ بن حسنؓ پاس تھا اے پسر

وہ رہتا اتھا اوسمین با زیب و زین
لے بی بی کو ساتھ اپنے بنت حسینؓ

وہ گھر اونسے بھی چھین وہ بیچیا
پیچھے اوسکو مسجد میں داخل کیا

الٰہی ہمیشہ بہ شام و سحر
مرے دلکو کر شوق کا اوسکے گھر

سدا رکھ مجھے دلکی تعمیر میں
پھنسا مت مجھے گل کی زنجیر میں

دربیان منام حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

نہ سوتا تھا بہت وہ سراج الانام
نہ کرتا تھا ترک اوسکو بالکل تمام

کرے میل جسوقت شہ خواب کا
وضو کرکے پہنے وہ کپڑے جدا

بھی سرمہ لگاتا تھا سالا رتب
میں کہتا ہوں سن اوسکی تفصیل اب

اول سیدھی آنکھی میں تین بیر
یونہیں ڈاوین میں اور کہا سبکو پھیر

کرو سرمہ لازم تم اپنے اوپر
کہ دیتا ہے سرمہ جلائے بصر

اول شب میں سوکر وہ خیر البشر
اٹھا جاگتا دو پہر تا سحر

وہ کرتا اتھا ذکر حق جیو بھک
پچھانے او پر نیند آئے تلک

ہو خالی شکم از طعام و شراب
وہ کرتا اتھا راست پہلو پو خواب

رہے دلکے تئین جانب چپ مستقر
معلق وہ رہتا ہے یون سوتے

نہیں خوب آتی ہے خواب اسلئے
حکیمان اسی واسطے کہہ گئے

کہ سونا بھلا جانب چپ اوپر
کہ آتی ہے نیند اسطرح خوبتر

بھی رکھتا تھا سوتے وقت وہ نول
سیدھے ہاتھ کو سیدھے رخسار تل

کبھی سوتا تھا وہ سرورِ نامور / زمین پر کبھی اور کبھی فرش پر
کبھی کرتا تھا اوسوقت وہ کئی دعا / مین یہان حاشیہ پر اوسے کچھ لکھا
پہ پیچھے اوسکے کرتا تھا تحفو نیوم / پھر آتا تھا اونکو سر تا قدم
کبھی ہوتا تھا جب نیند مین مشتغل / تو بیدار رہتا تھا اوسکا دل
اوترتا تھا گر رات کو در سفر / تو سوتا تھا جانبِ راست پر
کفِ دست پر اپنا رکھتا تھا سر / کرے تا جلن وہ نمازِ سحر
ہے سونا اوتانے ہو کر وہ جان / اور اوندھے ہو کر وہ تر اسکو مان
کہا مار پاؤں اوسکو اوٹھ بیٹھ اب / کہ اس نیند مین دوزخیکا ہے دأب
بہ بیداری و خواب آذو العطا

کبھی توشک پوچھڑ کی اور کھاٹ پر / کبھی بر حصیر اور کبھی ٹاٹ پر
کبھی پڑھتا تھا قل ہو اللہ احد / کبھی پڑھتا تھا وہ قل اعوذ وہ سند
کبھی گھورتا تھا وہ ٹک نیند مین / اگرچہ دل اوسکا تھا وہ بدین
نہ ٹلتا تھا سونے سے اوسکے وضو / اسیواسطے بوجہ اسے نیک خو
اوترتا اگر صبح کے وہ قریب / تو کہنیا ٹکے مین ٹیک کر وہ حبیب
کبھی کرتا تھا قیلولہ وہ دین پناہ / بہت کم رکھا اسیا تکو وہ نگاہ
خبر ہے کہ گذر یا وہ یک مرد پر / کہ سوتا ہے اوندھا وہ مسجد بھر
کیا منع بھی سبکو وہ جگ پتی / معًا کھانا کھا نیکے سونے ستی
چلن پر مجھے اوسکے رکھ تو سدا

در بیان عادات سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ بیت الخلا دارد

وہ جب پائخانہ کو جاتا تھا / تو رکھتا تھا اوان قدم ابتدا
نکل اوسکی غایط کو جاتی زمین / تھی خوشبو ہے وہان ہمکاتی زمین
کہا یک صحابی کہ مین در طریق / اتھا اک سفر مین نبی کا رفیق
گیا جا کے جب اپنی حاجت قضا / شتابی سے مین دیکھنے وہان گیا
و لیے بول پاک اوسکا دیکھے بہوت / دے اسکے پینے سے تی دلکو جوت
کیا تھا وہ لوٹے مین یکرات بول / کہا ام ایمن کو صبحی یہ قول
قسم ہے خدا کی اتھی مجھکو پیاس / پتی مین وہ سب بول کو بے ہراس
کبھی دوسری تھی برکہ لگکر ایک زن / پتی بولکو اوسکی وہ خوش لچھن
کبھی یک شخص نے کیے پیا بول کو ان / اتھی مکتی خوشبو باس اس شخص سون
ولے بول کرتا تھا جب خاک پر / تو ہرگز نہ دستا تھا اوسکا اثر
دگر اوسکی عادات کا ٹک بیان / بلا شبہ اوسکو عبادات جان

جب آتا تھا بیت الخلا سے بہر / تو رکھتا تھا سیدھا قدم پیشتر
وہ غایط کو دیکھا نہین کوئی بشر / ہے ثابت احادیث سے یہ خبر
مین یک وقت دیکھا کہ شاہِ نول / گیا ایک جاگہ مین غایط بدل
نہ غایط کو ہرگز وہان تھا نشان / اتھا بوئے خوش سے بھرا وہ مکان
تلے چارپائی کے اوس شاہ کن / رہتا ایک لوٹا دھرا ہر رین
لیجا سٹ جو کچھ ہے سو لوٹے بیچ تھا / کہی وہ کہ اے سرورِ بحر و بر
ہنسا اور کہا وہ شہنشاہ فرد / نہ ہرگز کریگا تیرا پیٹ درد
کہا شہ نہ ہوویگی تو دردمند / کبھی اوسکو پہنچا نہین کچھ گزند
کبھی خوش باس تھی اوسکے اولاد مین / یہ باتان ہین ثابت احادیث مین
سہے وہ غایط و بول پاک و طہور / کہے یہ سخن عالمان بے قصور
کیا ہون بشوقِ دل اے باصفا / شمایل اور اخلاق مین جا بجا

تصدقے یارب اوس عادات کے ‖ عمل کی مجھے اوسپو توفیق دے
مجھے محو کر اوسکے آداب مین ‖ رکھہ اوس پاس بیداری و خواب مین

در بیان خاتمہ کتاب سراسر ثواب و مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات جل شانہ

ہین اخلاق و آداب شہ کے اپار ‖ کرے کوئی کیونکر انھونکا شمار
لکھین کئی زبان گر کرے نیکنام ‖ وہ اخلاق و آداب ناہوین تمام
عدد اونکا کرنا ہے طاقت سے بہار ‖ ہین اسواسطے یہان کیا اختصار
یہ نسخے کا آسان کیا ہون بیان ‖ کرتا اوسکو سمجھین سگل آدمیان
نہ وقت ہے کچھہ اسکی بیتان منے ‖ نہ فہم اوسکا دشوار ہے کس کنے
یہ نسخہ کہ اس فن مین نادر ہوا ‖ نبی کے تصدقے آخر ہوا
ہے شکر و سپاس اوسکو ہر صبح و شام ‖ کہ بخشا یہ نسخے کینتین انتظام
کیا اسکے بیتونکا جب مین عدد ‖ ہوئین یکہزار و پچاس و دو صد
ہزار اور یکسو پو ہشتاد و پنج ‖ تھے ہجرت کے برسان ہوا تب یہ گنج
پڑھیگا جو کوئی اوسکو پہر خدا ‖ کرے مجھہ بچارے کے حق مین دعا
محمد کے صدقے سے اے ذوالجلال ‖ دے باقر کو ہر وقت اسکا خیال
دل اوسکا دو عالم سے آزاد کر ‖ اوسے یاد سے اوسکے نت شاد کر
نبی کی محبت کا دے راج اوسے ‖ نکر کسکا دنیا مین محتاج اوسے
دل اوسکا ہے اس فکر مین چور چور ‖ نکال اوسکو اس غم ستی اے شکور
شفا اور قوت دے اوسکو بہ تن ‖ مسرت سے بہر پور رکھہ اوسکا من
نکر کسکے احسانمین اوسکو بند ‖ سدا رکھہ اوسے سب منے سربلند
الہی طفیل محمد نبی ‖ نکر کسکا محتاج مجھکو کبھی
بحق نبی فاطمہ اے خدا ‖ مرا قوت ہو واسطے کر عطا
الہی بحق صحاب رسول ‖ کرم سے مری یہ دعا کر قبول
بحق امامان اثنا عشر ‖ لجامت مجھے کین تو محتاج کر
بحق شہ اولیا محی دین ‖ بحق ہمہ اہل کشف و یقین
دے اپنے خزانے سے مجھکو زکوٰۃ ‖ نکو لکھہ مری کسکے اوپر برات
ملی کیا ہے تیرے خزانے بہتر ‖ کہ مجھکو پھراتا ہے لوگانکے گھر
خزانے زمین اور اسمان کے ‖ تیرے ہتھہ ہین اے مدعا جان کے
کہا تو مین بندے ستی ہون قریب ‖ دعا گر کیا تو ہون اسکا مجیب
مین دن رین کرتا ہون یارب دعا ‖ ولیکن نہ دستا ہے کین مدعا
اگرچہ گنہ پرگنہ مین کیا ‖ ولے لطف و احسان تیرا کان گیا
تیری بحر رحمت کو نت جوش ہے ‖ ولے ہمپو غفلت کا سرپوش ہے
خدایا تو کر بر طرف سب بلا ‖ دیا تیری رحمت سے پردہ اوٹھا
اچھے تا کئے مجھپو یہ پیچ و تاب ‖ اچھون کب تلک یون میں رنج و عذاب
اگر تن اگر دل اگر جان ہے ‖ وہ ہر یک ستی مجھہ پو طوفان ہے
جدہر دیکھتا ہون ہین حیرت دسے ‖ بجز تیرے یہ حال بولون کسے
الہی لطف و رحمت ستی الغفور ‖ پریشانیان سب مری کر تو دور
الہی بحق نبی الہدا ‖ مجھے عافیت بیچ رکھہ تو سدا
مرا خاتمہ کر تو ایمان پر ‖ بحق محمد سراج البشر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اور ثنائے بے عدد
جسکا ہر مخلوق ہے سر عظیم
حکم جسکا سن عدم موجود ہوئے
جسکے ہین وصفا مین حیران انبیا

ہے سزاوار خداوند صمد
کیا کرے کوئی وصف وسکا سلیم
نام جسکا سن جبل نابود ہوئے
تا ہم سے کیونکر ہوسکے وسکی ثنا

عرش و کرسی سات وہرت و سماگم
جسکی دریائے ثنا ہے بے کنار
وصفا وسکی ذات کا کوئی کیا کرے
وصف وسکا نا کرے کوئی اس ثنا

علم مین جسکے ہے یکذرے سے کم
کیون کرے وہان پس قلم کا خسگذار
انبیا یہان عاجزی سے سر دہرے
جب کہا احمد کہ لا احصے ثنا

در نعت سید عالم و سرور بنی آدم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

جون خدا کی حمد مین حیران ہے عقل
وحدت مطلق کے گنبد کا آفتاب
اس سے عالم پایا جب حق کا سراغ

یون نبی کی نعت مین نادان ہے عقل
خلق جسکے نور کا ہے ایک تاب
حق کہا اسواسطے اوسکو چراغ
اوسکے اہل بیت اور یاران اوپر

احمد مرسل شہنشاہ رسل
جب خلایق کو ہوا اوس سے ظہور
حق سے ہر دم سو درود و سو سلام
اوسکے جتنے اولیا ہین سر بسر

سرور عالم امام جزو کل
اس سبب سے حق رکھا نام اوسکا نور
نت اچھو تربت پہ اوسکی صبح و شام

در منقبت سید مقربان و سند محبوبان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وارضاہ

خاصۂ لب سند شہ لولاک پر
جسکے در کا جھاڑنا ہے صبح و شام
جان گیا ہے احمد مرسل کا نام

ولولہ جسکا ہے نہ افلاک پر
جانتے ہین سروران عالی مقام
وہان گیا ہے نام اوسکا والسلام
حق سے رضوان اور تحیت صبح و شام

ہر ولی کے سر پہ مین جسکے چرن
جسکو سارے اصفیا پر راج ہے
محی الدین سلطان عالم شیخ کل
اوسکے اور اوسکے مریدان پر تمام

حکم مین جسکے ہین یہ سب بہون
خاک جسکی اولیا کی تاج ہے
مظہر اوصاف سلطان رسل

در مدح شیخی و قدوسی حضرت سید ابوالحسن قادری قدس سرہ

خاص شیخ دین و دنیا ابوالحسن
گرچہ تہا اوسکو مقام بایزید

جسکے تہے ہر بات مین سو من لگن
مارتا تہا نعرۂ ہل من مزید

معرفت مین تہا وہ بحر بیکنار
مقتدا ہے وہ امر عرفان مین

ہر سخن اوسکا تہا در شاہوار
آشنا مجھکو کیا ہے گیان سین

خلد مین نت جیو اوسکا شاد ابد
ذکر سے اوسکے جہان آباد اچھو

در بیان شرف ذکر حضرت رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم و سبب تالیف این کتاب

بہترین ذکر و طاعت اے پسر
ہے نبی کا ذکر ہر شام و سحر

ذکر اوسکا عین ذکر حق ہے جان
طاعت اوسکی طاعت حق ہے پچھان

علوی و سفلی ہے اوسکے ذکر مین
جزوی و کلی ہے اوسکے ذکر مین

انبیا کو ورد تھا اوسکا یاد
ذکر سے پاتے تھے اوسکے سو کشاد

دیکھکر اوسکے مقامان کو رسل
کرتے تھے درخواست از خلاق کل

کر تو ہمکو اے خدائے مہربان
امت پیغمبر آخر زمان

ہمکو ہے امت نبی کی لیئی ہوس
یہ شرف ہمکو دو نو عالم مین ہے بس

اے مسلمانان کرو شکر خدا
کہ کیا وہ ہمکو دولت یہ عطا

روز و شب منگتے تھے جو چیز انبیا
فضل سے اپنے خدا تمکو دیا

دین و دنیا مین ہوئے تم سرفراز
کیا کہون اس نعمت عظمی کا راز

امت احمد ہو پھر جیتے ہو کیا
انبیا کے رشک ہو کہتے ہو کیا

روز و شب اپنے نبی سے لاؤ لو
اس برابر کونسی طاعت ہے کہو

جو تھے احوال اوس شہ کے تمام
یاد کر کر اونکو ہو تم شادکام

تھے کمالان شاہ کے کتنی نہایت پر
یاد اونکا ہے ضرور اے خوش سیر

مین عقاید مین کیا ہون اے سجان
اوسکے احکام رسالت کا بیان

اور مین دیباچہ مین بولا حال نور
مین کہا ہون اندر بشارت کا ظہور

اور کہا مولود مین موہن کے بیچ
اور باقی ذکر جگ سو ہن کے بیچ

اور کہا آرام دل مین آ بیان
اوسکی شکل و خلق و عادت کا بیان

بولتا ہون فضل سے حق کے تا
جو خصایص اوسکو بخشا تھا خدا

نین دیا اوسکو کسی مرسل کتین
خاص تھے اوس سرور ان کل کتین

قسم اول جو اتھی فرض اوس شہ پر
نین اتھی امت کو شرکت اس منجھ

قسم ثانی جو اتھی شہ پر حرام
اور اتھی امت پہ جائز اے ہمام

قسم ثالث جو اتھی اسپر حلال
اور تھی امت پر حرام اے نیک خصال

قسم چوتھی مین فضایل ہے تو جان
کر دیا ہے حق اوسے [illegible]

بعضے اوسمین خاص تھین اوس شاہ پر
شرکت ہے امت کو بعضیان کے بیچ

کوئی خصایص آج لگ نین ہین بیان
نظم مین اوسکے زبان کھولیا نہین

ہے عربی مین خصایص کا بیان
فارسی مین بھی ہے اے روشن روان

عورتان او امیان سب سے فنا
نین ہے انکو زبان سے آشنا

اس سبب دکھنی کیا یہ نظم مین
فائدہ تا اوسکا پہونچے سب کتین

اس رسالے کا بیان اے خوش سیر
ہے نمودج سے کہ ہے بس معتبر

راحت جان اس رسالے کا ہے نام
اہل دل کو اوس سے راحت ہے تمام

اے خداوند کریم کارساز
لطف سے اپنے تو باقر کو نواز

دمبدم اوسکو تو اپنے ساتھ رکھ
دلمین اوسکے اپنا عشق ذات رکھ

مصطفی کی پیروی دے اوسکتین
عشق کا جذبہ قوی دے اوسکتین

ظاہر و باطن کو اوسکے کر فنا
مصطفی کے عشق مین اے ذو العطا

رکھ اوسے با صحت و قوت سدا
رکھ اوسے با عزت و حرمت سدا

مت لیجا اوسکو کسی کے در اوپر
مت کسی کا اوسکو تو محتاج کر

روز و شب لیتا ہے جو دلمین ترا راز
کر نہ جاؤن کسکے گھر اے کارساز

روز و شب اس فکر مین گلتا ہے دل　　روز و شب اس غم سے تلملاتا ہے دل
اے خداوند زمین و آسمان　　حکم مین تیرے ہے پیدا و نہان

لطف سے اپنے مجھے مت کین لجا　　روز و شب منگتا ہون تجھسے یہ دعا
یا الٰہی از طفیل مصطفیٰ　　کرم سے اپنے یہ حاجت روا

گوشۂ خلوت مین کر جا گا مرا　　تا رہون مین روز و شب شاغل ترا
خاتمہ آخر مرا ایمان پو کر　　از طفیل مصطفیٰ خیر البشر

اب خصایص مین شروع کرتا ہون بیان　　شوق دل سے سن اسے اے مہربان

دربیان خصایص کہ بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض بودند

فرض تھی شہ پر نماز چاشت جان　　بھی تہجد فرض تھی یہ بات مان
تھی نماز وتر بھی فرض اوس پہ پر　　فجر کی سنت بھی اے نیکو سیر

بھی اتھی مسواک اس ہادی پہ فرض　　جون اتھی قربانی اوس سرور پہ فرض
ثابتی بھی جنگ مین اے باصفا　　گرچہ ہووین کافران بے انتہا

مشورت کرنا اپس یاران سنگات　　فرض تھا بھی شاہ پر اے نیک ذات
کوئی گر مرتا ادا نا کر کے قرض　　تھا ادا دینا اوسکا شہ پو فرض

گر شروع کرتا تھا نفل وہ نیکنام　　فرض تھا اوسپر اوسے کرنا تمام

دربیان چیزہائیکہ بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام بودند و بر امت حلال

مال کفارہ کا تھا شہ پر حرام　　لو کچھ صدقہ اور زکوٰۃ اے نیکنام
ہین یہ تینون چیز اوسکے آل پہ　　بھی حرام و ناروا اے خوش سیر

جس سے بد بو آوے جیسے مثل پیاز　　اور موالی اوس ہن اے اہل راز
شاہ پہ کھانا تھا اوسکا حرام　　سب کتابون مین لکھے ہین یہ کلام

شعر اور لکھنا نہ تھا اوسکو روا　　سب کتابان بیچ ہے یہ مدعا
واسطے لڑنیکے جب بندھتا تھا سلاح　　کھولنا نین تھا او بیجنگ جواز

بھی نظر دنیا کی راحت کیطرف　　تھی حرام اوس شاہ پر اے باشرف
تھا حرام آ قابل فہم و خطاب　　شاہ پر کرنا زن اہل کتاب

اسپہ تھا تریاق کا کھانا حرام　　باندھنا تعویذ کا بھی اسے ہمام
ہدیہ کافر کو بھی کرنا قبول　　استعانت اوس سے بھی آیا حصول

ہو غنیمت مین کوئی خائن اگر　　اور جو ہووے قاتل النفس اے پسر
اور جو رکھتا ہو بدی مین اہتمام　　زشت کہتے ہین اوسے سب خاص و عام

اور ہو جسپہ قرض اے اہل نیاز　　تھی حرام اوسکو یہ چارونپر نماز
جب ہوئی اوس شہ کو وسعت آخیر　　ہو گیا منسوخ یہ حکم اخیر

آپ ادا کرتا تھا قرض وہ سرفراز　　اور پڑھے اوسکے جنازے پر نماز

دربیان چیزہائیکہ بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباح بودند و بر امت حرام

بیٹھنا مسجد کے اندر اے سجا　　در جنابت شہ کو جائز تھا بچھا
اوسکا نین ٹوٹتا تھا سوتے سے وضو　　زن کے چھونے سے بھی اے پاکیزہ خو

چار عورت پر زیادہ بھی نکاح　　تھا بلا شک اوس شہنشا کو مباح
تھا بلا شاہد نکاح اوسکا جواز　　بھی بلا مہر آ رفیق دل نواز

فاروق د تریاک گوینده منتخب

بھی اتھا جائز اوسے آغوش لھجن
دیکھنا عورات نامحرم کو جھن

بھی اتھا جائز اوسے صوم وصال
اور روا تھا اوسکو جنگین قتال

بھی بیان عورتان ترک قسم
لیکن جو کرتا تھا قسمت از کرم

غیر کی دختر کو کر دینا نکاح
تھا ولی ہوتے وہ سرور کو مباح

بخشنا جاگیر و دینا مال کا
فیئے اول تھا سرور کو روا

واسطے اوسکے کہ رب العالمین
ملک مین اوسکے دیا ہے سب زمین

اور سہمین دیتا تھا بانٹ وہ بیگمان
جنت الماوا مین باغان اور گھران

دربیان خصایص آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از فضایل و کرامات

حق اوسے پیدا کیا سب سے اول
اور دو عالم کو کیا اوسکے بدل

عہد الست بربکم کا سے قول
اوس شہنشہ سے لیا سب کے اول

نام اوسکا حق اپسکے نام سات
عرش و کرسی پر لکھا ہے بیکذات

بھی لکھا ساتون گگن پر اوسکا نام
خلد مین ہے نام اوسکا ہر مقام

عہد سب پیغمبر انسے حق لیا
کہ جب آوے گا جہان مین مصطفی

تم سب اوس سلطان پر ایمان لاؤ
جان و دل سے اوس اوپر بلہار جاؤ

دلسے اوسکی دوستداری مین اچھو
روز و شب نت اوسکی یاری مین اچھو

جب کتابان کو کیا ہے حق نزول
اونین بولا ہے سگل ذکر رسول

جب ہوا پیدا وہ شاہ کاف و نون
ہو گئے دنیا کے بت سارے نگون

شاہ جب پیدا ہوا تھا پاک و صاف
بھی اتھا مختون اور مقطوع ناف

بھی کیا تب سجدہ حق کو شاہ دین
بھی اوٹھایا تھا وہ انگشت ہمین

اوسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
بات کرتا اوس سے نت ماہ فلک

جان اشارت اوسکو کرتا تھا وہ شاہ
اوسطرف جاتا اتھا فی الحال ماہ

جب ہوا پیدا وہ سرور خلق مین
دور ہوکے شیطان سب اسمان سین

ورنہ وہ اسمان اوپر جاتے اتھے
وہان کی باتان کو چراتے اتھے

کاہنان کو بولتے تھے آکے سب
خلق مین اسباتکا غوغا تھا تب

جب ہوا پیدا جہان مین شاہ دین
رہ گئے جانیسے وہانکے سب لعین

اور گری کسری کی محاڑی آسمان
اوسکی ساوی کے ندی در زمان

آگ گبران کی ہوئی اوسوقت جل
جیو گبران کا گیا اوس غم سے جل

عمر اوس سرور کی ہوئی جب چار سال
دو فرشتے آئے تب اچانک اوچال

سینہ پاک اوس شہ عالم کا چیر
دل نکالا اوسکا ہتھ مین آگھنیر

نقطہ کالا جو تھا اوس دل بھتر
کاڑہ کر اوسکو دیا سٹ بھوین اوپر

چشمہ جنت ستی لا صاف نیر
اوس دل روشنکو دہوئے آگھنیر

پھر رکھے اوس دل کیتین سینے بھتر
ہو گیا جون تھا اول پھر خوب تر

ابر شہ کو سایہ کرتا تھا بسر
سایہ نین پڑتا تھا اوسکا بھوین اوپر

پاؤن سے سر لگ اتھا وہ نور پاک
نور کا سایہ پڑے کیونکر بخاک

بیٹھتی نین تھی مکھی شہ کے اوپر
ناتا تھا اوس تن پو مچھر کا گذر

بھی نہ تھے بغلا مین وہ سرور کو بال
ناسیاہی اونین تھی اچاک او جال

بھی نہ تھی کچھ بوئیکا خوش اوس منے
بوئے مشک آتی تھی اوس سب کنے

دیکھتا تھا انکو وہ خوش سیر
دیکھتا تھا جون اوجالیکے بھتر

دیکھتا تھا روبرو سے شاہ جون
دیکھتا تھا پیٹھ کے پیچھے سے وون

شاہ کا آواز جان جاتا اتھا
کسکا نین جاتا اتھا آواز اتنا

بھی جو کچھ آواز سنتے شہ کے کان
کان مین کسکے نہ آتا ہے سبحان

نین دیا ہرگز جمائی بھی بہنچ
احتلام اوسکو ہوا نین بھی کبھی

بھی لعاب اوس شاہ کا کرتا اتھا
کھارے پانیکو میٹھا نبات سا

مشک اذفر سے تھی خوشبو مین زیاد
بوے اوس سرور کی ہے روشن نہاد

تھے فرشتے اوس شہ عالم کے سات
پیٹھ پہ چلتے تھے اوسکے دیس رات

بھی دیا حق اوسکو قرآن کریم
جسکا ہر ہر حرف ہے معجز عظیم

بھی رکھا تحریف سے اسکون جتن
آپ ہوا اسکا نگہبان فن والمنن

تا کرین تغییر و باطل وسکیتین
بل کرین دنیا سے زایل وسکیتین

ذکر سے قرآن کے عالم پور اچھو
نت دل اونکا حب سے چکنا چور اچھو

حق دیا اونکو سخن مین اختصار
کر اچھے لفظ ایک معنے بیشمار

قسم اول وحی تھی سو خواب راست
جون دیکھا ہوتا تھا بے نقصان و کاست

پھر کبھی لاتا اتھا وحی آے جبرئیل
آدمی کی لیکے صورت جبرئیل

بور شد اوسکی شہ پوچھی دشوار بہوت
دل اوپر ہوتا تھا اسکے بار بہوت

زید بن ثابت کہا سرور اوپر
اسطرح کی وحی آئی تھی اگر

بھی کہا اوی نے اوس سرور کی ران
ران پر میرا تھی اسے اہل گیان

بوجھ میری ران پر بے حد ہوا
زور سے پاؤنکا بالکل گیا

وحی بھی لاتا تھا شہ پر کے جلیل
صورت اصلی سے اپنے جبرئیل

بھی کیا حق وحی اوسے بے جبرئیل
آسمان اور بھوین دو پر بقال و قیل

بھی خصیصہ شہ کا تھا یار صاف
کسر اقبل اسپہ اترا ہے خلاف

معجزات اوسکے ہین بیحد و شمار
بھی خصایص اوسکے ہین گننے سے بہار

سر کی انکھیا نسے دیکھا حق کا جمال
کان سے سرکے سنیا حق کا مقال

گر انکھیان ہتی بقین شہ کی نیند مینا
دل رہتا بیدار حق کے دید مین

کوئی بچہ گر چاٹتا تھا شہ کا تھوک
نین اوسے لگتی تھی اوسدن پیاس بھوک

رانکو سوتا بھوکا گر وہ ایام
حق کھلاتا اوسکو جنت سے طعام

لوگ مین چلتا تھا جب وہ ارجمند
سارے لوگان بیچ رہتا تھا بلند

ساتھ اوسکے ہولڑے کفار سون
ولیکن اپنے یاد رکھ اس بات کون

معجز باقی کیا بیشک اوسے
اس سخن مین نین ہے اندیشہ کسے

سب یہود و ملحد و نصرانیان
واسطے اوسکے کئے کوشش بیجا

نین سکے یک حرف کرنے اس سے دور
دل ہوا اس غمسے اونکا چور چور

اب اگیارا سو پہ ہے ہشتاد و پنج
ہے سلامت ہاتھ سے اونکے یہ گنج

وحی سب انواع سے اوسپر کیا
پائے نین یہ مرتبہ سب انبیا

قسم ثانی ڈالتا تھا جبرئیل
وحی شہ کے دلمنے بقال و قیل

پھر کبھی ہوتی اتھی آکے من ہرن
وحی اوسے آواز گھانٹی کے جیسن

اونٹ پر اوسوقت رہتا شہ اگر
بیٹھ جاتا اونٹ بے طاقت ہوکر

خوبی کرتا تھا وہ سرور بیشمار
گرچہ تھا جاڑا مہینے مین اپار

آئی وحی اوسوقت پیغمبر اوپر
بیحد آئی خوئی اوس سرور اوپر

مین کہا اوسوقت اپنے دل کہتر
چل سکونگا نا مین ہرگز پاؤ نیں

تھے اوسے جو سوران ہر ایک پر
مشرق و مغرب کو گھیرے ایکسر

بھی کیا حق وحی اوسکو روبرو
رانکو معراج کی اے پاک خو

بھی کیا حق اوسکو ختم الانبیا
ہوئی رسالت ختم اوسپر اے فتا

حق لیجایا اوسکو با جسم اے پسر
آسمان او عرش و کرسی کے اوپر

بھی کیا قرآن منے حق سر بسر
اوسکے ہر ہر عضو کا ذکر اے پسر

عمر کی اوسکے خدا کہایا قسم | کوئی مرسل پر کیا نہین یہ کرم
دوسرے پیغمبران کو سر بسر | نام لے کر پکارا اسے پسر
نہین پکارا اوسکو اے صاحب قبول | حق بغیر از یا نبی و یا رسول
بھی کیا امت اوپر اوسکے حرام | کہ پکارین اوس شہنشہ کو بنام
یا رسول اللہ کہو تعظیم سے | یا نبی اللہ کہو تکریم سے
رزق ظاہر رزق باطن خلق کون | پہنچتا ہے روز و شب اوس شاہ سون
ہے محبت افضل از طاعت پچھان | بولتے ہین یہ سخن سب اہل گیان
رحمت اوسکی عام ہے سب خلق پر | عرش سے تحت الثرا لگ سر بسر
بھی تھا مرسل ملک اور جن کدن | بلکہ امت اوسکی تھی سب تربھون
اور اوسکے روضہ پر نور کن | یک فرشتہ ہے موکل دن رین
جو کرے اوسپر سلام اے مستطاب | اوسکو وہ سالا دیتا ہے جواب
اونکو استغفار وہ کرتا ہے نت | لطف بیجا اونپر وہ دہرتا ہے نت
اور بیچ درمیان یک مہینے کی راہ | بھاگ جاتے ڈر سے سب دیو روسیاہ
گر مصلی کو پکارے وہ جناب | فرض ہے اوسپر اوسے دینا جواب
تھا حرام آواز کا کرنا بلند | روبرو اوس شاہ کے اے ارجمند
تا ابد توبہ نہین اوسکی قبول | یاد رکھ اس بات کو اے باحصول
بیگمان ہوتا ہے کافر وہ شقی | اتفاق اس بات پر ہے اے تقی
وہ نہین مانگا اجازت کوئی زمان | پیشتر اوسکے کسی سے بیگمان
اور پایا عزت اوسکے نام سین | نافع و میمون ہے کونین مین
اور جنازے پر پڑھا اوسکی نماز | یعنے لئی رحمت کیا اسے با نیاز
بھی ہوا جائز اوسے آنا موس | حکم کرنا ظاہر و باطن اوپر

نہین پکارا اوسکو بھی حق نام سین | یا محمد کر کہین قرآن مین
پس کہا یا آدم و یا نوح کر | یونہیچ سب پیغمبر انکو اے پسر
یا مزمل یا مدثر بھی کہا | یہ لقب اوسکا ہے ناون آشنا
مت پکارو نام لے اوس شاہ کا | ہے ادب اونکا ہری درگاہ کا
جانتا لگ گنجان مین پیدا و نہان | ہاتھ مین اوسکے ہین اسکی کیلیان
بھی خدا اوسکو حبیب اللہ کیا | گرچہ ابراہیم کو خلت دیا
بھی کیا حق رحمت عالم اوسے | نہین دیا یہ مرتبہ ہرگز کسے
سب بنی آدم طرف تھا شہ رسول | فرض تھا سب اوسے کرنا قبول
سرورِ اولاد آدم تھا وہ شاہ | ہے تمامی خلق کو اوسکی پناہ
تا اوسے پہنچاوے صلوٰۃ و سلام | اسکی امت سے سدا اے نیکنام
بھی ہوئے ظاہر مفصل اوس اوپر | اوسکے سب اعمال امت اے پسر
کافران آتے تھے جب لڑنے بدل | یا غزا کو آپ شہ جاتا تھا چل
بھی کیا تائید حق اے باصفا | اوس شہ عالم کو از بادِ صبا
گر کہے لبیک یا شہ پاس جائے | اوسکی نا ٹوٹی نماز اے نیک رائے
اور کہنا جھوٹ اوسپر اے سجان | اکبر عصیان بل روت ہے جان
بھی کرے وہ شاہ دین کوئی حکم | اور کوئی راضی نہوئے اوس اوپر
اور عزرائیل اے صاحب فتوح | حکم بن اوسکے کیا نہیں قبض روح
بالیقین اوسکے حدیثونکی قرات | مثل قرآن ہے عبادت اور نجات
جب تلک پوری ہو سرور کی رضا | تب تلک اوسپر کریگا حق عطا
اور پڑھے اوسپر نماز اے با شرف | سب ملا ایک ہے ترو صف بصف
بھی ہے جائز اوسکو با اختصاص | گر کرے یک حکم سے وہ یک کو خاص

جون کیا صدیق پر لطف اس قدر / کر دریچہ یک رکھے مسجد بھیتر
اور سنا اوس سے کہا دور یہ خطر / کہ جنابت سے رہے مسجد بھیتر
اور خزیمہ کی شہادت کو وہ فرد / کر دیا مثل گواہی دو مرد
عبد الرحمن کیلئے لبس حریر / واسطے سالم کے ارضاع کبیر
اور یہ پیدا و نہان رب صمد / چار وزیر ایسے کیا اوسکو مدد
عورتان سب شاہ کی اے اہل دین / ہین مسلمانونکی ماوان بالیقین
قاذف اونکا ہے سزاوار عذاب / حکم اوسکا قتل ہے بے ارتیاب
دختر انکو اوسکی مہر مثل مین / کہ نہین عورات مین مثل اونکی تین
ہر ولادت مین اوسے اے حق شناس / تھا بلا وسواس یکساعت نفاس
بھی نہین جائز تھی آخوش سے / بیٹیا پر اوسکے شادی دگر
شاہکی بیٹی جب تلک ہو در حیات / نہین تھا جائز نکاح اوسکے سات
نام اوسکا تھا جویریہ کہ گر / اہل ایمان تھی وہ زن اور خوش سیر
جنت الماوی کی ساری عورتان / ہین اسیلان جسکی بیشک و گمان
سب تمھاری قوم اے شاہ زمن / بولتے ہین یون اپس مین یہ سخن
دختر بوجہل کرتا ہے علی / یہ سخن مین ہے خفی ابسے جلی
مین دیا زینب کتیین بو العاص کون / اور رکھا خوش مجھکو اپنے طور سون
جو کرے خوش اوسکو مین اوس سے ہون خوش / جس سے ہی وہ ہے ترش مین ہون ترش
یہ سخن سنکر علی با کمال / دھو دیا خاطر سے اپنے وہ خیال
بولتا تھا یونکہ ہاشم کے پسر / آئینگے مجھ سے اجازت جہد کر
نا دیونگا نا دیونگا مین رضا / تین بار یہ بات بولا مصطفی
پس نکاح مین لاوے اوس دختر کتیین / ورنہ ہرگز کام یہ ہوگا نہین

یو یچھ وہ حیدر کو بخشا امتیاز / کر رکھے مسجد مین یک دروازہ باز
در نماز میت اہل بدر کون / چار تکبیرین دگر کرتا فزون
اور کیا جائز ابو بردہ بدل / بچہ بکری سے قربان اے نول
اور انگوٹھی طلا سے بہر سرا / ایسے خاص احکام ہین بے انتہا
دو ہین میکائیل جبریل امین / دو ابوبکر و عمر فاروق دین
ہے حرام اونکا نکاح امت اوپر / یہ سخن ظاہر ہے قرآنکے بھیتر
اونکو اور بیٹا انکو اوسکے ہے روا / کہ جنابت مین کرین مسجد مین جا
اور نہین ہوتا تھا عذر زنان / اوسکی بنت پاک کہتین بیگمان
ہے خبر مین یونکہ زہرائے بتول / آدمی اور حور ہے اے باقبول
جو تھا اولاد اوس سلطان کا / تھا حرام اوسپر نکاح دوسرا
صاحب دلدل شہ عالیمقام / دختر بوجہل کو بھیجا پیام
حضرت خیر النسا بنت رسول / ہین غلامان جسکے سب اہل قبول
یہ سخن لوگانکے منھ سے جب سنے / آکو بولے آپنے بابا کنے
کہ تجھے بیٹیا کی اپنے چار دن / ناکبھی کرتا ہے پشتی اونکی تین
یہ سخن سن جلد اوٹھا شاہ جہان / کر اول حمد خدا بولا بزان
بیگمان ہے فاطمہ میری جگر / بلکہ میرے چشم دلکی ہے بصر
ہے قسم حق کی نہونگی ایک جا / فاطمہ اور دختر خصم خدا
سو اپر منبر پہ بولا کہ مین / ایکدن منبر پو یکھا شہ کیتین
تا دیون بیٹی اپسکی جلد تر / حیدر کرارکے تین بیاہ کر
مرتضی اوسکو گر ہے شوق و اشتیاق / دیوے بیٹی کو مری اول طلاق
فاطمہ بیٹی مری ہے میری ہے جز / راحت دل نین ہے مجھکو اوس بجز

ہے خوشی مجھکو خوشی سے اوسکی جم   ناخوشی اوسکی ہے میرے دل پہ غم
ہو پشیمان اور خجل گیسے گھر کدن   ہے کتابان صحیح ثابت یہ سخن
ہر نسب او ہر سبب روز جزا   کچھ نہ کام آویگا اے اہل صفا
ہے عیان معنی نسب کا اور سبب   ہے قرابت بیاہ کی اے باادب
شیخ و شیخانی کو دیویگا جزا   اس سبب سے روز محشر کو خدا
آل پاکان رسول انس و جان   سب رسل کی آل سے افضل ہین جان
جو رکھیگا بغض اونسے اے میان   ہوئیگا وہ دوزخین داخل بیگمان
جو کرے اونسے سلوک اے باصفا   جد پاک اونکا دیوے اوسکو جزا
پہونچتی ہے اونکو یہ بات آہ ہم   گر کرین ناکس کو تعظیم و قیام
گر کیا کوئی اون ستی بانذی کو بیاہ   تو ولد اوسکا ہے حرب بے اشتباہ
ہین وہ سب اخیار وارباب صفا   ہے عدد اونکا قریب انبیا
جو رکھیگا بغض اونکا یک رتی   وہ پڑیگا نار دوزخین ستی
کوئی نوح و کوئی ابراہیم وار   کوئی موسیٰ کوئی ہے عیسیٰ کے سا
اور ہے کوئی اونمین ایسا باوقار   راہ دے دریا جیسے موسیٰ کے سا
شوقمین آکر کیا اے اہل راز   اوسکے روح پاک خاطر اہتزاز
کوئی ایسا ہے کہ لیگئے ہین ملک   مرتے ہیں لاش اوسکی بر فلک
دین اوسکا ناسخ ادیان ہے یار   اور قیامت لگ ہے بیشک پایدار
اوسکا شہر افضل ہے شہرونمین تمام   اور غبار اوسکا شفا ہے از جذام

لوگ جو آئے تھے منگنے کو رضا   یہ سخن سن سرور کونین کا
بھی خصوصیہ کا تھا اے باشرف   گر نیچے بیٹی کی پہونچین اسطرف
کام آویگا وہان اوسکا نسب   فائدہ دیویگا وہان اوسکا سبب
کوئی کیا گر بیاہ سیدانی کے تئین   یا کیا ہے اونے شیخانی کے تئین
بلکہ وہ دونو بھی اہل بیت مین   ہوویگے محشور حق کے فضل سین
پکڑے جو دامن کو اونکے خوب بات   دین او دنیا مین وہ پاوے نجات
دوست اونکو نا رکھیگا جو بشر   نا ہووے اوسکے دلمین ایمان کو گذر
جو کریگا اون ستی جنگ و جدال   ہوئیگا وہ ہمرہ دجال ضال
کفو اونکا کوئی نہین ہے در نکاح   شک نہین اسبات مین اے باصلاح
بھی سب اصحاب امام خیر کل   ہین بلاشک خیر اصحاب رسل
جو رکھیگا دوستی اونکی نگاہ   جنت الماوے کی وہ پاویگا راہ
کوئی ہے اونمین شبیہ جبرئیل   کوئی میکائیل سے بیشک مثیل
کوئی ہے رتبے مین ہارون منزلت   کوئی ہے صورت منے یوسف صفت
کوئی اونمین ہے ملایک کا غسیل   کوئی ایسا ہے کہ عرش بیعدیل
کوئی ایسا ہے کہ اوسکی نعش پر   از ملک ستر ہزار آئے اوتر
اور ہین ازواج اوسکے سب نیکنام   خیر ازواج رسولان کرام
امت اوس سرور کی ہے خیر الامم   اور کتاب اوسکی کتب سے محترم
اور ہوے طاعون و حمی اوس سے دور   اور نہو دجال کو اوسمین عبور

در بیان خصائص آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق باخرت دارد

حشر مین جب خلق اوٹھیگی بالیقین   قبر سے اول اوٹھیگا شاہ دین
سب پیادہ ہو اوٹھین آباد و فاق   وہ اوٹھیگا ہو کے راکب بر براق
ہوئیگا محشور جب وہ تاجدار   ہونگے ساتھ اوسکے ملک ستر ہزار
نام کو اوسکے خداوند اجل   اہل محشر کو سناویگا سگل

اور پہنیگا وے ایسا لباس
کہ نا ہوویگا کسے اے حق شناس

ہے لوا الحمد اوسکا نام خاص
حامل اوسکا ہے علی با اختصاص

ہین جہانتک امتان اے با نوید
ہوکے سب پیغمبر انسے ناامید

دیویگا اونکو تسلی وہ امام
اور شفاعت کو اوٹھیگا والسلام

وہ مقام یہ ہے کہ شاہ حق گذار
حق کی تعریفان کریگا بیشمار

اور نہین جانیگا تھا دنیا مین کبھی
اوس ثنا اور حمد کو وہ شاہ بھی

ساری امت کو چھوڑ دیگا وہ شاہ
اس سخن مین نہین ہے ذرہ اشتباہ

بلکہ سب فساق عالم کے بدل
ہوویگا حق کن شفیع وہ بے بدل

رحمت سب خلق تھا شہ نول
اور ہوئی سب خلق پیدا اوس لئے

سارے عالم حشر مین اوس شاہ کو
اوس رسالت کے لگن کے ماہ کو

ہوویگا بیشک عیان سب اپر
فضل اوس سرور کا سب عالم اوپر

جہان تلک ہین منکران اوس شاہ کے
ہوینگے حسرت سے صورت آہ کے

اور سرور کی شفاعت اے اہتمام
حشر کے سارے مواقف مین ہے عام

سارے اصحاب کبائر کے بدل
مانگیگا حق سے خلاصی آنول

بھی کریگا وہ شفاعت بیگمان
واسطے کفار کے سن یہ بیان

حشر کے سارے مواقف کے بھتر
جو ملایک ہین موکل کام پر

اور بدین اوسکے جتنے ہین مسام
اونے ہین انوار اوسکو لا کلام

جملہ اہل موقف حشر اے میان
ہوینگے مامور حق سے بیگمان

جاویگا جنت مین وہ شاہ نول
انبیا و رسل سے بیشک اول

ہوویگا بےشبہہ طوبیٰ کا شجر
اوسکے دختر کے محل مین اے پسر

شیخ اکبر قدوۂ ارباب حال
اور وہ شطوطی کہ تھا صاحب کمال

اصفیا و انبیا و رسلان
اوسکے جھنڈے تل رہنگے بیگمان

ہوویگا اول کھڑا وہ باشرف
لے وہ جھنڈا عرش کی سیدھی طرف

آوینگے خدمتین اوسکے یک بیک
مانگنے اوس سرور دین کی کمک

ہے یہی بےشبہہ محمود امقام
سن تو کچھ تفصیل اوسکی اے ہمام

ایسی تعریفان کہ کوئی عالم منے
انکے تین دیکھے نہین اور نہین سنے

ایسی تعریفان ادا کر شاہ دین
کھولیگا باب شفاعت بالیقین

بھی بدل سب امتانکے وہ کریم
حق سے مانگیگا سلامت اے سلیم

ہے شفاعت اوسکی سب عالم پو عام
جون ہے رحمت اوسکی بہر خاص و عام

واسطے سبکے شفاعت ہے ضرور
اوس شہ عالم اوپر اے باشعور

سب کرینگے مدح و نعت بیشمار
جانتا نہین کوئی عدد جز کردگار

دوستان اوس شہ کے ہے روشن دماغ
ہوینگے جوش طرب سے باغ باغ

ہین مفصل تر لکھا ہون یہ بیان
ورعقاید بھائی میرے دیکھ ہان

بھی شفاعت اوسکی ہرگز یک نہین
بلکہ ہین چندین شفاعات گزین

بھی کریگا وہ شفاعت اے اہتمام
از برائے رفع درجات کرام

نا ہووے تخفیف کچھ اونکا عذاب
اور اوٹھاوے اونکے طفلانسے عقاب

حکم یون ہوویگا اونکو از خدا
کہ جو شہ فرماوے سب لاوین بجا

ہر نبی کو حشر مین ہونگے دو نور
ہے خبر مین اسطرح اے باشعور

کہ سب اپنی آنکھین موچین بسر
تا صراط اوپر کرے زہرا گذر

اوسکے پیچھے اوسکی بنت بیشان
فاطمہ جسکا ہے نام اے جگ اوجال

پہونچیگی شاخ اوسکی ہر مومن کے گھر
اسطرح ثابت ہوا ہے در خبر

یون کئے معنی کہ وہ زیبا شجر
معرفت کا ہے مثال اے نامور

مصطفےٰ اور اولیا کے درمیان | واسطہ ہے روح خاتون جہان
بے وساطت اوسکے ہرگز کوئی ولی | پہنچتا نہین ہے حق تک اے جلی

اس وساطت کو یہان ہے اختتام | ہووے گی ظاہر وہان بر خاص و عام
یعنے عرفان خدا سے نامور | ہو ممثل در لباس آن شجر

کل کریگا خانۂ زہرا استی | عرش ہے عظمت مین جسکے کرسی
اور علیؓ جو مصطفےٰ کا عین ہے | بیگمان جنت مین ذوالقرنین ہے

اور سب اہل بیت سالار انام | ہونگے جنت مین در اعلیٰ مقام
ہونگے سب اصحاب جنت کے امیر | حق کے نزدیک اونکی ہے شان کبیر

بھی گواہی دیوے شاہ کاف و نون | کہ رسل بھیجا ہے حق کے امر کون
یعنے جب بولینگے سارے انبیا | امتونکو ہم نے جو حکم تھا

ہوئیگی یہ عرض مقبول خدا | جب شہادت کو کریگا شہ ادا
بھی اقارب اوسکے سارے رفیق | کہ رہے ہین وقت نصرت وہ فریق

جب کہیگا اگلے سے حق امتحان | وہ کرینگے سب اطاعت اسے میان
اور جتنے کفار ہین درکات مین | مسخ ہونگے شکل حیوانات مین

واسطے اوسکے کہ شکل آدمی | شکل سے شہ کے رکھے ہے محرمی
بات اوسکی اہل جنت کی ہے بات | یعنے بولینگے عربی خوب وہ بات

جتنے ہین جنت کے درجات اے سبحان | ہین وہ سب مقدار کلمات قرآن
بھی بٹھاویگا خداوند کریم | ساتھ اوسکو اپنے بر عرش عظیم

ہے صحیح اخبار مین یہ مدعا | اسپہ تو بے کیفیت ایمان لا
سب ملایک اور رسل اور انبیا | دیکھکر یہ عظم و شان کبریا

مرتبونکو اپنے سب جاوینگے بھول | آرزو اوسکی کرین نا ہو ملول
حوض کوثر دیویگا مولا اوسے | وسعت و خوبی مین کرکا جسے

دیویگا شہ کے تئین قیوم وہے | ایک درجہ کہ وسیلہ نام ہے
ہے وہ سب جنات سے برتر مقام | ہوئیگا اوسکا مقام وہین مدام

ہوئیگا وہان وہ شہ روشن ضمیر | حق تعالیٰ پاس مانند وزیر
جنتان اٹھ جو ہین سب جنات مین | ہونگے بیشہ اوسکے ہات مین

جسکو جو چاہا کریگا وہ عطا | سلطنت ہے اوسکی وہان بے انتہا
اوس خصوصی پاس پہنچا کلام | مین کیا شہ کے خصایص کو تمام

بولتا ہون مختصر اے بھائی جان
اوسکے امت کے خصایص کا بیان

دربیان خصایص امت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحقیت مرتبت

خاص ہوئی اونکو وضو کا با شعور | ہوئیگا تا روز قیامت اونکو نور
بھی تیمم اونکے تئین جائز ہوا | کوئی امت کو نہین تھا یہ روا

بھی خدا کے فضل سے اونکے بدل | ہوئی زمین سب مسجد اے با نزول
یعنے جس جاگہہ ہوا وقت نماز | وہان ادا کرنا اونکو ہے جواز

حکم اگلی امتا پر یون اتھا | اگر سے شہری او مسجد مین جا
گر مسافر ہو تو لیجا ئے ساتھ | پاک مصلی اوس اچھو یا ہو رات

بھی ہے جائز اونکو استنجا بسنگ | جمع کرنا اوسکو بھی پانی کے سنگ
اور نجاست پڑنے سے آب کثیر | مین نجس ہوتا ہے ورنہ اس سے خیر

بھی کئے گئے جمع اسے گنجور راز | واسطے اونکے ہمیشہ پنج نماز
اونکے فیما بین جو ہوئے گناہ | محو کرتے ہین اوسے بے اشتباہ

بھی عشا اور بھی اقامت بھی اذان
اپنو یہ تینون ہے مخصوص جان

بھی ہوئی تکبیر و آمین و رکوع
خاص اونپر یاد رکھہ اے با خشوع

اور ادا کرنا نمازان باندہ صف
مثل صفہائے ملک اے باشرف

بھی نماز جمعہ ساعت اوسکی بھی
رد نہین ہوتی دعا جسمین کبھی

عید اضحیٰ اور نماز ہر دو عید
اور بھی وتر و تہجد اے سعید

بھی نماز چاند و سورج گران
اور استسقا کی خاطر اے سجان

بھی سفر کی بیچ کم کرنا نماز
بھی نماز خوف اے اہل نیاز

جمع کرنا بھی دو وقت اندر سفر
اور بہ بیماری و از عذر مطر

روزۂ رمضان بھی آئے رحمند
بھی شیاطین اوس مہنے پڑے پابند

بھی بہشتیان اوسمین پانا زیب و زین
اپنو یہ سب خاص ہے بے ریب و مین

بھی ہے روزہ دار کی بوئے دہن
حق کنے خوشبو تر از مشک ختن

اور ملک کرتے دعائے مغفرت
تا کرے افطار وہ اے خوش صفت

اور بخشے جاتے ہین اونکے گناہ
وقت افطار و سحر اے نیک خواہ

بھی ہوا مغرب سے تا وقت صباح
اکل و شرب و وطی سب اونکو مباح

روزہ مین جائز ہوا اونکو کلام
اور ہوا صوم وصال اونپر حرام

لیلۃ القدر اونکو بخشا ہے خدا
جسکا ولیف شہر سے افضل کیا

صوم عرفے سے کیا اونکو نہال
بخشے جاوین جس ستی جرم دو سال

خاص ہے اونکی تحیت السلام
اور دہونا ہر دو کف بعد از طعام

اور مصیبت مین رجوع کرنا بحق
ہر دم استرجاع کا پڑھنا سبق

بھی ہوا پروردگار عرش و فرش
اونکیتین لاحول جو ہے گنج عرش

اور بخشا اونکو قربانی صمد
اور دیا اموات کو اونکی لحد

اور فرق شعر یعنے موئے سر
ڈالنا آدھے ادھر آدھے اودھر

جلد تر پڑھنا نماز صبح و شام
اور ادا کرنا عقیقہ کو مدام

اور رہنا ہو خموش اندر قرات
ہاتھہ کو ناٹیکنا اندر صلوات

بھی کیا حق اونکیتین خیر الامم
بھی کیا آخر سجھونسے از کرم

سن تو گوش ہوش سے اے ذو فنون
رمز نحن الاخرون السابقون

نین ہوے رسوا وہ ہرگز مسخ سے
ناصباغ و قلب و عرق و فسخ سے

دوسری کل امتان اے نیکنام
ان عذابانسے ہوے رسوا تمام

قوم نوح و آل فرعون اے رفیق
ہو گئے طوفان دریا مین غریق

بعضے قوم لوط پر برسے پتھر
بعضے اوپر ہوئی زمین زیر و زبر

قوم صالح اور سب انطاکیان
نعرۂ جبرئیل سے پائے زیان

مال و زر کیساتھہ قارون لعین
ہو گیا زیر زمین خلوت گزین

پونچہ ہا ہر امت اے نیکو خصال
ہو گئے قہر خدا سے پایمال

اور اس امت کو نہین اے مرد راہ
مسلم و مومن ز اسمار اله

پائے بھی اسلام سے وہ اتصاف
ہے خطا اور سہو سب اونکو معاف

گر ملے گنج اونکو اے عالی صفات
ہے مباح اونکو دے بعد از زکوۃ

بھی غنیمت اونکے اوپر ہوئی حلال
کوئی امت کو ملا نین یہ کمال

ہے حلال اونکو شتر مرغ و شتر
بھی خرد شتی بھی قمار اے مرد حر

بھی ہوئی چربی و بط اونپر حلال
بھی دو خون اول جگر دوم الطحال

بھی دو مردے یعنے مچھلی اور جراد
یاد رکھہ اسبات کو اے بامراد

دین پاک اونکا بہت آسان ہے جان
کچھ خرچ اوسمین نہین ہے بھائی جان

گر کرے کوئی قصد نیکوئی اوپر
اور اوسے لاوے عمل مین آپ بسم

دیویگا دس اجر سے تا سات سو
گر کرے عزم بدی کوئی اے امین
قتل کرنا تو یہ عصیان مین
بیٹونکو آزاد کرنا اے نول
ونسے یہ چیزان کیا حق برطرف
روز جمعہ فضل و احسانسے خدا
صاحب وہ مال بیشک اے ہمام
رحمت و احسانسے اپنے کردگار
ہے روا حایض سے اونکو اختلاط
بھی کیا اوپر حرام اے نیکذات
ظرف سونے اور روپے کے حریر
بھی ضلالت سے ہوے معصوم وہ
ہے شہادت اونکو طاعون و وبا
کھاوینگے صدقات اپنے بیگمان
برخلاف سب امم اے نیکنام
وہی ہے جرم اونکا وضو سے سرفراز
جب وضو باذکر حق اے باشعور
بھیجتا ہے بھی درود اوپر خدا
فرشتے مرتے ہین اپنے وہ کرام
بھی وہ جب کہ پکڑا پنے تئین لاتین
گر نہوے مقبول نزد کردگار

حق تعالیٰ فضل سے اسکا رو
اور عمل مین اوسکے تئین لایا نہین
کاٹنا جائے نجاست تو سہین
اور حضی ہونا عبادت کے بدل
بھائی میرے دیکھ یہ عز و شرف
رحم کرتا ہے سے اوٹھایا یہ بلا
جو رکے تئین آپنا کرتا غلام
دور ہم سے کیا یہ رنج و عار
وطی سے اوسکے کرین گر احتیاط
کشف عورت اور اکل مسکرات
اور نوحہ میت اوپر اے کفنیم
اہل باطل کے نہین محکوم وہ
اگلی امت پہ تھے یہ دونون بلا
اجر اوسکا اونکے یان اور وہان
کہ اوٹھو پھر اوسکا کھانا تھا حرام
بیچ رہے اونکو ثواب ہر نماز
بر درخت و کوہ کرتے ہین عبور
یعنے رحمت اونکو کرتا ہے عطا
اور شہید انکا ملے اونکو مقام
اوسکو جھٹکے تب تلک وہ بخشے جاتین
ہے وہ نا قبولیت مر استغفار

اور وہ قصد اوپر کیا نہین گر عمل
تو اوسے دیویگا مولا ایک جزا
پھوڑنا آنکھونکی تئین اے باشرف
اور سیاحت اور پکڑ بیراگ پن
شبنہ کو کرتا یہ ہووی کوئی اگر
اور اگلی امتان مین اے پسر
اور اوپر شاہ تو ہوتا تھا جب
بھی ہوا ہے چار عورتسے نکاح
بھی دیا رحمت ستی پروردگار
اور آلات ملاہے و سماع
سجدہ غیر حق نہین اونکو مباح
حجت ہے اجماع اونکا اسجان
حج بیت اللہ وہ کرتے ہین مدام
یعنے دیوینگے جو خیرات اغنیا
رکھتے تھے خیرات قربان کوہ پہ
ہے جزا اونکے عمل کی سب وہان
ہوتے ہین خوش اون ستی سنگ و شجر
اور فرشتے واسطے اونکے سدا
جب تھے سفرہ انھون کی خوش صفت
ہر زبان قربانی اونکی ہے نماز
ہوتے تھے رسوا جو کرتے ہین بیشتر

تو اوسے دیویگا ایک اجر اے نول
گر کیا اوسپر عمل تو یک سزا
دیکھنے سے اجنبی عورت طرف
روز و شب کرنا وطن پر کوہ و بن
کام دنیا کا تو چڑھتا دار پہ
مال کو کسکے چراتا کوئی اگر
شرط الیتا اونکو وہ بندے ہین سب
حکم سے حق کے اوس امت کو مباح
ور قصاص و دیت اونکو خیار
اور تصویران بنانا اے شجاع
اور دو خواہر جمع کرنا ور نکاح
اختلاف اونکا ہے رحمت بیگمان
وورنین ہوتے ہین اوس سے یہ کرام
اونہین جو فقرا ہین کھاوینگے سدا
آ لیجاتی اوسکو آتش اے پسر
با وجود اونکے بھی ملتا ہے یہان
بھی ملک ہوتے ہین مسرا ے پسر
مغفرت چاہتے ہین اور کرتے دعا
نین اوٹھے لگ وہ ہوا اونکو مغفرت
کیا بروز و کیا بشب اے باہنر
اونکے قربانکو نہ کھاتی آگ اگر

اونمین جو صدیق ہے مولا کنے — بیگمان افضل ہے صدیقان منے
اونکیتئین ازبس بزرگیان حق دیا — تھے قریب ایسکے کہ ہووین انبیا
مومنا پر نرم و آسان کار ہین — کافرا پر سخت اور دشوار ہین
تا کرے دشمن سے استیصال اونکیتئین — ہاتھ سے تا غیر کے پامال اونکیتئین
بھی دیا اونکو مصیبت مین خدا — رحمت و صلوات بیحد اور ہدی
بھی دیا اسناد و انساب اونکیتئین — اور دیا تصنیف اعراب اونکیتئین
بھی دیا تحریر و تدقیق اونکیتئین — اور دیا تہذیب و تحقیق اونکیتئین
بخش کر ہر علم مین پورا مواد — اونکو بخشا ہے کمال اجتہاد
بیگمان یہ ہادیان جزو کل — ہین رسولان شہنشاہ رسل
ہر سر صد سال پراے باصفا — بھیجتا ہے یک مجدد کو خدا
اونسے یک ہوئیگا عیسیٰ کا امام — مقتدی ہوئیگا عیسیٰ لا کلام
اور کرین دجال سے بیشک جہاد — دیوین دین حق کا جون دینا ہے داد
ہر بلندی پہ کہین تکبیر کو — ذکر پستی مین کرین تسبیح سو
اور جب تیے ہین وہ اندر غضب — بولتے ہین جلد تر تہلیل تب
جب وہ ہوتے ہین سوار اے اہل خیر — حمد مولا کر ادا کرتے ہین سیر
ہر وہ کو دیکھتے ہین دن و رات — از برائے حفظ اوقات صلوات
حق ملایک ساتھ وہ ہفت آسمان — اونسے کرتا ہے مباہات امتیان
اور ساے امتا کے تئین خدا — یامساکین کر کیا بیشک ندا
کم ہین وہ سب امتونسے در عمل — عمر مین بھی کم ہین سب سے اول
اور اکثر ہین سبھونسے در عدد — لیے بہ پے اونپر ہے مولا کی مدد
اونکے پیغمبر مین تھے جتنے کمال — اونکے تئین وہ سب ملے برقدر حال
ہین وہ حکما اور علما اور خیار — علم و دانش کو نہین اونکے کنار
پاس حکم حق ہے نسدن اونکے پاس — کوئی ملامت گر نہین تکتے ہراس
مطمئن ہین وعدۂ حق پر مدام — گر کرے وہ نا ہلاک اونکو تمام
اور گواہی دیوین اونسے دوا گر — جسکو جنت کے تو وہان پاوین مقر
اولین و آخرین کا علم سب — اونکو بخشا ہے خدا مت کر عجب
بھی دیا تصریح و تاصیل اونکیتئین — بھی دیا تبیین و تفصیل اونکیتئین
بھی کیا اونکو نگہبان حدیث — کہ سمجھتے ہین وہ وضع ہر خبیث
ہین وہ سب امت مین اے اہل صفا — آل اسرائیل مین جون انبیا
یک جماعت اونسے ہر وقت اے ہمام — حق اوپر قایم ہے تا روز قیام
کہ وہ اس امت بدال اے نیکنام — دیوے قوت دین کو بروجہ تمام
بعضے اونمین جون ملک از حکم رب — کھانے پانی سے غنی ہوینگے سب
سب مہیا جادۂ حق فی کل حال — ہے نظر مین اونکے نت اوسکا جلال
قصد جب کرتے ہین وہ کوئی چیز کا — بولتے ہین تب اگر چاہے خدا
اور جب چہتے ہین کرنے کوئی کام — استخارا کرتے ہین اے نیکنام
ہین کتابان اونکے سینونمین تمام — یعنی اونکو یاد ہے حق کا کلام
جب وہ کرتے ہین جہاد آ کر ملک — حکم حق سے اونکی کرتے ہین کمک
اور پکارا رب اونھونکو در کتاب — الذین آمنو سے کر خطاب
ہین وہ سب حق کی گواہی عدل — کر تو مت اثبات سے ہرگز عدول
ہین و لیکن اجر مین سب سے زیاد — فضل حق دایم ہے اوپر مستزاد
جو بزرگیان پائے حق سے انبیا — وہ بزرگیان سب خدا اونکو دیا
خاص اسرار رموزان مقام — جسکے تئین قرآن اوادنے ہے نام

پوچھتے نہین ہے وہ کسی اکمل کے تمکین
نا ملک اور نا کوئی مرسل کے تبیین

وہ مقام عالی و با اختصاص
اسپہ اور اوسکے غلامانپر ہے خاص

کچھ اوسے سمجھیگا تو اے اہل حسب
گر پڑھیگا تو حقایق کے کتب

اسلئے ہوا وہ محبوب قدم
اولیا کے سر پہ ہین جسکے قدم

اے گروہ انبیا اور رسل سب
تم دئے گئے ہین نبوت کا لقب

ہم دئے گئے ہین وہ چیزان جاودان
کر دئے گئے ہین تم اونکو بیگمان

اے عظیم الجاہ او ادنے مقام
دے تجھے اس راز مین بہرہ تمام

در بیان خصائص امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تعلق بآخرت دارد

بھی خصائص اونکے در یوم القیام
ہین بہت کچھ اوسکو سن اے نیکنام

وہ اوٹھینگے قبر سے سب سے اول
اس سخن مین نہین ہے ہرگز کچھ خلل

سب وہ آثار وضو سے اے سجان
ہوینگے غر محجل بے گمان

یعنے منہ اور ہاتھ اور پاؤن اونکے سب
ہووینگے تابان ز انوار عجب

ہو کھڑے یک ٹیک پر اے ارجمند
ہووینگے سب امتانسے وہ بلند

ہووینگے ہمرہ کیتین بیشک وہ نور
جسطرح ہے انبیا کو بے قصور

بھی اونھونکے منہ پہ سجدہ کا اثر
ہوویگا رخشندہ مانند قمر

ہین جہان لگ اونکی اولاد صغار
روبرو اونکے چلینگے بوجہ یار

اور بعضونکو وہ سیدھے ہاتھ مین
پاوینگے کچھ شک نکر اسبات مین

اور وہ گذرینگے صراط اوپر صریح
مثل برق خاطف و مانند ریح

اون ستی ہوتے ہین صادر جو گناہ
اوسکا یہان پاتے سزا بے اشتباہ

یعنے بعضے جرم اونکے آسیان
محو ہوتے ہین عبادت سے پہچان

بعضے استغفار سے اور از دعا
بعضے درد و غم سے بعضے از بلا

ضغطہ قبر اور اوسکا پیچ و تاب
کھوتے ہین باقی گناہان کو شتاب

آوینگے جب حشر مین اے نامور
نا رہیگا جرم کا اون پر اثر

بھی ہے اونکے واسطے اے باصفا
جو عبادت خو کئے ہین وہ ادا

بھی ثواب اونکو ملیگا بیگمان
واسطے اونکے کرین گر دیگران

نغزشان سب اونکے ہوینگے معاف
پاوینگے سب فضل حق سے انصاف

اور ہے اونکا پلہ میزان مین گران
مرتبہ اونکا بڑا ہے اور مکان

اور سارے امتان پر برملا
وہ گواہی دیوینگے نزد خدا

بھی شہادت اونکی ہے فرخندہ رائے
امتانکی بات نا کچھ پیش جائے

اونکے مذہب پر کریگا بھی خدا
ایک ترسا اور یہودی کو فدا

یعنے ہر عاصی کو فیاض ازل
بولیگا روز جزا یون اے نول

یہ یہودی اور یہ نصرانی خام
فدیہ تیرا ہو کرے دوزخ مقام

اونمین جو ہین سابقان اے مستطاب
ہووینگے جنت مین داخل بیحساب

سابقان ایسے ہین کل ستر ہزار
ہونگے ہر ہر ساتھ ستر الف یار

ہین جو اوسط اون مینسے اے کامیاب
جاوینگے جنت مین وے تھوڑا حساب

جو اونھونمین ظلم سے مشہور ہین
سب خدا کے فضل سے مغفور ہین

بھی جتنے نیکان ہین اونمین سے رفیع
ہونگے بدکار انکے بیشبہہ شفیع

ہونگے براہیم و الیاس و مسیح
صف مین اوس امت کے محشور اے فصیح

کیا کہون اونکا شرف مین اے خلیل
جب اولوالعزم اونکے صف مین ہین دخیل

اولین و آخرین اے باشرف
ہوینگے جنت مین ایکسو بیس صف

ہونگے چالیس صف سب امتان ۔ ہوگی اسی صف یہ امت بیگمان
اور تجلی وہان کریگا انور رب ۔ دیکھکر اوسکو کرینگے سجدہ سب

متفق اسپر ہین سب آئینہ صاف ۔ رویت دیگر امم مین ہے خلاف

دربیان اختتام این رسالہ بابرکات ومناجات بحضرت قاضی الحاجات

ہین خصایص شہ کی امت کے اپار ۔ لیکن اونکو مین لکھا با اختصار
فی الحقیقت یہ خصایص ہین بہایجان ۔ اور شہ کو مین کہے ہین بیگمان

اوسکے صدقے سے کریم ذوالجلال ۔ ان خصایص سے کیا اونکو نہال
ہین حدیث وفقہ کے ساری کتاب ۔ پور اونکے ذکر سے اے باصواب

لیکن وہ شیخ الحدیث نامدار ۔ مقتدا حفاظ کا اور افتخار
ہے جلال الدین جسے زیبا لقب ۔ جو طرف اسیوط کے ہین منتسب

اصل وفرع دین مین ہے با اتحاد ۔ ہین کتابان جسکے چھے سو سے زیاد
ساکنان شرق وغرب بحر وبر ۔ جسکے تصنیفات سے ہین بہرہ ور

سب علوم دین مین ہوئے ہمقرین ۔ قرن تاسع مین کیا تجدید دین
باوجود اس علم کے وہ مقتدا ۔ تھا تصوف مین جنید دوسرا

اوسکو ثبت ملتا انکا اے باشرف ۔ سرور عالم کے رویت کا شرف
رحمت ورضوان خلاق انام ۔ ہو اوسکی روح پر فایز مدام

وہ خصایص مین لکھا ہے دو کتاب ۔ ایک مطول اور دگر لب لباب
ہین وہ دونو بس عجیب وخوبتر ۔ نہین ہما سند اوسکے کوئی نسخہ دگر

مختصر مین یون کہا ہے وہ حبیب ۔ نام جسکا ہے نموذج اے لبیب
سا اہل تفتیش مین بیحساب ۔ لا مطالعہ مین ہزار ونسے کتاب

ان خصایص کو لکھا ہون باسند ۔ ہے ہزار اور آٹھ سو اونکا عدد
ہین جو اس کتاب مین بولا ہون بیان ۔ ہے سند میرا نموذج اے میان

بھی جو نسخے تھے شمایل مین سند ۔ وہ بھی ہین یہان اور نظر اے مستند
ازفتوحات ولوائح بہایجان ۔ بھی کچھ اس نسخے مین لایا ہون بیان

لیکن اوس نسخے مین جو ہے باجرا ۔ ہے نموذج سے تمام اے باصفا
جو عوام الناس اور عورات کو ۔ تھے قریب الفہم چار ون قسم سو

اوس رسالے مین لکھا ہون بہت صاف ۔ تا اوسے ہر کوئی سمجھے بے خلاف
اس کتابچہ مین کے ہین بیتان تمام ۔ چھ سو اوپر ایک وہے نیکنام

سب خصایص اوسکے اجمالی نہاد ۔ تین سو نود ہین رکھ یہ بات یاد
جو پڑھے اسکو کرے مہر خدا ۔ مجھ پریشان کے حق مین یک دعا

یا الہی اس خصایص کے بدل ۔ اور بدل اوسکے کہ تھا وہ بے بدل
اوسکے اہل بیت یاران واسطے ۔ اوسکے سارے دوستداران واسطے

محی الدین غوث معظم کے طفیل ۔ ہین جگت کے اولیا جسکے خیل
کر کرم سے اس رسالے کو قبول ۔ اور اوسے مقبول کر نزد رسول

اور کر اپنے لطف سے اے کارساز ۔ باقر آشفتہ دل کو سرفراز
صحبت دنیا سے مجھکو دور رکھ ۔ فیض سے اپنے مجھے معمور رکھ

غیر کی صحبت سے دے مجھکو نجات ۔ تلخ ہے اسکے سبب میرے حیات
جو مرے دلپر ہے محنت کیون کہون ۔ سب تجھے ظاہر ہے یارب کیا کہون

کیا کہی تیرا بیان ہے اے پروردگار ۔ کر منگتو مین وہ مرنے سے تجھ پیار
گرچہ ہون جرم وگنہ مین مبتلا ۔ لطف کر مجھ پر بحق مصطفا

مصطفیٰ کیواسطے اے کارساز	مصطفیٰ کیواسطے اے بے نیاز	اوس شفیع المذنبین کیواسطے	رحمۃ للعالمین کیواسطے
اوس پناہِ بیکسان کیواسطے	اوس دوائے خستگان کیواسطے	واسطے اوسکے کہ جسکا لطف عام	عاصیا نکا زاد ہے روزِ قیام
کر کرم اور لطف سے اے کارساز	صحبتِ دنیا سے مجھکو بے نیاز	دلکو میرے کر تیری الفت نصیب	تن کو میرے قوت و صحت نصیب
اور شہادت پر میرا انجام کر	اور مدینے بیچ میرا اکر مقر	راحتِ جان یان ہوا پورا تمام	از طفیل مصطفیٰ شاہِ انام

فہرست جلد ثانی از ہشت بہشت معہ رسالہ تحفۃ النسا

من درپن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی کیا کہون اوصاف تیرے　　کہ عقل و فکر یہان حیران ہین میرے
کہان ہمت ہے کلکِ نارسا مین　　کہ بولے یک سخن تیری ثنا مین
تیری عظمت کا دریا جب ہو ذخّار　　زبان گنگی ہو ساحل پر صدف وار
نہین تیری عنایت کو کنارا　　تو کیونکر شکر کا اوسکے ہو یارا
کہ ہمکو امتِ احمد کیا تو　　عجب عز و شرف ہمکو دیا تو
ہم اس نعمت سے پائے نعمتان سب　　ہم اس رحمت سے دیکھے خوبیان سب
تو جیسا اے خداوندِ سبب ساز　　کیا ہے ہمکو اس نعمت سے ممتاز
شناسائی دے اس نعمت کی ہمکو　　قدردانی دے اس رحمت کی ہمکو
اگر ہم اسطرح ہووین عجب کیا　　کہ یک سر اصفیان ہین اوسکے شیدا
اوسے ملک و ملک اوپر ہے شاہی　　رسالت اوسکی ہے مہ تا بماہی
بہارِ حسن کا ہے صبح اول　　فروغ عشق کا ہے نور اکمل
ہے وہ ام الکتابِ نور قدسی　　کہ جسکی آیۃ الکرسی ہے کرسی
ہے جسکا خوابگاہِ خاص وحدت　　ہے بارِ عام جسکا واحدیت
تھے جسکے پیشکاران انبیا سب　　تھے جسکے مژدہ گویان اصفیا سب
تھی جسکی دختر فرخندہ اختر　　ملاذِ اولیا در قرب داور
اول صدیق اکبر یار جانی　　کہ تھا ہر باب مین سرور کا ثانی
خلیل عصر ذوالنورین عثمان　　فرشتے شرم سے جسکے ہین پنہان

ہے کیا طاقت مرے عاجز بیانکو　　کہ کھولے حمد مین تیرے زبانکو
دلِ افسردہ یہ قدرت نپاوے　　کہ تیرا شکر اندیشے مین لاوے
جگر کاغذ کا ہووے موج سا چاک　　اوڑے اوسان فلک کے مثل خاشاک
نہین ہے نعمتو نکو تیری غایت　　یہ یک نعمت ہے تیری بے نہایت
اگر عمرِ ابد ہم سب کرین صرف　　ادا اوس شکر سے نا ہووے یک حرف
غرض ہم اوس سے وہ کچھ فیض پاے　　کہ گننے مین حساب اوسکا نہ آئے
تو ویساہی عطا کر شوق اوسکا　　کہ جان و تن کو ہو جا ذوق اوسکا
جہان پاوین ہم اوسکے کچھ اثر کو　　ملین وہان آپنے ہم چشم و سر کو
ملایک مقتدا گر جانتے ہین　　رسولان پیشوا گر مانتے ہین
ہے گنجِ غیب کا مفتاح اسرار　　ہے بیت القدس کا مصباح انوار
ہے حسن و عشق کا وہ رق منشور　　کہ جسکا عرش ہے یک آیتِ نور
حروف اوسکے ملایک اور رسل ہین　　نقاط و صفر اوسکے جزو و کل ہین
مقام خاص او ادنیٰ ہے جسکا　　خدا بن کوئی نہین دانا ہے جسکا
ملایک جسکے تھے فوج معظم　　نقیب اوس فوج کا جبریل اکرم
تھے جسکے آل و پاک صحب اکرم　　اولوالعزمون سے تھی مانند ہمدم
انیسِ وحی حق فاروق اعظم　　شیاطین جسکے سایہ سے کرین رم
علی وہ علم حق کے شہر کا در　　ہوا جنت کا ذو القرنین اکبر

جوان

جوانمردان جو ہین جنت مین یاران	سو ہین سبطین کے خدمت گذاران	بھی ہین علماے امت جسکے اخوبا	شبیہ انبیاے آل یعقوب ع
	بھی ہے ہر شیخ اپنی قوم اندر	تھے اگلی امتان مین جون پیمبر ع	

در منقبت سید اولیا وسند اصفیا حضرت سید ابو محمد محی الدین عبد القادر حسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خصوصاً پیر پیران میر میران	ہوا جسکا لقب محبوب سبحان	سر محبوبیت کا درۃ التاج	قدم بوس اوسکا محبوبانکا معراج
کھڑے ہین اولیا سب ہو جسکے	قدم ہین اصفیا کے سر پہ جسکے	تھے ولیان سب سوا انکے قدم پر	قدم تھا اوسکے جد کا اوسکو ہمسر
ہے یون محبوبیت مین اوسکا پایا	کہ ہر گز کوئی غوث اوسکو نپایا	قسم ہے حق اوسے کپڑے پنہاوے	قسم ہے اوسکے تین کھانا کھلاوے
طریقت مین جو اوسکا ابتدا ہے	وہ سارے اولیا کا انتہا ہے	وہ یک اپنے مقاماتِ عجب کو	کیا اس حرف سے آگاہ سبکو
کہ اے پیغمبران از بخشش رب	ہوئے ہین ختم نبوت سے ملقب	ولیکن ہمکو وہ چیزان دیا حق	کہ نہین ہمکو دیا کچھ اس سے مطلق
ہین اس ارشاد کے معنی کو مجمل	کہ خاتم کے جو ہین اتباع اکمل	طفیل اوسکے بہ باطن او بظاہر	ملے اونکو فیوض خاص نادر
کہ نہین پایا وہ نعمت کوئی مرسل	اگرچہ ہین رسل بیشبہہ افضل	کئے اسواسطے وہ سب تمنا	کہ ہوتے کاش اس امت مین پیدا
ہین اب مقصود سے ہوتا ہون ہمدم	کہ قطب ہر دو عالم غوث اعظم رض	بلا شک یون ہے سب ولیون مین ممتاز	ہے جیون جد اوسکا سب نبیون مین ممتاز
کرامات اوسکے ہین تعداد سے بہار	مثال معجزاتِ احمد اسے یار	جہان لگ اولیا کے ہین سلاسل	کئے ہین اوس سے بیشک فیض حاصل
	مدام اوسکے مریدونسے بھر جا	نظر آتا ہے قدرت کا تماشا	

در مدح شیخی و قدوتی سید ابو الحسن قادری قربی قدس سرہ

اٹھایا ہون بو الحسن گنجینہ راز	شریعت اور طریقت بیچ ممتاز	کیا یون جمع اون دونوکو باہم	کہ ہر دو ہو گئے مانند توام
قلم اوسکا تھا نخل شعلہ طور	دم اوسکا پرتو نور علی نور	طریقت مین اعتقادہ شیخ میرا	ہے احسان اوسکا میرے پر گھنیرا
	زانوار فروغ جلوہ ذات	اچھوتا قبر اوسکی چاندنی رات	

در ذکر تصنیف این رسالہ با برکات کہ در بیان معجزات است

سمجھ اسبات کو اے باسعادت	کہ ہے ذکر نبی افضل عبادت	نہین اسکے برابر خوب کوئی کام	ہے خوبی اوسکی در آغاز و انجام
ہے ذکر پاک اوسکا ذکر حق کا	ہمیشہ کر تو تکرار اس سبق کا	نہین کیا چیز ہین جب با علام	رکھا ہے اوسکا ذکر العالمین نام

زبانکو ذکر مین کر اوسکے جاری — کری ہے عرش نت دور نہاری
قلم اور لوح اور جنات و کرسی — سبھی کرتے ہین اوسکا ذکر قدسی

فلک انجم کی لے تسبیح رخشان — ہے اوسکے ذکر مین نت سجدہ گردان
ملایک ذکر پر اوسکے ہین قایم — رسولان ذکر مین اوسکے ہین دایم

غرض ملک و ملک مین جو ہین اشیا — ہین اوسکے ذکر سے سرمست و شیدا
ہین جب اسطرح سب ذرات آفاق — نت اوسکے مہر سے بیتاب و مشتاق

ہمین تو ہین غلامان اوسکے گھر کے — یہان ام وہان بھکاری اوسکے در کے
ہے واجب ہمپر ہونا اوسپہ قربان — نثار اوسکے اوپر کرنا دل و جان

رہنا دنرات اوسکے ذکر کے بیچ — ہونا سرشار اس ہی فکر کے بیچ
سب اشغال جہان سے ہاتھ دھونا — اور اوسکے عشق مین اپنے کو کھونا

ہمیشہ دیکھنا اوسکے سیر کو — جلا اس نور سے دینا نظر کو
ہین من و پیک مین آیا ہے یار نکو فال — لکھا ہون اندک اوسکے نور کا حال

لکھا ہون من ہرن مین آکے برادر — بشارات تولد اوسکے خوشتر
لکھا ہون اوسکے بعد اے باسعادت — ہین من موہن مین احوال ولادت

مین جگ سوہن مین بعد اوسکے جمال — لکھا ہون اوسکے بچپن سال کا حال
کیا آرام دل مین با صد اشواق — بیان اوسکے شمایل اور اخلاق

لکھا مین اوسکے پیچھے راحت جان — خصایص کا ہے اوسکے حسن بیان
دل و جان شوق سے کرکے طلب — بیان کرتا ہون اوسکے معجزات اب

تمامی معجزات اوسکے ہین بیحد — کسے طاقت ہے کرنا انکی گنتی عد
دیا تھا معجزے نبیونکو کرتار — کسے یک دو کسے تین اور کسے چار

کسے پانچ اور کسے چھہ اور کسے سات — دیا موسے کو تین و تسع آیات
ہمارے شاہ کو از بس عنایت — دیا حق معجزات بے نہایت

سب اصحاب حدیث اے نیک کردار — لکھے ہین اونکو کر تحقیق بسیار
علی التخصیص سیوطی و سبکی — کہ اس بحر صفا مین مارڈبکی

جواہر معجزونکے بھار لائے — اوسے سلک کتابت مین پروئے
ہوا ہے تین الف اونکا عدد جان — جزائے خیر دیوے اونکو رحمان

بھی ہے سب معجزے قرآنسے ہین — کہ اوسکے معجزے بے انتہا ہین
بحول و قوت پروردگار اب — مین لکھتا ہون اوسے باختصار اب

بترتیب لطیف و حسن اسلوب — کہ جو دیکھے سو بولے ہے بہت خوب
اگرچہ معجزون کے ذکر اندر — ہین نسخے بہت دکھنی اے برادر

و لے اکثر غلط اوسکا بیان ہے — محدث پاس جھوٹ اوسکا عیان ہے
حدیثین نہین ہوئے جسکا ٹھکانا — حرام ہے اوسکا پڑھنا اور پڑھانا

لکھا مین اسلئے یہ نسخہ خوب — باآئین ہمین و وجہ مرغوب
مین من درپن کہا ہون نام اسکا — جلا دینا ہے دلکو کام اسکا

جو اسمین حسن مطلق ہے نمودار — ہوا یہ نام اوسکے تئین سزاوار
کتابان جو سند تھی در شمایل — سو وہ ہین یان سند اے یار عاقل

سوائے اونکے کتابان معتبر بہت — سمجھایا غور سے شام و سحر بہت
نکالا اونکا خلاصہ اے برادر — لکھا ہون اس رسالہ مین سراسر

جو اسمین فکر اوس سالار کا ہے — بلاشک ترجمہ اخبار کا ہے
جب یہ نسخہ کلیں نادر ہوا ہے — عوام الناس کے خاطر بنا ہے

بطور صاحبان علم و تحقیق — کیا نہین اسمین مین کچھ بحث و تدقیق
کہ وہ تدقیق و بحث اے اہل اخلاص — عربی فارسی کے بیچ ہے خاص

ہین

مین صاف اسواسطے اسکو لکھا ہون کہ تا معلوم ہووے خوب اونکون
پڑھین تا امیان او عورتان سب بلا و قلت اوسے ہر روز و ہر شب
کرین لفظونکو اوسکے اپنا گلہار رہین معنی پہ اوسکے وے بلہار
کرین تعویذ بازو اس بیان کو تسلی اس سے دیوین اپنی جان کو
کرین اس سے بیابان جانکا گلشن کرین اس سے چراغ ایمانکا روشن
اگاوین اپنے پیغمبر سے نت دہیان کہ ہے یہ وہ بیان اصل بنِ ایمان

دربیان آنکہ ہر معجزہ کہ از پیغمبران پیشین ظاہر شد مثل آن زیادہ ازان از پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم بہ وقوع آمدہ

سمجھ اسبات کو اے بھائی میرے کہ بخشے حق نے میرے کو تیرے
اگر العالمین اپنے کرم سون دیا جو معجزے سب انبیا کون
ہمارے شاہ کو وہ سب دیا حق عجب فضل و کرم اوسپر کیا حق
اگر آدم کہتین قیوم داوار سکھایا علم سب اسما کا اے یار
ذوات علم و اسرار حقایق ہمارے شاہ کو بخشا ہے خالق
کہا اسواسطے وہ شاہ سب کو کہ علم اول و آخر ہے مجھکو
کیا گر اوسکو مسجود ملایک تو بیشک حق نہین اونکین مشارک
ہمارے شاہ پہ بھیجا درود آپ ہمیشہ اوسکو دیتا ہے یہ جود آپ
بھی فرمایا ملک کو رب عالم کہ بھیجین اوسپا اوپر صلوات ہر دم
بھی بھیجین اوسکی امت پر درودان دعا انکے کرے حق مین بہر آن
ابہی بھی بھیجتا ہے اونپو ہر دم درودان فضل سے خلاق عالم
وہ تشریف و عنایت اے نکو کار کہ جسمین آپ داخل ہووے کرتار
ہے اس تشریف سے بیشبہ اولے کہ داخل اوس منے تا ہووے مولے
ملایک کا سجود اندر حقیقت انتھا سجدہ تحیت نا عبادت
تہا آدم مثل کعبہ یا چو محراب وہ سجدہ حق کو تھا یہ رمز دریاب
سجود اسطرح کا بھی ہے گنجائش اتھا او نبی کو سبے کم و بیش
کئے ہین بھی ملک اس شہ کے خدمت سپاہی ہوئے ہین اوسکو نصرت
اگر ادریس کو خلاق اکبر لیجایا زندگی مین آسمان پر
ہمارے شاہ کو رب السموات لیجایا عرش پر اس جسم سے سات
دعا کو نوح کی کر حق اجابت کیا کفار کو طوفانسے غارت
اور اوسکو با توابع او تعالے چڑہا کشتی مین طوفانسے بچایا
ہمارے شہ کی دعوت کر اجابت دیا ہے قوم کو اوسکی ہدایت
جو اونین سرکشی سے سر اوٹھایا سو آب تیغ مین اوسکو ڈبایا
بھی یک سنگ کلان کو حق تعالے ترا کر آب مین اوس پاس لایا
ٹھہرنا چوب پانی پر ہے معمول نہین ہے تیرنا پتھر کا معقول
وبور ہو ہود پیغمبر کا منقاد دیا کر عاد کے خرمن کو برباد
گر اس شہ کی صبا خدمتگذاری دیا ہے دشمنانکو اوسکے خواری
اگر ہوئی آتش نمرود اے یار خلیل اللہ کے اوپر سرد و گلزار
ہمارے شہ کی خاطر حق کریم سون بجھایا نار جنگ کافران سون
اگر موسے عصا اپنا کیا مار ہمارا شہ کیا لکڑی کو تلوار
دکھایا خصم کو جتین اژدہا یک وہ ملعون خوف سے بھاگا ہے شتابک
اگر اوسکو ید بیضا ہے جون نور کیا شہ چوب کو جون شعلۂ طور

تجلی ہوئی اوسے گر طور اوپر　　تجلی ہوئی اوسے بر عرش نور
اگر اوسکے بدل پھٹ کر سکی نیل　　کرتا اوسپر چلین آل اسرائیل

پھٹا اسکے لیے بدر جہانگیر　　تو وَانْشَقَّ الْقَمَر کی بوجھہ تفسیر
اور اوسکے چاکران خاص اوپر　　بلا سکنے کے ہو گئے بحر جون بر

اگر اوسکے لیے از سنگ خارا　　نکل آئے جھرے پانی کے بارا
مر کے صاحب کے اونگلیونسے ابل آب　　ہزارون کا کیا ہے بار سیراب

اگر یوسف نے حسنِ حسن پایا　　ملیحا ہے حسن کا سب اوسکو پایا
بدل داود کے کرتا تہا نرم　　یہ سرور کیلئے پتھر ہوا نرم

پہاڑان تھے اگر اس سے ہم آواز　　پتھر تسبیح سے اوس کن تھے دمساز
تلے اوسکے قدم کے کوہساران　　ہوئے ہین جد مین جون سفیران

اگر سمجھا سلیمان منطق الطیر　　بھی تھے فرمائین اوسکے سباع سیر
فقیر مولا کے بھی تھے سب وہ منقاد　　کئے اونٹ و ہرن اوس پاس فریاد

سنا وہ شاہ دین چڑیا کی زاری　　کیا مطلب کو اوسکے جلد جاری
اور ایمان لائے اوسپر جن ہو مشتاق　　اطاعت مین اتھے سب اوسکے صادق

سنا ہین تو سفینہ کی حکایت　　کہ باگ اوسکی کیا تھا کیون اطاعت
اگر عیسیٰ نے مردون کو جلایا　　بھی سبکو غیب کی باتان سنایا

اور اندہونکے دیا آنکھونکو وہ نور　　کیا کئی کوڑہیونکو کوڑ سے دور
مرا مولا بھی مردونکو دیا جان　　جنہے غیب سب کے بھرا کان

ہزارون سے مریضانکو بیکدم　　کیا انواع بیماری سے بے غم
یہان یہ معجزے بولا ہون مجمل　　ہین آگے اونکو بولونگا مفصل

در بیان تحقیق معجزہ و کرامت و معونت و استدراج و اہانت

تو بوجھہ اب معجزہ کے معنی اے یار　　رکھہ اوسکو یاد ملین کر کو تلوار
لغت مین معجزے کا لفظی معنا　　ہے عاجز کرنیوالا اے مصفا

تو معنی اصطلاحی اوسکو سن اب　　نبوت کا کرے دعوے نبی جب
اور اوس دعوے اوپر لائے وہ حجت　　تحدی سے بطورِ خرق عادت

کرے یعنی خلافِ عادت یک کام　　کہ کوئی نا کر سکے اوسکا سر انجام
اور یہ دعویٰ کرے اوس کام کے سات　　کہ کوئی دوسرا کرے یہ کام اوسکا

نہ ویسا کام ہو دوسرے ستی تب　　بھی ہووے جون کہے پیغمبر رب
یہ چارون شرط جب ہوئے ہین یکجا　　تو اوسکو معجزہ کہتے ہین علما

جیسا مہتاب کا ہونا دو پارا　　نکلنا اونٹ کا از سنگ خارا
پھر آنا سور کا غائب ہوئے پر　　اُبلنا نیر کا اونگلیونکے اندر

اگر ہووے ولی سے خرق عادت　　تو اوسکا نام ہے بیشک کرامت
اگر صالح سے صادر ہووے یہ کام　　تو بے شبہہ معونت اوسکا ہے نام

اگر یہ فعل اے اہلِ مفاخر　　ہوئے کافر سے یا فاجر سے صادر
ہے گر حسب خواہش اوسکے یہ کام　　تو بے ریب اوسکا استدراج ہے نام

ہے برعکس اوسکے گر وہ خرق عادت　　تو اوسکو بولتے ہینگے اہانت
ہوئی تھی جو مسیلم کو اہانت　　خبر ہے اسطرح اے بادیانت

کر وہ ملعون سنا تھا یہ کہ سرور　　سٹیا یک چاہ مین اپنا تھوک اوٹھکر
وہ پانی ہو میٹھا تھا جوش میانے　　گیا آب ہو نے خوش سے کمانے

خبر یہ سنکے وہ کذاب بیباک　　سٹیا یک چاہ مین اپنا تھوک ناپاک
ہوا آب اوسکا گندا اور کھارا　　بھی سکنے کو لگا مانند بارا

کیا کانسکے خاطر وہ دعا جب / تو دوسری آنکھ بھی اوسکی گئی تب
ہین یہ احکام ہوا مختصر یہان / عقاید مین ہے تفصیل اوسکی بیان

در بیان کیفیت اعجاز قرآن مکرم کہ اعظم معجزات سرور عالم است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودر قرآن مجید ہفتاد ہزار معجزہ است

بہت ہین معجزات شاہ عالم / ہے افضل سب سے قرآن معظم
ہے لازم ایک تمہید اوسکی اول / کہ تا معلوم ہو سب کو مفصل

تھی عہد ہر پیمبر بیچ یک چیز / کہ تعظیم اوسکی کرتے اہل تمییز
اتھا جون دور مین موسیٰ کے جادو / مقدم سب کمالان مین بہر سو

بہت کرتے اتھے سب اوسکی تکریم / بھی کہتے اوس سے سب امید و بیم
کرم سے اپنے قیوم سبب ساز / دیا موسیٰ کے تئین ویسا ہی اعجاز

عصا کو اوسکے وہ اژدر بنایا / کہ ساپان سحر کے یک دم مین کھایا
بھی سارے معجزات اوسکے تھے اسطور / ذرا اس بات مین اے بھائی کر غور

مسیح اللہ کے وقت اے نکوکار / طبابت کا ہوا اتھا گرم بازار
حکیمون کی ہوئی تھی بہت عزت / جہان مین ہر طرف تھی اونکی شہرت

جو کوئی اس فن مین ہوتا خوب ماہر / تو تعظیم اوسکی کرتے سب اکابر
دیا عیسیٰ کو حق اعجاز ایسا / کہ وہ کرنے لگا احیائے موتا

کیا کوڑہی کے تئین وہ کوڑہ سے دور / دیا ما پیٹ کے اندہے کے تئین نور
ہمارے شاہ کے وقت گرامی / بلاغت اور فصاحت ہوئی تھی نامی

دبیر اوس عہد کے تھے بس مودب / عطارد کو سمجھتے طفل مکتب
اتھے جو شعر مین اوسوقت ماہر / نہین لاتے تھے شعرا کو بخاطر

تھی دونو فنین پوری اونکو قدرت / بیان اوسکا ہے خارج از عبارت
اثر اونکے سخن مین اسقدر تھا / کہ ہرگز سحر مین نہین وہ اثر تھا

سلاطین بھی کے اونکے تھے خواہان / مذمت سے اونھونکے تھے ہراسان
بلاغت سے قصاید سات کہکر / وہ لٹکائے اتھے کعبہ کے اوپر

رہے مدت تلک ساتون معلق / جواب اونکا کہا نہین کوئی مطلق
دیا وہ معجزہ احمد کو کرتار / کہ نظم و نثر کو اونکے کیا خوار

بنا ابیات کا اونکے تھا بالا / کیا ویسے کو جون مکڑی کا جالا
وہ ساتو نکا تھا محکم گرچہ پایا / زمین پر اوسکو جون آنسو گرایا

متانت مین تھے گرچہ کوہ والا / اوڑایا اونکے تئین جون تنکا گالا
کمند حبل المتین کی لیکے سروار / کیا طوق اونکے گردن بیچ آیا

کبھو عشر کتاب اللہ سے سرور / کیا پھر اون فصیحون کی زبان پر
کبھو لے مد بسم اللہ سے شمشیر / کیا گردن کشی کا اونکے سر زیر

غرض جس وقت وہ قرآن کو لایا / عجب محشر کی دہوم اون پر مچایا
اتھے عرب انکو تب کیتیک ہوس / کہ سب اوسوقت ہوتے جمع باہم

وہان پڑھتے تھے خطبہ اور ابیات / مجلس بیچ ایک کرتے تھے مباہات
ہمیشہ شاہ دین تہان آپ جاوے / کلام حق کیتین اونکو سنادے

کرے اونکے بتانکو قوم سے معیوب / کرے سبکو ضلالت ساتھ منسوب
بھی فرماتا کہ اونکے جد و آبا / ضلالت مین پڑے تھے سب سراپا

اول کہتا تھا یون اونسے وہ سلطان / کہ ہو جو در فصاحت مثل قرآن
بھی فرماتا تھا یون وہ جان عالم / اگر ہو وینگے جن و انس باہم

کہ تا مانند قرآن وہ کہین کچھہ
اگر قرآن سن لاتے نہین ہو
فصاحت آپنی گئے سب بہول
پڑے حیرت مین ڈاوانڈول ہو سب
عرق اونکے خجالت کا ہو گرداب
مقابل ہو سکا اسطرح کب روے
گئے صرف آپنے مقدور کے تئین
مجال اسبات کی جب وہ نہ پائے
کیا حق جنگ مین بھی اوسکو منصور
ہوئے کوئی دہشت ہیبت رو پوش
بہت اسطرح کی باتین سب کے ہین
اول ہے اوسکا ایجاز و بلاغت
ہین لفظان اوسکے سب جان فصاحت
دویم نظم بدیع و حسن اسلوب
بطرز خاص ہو دمساز اے یار
دیا تھا جون خبر وہ اے نکوکار
دیا تھا وہ خبر بھی اے برادر
دیا تھا بھی خبر ڈالیگا کر تار
دیا تھا بھی خبر قرآن بہ مجسد
دیا تھا بھی خبر اے باسعادت
ہین یون اخبار غیبی اسکے بسیار

تو ہرگز اسطرح کہنا سکین کچھہ
تو دس سورے نکے مانند اوسکے بولو
پڑی اونکے دہن مین تہرکی دہول
قیامت کی گھڑی اونپر کھڑی تب
ڈوبایا اونکےتئین مانند غرقاب
کہ اپنی آبرو سے ہاتھہ دہوے
مثال سورہ کوثر کہے نین
حسد اور بغض سے لڑنے پو آئے
ہوئے آخر وہ سب مخذول و مقہور
کہے کوئی ہوش تجھہ پہ مین ہے گوش
ولے عاجز ہو آخر سب تھکے ہین
کہ نہین ہے اوسکی تئین حد و نہایت
ہے ترکیب اوسکی در محض ملاحت
کہ نہین کوئی شعر و نثر اسطرح مرغوب
عرب اور فارس کے ہے وضع سے بہا
کہ بہاگینگے جماعتہائے کفار
کہ ہونگے روم غالب فارس اوپر
دلونمین کافرونکے رعب بسیار
نہ مانگینگے کبہی موت ہرگز
کہ ہونگے مومنان اہل خلافت
لکھا مین مختصر یہان انکو اے یار

کہا بعد اوسکے وہ سالار کون
کہا بعد سے عرب میدان مین آو
رہین مین عقل کچھہ اونکی ٹھکانے
مصیبت مین پڑے ظلمت کی ساتے
بہاکر چشم سے حیرت کے نالے
فصیحان عرب سارے بہر حال
ہین اوسکے گرچہ تین آیات کی جز
سبھی کرتے ہوے افسوس ہیہات
لگے مجنون صفت کوئی بڑبڑانے
کہا کوئی ہو حیا سے اپنی عریان
تو سن قرآنکا اب وجہہ اعجاز
ہین الفاظ اوسکے کم معنی ہین بسیار
مطالع اوسکے ہین نور علی نور
نہ اس ترتیب کا ہے کوئی جریدہ
سویم اخبار دینا اوسکا از غیب
ہوئی یہ بات واقع بے کم و بیش
ہوئی یہ بات عیان اسے حق کے طالب
ہووےگی جنگ مین یہ بات ظاہر
یہ آیت سنکے خاموشی لئے وہ
ہوا یہ امر بے شبہہ ہویدا
چہارم وجہہ اعجاز اوسکا بے مثیل

کہ اے جمع بلیغان و فصیحان
چہوٹے سورے کے مانند اوسکے لاو
زبان اونکی لگی ہے لٹ پٹانے
لگے وہ دیکھنے دن کو ستارے
وہ دفتر شعر کا پانیمین ڈالے
باین بغض و حسد تا بست و سہ سال
ولے کوئی مین کہا مثل اوسکے ہرگز
سفاہت سے سٹے شمشیر پر ہات
لگے بنیے کی طرح کوئی بڑبڑانے
اگر چاہون تو بولون مثل قرآن
کہ جس سے سب کتابانمین ہے ممتاز
بلاغت اوسکی ہے مقدور سے باہر
مقاطع اوسکے حسن لطف سے پر
نہ خطبہ نا رسالہ نا قصیدہ
ہوئی ظاہر خبر سب اوسکی بے ریب
کہ بہاگے بدر مین وہ سب بدکیش
کہ فارس پر ہوے ہین روم غالب
کہ بہاگے رعب سے ڈر کے کافر
نہ ہرگز موت کی خواہش کئے وہ
ہوے یاران نبی اللہ کے خلفا
ہے سن وفات انکی اوسین تفصیل

یہ باتان نہین ایسے ہر کس پو ظاہر
علوم اوسکے ہین افزون ز عبارت
نہ ہوتی ہے اوسے ہرگز ملالت
مکرر گرچہ سحر آمیز باشد
پڑہے بھی ہیبت اندر اوسکے سامع
بہت ملحد رکئے ہین یہ ارادہ
نہ کر لئے پائے کچھہ اوسمین کم و بیش
کیا ہر وقت ظاہر اوسکا اعجاز
کہ لائے دیکھہ اوسے ایمان ہر دم
مین رکھتا ہون امید از فضل داور
ہے وسوان یہ کہ رب از فضل و احسان
بھی قرآن اور اعجاز اوسکا اے حر
تو کافر بگمان ہوتا ہے وہ خر
شمار اون سبکا ہے طاقت ستی باہر
ہین لفظان سورہ کوثر کے سب دس
ہے اون حصو مین ایک حصہ سورہ
وہ ساتون الف کہتے ہین اے برادر
شمار معجزات خاص قرآن

نکر کیب و وکتابی پر یہ نادر
رموز اوسکے ہین بیرون از اشارت
پڑہے جتنا تو لذت ہو زیادت
طبیعت را ملال انگیز باشد
نہین ہے اس سخن مین کوئی منازع
کریا اوسمین کرین کچھہ کم زیادہ
جگر اونکا ہوا اس غم ستی ریش
کیا تا حشر ہمکو اوس سے ممتاز
وہ معجز یعنے آخر کو ہوا کم
کہ میرے تابعان در روز محشر
کیا ہے حفظ اوسکا بہت آسان
ہے سبکے پاس ثابت از تواتر
ہے امت متفق اسبات اوپر
مین کرتا ہون یہان کچھہ اوسکا اظہار
تو کر اسکو تمیز اے مرد با حس
دل شجاع مین تو رکھہ یاد اوسکو پورا
کرے گر ضرب تو اوس سب کے اندر
ہوئے ستر ہزار اوسکو یقین جان
فضایل مین ہے اوسکی عقل حیران

ہے پنجم وجہ اعجاز اوسکا اے سرور
ہے ششم یہ کہ قاری اوسکا آیا
نہ ہرگز کوئی کلام ایسا وسیا کہین
ہے ہفتم یہ کہ ہنگام تلاوت
ہے ہشتم یہ کہ حق پیدا او پنہان
رکھا تصحیف سے محفوظ اوسے حق
ہے نوان یہ کہ حق اے یار جانی
کہا اسواسطے وہ سرور نیک
ہے میرا معجزہ سو وحی بر حق
سب اتباع رسل سے ہون زیادہ
عوام الناس اور اطفال نو خیز
کرے گر ایک کوئی آیت کا انکار
بھی قرآن کچھہ نہین ہے معجزہ ایک
کہ علما پاس سب کلمات قرآن
کرین جب اونکو قسمت خوب آئین
کلام اللہ کے ہین دس وجہ اعجاز
تو ہو ستر ہزار اے یار عاقل
سوائے اونکے بھی ہین کئی وجہ دیگر
مین اب لکھتا ہون سو معجزے بیان

کہ اسمین سب علوم و فن ہین گو کہ
تلاوت سے نہین ہوتا ہے بیزار
تو رکھ جامی کی یاد اس بیت کہتین
ہوئے قاری کو اوسکے رعب ہیبت
ہوا عدل سے آپ اوسکا نگہبان
کیا تحریف سے محفوظ اوسے حق
کیا اس معجزے کو جاودانی
دیا حق ہر نبی کو معجزہ ایک
کہ بھیجا ہے اوسے پیمبر اوپر حق
خدا یہ اوسکا بر لایا ارادہ
ہین فیض حفظ سے سب اوسکے لبریز
دہرے اعجاز پر تا اوسکے اقرار
ہزاران معجزے ہین اسمین بیشک
ستہتر الف ہین تخمیناً اے جان
تو ہووین ہفت الف حصہ تخمیناً
سنا تو اونکو سب اے صاحب راز
تجھے اس ضرب مین بیشبہہ حاصل
کہ اون سے وہ عدد ہوتا ہے اکثر

در بیان معراج سید موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ بعد قرآن مجید اعظم معجزات
معجزہ معراج متضمن آن معجزات بسیار است

کلام اللہ کے بعد ازشہ کا معراج
ہے سارے معجز انکا درۃ التاج

ہے یہ اعجاز ارضی اور سماوی
ہے قرآن اور احادیث اوسکی راوی

بھی ہے وہ لامکانی اور مکانی
بھی ہے وہ لازمانی اور زمانی

دیکھا ایک رات بیداری مین تن سے
تماشے سیر ہفت آسمان کے

چلا کعبے سے جب وہ شاہ اکمل
گیا بیت المقدس بیچ اول

امامت وہان کیا سب انبیا کو
دیا عز و شرف سب اصفیا کو

براق اوپر چڑہا وہان سیر تاکر
شتابی سے گیا ہر آسمان پر

گیا ایک آن مین طے سب سماوات
کیا ہر پیغمبر انسے وہان ملاقات

بھی چھوڑا عرش اور کرسی کو پیچھے وہان
گیا تب لامکان کے بیچ جولان

جمالِ حق کو اون آنکھون سے دیکھا
ہوا دیدہ بدن اوسکا سراپا

کلام حق سنا اس کا نہین وہ
پھر آیا گھر کہتے ہین ایک آن مین وہ

جو کچھ وہان نعمت اپنے رب سے پایا
مزہ اوسکا بھی امت کو چکھایا

نہین ہے کم یہ معجزہ معراج اسے پا
بل اسمین معجزے ہین درج بسیا

ہے درکار اوسکے تئین لکھنے کو دفتر
کہا اسواسطے مین مختصر کر

لکھا ہا اسمین میر اشیخ والا
بہت تفصیل سے دکھنی رسالا

تو پڑہ اوسکو اگر چہتا ہے تفصیل
نہ دیر پڑھنے مین ہرگز اوسکے کچھ ڈہیل

دربیان معجزات کلیہ حضرت خیر البرایہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ معجزات کلیہ ہشت است

سن اوسکے معجزات کلیات اب
تو رکھہ یاد اپنے دل مین یہ نکات اب

یہ ہر ہر قسم مین ہین معجزہ ایک
بہت ہین معجزے درج اسمین بیشک

دربیان جمال باکمال سید اہل شہود صلے اللہ علیہ وسلم کہ درحقیقت معجزہ بود

جمالِ بے نظیر اوسکا تھا اعجاز
کہ تھا وہ حسن مین عالم سے ممتاز

نہ تھا اس وصف مین کوئی اوسکا
کہ اتھا نور اوسکا مہر و ماہ پرور

اندہیرے مین جب آتا شاہ والا
تو اوسکے نور سے پڑتا اوجالا

اگر کوئی چیز ظلمت مین نہان ہو
تو اوسکے روئے انور سے عیان ہو

اتھا آئینہ نورِ الہٰی
نظر آتی تھی وہان اشیا کماہی

نہ لکھی نا کھٹمل نا جون نا مچھر
گذرپاتے تھے اوسکے پاک تن پر

تھا یون وہ جسم انور نور پایا
کہ نہین پڑتا تھا دہرات اوسکا سایا

تھی یون اوس تن منے خوشبو بسیا
کہ مشک و عطر مین نہین ہے وہ مہکا

بجھا اس چہرہ تابان جھلکار
بہت کفار ایمان لاتے اسے پا

دربیان اخلاق سید انفس وآفاق صلے اللہ علیہ وسلم کہ بیشک معجزہ بود

بھی سالار رسل کا خلق اکرم
بلاشبہ اتھا اعجاز اعظم

کرے اس خلق کی کیا کوئی تعریف
خدا جسکی کیا عظمت سے توصیف

نہ بخشا اوسکے تئین رسل و ملک کو
دیا خاص اوس شہ ارض و فلک کو

جب اوسکے خلق کو بے مثل پائے
بہت کفار ایمان اسپو لائے

سبھی آداب اور عادات سالار
اتھے بیشبہ خرق عادت اسے پا

مین مجمل یہان لکھا تینو نکو بیتفصیل
تو دیکھہ آرام تن اوسکی تفصیل

دربیان فصاحت و بلاغت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ بتحقیق معجزہ بود

فصاحت

فصاحت اوسکی تھی اعجاز دیگر
نہین تھا کوئی اوسمین اوسکا ہمسر
انتہی اوسکی فصاحت بے نہایت
بلاغت اوسکی تھی بیحد و غایت

انتھا یہ اختصار اوسکے سخن مین
کہ نہین آتا تصور اوسکا من مین
بلاشک اوسکے ہر ہر بات اندر
ہزارون سے ہے معنی اے برادر

ہنوا اس حرف مجمل پر تو قانع
پڑھ اوس سرور کے کلمات جوامع
پڑھیگا اونکو جب تو اہل دین سے
تو بوجھے گا اوسکے عین الیقین سے

عرب کے منشیان اور شاعران سب
کہ نظم و نثر مین تھے ماہران سب
بیان اوس شاہ کا کرتے تھے جب گوش
تو سب ہوتے اتھے حیران مدہوش

کئی کافر اوسکا حسن گفتار
کئے بے معجزہ ایمانکا اقرار

در بیان حشمت و مہابت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فی الواقع معجزہ بود

بھی تھی سرور کی حشمت او ہیبت
بلا تکرار اعجاز و کرامت
مہابت اوسکے انکھون مین بھری تھی
دل و جان بیچ اوس سے تھرتھری تھی

اگرچہ سلطنت ظاہر کی وہ چھوڑ
تھا فقر اختیاری ساتھ گل جوڑ
نہ در پر اوسکے در پردہ نہ دربان
تجمل کا نہ کچھ پاس اوسکے سامان

بھی رہتا تھا وہ شاہ عالم عادل
ہمیشہ اپنے یاران ساتھ ہل مل
غرض اوور امور حشمت و جاہ
انتھا سب اہل فقر و زہد کا شاہ

ولیکن اوسکی ہیبت یون تھی غالب
کہ نہین کہنے مین آتے وہ مراتب
جنھون شاہانکی صحبت مین رہے تھے
بھی جنگلونکی مشقت سب سہے تھے

رسول حق کی جب خدمت مین آتے
تو ہیبت کھا کے سارے تھرتھراتے

در بیان قوت جسمانی آنجناب نورانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در نفس الامر معجزہ بود

بھی قوت اوسکی تھی اے بھائی معجز
کہ نہین تھا اوسمین کوئی مثل اوسکے ہرگز
انتھا بیشک غذا اگرچہ شاہ عالم
ہمیشہ بے تکلف اور بہت کم

نہ تھا کھانیکا ہرگز اوسکو چھانسا
کہ دایم اوسکو تھا حق سے دلاسا
ولے بااین وہ سالار معظم
انتھا قوت مینے مشہور عالم

عرب مین پہلوان تھا ایک نامی
تھا نام اوسکا رکانہ اے گرامی
اتھے اوس عصر مین جو پہلوانان
تھے عاجز اوسکے جون ناتوانان

کوئی کشتی مین نہین اوس سے بر آیا
کہ تھا قوت مین برتر اوسکا پایا
کہا شہ سے سنا مین یہ حکایت
کہ تو ایمان طرف کرتا ہے دعوت

گراویگا مجھے کشتی مین تو گر
تو مین ایمان لاؤنگا تیرے پر
تب وہ ہر وقت کی قدرت کا مایا
رکانہ کو زمین اوپر گرایا

ہوا وہ یہ سمایا دیکھ حیران
بھی لایا جلد اوس سرور پہ ایمان

در بیان مزید اشتہار سرور ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کہ بے ریب معجزہ بود

بھی اوس سرور کی شہرت اے برادر
انتھی بے اشتباہ اعجاز اظہر
لکھا اوسکے مبارک نام کو رب
بعرش و کرسی و لوح و قلم سب

لکھا ساتون گگن پر اوسکا بھی ناون
بھی جنت مین لکھا وہ ناون ہر ٹھاون
ملائک ور حور کے جبہہ کے اوپر
لکھا ہے بھی اوسے خلاق اکبر

خبر ہے یون کہ جنت بیچ ہر ٹھار
ہوا ہے عبد وہاب انبیا پاس
ہے عبد القادر اوسکا نام ور پہ
کہین عبد السلام اوسکو پرند ے
وحوش اوسکو پکارین عبد رزاق
اور اسمانی کتب مین اے نکوکار
سمجھ اے بھائی جیسے رب متعال
اتھی سب عوت اوسکی بست وسال
کیا عالم کو یکسر روشن آباد
سنے جب اوسکی قامت کے شہانے
تھے جتنے خلق مین محراب منبر
غرض دنیا و عقبیٰ بیچ ہر جا
بہت تعظیم سے اوسکو لیتے ہین

ہے نام عبد الکریم اوس شہ کا آیا
تو پوچھ اسیات کو بے پیچ سوال
جبل مین عبد خالق اسے برادر
پکارین عبد مومن سب پرندے
کہے وہ شاہ دین مفتاح ارزاق
ہے نام اوس سرور عالم کے بسیار
دیا اوسکو نبوت بعد چل سال
وہ اس عرصہ مین اے یار نکو فال
کیا دنیا کا گلخن گلشن آباد
لگے ہین عرشیان سب چھپانے
ہوئے سب ذکر اوسکے معطر
ہے نام اوسکا قرین نام مولا
بجان و دل ثنا اوسکی کئے ہین
ادب اوسکے منہ پھیرا جو کچھ و

ہے اہل عرش کن عبد الحمید او
ہے نزد اہل دوزخ عبد جبار
ہے دریا بیچ وہ عبد المہیمن
پرندے اوسکو بولے عبد غفار
کہین تھا عبد قدوس اوسکو ماہی
یہ اوسکا انتہا معنوی ہے
ہوئے مستحضر سکی اوسکی سن جب
بھر انوار ہدایت سے جہان کو
سنے جب زمزمہ اوسکی ادا انکا
سنے جب اوسکے خطبہ نکتے ترانے
خدا کا نام اقدس جان گیا ہے
لکھا جب بادشاہا نکو فرامین
ہوئے بعضے مسلمان دیگران سب
خرابی مین پڑا مانند خراو

ملایک پاس ہے عبد المجید او
ہے نزدیک شیاطین عبد قہار
کہین عبد الرحیم اوس شاہ کو جن
کہین عبد الغیاث حشرات کے یار
کہے ہے یہ تا بماہی اوسکو شاہی
ہی شہرت اوسکی ظاہر مین قوی ہے
وفات اوس سرور دین کی ہوئی تب
دیکھا یارا ایمان گمرہان کو
ہوا دل چاہ مین کر دو بیان کا
لگے افلاک یکسر چرخ کھانے
مبارک نام اوسکا وہان گیا ہے
رکھے سر بر زمین سب بندہ آمین
اطاعت کر کے بھیجے پیشکش تب

دربیان علم مجید و معرفت بے نہایت سید اہل رسالت صلی اللہ علیہ وسلم معجزہ بود

بھی علم مجید اوسکا اے برادر
بھی تھی اوس قوم مین اوسکی سکونت
دیا ہے باوجود اس حال کے حق
غرض وہ علم کا دریا ہے مواج
کیا یون وضع احکام و مسایل
تھے ظاہر ہوا امت کے اخبار

قسم مولا کی ہے اعجاز اکبر
کہ نین تھا اونکو فضل و علم و حکمت
اسے پیدا و پنہان علم مطلق
کہ جسکے علم کے عالم مین امواج
رکھا ایسے قوانین و دلایل
تھے معلوم انبیا کے اوسکو آثار

نہین ہرگز پڑھا اور نین لکھا کچھ
اور اپنے ملک سے باہر گیا نین
دیا ایسے حقایق اور معارف
کیا ایسی شریعت کو ہویدا
کہ وہ دونون جہانین کام آوے
تھی ہر ہر کی شریعت اوسکو معلوم

نہین علما کی صحبت مین رہا کچھ
کسی عالم ستی ہرگز ملا نین
کرا ملاک ورسل نین اونسے واقف
کہ ہے جسمین صلاح دین و دنیا
قیامت لگ خلل وہان نہ پاوے
سب احوال جہان تھا اوسکو مفہوم

دواوین عرب سب جانتا تھا
لغت ہر قوم کی پہچانتا تھا

بھی اخبار نسب او علم امثال
تھا اوس سرور پہ ظاہر خوب احوال

بھی علم طب و تشریح و کتابت
اتھا اس شاہ دین کو بے نہایت

فرائض اور حساب اور علم تعبیر
تھے اوسکو یاد علوم و دیگرے بیر

ہین اوسکی شرح مین آیا تشتاق
مفصل ایسے آداب اور اخلاق

بھی ہین ایسے ضوابط اور قواعد
کہ ممکن نہین بیان کم اور زواید

جتنے حکماء کامل دہر مین ہین
وہان سب متحیر سے سر بزمین ہین

ارسطو اور بقراط و فلاطون
اگر ہوتے تو ہوتے اوسکے مفتون

یہ قانون پر فدا کرتے دل و جان
رہتے خاک عرب ہو چھوڑ یونان

در بیان آنکہ کرامات اہل بیت کرام و اصحاب عظام و اولیائے امت خیر الانام علیہ الصلوٰة والسلام معجزات آن جناب بودند

بھی اوسکے آل اطہر کی کرامات
اور اوسکے صحب نور کی کرامات

اور اوسکے اولیا سے جو کرامت
ہوین یا ہوے تا روز قیامت

خصوصا جو کرامتہاے نادر
ہوئی لخت جگر سے اوسکے ظاہر

امام ہر دو عالم عبد قادر
محی الدین لقب جسکا ہے فاخر

وہ ہین سب معجزے شاہ رسل کے
ہین حجت اس دلیل جزو کل کے

کہ ہے جو کچھ شرف تابع کو حاصل
سو ہے متبوع کا اے مرد عاقل

سناؤ معجزات کلیات اب
سن اوسکے معجزات جزئیہ سب

ہے قسم اول اوسنے اے مفاخر
ہوے ہین جو بسایط بیچ ظاہر

ہوا یعنی بر افلاک و عناصر
ظہور اون سب کا اے پاکیزہ خاطر

در بیان معجزات سید موجودات علیہ الصلوٰة والتسلیمات کہ تعلق بر بسائط دارد و اشہر و اکبر آن شق القمر است این معجزات بسیط است و یک سال است

اول اون سب سے شق القمر ہے
کلام اللہ مین اوسکی خبر ہے

احادیث اوسکے ہین متواتر آئے
نہین اسبات مین شبہے کہین پائے

روایت یون کئے اصحاب ابرار
کہ مکے بیچ یکدن بہت کفار

ابو جہل و ولید و ابن وائل
بھی نضر و اسود اور اوسکے اماثل

ہوے سب جمع شاہنشاہ کے پاس
لگے تب عرض یون وہ اجہل الناس

اگر دعوی کین اپنے ہے تو صادق
ہمارے واسطے کر تو قمر شق

نہین تیری نبوت مین اگر شک
تو کر اب چاند کو جلدی سے دو ٹک

کریگا تو اگر اوسکے موافق
تجھے جانینگے ہم بیشبہہ صادق

یہ باتان سنکے شاہ جمیع عرب نے
کیا شق القمر درخواست رب سے

ہوا فی الفور شق ماہ منور
بھی اترا آسمانسے اے برادر

رہا یک ٹکڑا کوہ حرا پر
رہا ٹکڑا دگر بر کوہ دیگر

جب اس اعجاز کو کافر نہ بھائے
حسد سے اپنے دلمین تلملائے

لگے کہنے کو سب یون شعبدہ رو
کہ ہے بیشک محمد کا یہ جادو

کہے گر سحر کا ہم پر سمایا
دو ٹکڑے چاند کے ہمکو دکھایا

کہا بعضون نے گر ہمکو کیا سحر — نہین کچھ سارے عالم کو کیا سحر
تمھین کھوج اس سخن کا اونسے پوچھے — اگر اس بات سے دیوین خبر او
جب آوینگے مسافر جو کدن سے — عراق و روم اور شام و یمن سے
تم اوسکا معجزہ یہ راست جانو — وگرنہ سحر ہے گر اسکو مانو
مسافر چو طرف سے آئے ہین جب — کئے تحقیق اونسے کافران تب
کہے وہ یون کہ شبہائے فلان شب — دو ٹکڑے چاند کو دیکھے ہین سب
یہ دیکھا اور سنا لیکن وہ کفار — نہین ایمان لائے شہ پہ زنہار
بھی جانا سامری کا اثر ملبوار — جناب مصطفے کا دیکھہ یہ کار
گریبان مین نبی کے چاند جانا — اور اوسکے آستین سے باہر آنا
لکھین ہین گرچہ بعضے قصہ خوان — ولیکن بالیقین اوسکو غلط جان

در ذکر معجزہ رد شمس کہ در وقت مراجعت از فتح خیبر از ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بظہور آمدہ

روایت اسطرح کرتی ہے اسما — کہ یک جا کہ ہے جسکا نام صہبا
کیا تھا خواب وقت عصر سرور — سر اپنا رکھہ علی کے زانو او پر
اوٹھانین لگ ہے سر از شکر خواب — گیا مغرب مین خورشید جہانتاب
اطاعت شہ کی تھی جب طاعت رب — کیا نین مرتضی بیدار اوسے تب
اس اثنا مین ہوا شہ آپ بیدار — کہا تب مرتضی کو اے نکوکار
پڑہا یا نین نماز عصر کو تون — کہا اے شاہ عالم نین پڑہا ہون
کہا اوسوقت اے خلاق عالم — علی تیری اطاعت مین تھا اسدم
بھی تھا تیرے نبی کے زیر طاعت — پھرا تو سورج کو از محض قدرت
کیا جب یہ دعا وہ نور اکبر — ڈبا سو سورج آیا آسمان پر
سمجھا یا مرتضی یہ معجزہ جب — نماز عصر جلدی سے پڑہا تب

معجزہ دیگر

وہ سرور پاس یک وقت آئے حسنین — رہے خدمت مین اوسکی تا ہوئے رین
کیا جب والدہ پاس انکو رخصت — بہت شدت سے تھی اوسوقت ظلمت
یکایک نور یک جون برق چمکیا — رہا پہونچے تلک دونو بہ زہرا

دربیان جوشیدن آب از انگشتان فیض نصاب آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اشہر معجزہ است

اور اوس سرور کے انگشتان سے پاک — زلال صاف نکلا ہے بہت پاک
ہین اخبار اوسکے نزدیک تواتر — نکر اس بات مین کچھ شبہہ آ کر
ملا نہین کوئی پیمبر کو یہ اعجاز — ہمارے شہ کو تھا خاص لیے سرفراز
کہے علما کہ یہ پاکیزہ پانی — ہے یہ پانی سے افضل یار جانی
انس بولا کہ شاہ عرش پایا — طرف اہل قبا کے یکدن آیا
اٹھی تصدیع پانی کی او نفر پر — لے آئے یک قدح پانی کا اصغر
رکھا جا او نگلیان تب سرور امین — کہ نین باقی تھی انگشت نزاوسمین
مین دیکھا خوب اپنی آنکھیان سے — ابل آیا تھا جل اوسکی او نگلیان سے
ہوئے سب پیکر اوسکو خوب سیراب — پیالے مین او بلتا تھا وہین آب

دو معجزہ دیگر

بھی کہتا ہے امی از بخت وخواہ
تھی تب ہوا گرم اور دور تھی راہ
پیاسے ہین ہین اور سب جنا ور
وہ پانی ایک قدح مین ڈال شہ پر
ہمین اور آب سے سیراب ہو کر
اوٹھایا ہاتھ اپنا ظرف سے تب

تھا در جنگ تبوک اوس شہ کے ہمراہ
تھا دشمن سخت اور توشہ ہمراہ
تو اے باران رحمت آب ہو یا ور
رکھا اپنا کف دست اوسکے اندر
گئے سیراب سب اپنے جنا ور
وہ پانی کا ابلنا رہگیا سب
بھی کہتا ہے امی یکبار دیکھا

مشقت اوسکی سب اوپر عیان ہے
غرض اوس جنگ مین سب روکے یاران
کہا شہ کچھ بھی ہے اب اوس محل مین
مین دیکھا اونگلیون سے شہ کی آیا
کہا تمکو کیا پانی کفایت
وہ غزوے بیچ اوس سالار کے سات
کہ انگشتان سے شہ کی نیر او بلا

کہ یعنی اوسکی قرآن مین بیان ہے
کئے ہین عرض اے سالار کون ان
لے آیا کوئی ذرا پانی چھاگل مین
او بلتے تھے جھرے پانی کے پیاسے
کہے ہم بس ہے اے عین ہدایت
او تھے ستر ہزار اے یار سن بات

معجزہ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہے جابر
کہا وہ سرور بے مثل و ثانی
بھی بولا تو لشکر کا تغارا
رکھا تفرید سے اونگلیان تب
بھرا پانی سے یکدم مین تغارا
بھی فرمایا تب وہ کوثر کا ساقی

مین در جنگ ہوا تھا اوس کے حاضر
مجھے جا ڈھونڈ کر لا کچھ بھی پانی
رکھا شہ پاس مین جلدی اوسے لا
مین ڈالیا جو چھاگل مین نیر تھا تب
کیا تب حکم یون سرور ہمارا
کہ ہے پانی کی حاجت کسکو باقی
اٹھایا ظرف سے تب دست پرنور

نہ تھا لشکر نے اوس وقت کچھ آب
مین لایا ڈھونڈ کر پانی ذرا سا
مبارک لب کیتین اپنے ہلا کر
گیا آب اوسکی اونگلیان سے نکلنے
کہ اس پانی کو ہوین لوگ آکر
کیا ہین عرض اے سالار امت
تھا پانی سے تغارا جو بھرا تیون نور

تھا گرم اور دو وا اوپر بہت تاب
کہ چھوٹی ایک چھاگل مین تہ نشین تھا
رکھا دست مبارک اوسکے اندر
جھرے چشمے کے لگتے جون ابلنے
پئے سب اور ہوئے سیراب یکسر
نہین ہے آب کی اب کسکو حاجت

معجزہ دیگر

بھی کہتا ہے کہ مین از بخت بیدار
سب آئے ملک اوس سالار کے دیکھ
نہین کچھ آب کوئی ہمراہ کے پاس
او اوس وقت وہ ملاذ ہر دو عالم
کہا تب شاہ بسم اللہ لیو

حدیبیہ مین تھا ہمراہ سالار
دیکھے وہان ایک چھاگل تھا ادھی کچھ نیر
مگر یہ آب جو ہے شاہ کے پاس
رکھا اوس قاب مین دست کرم
یہ پانی خوب سیرابی سے پیو

تھی پانی کی بہت لشکر مین قلت
کہے اسطرح اوس بحر کرم کو
سنا جب اونے سرور شکوہ جل کا
جھرے یون اونگلیون سے اوسکے نکلے
پئے ہم الغرض وہ با صفا آب

تھی کیا پانی سے اوسکے بہت شدت
ہے پانی کی بہت تکلیف ہمکو
لیا ایک قاب مین آب اوس چھاگل کا
کہ کاریز سے جون آب ابلے
ہمارے سب کیا لشکر کو سیراب

پوچھا ایک شخص یون جابر تی تب
اگر کس مقدار تھے اوسوقت تم سب
ولیکن ہم تھے اوسوقت ایکبار
کہا جابر اگر ہوتے ہمین لاکھ
ہزار اور پانچ سونین ایسمین تکرار
تو بس تھا سب کبتین وہ چشمہ پاک

معجزہ دیگر

کہا یون ابن مسعود اے برادر
کہین سے بھی ذرا سا لاؤ تم نیر
اتھے یک وقت ہم ہمراہ سرور
رکھے پیدا کر اوسکو شاہ کے ہیر
تب اوسکے انگلیان سے با صفا نیر
نہ تھا اوسوقت بالکل آب ہم پا
وہ پانی ڈالکر یک ظرف اندر
لگیا بیشک او بلنے کرنہ تاخیر
کہا تب ہمکو یون وہ سید الناس
رکھا دست مبارک اوسکے بھیتر

معجزہ دیگر

کہا یون حبر امت لب اصحاب
کہا ہے کوئی چھگل تجھ پاس آیا
تب اوسکے ہاتھ کے نیچے سے آمیر
کہ شہ یکروز مانگیا از بلال آب
وہ لایا یک چھگل نزدیک سالار
ہوا فی الفور پیدا چشمہ نیر
ہوا ہے ظاہر القصہ یہ اعجاز
کیا تب عرض یون وہ یار کبانی
رکھا اوسوقت وہ دو جگ کا سرور
لگیا پینے کو اوس سے ابن مسعود
وہ سرور سے بہت بار اسے سرفراز
قسم حق کی نہین بنچا یا پانی
دو دست پاک اپنے اوس چھگل پر
وضو کرنے لگے ہین دوسرے زود

دربیان باریدن باران و باز ماندن آن از دعا سید الکون صلی اللہ علیہ وسلم فی کل آن

ابھی اس سرور کے فرمانے کی بات
بروز جمعہ وہ عالم کا ماول
ہلاکی پائے ہین کھیت اور جناور
کرم سے وہ دو جگ کے سر کا سایا
ابھی منبر ستی اوترا نہ تھا شاہ
غرض تا جمعہ دیگر وہ برسات
کرے اس مینہ نے دیوار و گھر سب
اٹھا تب سرور دین ہاتھ اپنا
جدھر کرتا تھا سرور اشارت
پڑا مینہ اور کھلا اے نیک کردار
اتھا خطبہ کے پڑھنے بیچ مشغول
ہوئے بھوکے عیال و اہل یکسر
دعا کیو واسطے تب ہاتھ اوٹھایا
کہ مینہ یون پڑنے لگا اوسوقت لگاتار
برستا تھا بہت ہر روز خورشید
ڈوبی پانی مین کھیت اور جانور سب
حوالینا کہا اور لا علینا
اودھر جاتا تھا وہ ابر از اطاعت
انس بولا کہ اندر عہد سالار
سو اتنے مین یک اعرابی اوٹھا
خدا سے مانگ تو اپنے دعا اب
پھرا یا نین تلک وہ ہاتھ منھ پر
مین دیکھا مینہ کو انکھوں سے اپنے
اتھا اوس روز شہ بالائے منبر
ہمارے واسطے کر تو دعا اب
خلاصہ یہ کہ اے خلاق اکبر
مدینے سے گیا وہ ابر سب پھٹا کہا
وکال آیا تھا سب لوگو نپو یکبار
کہا اے بادشاہ جن و انسان
کہ وہ پانی کرے ہمکو عطا اب
ہوا پیدا سحاب کوہ پیکر
کہ ڈاڑھی سے لگا شہکے ٹپکنے
وہی بدوی کہا اے جگ کے سرور
کہ تا ہو دفع ہم سے یہ بلا اب
ہمارے گرد برسا تو نہ ہم پر
او ٹھی برسا کی چار و طرف ہانک

ہوئی وادی قنات یکماہ جاری　　جو آیا سو کہا بارش ہے بھاری

معجزہ دیگر

پوچھا یک شخص نے یون عمرؓ سے　　تو ہمکو وقت تنگی سے خبر دے
ہے ذکر ساعت عسرت بقرآن　　تو کر تفسیر اوسکی ہمپو آسان
کہا جنگ تبوک اوپر چلے ہم　　اتھا شدت تمین تب گرمی کا موسم
ہم اوترے ایک منزل بیچ آکر　　بہت پیاسے لگے ہم سب سراسر
ہوا یون ہمکو ظن غالب وسدم　　کہ ہووینگے ہلاک اس جا مین ہم
اگر کوئی بھائی کیے ڈھونڈنیکو جاوے　　تو ہوتا یہ گمان پھر کر نہ آوے
یہان لگ تشنگی کا سخت تھا گھات　　کہ اپنی اونٹ کیتین آدمی کاٹ
سب اوسکے آنت اور معدے نچوڑے　　ذری اوسمین رطوبت کچھ نچھوڑے
رطوبت اوسکی وہ پیکر سراسر　　رکھے اوسکو تب اپنے سینے اوپر
انہیں خاص اوسکا یعنی صدیقؓ　　کہا اے مرجع اصحاب تصدیق
تجھے مولا سے ہر دم سو عطا ہے　　قبول اوسکیان تیری دایم دعا ہے
دعا کر تو اب اس امت کی خاطر　　کہ مشکل اونکی ہے تیرے پو ظاہر
کہا شہ اوسکو تم چہتے ہو یہ بات　　کہا ہان آ امام کامل الذات
دعا کیواسطے شہ ہاتھ اوٹھایا　　ہوا فی الفور تب یک ابر پیدا
برسنے وہ لگا لشکر کے اوپر　　ہوئے سیراب مردم اور جناور
بھرے لشکر کے سب مشک و چھاگل تب　　اتھا ستر ہزار ایجان وہ دل سب
عمرؓ بولا گئے لشکر سے ہم بھار　　نہ پائے مینہہ کا ہم وہان کچھہ آثار
پڑا وہ مینہہ سب لشکر کے اوپر　　نہ یک قطرہ پڑا بھار اے برادر

معجزہ دیگر

کہا ابن عبید سلمی نے اے یار　　پھر جب غزوہ عسرت سے سالار
تب از قوم فزارہ یک جماعت　　مسلمان ہوکے آئے نزد حضرت
شتر اونکے بہت لاغر اتھے سب　　کہ اونکی سرزمین مین قحط تھا تب
رسول کردگار از لطف و افضال　　پوچھا اونکی زمین کا اونسے احوال
کہے وہ یون کہ اے دو جگ کے والی　　ہمارے ملک مین ہے قحط سالی
سکے ہین کھیت اور باغان ہمارے　　ہین تنگ سب اہل و یاران ہمارے
گئے ہین مر ہمارے جانور سب　　تو بول اپنے خدا کو یا نبیؐ اب
سنے تا وہ ہماری آہ و زاری　　کرے تا دور یہ کلفت ہماری
تو کر رب پاس اے مولا شفاعت　　کرے تجھ پاس بھی حق تا شفاعت
کہا تب ہنس کے سبحان اللہ سرور　　کہ واہ واہ ہے تمہاری دانش اوپر
شفاعت مین کرونگا اوسکے نزدیک　　شفاعت وہ کریگا کس کے نزدیک
نہین مانند کوئی اوسکے خدا ہے　　وہ قدرت مین عظیم الکبریا ہے
کہا بعد اوسکے اے قوم فزاری　　ہنسے ہے حق تمہاری دیکھہ زاری
ہنسی نے سے تمہارے جلد فریاد　　تب اونے ایک بدوی با دل شاد
کیا عرض اے حبیب حق تعالے　　ایا ہنستا ہے بیشک رب ہمارا
کہا آرے کیا تب وہ عرابی　　جناب خاص مین عرض شتابی
ہم اوس رب سے کہ کرتا ہے تبسم　　کرینگے خیر اور خوبی کو نا گم
ہے مقصد یہ کہ ایسے رب سے ہم ان　　ہمین دیکھینگے دایم فضل و احسان

ہنسے اسباتکو سن اوسکی سرور
کہ رنگ اوس شاہ کے دونون بغل کا
کہا خرما مرا ہے سب اڑی مین
کہا تب سرور عالم خدایا
کہا ہے راوی مولا کی قسم کھا
جب آیا آسمان کے بیچ پھیلا
کھڑا ہو بولبابہ برہنہ تن
وہی بدوی کہ بعد از ہفتہ آیا
چڑھے منبر اوپر تب شاہ اکمل
شتابی یہ دعا کرتی ہے سرور

اوٹھے تب وہ چڑھے منبر کے اوپر
نظر آنے لگے لوگان کو پورا
مرا بینہ بیچ یعنی چونتری مین
تو یون پانی کیتین تو ہے برسا
نہ تھا اوسوقت کچھ بھی ابر پیدا
بجھاتے تھے اوسے سب لوگ جا جا
کیا لنگی سے بند مرید کے روزن
کہا اے سب پو تجھہ رحمت کا سایا
اوٹھائے ہاتھہ اپنے مثل اول
مدینے سے کھلا وہ ابر یک سر

پڑھے آہستہ تب کیتیک کلمات
دعا کرنے لگے سرور برقت
کیا سالار پانی کی دعا پھر
کہ تیرا بولبابہ ہوکے عریان
کیا جب یہ دعا سالار اخیار
برسنے یون لگا وہ ابر پر آب
کہ تا آخر نہ نکلے اوس ستی بہا
ہلاکی پائے سب اموال ود بند
خدایا آس پاس اوسکو تو برسا
سفر مین اور حضر مین شہ سے آیا

اوٹھایا اوسکے بعد از یہان تلک تب
اوٹھا تب بولبابہ کر کو سعت
کہا وہ تین بار یہ مدعا پھر
بندھے لنگی ستی مرید کے چھیدان
ہوا ایک ابر تب ظاہر سپروار
کہ یک ہفتہ نہ دیکھا سور کا تاب
بھی پانی کو نہووے اومین کچھ بار
بھی راہان ہوگئے ہین بکہ علم بند
نہ ہمپر اسے تیرا عالم کو آسا
ہوا یہ معجزہ ظاہر بہت یار

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ بوطالب پیاسا
سنا جب یہ شکایت اوس سے سرور
ابوطالب ہوا اوس پانی سے سیراب
جواب اوسکو دیا یون شاہ عالم

کہا سرور کو اے دوجگ کے آسا
مبارک پاؤن مارا تب زمین پر
کہا اے تجھ سے دین و داد شاداب
تو رکھہ اسبات کو یاد اے مرے عم
ہے مقصد یہ کہ قیوم دو عالم

مین ہون اب تشنگی سے سخت رنجور
ہوا فی الفور وہان یک چشمہ پیدا
کئی بار آنکھیان دیکھی ہین میری
اگر تو بھی کریگا حق کی طاعت
مطیعونکی اعانت مین ہے ہر دم

تو میری یہ مشقت جلد کر دور
لگا آب اوسکا نہا صاف اور میٹھا
کہ رب تیرا اطاعت مین ہے تیری
تو وہ تیری کریگا بھی اطاعت

معجزہ دیگر

معاذ ابن جبل شہ کا ملازم
سنا ہے یہ خبر جب وہ صحابی
لکھا سالار دین یون نامہ اسکون
معاذ یہ حکم جب اوسکو سنایا

گیا ملک یمن کا ہوکے حاکم
لکھا یہ ماجرا شہ کو شتابی
کہ بولا وہ آب کو میری طرف سون
وہ پانی شاہ پر ایمان لایا

اتھا اوس ملک مین یک چشمہ اے یار
یہان یک نہر ہے اے شاہ ابرار
ہوئے ہین لوگ وہانکے سب مسلمان
اور ایمان لائے بعد وہ پاک پانی

کہ مردم اوس ستی تھے پاتے آزار
کہ مردم اوس سے تپ مین ہین گرفتار
تو بھی اب جلد لا مرے پو ایمان
دیا تین کسکو آزار وگرانی

معجزۂ دیگر

عرب میں ایک تھا سردار مشہور ۔ اتھا مانند شیطان رند و مغرور
سنا جب اونے حکم شاہ لولاک ۔ کہا اسطرح وہ ملعون بیباک
ہے وہ تانبے ستی یا ہے لوہے ۔ کیا گمراہ باتین بہت ایسے
کہی یون عرض اے سالار فاخر ۔ نہیں دیکھے ہم ایسے سخت کافر
کہی جب اوسکو دعوت بار دیگر ۔ لگا بکنے وہ خر اول سے بدتر
کرون کیون اوسکی دعوت اجابت ۔ پھر لاچار ہوا اہل ہدایت
شہنشہ اونکو بولا پھیر جاؤ ۔ طرف مولا کے تم اوسکو بلاؤ
ہوا ایک ابر ناگہ تب نمودار ۔ کھڑا آ سر پہ اونکے سائبان وار
نداں وہ شعلۂ آتش کو برسا ۔ وہ کافر کو کیا ہے کوئلے سا
سب آئے دوڑ کر در خدمت شاہ ۔ کرین تا اوسکو اس حالت سے آگاہ
وہ بولے یہ خبر تمکو دیا کون ۔ کہے وہ یون کہ اب برسر ورکون
وہ آیت جسمین یہ مضمون ہے مضمر ۔ سو ہے در سورۂ رعد اے برادر

بھیجا اوس پاس سرور یک جماعت ۔ کرین حق کیطرف تا اوسکو دعوت
خبر دیو محمدؐ کے خدا سے ۔ کہ ہے روپے ستی یا ہے طلا سے
عظیم اوسکے سخن کو بوجھ اصحاب ۔ پھرے سرور کنے با صد تپ و تاب
کہے جو ماجرا گذرا اتھا وہان ۔ کہا پھر جاؤ تم اوس پاس یاران
کہا ہیں اوسکے رب کو جانتا نین ۔ نہ دیکھا اوسکو او پہچانتا نین
کہے اے بادشاہ ارض و افلاک ۔ کہا اول ستی بدتر وہ ناپاک
یہ جا اوس پاس پھر کرتے تھے دعوت ۔ وہ کرتا تھا بہت تندی و شدت
لگا تھا وہ گھٹا کر گڑگڑانے ۔ لگے تھے اوسکے بجلیاں گرگڑانے
جلا جسوقت وہ ملعون ابتر ۔ اتھے بیٹھے ہوئے یاران سرور
ملے رہ میں اونھونکو ورا خیار ۔ کہے اونکو جلا وہ زشت اطوار
خداوند دو عالم وحی بھیجا ۔ اوسے ہمکو سنایا شاہ والا

معجزۂ دیگر

ہے قرآن و خبر سے ثابت اے یار ۔ کہ تھا باد صبا منقاد سالار
خصوصاً غزوۂ احزاب اندر ۔ کیا کفار کا لشکر تل اوپر
کیا لشکر کی اونکے وہ ہول و ہانی ۔ دکھایا اونکو محشر کی نشانی
غرض وہ کافران ہوگئے تھے سب ۔ شتابی سے گئے ہیں بھاگ کر تب

اڑایا ان میں کیا سرور کی یاری ۔ ہمیشہ حکم میں اوسکے تھا جاری
زمین سے اونکے ڈیرونکو اوکھاڑا ۔ اور اونکے کرکے ڈیرونکو پچھاڑا
اوڑایا اونکے سر اور چشم پر دھول ۔ لگایا اونکے دلمیں ہول کے ہول

معجزۂ دیگر

بعزم عمرہ وہ سالار ابرار ۔ حدیبیہ تلک آیا تھا یکبار
وہ شاہ دین کہتے ہیں کفار ابتر ۔ نہیں آنے دیتے مکے کے اندر
خدا کے حکم سے یک باد آیا ۔ وہ بالان سب حرم اندر لیجایا
وہ ہے یکجا خوش اے با ہدایت ۔ ہے چھ کوس اوسکی مکے سے مسافت
حجامت لیکے وہان فرمایا سرور ۔ کہ یاران بھی منڈا وین آپنا سر

معجزۂ دیگر

کہا یون ابن مسعود نے انکو کار	قریش اوسکو دیتے جب بہت آزار	ہوا ونپر ہوئی تاریک و پر دود	ہوئے بھی قحط مین سب مبتلا زود

معجزۂ دیگر

پھر معراج سے جب وہ مجید	کئے کفار تکذیب اوسکی بجید	لگے پوچھنے وہ سارے ابتر	نشانیان بیت مقدس کی سر
اور اپنے کاروان کا حال پنہان	کہ ہین وہ سب کہان آوینگے کب یہان	ہوا اوس شاہ کا خاطر مکدر	کہ نہین تھی وہ نشانیان اوسکو ازبر
تب اپنے پر اوپر جبریل اقدس	اوٹھایا قطعۂ بیت المقدس	اور اوسکو شاہ کے نزدیک لاکر	رکھا تا خوب دیکھے وہ نظر بھر
لگا کہنے کو وہ سالار دین تب	نشانیان اوسکی اہل شرک سے سب	اور اونسے وہ رسول رب متعال	سب اونکے کاروانکا کہا حال
کہا اونکو کہ رہ جا بیچ یکجا	فلانے کاروانکے تین مین دیکھا	اونھون یک آپنے اوشتر کو گم کر	لگے تھے ڈھونڈھنے اوسکو سراسر
قدح تھا ایک اوس منزل مین اونکے پاس	پیا مین اوسمین پانی مجھکو تھی پیاس	جب گئے ڈھونڈھ اوسکو قافلے وہم	تھا باقی اوس پیالے بیچ کچھ نم
جب آوینگے تو پوچھو اونسے یہ بات	کہے کفار سے یہ یک علامات	بھی فرمایا وہ شاہ نور افسر	کہ گذرا مین فلانے قافلے پر
اتھے یک اونٹ پر اوسمین دو ہمدم	وہ اشتر میرے آنیسے کیا رم	زمین پر یک کو اون دو سے گرایا	شکست ایسا گرنیسے ہاتھ اوسکا پایا
جب آوینگے تو پوچھو اونسے یکیک	کہے دوسری نشانی ہے یہ بیشک	کہے تب قافلہ خاص ہمارا	کہان ہے بول اوسکا حال سارا
کہا تب اونسے شاہ عرش دیہیم	کہ ہین وہ کاروان دیکھا بہ تنعیم	دو اونٹ اوسمین اتھے خاکستری رنگ	اتھے وہ قافلے کے پیش آہنگ
اتھے دو خرجیان دونو اوپر بار	مخطط تھے وہ سب یعنے پٹیدار	تھے کس مقدار مردم کاروان مین	تھے کیا کیا مال اونکے اشتران مین
اور آویگا یہان وہ قافلہ کب	کہا سر مفصل اونکے تین سب	ہوئے مبہوت و حیران سب یہ سنکر	گئے تب پیشوا اوقت مقرر
کہ گر وہ قافلہ نا آوے اوس دم	جھوٹا ہین شاہ کو سب ہوکے باہم	کہا کوئی صبح کے ہوتے یکایک	کہ پہونچے قافلے کے اونٹ بیشک
وہ اشتر کہ اتھے خاکستری رنگ	تھے آگے قافلے کے پیش آہنگ	پوچھے اون قافلے والونسے اودم	نشانیان جو کہا تھا شاہ عالم
وہ سب بولے کہ ہے تحقیق یکیک	کہے مشرک کہ ہے یہ سحر بیشک	تو ان سنگین دلان راہین کہ [illegible]	بتایا ہے الٰہی نگر وید [illegible]

معجزۂ دیگر

طرف موتہ کے جب شاہ یگانہ	کیا اصحاب کو اپنے روانہ	موئے زید اور عبداللہ و جعفر	سوا اونکے کتیک اصحاب دیگر
وہ غزوے مین شہادت سے مکرم	گئے فردوس مین ہو شاد و خرم	ہوا اوسوقت خالد میر لشکر	کیا برپا قیامت کافران پر

کیا

کیا اوس روز ایسی جانفشانی
کہ محشر لگ ہے باقی وہ کہانی

ستھے تو تیغ اوسکے ہاتھہ کے بیچ
پڑے کفار سارے گھاٹ کے بیچ

مسلمان پائے آخر فتح بے قیل
کتب مین ہے سیر کے اوسکی تفصیل

زبان سے شہ کے خالد اے مؤدب
ہوا اوس دن بسیف اللہ ملقب

غرض اوس روز سالارِ دو عالم
شہادت سے ہوئے یارانکی غم

خبر اوس جنگ کی وہ شاہ اکمل
دیا اصحاب کو اپنے مفصل

ہے وارد یون حدیث اہل ایقان
کہ لیگئے تھے ملک از حکم یزدان

زمین مصر کہتین اوٹھاکر
اور اوسکو لار کھی نزدیک سرور

کہ اوسنے شہ و یکھکے کہتا تھا سب حال
تو رکھہ یہ معجزہ یاد اے نکو فال

ہین اپنے معجزے سرور کے بسیا
ولے مین مختصر بولا ہون آیا

سنو اوس لے بھائی دیگر معجزات اب
کہ تھا اونکا علاقہ با مرکب

ہوئے وہ معجزاتِ خاص نادر
موالید ثلاثہ بیچ ظاہر

ہے معنی موالید اے سخندان
جمادات و نباتات اور حیوان

در بیان معجزات سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بجبال و احجار دارد و درین جا نوزدہ معجزہ است

یون آیا ہے بہت اخبار اندر
کہ کرتے تھے سلام اوس شہ کو پتھر

علی مرتضے کہتا ہے اے یار
کہ تھا مکے مین مین ہمراہ سالار

نہ آگے آیا اوسکے کوئی پتھر
مگر کہتا سلام اوس شاہ اوپر

ہے جابر سے روایت یون کہ سرور
گذرتا تھا اگر سنگ و شجر پر

نوکرتے تھے اوسے سب سجدہ فی الفور
بھی دوسری یک حدیث آئی ہے اسطور

کہ فرمایا ہے وہ سالار بے قیل
کہ جب لایا نبوت مجھہ پہ جبریل

نہ گذرا مین کوئی سنگ و شجر پر
مگر یون بولتے تھے مجھکو یکسر

ہمیشہ تجھہ پہ اے پیغمبر حق
ہو صلوات و سلام از رب مطلق

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہے روایت یون کہ یکروز
اٹھا کوہِ احد پر وہ دل افروز

ابوبکر و عمر عثمان ذی شان
اٹھے خدمت منے سرور کے اوس آن

قدم سے شاہِ دین کے وجد مین آ
ہوا ہے کوہ جنبش مین سراپا

قدم مارا اوس پر شاہِ جہان تب
کہا ساکن ہو اے کوہِ احد اب

لرزین تا پتھر مگر پیغمبر رب
بھی صدیق گزین و دو شہید با

ہوا وہ کوہ تب فی الحال ساکن
بھی ہے دوسری روایت یو کہ یکدن

معجزۂ دیگر

اٹھا سرور یہ تیون یار کے ساتھ
ثبیر اوپر کہ ہے یک کوہ خوش ذات

طرب سے وہ جبل جنبش مین آکر
بہت پتھر گرے اوسکے زمین پر

شہنشہ مار پاون اوسکو کہا تب
کہ ساکن ہو تو اے کوہ ثبیر اب

گرین تا پتھر مگر یادی ثقلین
بھی صدیق صفا کیش و شہیدین

پہاڑ اوس وقت مین ساکن ہوا ہے
بھی دوسری یک خبر مین یو لکھا ہے

معجزۂ دیگر

کہا تھا کوہ حرا او پر شہنشاہ | اتھے چارون خلیفے اوسکے ہمراہ
بھی طلحہ او زبیر اوسکے تھے ہم سنگ | ہلا اوسوقت یک اوسکا بڑا سنگ
کہا جب اے حرا مین تجھ پو اس آن | نبی اللہ صدیق و شہیدان
بھی مروی ہے کہ تھے اوس کوہ اوپر | بغیر بو عبیدہ دہ مبشر

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ از ایذاے کفار | ثبیر اوپر چڑہا تھا شاہ ابرار
کہا وہ سرور عالم سے اوس دہات | اوتر میرے سے جا اے کامل الذات
مین ڈرتا ہون کہ کفار قریش اب | تجھے مارینگے ہوکر متفق سب
معاذ اللہ اگر یون ہوئے تو رب | کریگا قہر سے مجھکو معذب
کہیا کوہ حرا تب یون ندا جلد | کہ چڑہ میرے پو اے خیر الوری جلد
ہوا سرور کا اعدا سے نگہبان | پہاڑا مین ہوئی اوسکی بڑی شان

معجزہ دیگر

ابو ذر یہ خبر سب کو سنایا | کہ مین یک روز سرور پاس آیا
اتھا اوسوقت تنہا وہ یک گھر | مین اوجھایون کہ ہے وہ وحی اندر
شتابی اوسکی خدمت مین گیا مین | سلام اوس سرور دین کو کیا مین
دیا مجھکو جواب اور یون کہا تب | تجھے کیا چیز لائی ہے یہان اب
کہا مین یون خدا اور اوسکا مرسل | مجھے لائے یہان اے شاہ اکمل
کہا تب بیٹھ جا مین جلد بیٹھا | نہ کچھ پوچھا مین وہ بھی کچھ نہ بولا
اور آیا بعد یک ساعت بسرعت | ابو بکر اوسکنے اے باسعادت
سلام اوسکو کیا اور وہ مکمل | جواب اوسکو دے بولا مثل اول
کہا سرور کو وہ مین جو کہا تھا | بھی فرمایا ہے بیٹھ اوسکو وہ بیٹھا
عمر بعد اوسکے آیا اور وہ سالار | کہا بھی اوسکو مثل اول اے یار
تب وہ صدیق کے بازو سے بیٹھا | پچھے اوسوقت کے عثمان آیا
وہ آ بیٹھا ہے تب فاروق کے پاس | پچھے اس حال کے وہ سید الناس
لیا یک مشت سنگریزونکا درست | کئے تسبیح وہ جون عاشق مست
اوٹھائے یون برقت ذکر کا شور | کہ گویا تھا وہ شور آواز زنبور
اگرچہ شاہ کے نزدیک تھا مین | مجھے چھوڑ وہ دیا ابوبکر کے تئین
کئے بھی ذکر اوسکے ہاتھ مین یون | گئے تھے ذکر شہ کے ہاتھ مین جیون
وہ سنگریزونکے تئین اوسوقت سرور | رکھا لے ہاتھ سے اوسکے زمین پر
ہوئے ہین ذکر سے خاموش وہ سب | رکھا اونکو عمر کے ہاتھ مین تب
کئے تسبیح اوسکے ہاتھ مین یون | گئے بوبکر کے وہ ہاتھ مین جون
رکھا لے اوس سے وہ کنکر زمین پر | ہوئے اوسوقت وہ خاموش یکسر
رکھا بعد اوسکے وہ سالار کوان | وہ سنگریزونکے تئین در دست عثمان
ابوبکر و عمر کے ہاتھ مین جیون | گئے تھے ذکر یہان بھی سب کئے یون
لیا اوس بعد اونکو اور رکھا او | زمین پر تب رہے سب بے صدا ہو

معجزہ دیگر

روایت یون کئے ہین اہل اخبار | کہا عباس کو یک روز سالار
نکل مت کل تو ہرگز گھر سے باہر | بھی سب اولاد کو رکھ اپنی حاضر

کہے ہے مجھکو غرض یک اون سے اے عم
کہا اونپر سلام اور رو دئیے سب
کہا تم آؤ سارے اب مرے پاس
ہے یہ میرا چچا اور ثانی اب

بجالایا وہ حکم شاہِ عالم
جواب اوسکا کہا یون شاہِ دین تب
گئے ہنستے ہوئے کر حکم کا پاس
اور اولاد اوسکی میری آل ہین سب
در و دیوار اوس گھر کے خوش آمین

بیٹھا اونکو مقرر وقت اشراق
گئے کس حال مین تم صبح یکسر
اوڑہا اونکو مبارک اپنی چادر
تو اونکو نار دوزخ سے بچایون
لگے کہنے کو سب آمین آمین

سدا بار اوسکے گھر کو شاہ آفاق
کہے با خیریت از فضل داور
کیا ہے یون دعا اے رب اکبر
مین ڈہانپا ہون چادر سے اونکو جیون

معجزہ دیگر

عقیل اوس شاہ سے یکدن ہو پیاسا
پلایا پانی تو حسب الحکم شہ کے
مین رویا خوف سے یون ہوکے تنہا
کہ اے لوگان کرو دوزخ سے پرہیز

منگایا پانی تو وہ عالم کا آسا
کہا تب وہ جبل اسطرح اوس سے
کہ نہین باقی رہا ہے مین کچھ آب
کہ شعلہ اون اگن کا ہے بڑا تیز
پہاڑ اون ہین آتش سے گریان

کیا یون حکم اوس یارِ نول کو
تو کر میری طرف سے عرض اے بھائی
ہے مقصد اوسکا یون سن اے برادر
کہ در روز قیامت سنگ و ہم
تجھے کچھ خوف اوسکا نہین ہے ایک آن

کہ کہہ میری طرف سے اوس جبل کو
کہ جب سے اِتَّقُوا النَّارَ الَّتِی الی
کہ اس آیت مین فرماتا ہے داور
وقود اوسکے ہین یعنے خود ہیزم

معجزہ دیگر

بھی وارد ہے خبر یون اے برادر
اگر پیغمبری مین تو ہے صادق
کیا اوسکی طرف تب شہ اشارا

کنارے پر تھا یک پانی کے سرور
تو بولا اوس سنگ کتین اس موافق
اوکھڑ جا کہہ ہے اپنے سنگ خارا
اور ایمان عکرمہ لایا ہے بے قیل

کہا تب عکرمہ با شاہ عالم
کہ آوے تیرتا مانند ماہی
چلا ہے تیرتر نزدیک سالار
سیر مین اوسکے ایمانکی ہے تفصیل

کہ اس کرکے پوچھے سنگ اعظم
نبوت پر تیرے دیوے گواہی
رسالت پر کیا ہے اوسکے اقرار

معجزہ دیگر

مدینے پاس اندر جنگ احزاب
نہ توڑا کوئی اوس پتھر کو آخر
تب اوسکا تیسرا حصہ ہوا چور
خداوند جہان کر فضل و اکرام

لگے جب کھودنے خندق سب اصحاب
دئے جا کر خبر سرور کو آخر
اور اوس سنگ سے ستی چمکیا ہے یک نور
دیا امت کو میرے روم او شام

نکل آیا ہے ایسا ایک بڑا سنگ
تب وہ سالار دین خود آپ جا کر
کہ شام و روم کو دیکھا اوس سے سرور
کیا یک ضرب اوس پر پھیر سالار

کہ اوسکے توڑنے مین سب ہوئے دنگ
لگایا یک کدالی اوس پتھر پر
کہا یاران ستی اللہ اکبر
ٹوٹیا اوس سنگ کا یک حصہ اوّل بار

بھی چمکا اوس ستی تب ایک بارقا	نظر آیا ہے اوسے ملک مشرق	کہا سلطان دین اللہ اکبر	دیا مشرق میری امت کو اوس
پیچھے اس حال کے وہ جگ کا والی	پھر اوس خار اپو مارا ایک کدالی	ہوا بالو نمن وہ سنگ سب چور	اور اوس سے اوس گھڑی چمکا ہے
یمن کا ملک دیکھا اوس سے سرور	کہا اصحاب سے اللہ اکبر	دیا ملک یمن امت کو میری	کیا وہان مشتہر ملت کو میری

معجزہ دیگر

عرب کے ملک مین تھا ایک نامی	ذباب اوسکا تھا نام اے گرامی	کہ اپنے دلنشے یک بت کی او جا	شب و روز اوسکا نت کرتا تھا او جا
کہا ایک روز وہ بت اوسکو اسدہا	کہ سن تو اے ذباب یہ عجب بات	نبوت حق سے پایا ہے محمدؐ	کتاب اللہ کو لایا ہے محمدؐ
وہ اب مکے منے کرتا ہے دعوت	نہین کرتے ہین لوگ اوسکی اطاعت	ہے صادق اپنے دعوے مین وہ سالا	نہین اوسکے سخن مین جھوٹھ کو بار
	ذباب اس بات کو سنکر اوسی آن	گیا مکے مین اور لایا ہے ایمان	

معجزہ دیگر

بھی تھا ایک بت بڑا در قوم مازن	کہا مازن کو وہ اسطرح یکدن	کہ سن اس بات کو اور ہو تو مسرور	کہ نیکی ہوئی عیان اور شر ہے مستور
ہوا ظاہر مضر سے یک پیمبرؐ	کہ لایا ہے وہ دین رب اکبر	تو اب چھیلے ہوے پتھر کیتین چھوڑ	پرستش سے بتونکی یعنے منہ موڑ
	تو ایمان لا بچا اپنے کو از نار	مسلمان تب ہوا ہے مازن آیار	

معجزہ دیگر

بنی عذرہ مین تھا ایک دیو اشہر	ضمام اوسکا تھا نام اے برادر	کہا اوس قوم سے یکدن وہ اسعدؐ	کہ اے جمع بنی عذرہ سنو بات
کہ حق ظاہر ہوا ہے اور ضمام اب	ہوا خوار اور کھویا ننگ و نام اب	اوٹھایا شرک کو اسلام اظہر	پڑا بعد اوسکے وہ بت ہونگون سر
	زوال اوس معجزے کو جب سمجھایا	شرف اسلام جلدی سے وہ پایا	

معجزہ دیگر

اتھا یک دیو تیز و ابن مرداس	کہ رہتا تھا شب و روز اوسکے وہ پاس	دیا وہ بھی خبر سرور سے اسعدؐ ہا	سنایا وصف مین اوسنے کئی ابیات
	وہ فی الفور اوس گھڑی ایمان لایا	بھی جلدی شاہ کے نزدیک تین آیا	

معجزہ دیگر

اتھا قوم سلیم اندر بھی یک دیو	دیا وہ بھی خبر سرور سے بے ریو	ثنا مین شاہ کے وہ اے نکوکار	سنایا ہے عمر کو بہت اشعار

کیا اسلام پر بہت اوسکو رغبت — اٹھایا انکا اوسکے یہ ہدایت

معجزہ دیگر

بنی خشعم کتئین بھی یک بت آیا — نبوت سے کیا شہ کے خبردار — سنے تعریف میں سرور کے کئی بار — وہ قوم اوس بت ستی ابیات بسیار

ہیں ایسے معجزات اوس شہ کے بسیار — کہ ہیں تقریر اور تحریر سے بہار

دربیان نالیدن استن حنانہ در فراق سرور یگانہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ اشہر معجزہ است

یوں آیا ہے سیر میں اے برادر — کہ مسجد میں نہ تھا جس وقت منبر
بڑا ایک کھجور کا خرمے کا تھا وہاں — ہے نام اوسکا عرب میں جذع حنان

ہمیشہ خطبہ جب پڑھتا تھا سرور — تو تکیہ اسپر اوپر کرتا تھا سرور
کہا سرور سے یکدن یک صحابی — اگر چاہتا ہے تو تو میں شتابی

بناتا ہوں تیری خاطر میں منبر — کہ تو خطبہ پڑھے نت اوسکے اوپر
سنینگے وعظ تیرا خاص و عام — تجھے بھی ہوئیگا اے شاہ آرام

پسند اوسکی کیا یہ عرض سالار — کیا تب جلد وہ منبر کو تیار
تھے درجے تین اوسے اب جو ہے معمول — ہوا شہ پاس یہ کام اوسکا مقبول

چڑھا جب پیو شہ اس جذع کو چھوڑ — بہت رونے لگا اڑ اڑکے وہ کھوڑ
جدائی سے ہوا اوسکی سوگواری — پلانیکو لگا بیحد بہ زاری

ہوا اسطرح وہ حسرت سے گریاں — کہ جیسے پسر کے روۓ جوں ماں
وہ محزون یہاں تلک اس غم سے بلکیا — کہ آخر تاب نالا اوسکا تڑکیا

کیا یوں شوق سے نالہ وہ بادل — لگی مسجد گرجنے مثل بادل
خبر یک اسطرح آئی ہے رکھ یاد — کیا ہے گاؤ کے مانند فریاد

خبر ہے دوسری اوسکی صفت میں — پکاری اونٹنی جیسا جنت میں
ہے دوسری یک روایت اے خردمند — کہ اٹڑا یا وہ اوس ناقے کی مانند

لگا وہ اوسکے بچے کو کریں دور — بھی دوسری یک خبر میں یوں ہے مذکور
لے مثل طفل ہیبت سے سینہ پھوڑ — لگا ہنگ ہونک کے رونیکو وہ کھوڑ

غرض یوں دیکھکر اوسکا تپ و تاب — لگے رونیکو ہو بیتاب اصحاب
اوتر منبر ستی سالار آیا — اور اوسکو پاس اپنے تب بلایا

وہ آیا شہ کنے اوٹھتا و پڑتا — زمین کو چیرتا غم سے تڑپتا
کرم سے شہ گلے اوسکو لگایا — اور اوپر اوسکے ہاتھ اپنا پھرایا

دیا جوش و خروش او کھوڑ کا تب — سسکنے کو لگا ہے طفل سا تب
کہا اوس وقت یوں وہ سرور دین — نہ دیتا میں اگر یوں اوسکو تسکین

تو رہتا حشر لگ وہ جذع حیران — ہمیشہ اسطرح نالان و گریان
کہا تب اوسکے تئین چاہتا ہے گر تون — تو تھا جس باغ میں وہان تجھکو پھیرون

ہووے سرسبز تا تو مثل اول — لگین تجھکو بہت سے پھول اور پھل
رضامندی اگر ہے تیری اسپر — تو بونگا میں تجھے جنت کے اندر

ترے سایہ میں تا سب اولیا آئین — ترے میوے کو تا سب اصفیا کھائین
یہ کہکر شہ رکھا اوسکے طرف گوش — کہ تا کہتا ہے کیا بارے وہ باہوش

کہا سرور سے تب وہ کچھ نکر دیر — مجھے جنت منے اے شاہ دین پھیر
جو تھے نزدیک شہ اصحاب اخیار — سنے سب اس ستی یہ بات اے یار

کہا سالار دین یہ جذع گیانی ۔ لیا باقی کو تجہ کر دار فانی
حسن کرتا تھا جب یہ روایت ۔ تو روتا تھا بہت بیحد و غایت
جدائی سے کیا اوسکی فغان یون ۔ ہوا اوس غم سے بیتاب و توان یون
جھڑی آنسو کی گرونیے سے کچھ ۔ بہا دین چشم سے چشمے لہو کے
بلاشک ہر محدث پاس ہے یا

کیا دفن اوس شہید عشق کو شاہ ۔ ہے بات اوسکی بہت پرسوز و پر آہ
بھی فرماتا تھا سبکو یونکہ لکڑا ۔ محبت اسطرح سرور سے پکڑا
تمتھلے مردمان اولا ہین سارے ۔ کہ ہو وین ہجر سے اوسکے دکھیارے
روایت اس خبر کی اے برادر ۔ کیے ہین بہت اصحاب پیمبر
تواتر مین نہین کچھ اوسکے تکرار

در بیان معجزات سرور اخیار صلی اللہ علیہ وسلم کہ تعلق باشجار دارد و در ینجا معہ ذکر استن حنانہ بست معجزہ است

دیے ہین یہ خبر سب اہل اخبار ۔ کہ کرتے تھے سلام اوس شہ کو اشجار
لکھا ہون تھوڑے وقوع کی مین اول ۔ احادیث اس بیان کی بہت مجمل

معجزہ دیگر

کیا طایف کو جب سالار ابرار ۔ بہت پایا وہان اندوہ و آزار
تب آیا جبرئیل از حکم مولا ۔ جفا اوس قوم کا شہ اوس سے بولا
یہ اندھے کافران ناشناسا ۔ نہ سمجھے قدر تیری گر ہوا کیا
ہین موجودات سب تجھ امر کے بیچ ۔ نہین شک کسکو تیرے قدر کے بیچ
بلایا شاہ دین اوس جھاڑ کو جب ۔ وہ آیا جلد تر چلتا ہوا تب
تو بولا اس جھاڑ کو تا جا وہ پیچھے ۔ شہنشہ اوسکو فرمایا بلا دیر
ہوا فی الحال ٹک اوسکو دلاسا

پھرا وہان سے اکیلا غم کے ہمراہ ۔ بیٹھا مانند اہرا ہوا ایک جا شاہ
کیا وہ سرور دین کو تسلی ۔ نہ کچھ غم کھا تو اے سر تجلی
تیری نزدیک حق عظمت بڑی ہے ۔ تجھے آگے ترقی ہر گھڑی ہے
دلیل اس بات کی دیکھ اے مکمل ۔ بلا اوس جھاڑ کو آتا ہے وہ چل
ادب سے اوسکی خدمت مین کھڑا تب ۔ وہ روح پاک سرور سے کہا تب
گیا وہ جھاڑ آیا تھا جہان سے ۔ ہوا مسرور سرور اس نشان سے
ہوا دور اوسکا قبض دل ذرا سا

معجزہ دیگر

کہا ابن عمر یہ حرف دلخواہ ۔ کہ تھا مین ایک سفر مین شہ کے ہمراہ
کہا کرتا ہون اپنے گھر طرف سیر ۔ کہا رکھتا ہے جو کچھ خواہش خیر
کہا اس بات پر ہے کوئی شاہد ۔ کہا وہ جھاڑ ہے میرا مساعد
اشارہ شہ کا جب وہ جھاڑ پایا ۔ زمین کو چیرتا خدمت مین آیا

ملا وہان ایک بدوی آکے شہ سون ۔ کہا سرور نے اوسے جاتا کہان تون
کہا وہ کیا ہے وہ خیر و سعادت ۔ کہا شہ بول تو کلمہ شہادت
اٹھا وہ جھاڑ وادی کے کنارے ۔ بلائے اوسکو تین سرور ہمارے
کھڑا خدمت مین آ مانند چاکر ۔ گواہی اوس سے شہ چاہا مکرر

زبان صاف سے وہ جھاڑ بہ یار	کیا پیغمبری پہ اوسکے اقرار	شجر کی جب سنا بدوی گواہی	ہوا فی الفور ایمان سے مباہی

معجزہ دیگر

بریدہ جو اتھا نامی صحابی	کہا شہ پاس آکر یک عرابی	کہا دکھلا نبوت کا نشاں ایک	کہا اوسکو کہ بول اس جھاڑ کو [illegible]
بلاتا ہے تجھے پیغمبر رب	اوکھڑ چار و اطرف سے جھاڑ وہ تب	زمین کو زور سے کرتا تھا چاک	بھی ڈالیاں کھینچتا تھا اپنی خاک
شتابی شاہ پاس آکر کھڑا ہے	او بستی سلام اوسپر کیا ہے	کہا بدوی نے شہ عالی گہر سے	کہ بول اوسکو تو جا آیا جدہر سے
کیا تب حکم اوسکو شاہ اکوان	وہ آیا تھا جہاں سے پھر گیا وہان	اجازت شاہ سے مانگا عرابی	کہتا اوسکو کرے سجدہ شتابی
کہا شہ کسکو فرماتا اگر مین	کرے تا سجدہ کوئی شخص کیتین	تو کرتا ہے توقف حکم یون مین	کرے زن سجدہ اپنے مرد کیتین

معجزہ دیگر

کہا یون ابن عباس اے برادر	کہ آیا ایک عرابی نزد سرور	کہا کس چیز سے پوچھون مین یہ بات	کہ بھیجا ہے تجھے رب السموات
کہا سرور اگر یہ شاخ خرما	کرے تصدیق پہ میری زبان وا	رسالت پہ میری دیوے گواہی	تو سمجھیگا مجھے خواہی نخواہی
تو ڈالی کو بلایا جب وہ سرور	اوتر آئی شتابی سے زمین پر	دئی اوسکی نبوت پہ شہادت	کہا تب اوسکو شاہ باکرامت
	کہ پھیر جا تو وہ گئی یہ دیکھ بدوی	مسلمان ہو ہوا سرور کا فدوی	

معجزہ دیگر

سنایا سبکے تین یعلی نے یہ بات	کہ تھا مین یک سفر مین شاہ کے سات	ہم اوترے ایک منزل بیچ آکر	کیا وہاں خواب مولا کا پیمبر
یکایک جھاڑ نزد شاہ مطلق	زمین کو زور سے کرتا ہوا شق	کھڑا خدمت مین اوسکی ایک ساعت	کیا بعد اوسکے وہ جلد سے رجعت
اوٹھا جب استراحت کر شہنشاہ	کہے ہم اوسکو اس حالت سے آگاہ	کہا یہ جھاڑ مانگا اذن داور	کرے تسلیم تا مجھ پاس آکر

معجزہ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہے جابر	ہوا ہمراہ سرور مین مسافر	جب اوترے ایک منزل بیچ آ ہم	چلا غایط بدل سالار عالم
چلا مین لیکے بدنا اوسکے ہمراہ	نپایا کوئی جاگہ ستر کا شاہ	وہ میدان کے کنارے تھے دو اشجار	گیا نزدیک اوسکے شاہ اخیار
پکڑ یک جھاڑ کی ڈالی کہا تب	باذن حق اطاعت کر مری اب	درخت اوس وقت ہو شہ کا منقاد	چلا ہمراہ اوسکے اونٹ کے ناد
کہا دوسرے شجر کے سات بھی یون	چلا وہ بھی اول کے جھاڑ کے یون	گیا جب ان کو لے میدان کے بیچ	کیا حکم او ملیتین اوس آن کے بیچ

ملو باہم باذن رب عالم
وہ دونو ملگئے اوس وقت باہم
کیا حاجت کہتین اپنے قضا جب
کیا اونکو روانہ تھے جہان سب

معجزہ دیگر

کیا ہے بھی اوسامہ یون روایت
نظر آئے ہین تب یک جائے پتھر
کرے تا آپنی حاجت قضا وہ
کہ سارے وہ درختان اور پتھر
ہوئے یک ٹیکرے مانند وہ سب
قسم حق کی کہا مین جاکے جب

سفر مین سرور اہل رسالت
شجر خرمیکے کئی اور بہت پتھر
کیا مین حکم اونکو جون کہا وہ
لگے بایکدگر ملنے سراسر
قضای حاجت اپنی شہ کیا تب
لگے ہونے جدا از یکدگر سب
بھی دو یار نبی یعلی و غیلان

بنایا ایکدن ایسی جگہہ وہ
کہا مجھکو کہ جا بول اونکو تو اب
قسم حق کی کہ صاحب کبریا ہے
وہ جھاڑان ملگئے سب ایکجا ایک
مجھے بعد اوسکے فرمایا وہ اکمل
گئے سارے درختان اور پتھر
کیے ہین دو روایت ایسی ایجا

کرے تا اپنی حاجت وہان قضا وہ
کہ ہو وین مجتمع بایکدگر سب
اوسے پیغمبر برحق کیا ہے
وہ پتھر جڑگئے سب ایک اوپر ایک
کہ بول اونکو جدا ہوئین مثل اول
شتابی اپنے اول کے مکان پھر

معجزہ دیگر

بھی دوسری یک روایت یون کہا ہے
کہا یہ جھاڑ ہے میرا مصدق
بھی شاخین کھینچتا تھا اپنی کرزور

کہ جب آئے ہین جن نزدیک سالار
کہ دعوی مین رسالت کے ہون صادق
اوٹھا تھا اوسکے چلنے سے بہت شور
سنے جب جھاڑ سے جن یہ شہادت

گیا دعوت مین اونکے شاہ دین جب
بلائے اوس شجر کو شاہ مطلق
کھڑا آ روبرو سرور کے وہ جھاڑ
ہوئے اسلام سے سب باسعادت

کہے اسبات پر ہے کون شاہد
وہ آیا تب زمین کرتا ہوا شق
دیا ایمان اوپر جنونکے تین بات

معجزہ دیگر

خبر ہے جنگ طائف بیچ یکرات
اندہاری مین چلا یک شہ گیا وہان

چلا تھا سیر کرتا وہ نکو ذات
ہوا نے الفور وہ دو ٹوک اوس آن
سلامت سے گیا سالار انام

تھا یک جا بیر کا ایسا بڑا جھاڑ
وہ دونون بیچ انکے چلا نکوہین بہت
ہوا اوس جھاڑ کا سدر النبی نام

کہ آئے جانے والونکو تھا آڑ
ولیکن ایکیا تھی جڑ اونکی اسوے

معجزہ دیگر

بھی وارد ہے کہ سرور کر غزا را

سٹیا یک جھاڑ پر وہ آب اوسکا
وہ پانی پڑتے ہی سرسبز ہوکر

تھا خرمیکا بہت سوکھا شجر وہ
ہوا ہے پھول و پھل سے بار آور

تری کا کچھ نہ رکھتا تھا اثر وہ

معجزہ دیگر

خبر ہے یون کہ عکاشہ کی تلوار　　بہ جنگ بدر ٹوٹی اے نکوکار
دیا سرور او سے یک خشک لکڑی　　وہ صورت سیف کی اوس وقت پکڑی
ہوئی خوش طرح کی شمشیر نادر　　رہتی ہر جنگ مین اوس پاس حاضر
وہ تیغ باصفا کا عون تھا نان　　حکایت اوسکی ہے مشہور ہر جا

معجزہ دیگر

بھی عبد اللہ کو بخشا شاہ والا　　نتھی جب سیف اوسکن شاخ خرما
ہوئی وہ شاخ اوسکے پاس تلوار　　کیا تھا وہ حمایل اوسکو اے یار

معجزہ دیگر

تھا وہ رفیق خاص حضرت　　اندھارے مین ہوا سرور سے رخصت
دیا شاخ کھجور اوسکو وہ اکمل　　چمکنے کو لگی وہ مثل مشعل
اوجالے بیچ اوسکے وہ صحابی　　ایسکے گھر کو آیا ہے شتابی

معجزہ دیگر

جو سلمان شاہ کا تھا یار شاطر　　اتھا اول غلام ایک کافر
کیا صاحب نے اپنے اسطرح ہوش　　کہ بیرے تین سو خرمیکے وہ موڑ
وہ کھودے اوکے آلے آپنے ہات　　کرے خدمت اونھونکی خوب بذات
کہ تا وہ موڑ کے بالیدہ ہو کر　　ہووین جون چاہیے خوش بار آور
بجالاوے اگر خوبی سے یہ کام　　کرے آزاد اوسکو وہ بد انجام
کیا وہ آکے ظاہر شہ سے یہ بات　　کہا اصحاب کو سالار اوسدہات
کرو اپنے برادر کی اعانت　　بجالائے وہ ولیسے حکم حضرت
بہت جلدی ستی انصار والا　　دئے اوسکو نہالان اسقدر لا
کہا شہ اوسکو یار انکو بلالے　　شتابی سے تو کھودان سبکے آلے
جب آلے اونکے سب ہووینگے تیار　　مجھے اوس وقت تو آکر خبردار
بجالایا وہ حکم خاص سرور　　گیا جلدی سے شہ تب اوس مکانپر
وہ سب موڑونکو وہ قدرت کا مایا　　مبارک ہاتھ سے اپنے لگایا
کئی مہینوں مین وہ سب موڑ لے یار　　ہوئے سرسبز و شاداب ثمردار
کیا آزاد تب سلمان کو کافر　　رہا دن رات وہ شہ پاس حاضر

معجزہ دیگر

خبر ہے شہ پڑھا منبر پہ یک بار　　وما قدروا اللہ حق قدرہ اے یار
کہا اوس وقت خود جبار اکبر　　ثنا کرتا ہے اپنی ذات اوپر
کہین ہوں یگان جبار متعال　　سن اس ارشاد کو سرور کئے فی الحال
کیا ہے وجد سے منبر نے حرکت　　ہوا ہے رقص مین جون اہل حالت

معجزہ دیگر

گیا کعبے مین بعد فتح سرور　　تھی یک لکڑی تب اوسکے ہاتھ اندر
بتان دیوار مین گاڑے تھے کفار　　لگاتا تھا وہ چوب اون سبکو سالار

پڑھا ہے ایک آیت اوسکے معنی
حق آیا اور گیا باطل ہے یعنی

لگی جس بت کو وہ چوب لے برادر
گرا فی الحال اوندہا ہو زمین پر

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

معجزۂ دیگر

کہا یون ابن مسعودِ یگانا
کہ جب کھاتے تھے ہم شہ سات کھانا

تو ہم سنتے اتھے کھانے سے تسبیح
بھی دوسری یک خبر مین یون ہے تصریح

کہ شاہِ دین ہوا ایکبار بیمار
تب آیا جبریل اوس پاس لے یار

لے آیا یک طبق از عالمِ نور
کہ انگور و انار اوسمین تھے بھرپور

وہ دونو کو کیا جب شاہِ دین نوش
کئے تسبیح وہ جون صاحبِ ہوش

ہین ایسے معجزے سرور کے بسیار
ولے مین مختصر بولا ہون اے یار

در بیان معجزات سید اکوان صلی اللہ علیہ وسلم کہ تعلق بحیوان دارد و در پنجاسی و چہار معجزہ است

کہے ہین اسطرح اہلِ روایت
کہ حیوان اوسکی کرتے تھے اطاعت

خبر ہے ناقۂ خاص اوسکی عضبا
سخن کرتی اتھی با شاہِ والا

بھی کہتی تھی کہ مین ایسی ہون ایسی
تھی عقل و ہوش مین وہ آدمی کی

جہان چرنے کیتین وہ ناقہ جاوے
اوکھڑ کر گھانس جلد اوس پاس آوے

وحوشان اوسکا ادب کرتے تھے سارے
رسولِ حق کا ناقہ کر بچارے

کیا ہے جب وفات وہ کانِ الطاف
وہ دہوتی کھانے اور پینے ستی ہات

نہین کھائی وہ کچھ اور نہ پی کچھ
اتھی ونرات شہ کے غم مین جون بچھ

جدائی سے ہو سرور کے دکھیاری
گئی مر جلد بعد اوسکے بچاری

کرم اور لطف سے اے داورِ فرد
وہ ناقہ کے قدم کی کر مجھے گرد

کہ تا جان و تن اپنا شہ پو واروں
بل اوسکی رہ مین اپنے کو بسارون

معجزۂ دیگر

مدینے کو چلا جسوقت سرور
قبا سے ہو سوار اوس اونٹنی پر

بفالِ خوش مدینے بیچ آیا
تجلی نور کی سب کو دکھایا

وہ شہ آتا تھا جس گھر کے نزدیک
تو لوگ اوس گھر کے آ شہ کے نزدیک

اوسے دوڑ ناقہ کی پکڑتے
بشوقِ جان و دل یون عرض کرتے

نگاہِ لطف و احسان ہم طرف کر
ہمارے گھر مین بیت الشرف کر

کہا تب شاہِ دین یون اونکو آگاہ
کہ چھوڑو تم مرے ناقہ کی اب راہ

کہ وہ مامور ہے از عالمِ الغیب
جہان ہے حکم وہان بیٹھی گی بے ریب

وہ گذرا اسطرح تا ایک گھر پہ
وہ ناقہ بیٹھ کر مالک کے در پہ

ابو ایوب تھا اوس گھر کا والی
ہوی انصار مین قدر اوسکی عالی

شہنشاہِ دو عالم تب رہا وہان
کیا حجرات و مسجد کو بنا وہان

حکایت اس بیان کی ہے مطول
سیر مین کچھ تو اوسکو مفصل

معجزۂ دیگر

کیا سالارِ دین جب فتحِ خیبر
ملیا ہے اوسکتین وہان یک جانور

کہا شہ اوسکو کیا ہے نام تیرا
کہا وہ ہے یزید ابن نام میرا

مرے اجداد مین تھے سات مرکب
کہ چڑھتے تھے اونھو نپر انبیا سب

مین رکھتا تھا امید اے شاہِ عالم
کہ ہون تیری سواری سے مکرم

نہیں دلبین صبر اب کوئی مجھ بن
نہیں مونس انہیں کوئی تجھ بن
نہ دیتا تھا اوسے اپنے پو چرنے
لگیا تھا وہ بھی غم سے بہت چرنے
رکھا سالار دین نام اوسکا یعفور
ہوا اوس نام سے وہ جگ مین مشہور
وہ جاتا تھا شتابی اوسکے گھر پر
سر اپنا مارتا تھا اوسکے در پر
جدائی سے ہو سرور کے دل افگار
ہوا ہے زندگی سے اپنی بیزار

اٹھا مین یک یہودی پاس اول
نہ تھا مین سالم ہرگز اوسکا یک پل
مجھے غصے سے بھوکا مارتا تھا
کبھی ہر دم مجھکو بیجا مارتا تھا
بلاتا کوئی صحابی کو اگر او
تو اوسکو بھیجتا تھا اوسکے گھر او
جب آتا تھا گھر سے صاحب گھر
بلاتا اوسکو وہ گردن ہلا کر
اداسے ہوکے بجد ہجر شہ مین
کیا اپنے کو ضائع ایک چہ مین

معجزہ دیگر

بھی تھا سرور کے گھر مین ایک بکرا
محبت وہ بہت حضرت سے پکڑا
اگر رہتا تھا گھر مین شہ دین
تو ہوتا تھا اوسے آرام و تسکین
وگر جاتا تھا باہر شاہ کونین
تو یک لحظہ نہ پڑتا تھا اوسے چین

معجزہ دیگر

گیا جب لیکے ستر اونٹ سرور
ہدی کیواسطے مکے کے اندر
ہر اشتر دوڑتا تھا ہوکے بیکل
کرے تا ذبح شہ اپنے کو اول

معجزہ دیگر

خبر ہے یون کہ وہ حق کا پیارا
طرف یک باغ کے یکدن سدھارا
اٹھا اوس باغ اندر گوسفند ایک
کیا وہ جلد سجدہ شاہ کو دیک

معجزہ دیگر

بھی دوسری یک روایت یون ہے آیا
کہ یکدن بجھار نکلا شاہ ابرار
اتھے سات اوسکے تب اصحاب والا
رہے جون چاند کے اسپاس ہالا
اگر تیری رضا سے ہم ہون آگاہ
کرین سجدہ ہمین نت تجھکو اے شاہ
اگر ہوتا وہ جائز غیر رب کو
تو مین اسطرح کرتا حکم سبکو

سنیہ ایک بکریو بکارہ مین آپہنچ
کیا سجدہ رسول حق کو جا پیش
کہے تب اوسکو اے شاہ معلی
ہم ان بکرونسے ہین سجدہ مین اولے
کہا سالار اونکو غیر خالق
نہیں سجدہ کبھی ہرگز کوئی لائق
کرین ساری زنان مردانکو سجدہ
وہ سب کرتے ہین جو شا پیدا انکو سجدہ

معجزہ دیگر

بھی آئی ہے روایت اے مکرم
کہ ایمان کے اول فاروق اعظم
دیکھا اشارہ مین وہ نکو کار
کہ بچھڑا گائے کا کاٹے ہین کفار
کہ آیا اے عرب یک امر محمود
کہ اوسمین ہے تمہارا سود و بہبود

قریشیان پاس وہ عہد و سوگند
چلا سرور کے قصد او پر کمر بند
وہ بچھڑا اپنی زبان و روح خوش دہان
فصاحت سے کہا ہے سبکو یہ بات
ہوا پیدا یہان یک مرد ناصح
کہ سکھلاتا ہے سبکو وہ مصالح

فصاحت سے وہ کرتا ہے نصیحت — طرف اسبات کے کرتا ہے دعوت
کہ سارے خلق کا اللہ یک ہے — نہیں اسبات مین یک ذرہ شک ہے
محمد اوسکا پیغمبر ہے سب پر — ہے سارے مرسلانکے سر کا افسر
یقین جانو کہ دعوے اوسکا ہے راست — ہے ارشاد اوسکا بیشک بیکم و کاست
سنا جب یہ سخن فاروق اعظم — کیا ہے داعیہ ایمانکا محکم
وہانسے بھاگکے گھر کو گیا او — کلام حق تعالے لے وہان سنا او
وہانسے شاہ کی خدمت مین آیا — شرف اسلام کا فی الحال پایا
ہوی ایمانسے اوسکے دین کو قوت — سیر مین یہ ہے مفصل یہ حقیقت

معجزہ دیگر

انس کہتا ہے یون از قوم انصار — اٹھا یک گھر سے یک اونٹ آزار
کہ وہ لاتے تھے پانی اوس شتر پر — وہ پانی ڈالتے کھیت و شجر پر
یکایک وہ شتر تندی مین آیا — اطاعت سے اونھوں کے منھ پھرایا
نہیں کرتا تھا ہرگز اونکی یاری — کئے وہ لوگ آ شہ پاس زاری
ہمارے پاس ہے یک اونٹ ہموار — معیشت کا ہمارے اسپہ تھا بار
ہمیشہ اوسپہ لاتے تھے ہمین آب — اور اوس سے باغ کو رکھتے تھے شاداب
ہوا وہ سرکشی مین دیو کردار — ہمارے حکم سے بالکل گیا ہار
ہمین بیٹھے ہین اب ہو سخت پر غم — تو ہو فریادرس اے شاہ عالم
کہا اصحاب سے سرور اوٹھو اب — وہ انصاری کے گھر گیتین چلو سب
گیا اوس باغ مین وہ دافع الضر — اٹھا کونے مین جہان وہ مست اشتر
چلا یا نزدیک اوسکے جب وہ سالار — کئے عرض اوسکی خدمتمین سب انصار
کہ اے پیغمبر بے مثل وہمتا — ہوا ہے یہ شتر دیوانہ کُتا
ہمین ڈرتے ہین اے سالار امت — مبادا تجھکو پہونچاوے مضرت
کہا نہیں مجھکو ہرگز اوسکا کچھ ڈر — وہ اشتر شہ کو دیکھا جب نظر بھر
شتابی دوڑکر آیا بہ خدمت — کیا سجدہ اوسے وہ باسعادت
پکڑ بال اوسکے پیشانی کے سرور — اوسے داخل کیا ہے کام اندر
لیا تب اوسکو مالک کے حوالے — ہوا نرم و ملایم تر ادل سے
کہا اوسوقت شاہ اہل تمیز — زمین ارض و سما کے بیچ کوئی چیز
مگر وہ جانتے ہین مجھکو برحق — کہ ہون پیغمبر خلاق مطلق
مگر یہ عاصیان جن و انسان — اطاعت سے مری ہین رو گردان
کہے اصحاب شہ یہ جانور ہے — نہ عقل و ہوش ہے اوسکو خبر ہے
وہ یون کرتا ہے سجدہ تجھکو ایشا — ہمین تو عقل و دانش ہے ہمیں ہمرا
کرین گر ہم تجھے سجدہ بجا ہے — کہا سجدہ بشر کو نہیں روا ہے
اگر ہوتا بشر سجدے کے لایق — تو فرماتا مین اسکو اس موافق
کہ زن سجدہ کرے شوہر کو مطلق — کہ مردان کا زنان پر ہے بڑا حق

معجزہ دیگر

کہا یعلی کہ ہم یکروز خورشید ذات — چلے تھے سرور کونین کے سات
و دیکھے یک آ یکش اشتر کہ تین ہم — کہ لیجاتے تھے پانی اوسپہ وہ سدم
سمجھایا ہے وہ اشتر شاہ کو جب — رکھا گردن کو اپنے بر زمین تب
لگا کرنے وہ زاری مصطفیٰ پاس — کھڑا سالار اوسکے سر کے جا پاس

کہا مالک کہاں ہے اس شتر کا
وہ آیا دوڑ کر نزدیک مولا
کہا سرور کہ بیچ اس اونٹ کو تیں
وہ بولا نذر کرتا ہوں تیری میں

ولیکن یہ شتر اے شاہ والا
چلاتا ہے معاش اب ایک گھر کا
کہا یہ اونٹ کرتا ہے شکایت
کرلیتے ہو تم اس سے بہت محنت

کھلاتے ہو اوسے چارا بہت کم
کرو احسان تم اوسکے ساتھ ہر دم
بہت چارا کھلا پالو اسے تم
نکو محنت میں یوں ڈالو اسے تم

معجزۂ دیگر

روایت یوں کیا ہے ابن جعفرؓ
گیا یک باغ انصاری میں سرور
اٹھا اوس باغ میں یک اونٹ آیا
دیکھا جب شاہ کو رونے لگا زار

لگا برسانے اشک از جوشش غم
گیا نزدیک اوسکے شاہ عالم
پھرایا ہاتھ اوسکے پیٹھ اوپر
تسلی ہوئی اوسے تب سے براد

کہا یہ اونٹ ہے کس یار کے پاس
یک انصاری تب آ سالا کے پاس
کہا اے شاہ یہ اشتر میرا ہے
کہا شہ تجھکو نہیں خوف خدا ہے

نہیں ڈرتا ہے تو اس داد گر کو
کہ بخشا ہے تجھے اس جانور کو
کیا یہ اونٹ میرے سے شکایت
کہ ظلم اسپر ہے تیرا بے نہایت

تو بھوکا اوسکے تئیں رکھتا ہے پیاسا
کلاتا ہے اوسے دے رنج و آزا

معجزۂ دیگر

تمیم اسطرح کرتا ہے روایت
کہ بیٹھے تھے ہمیں نزدیک حضرت
یکایک وہ دوڑا یک اونٹ آکر
کھڑا اسالاردین کے پاس جاکر

کہا اے اونٹ مت ہو یوں تو مضطر
اگر صادق ہے تو تجھکو نہیں ڈر
تجھے اس صدق کا آخر ثمر ہے
وگر کاذب ہے تو تجھکو ضرر ہے

جو لیتا ہے پناہ آکر ہماری
اوسے امن و امان دیتا ہے باری
ہمارے پاس جو آتا ہے کر آس
نہیں ہوتی اوسے ہرگز کبھی یاس

کہے ہم اے رسول پاک ہر شے
تیرے سے یہ شتر کیا بولتا ہے
کہا سرور کے اوسکے والیان سب
کئے ہیں ذبح کا اوسکے خیال اب

اونھوں کے قید سے وہ رم کیا ہے
وہ میرا آسرا آ کر لیا ہے
کہا اوی کہ تھے اسباب میں ہم
کہ آئے والیان دوڑ اوسکے اوس دم

وہ اشتر جب طرف اونکے نہ آیا
بہت گھبرا کے سرور پاس آیا
کہے آ تجھ سے عربونکے بڑے بھاگ
گیا ہے تیں دنسے یہ شتر بھاگ

بہت ڈھونڈے نہیں پائے اوسے ہم
مگر نزدیک تیرے اے معظم
کہا تب سرور اہل رسالت
بہت کرتا ہے وہ تمسے شکایت

کہے کیا عرض کرتا ہے تیرے سے
کہا یوں بولتا ہے وہ مرے سے
کہ پایا وہ تمھاریاں پرورش خوب
مدام اوسکو کھلائے تم خورش خوب

وہ اوسپر لاد و چپکانے میں بوجا
تھیں جاتے تھے جان تک گھانس دانا
اور اوسپر بوجھ کس در زمستان
جو منزل گرم تھی جاتے تھے تم وہان

جوانی میں ہوا جب وہ قوی تن
لیے تم اوس سے بچے مادہ و نر
ہوا جب وہ بڈھا تم اوسکو چھوڑے
خبر گیری سے اوسکی منھ کو موڑے

ہوا جب سبز جنگل یہیہ سے اس سال
ہوا جب چر کو ٹک فربہ و خوشحال
کئے تم ذبح کا اوسکے ارادہ
کہے یہ سب ہے سچ بے کم زیادہ

کہا تب اونے شاہ باصفا یون　　نہیں مملوک صالح کی جزا یون
کئے تب عرض وہ اے شاہ عالم　　نہ کاٹینگے نہ بیچینگے اسے ہم
سلوک اس سے ہمیشہ ہم کرینگے　　خبرگیری پو اوسکی من میں ہر نگے
کہا شہ نے کہ جھوٹ اب بولتے ہو　　کہ مدت لگ تمہارے پاس تھا او
سنے مین حال تم اوس بے زبان کا　　مین ہون رحمت مین بیشک تمستی والا
کہ رحمت اپنی قیوم ہمیشن　　منافق کے لیا ہے دل ستے چھن
اور اس رحمت کو اپنی حق تعالے　　کیا ہے مومنانکے دلنے جا
شہ کو مین اونسے یہ سخن بول　　وے سو درہم لیا اوس اونٹ کو مول
کہا تب اوسکو لے اشتر ہو دلشاد　　کرین تجھ کو کیا اللہ آزاد
وہ اشتر خرمی سے ہوکے دمساز　　کیا نزدیک سرور آکے آواز
کہا آمین شہ پھر وہ پکارا　　کہا آمین امین پھر ہانک مارا
کہا آمین پھر وہ نعبغا یا　　یہ سنکر شاہ دین رو نہین آیا
کہا اوی کئے ہم عرض یون تب　　یہ کیا کہتا ہے اے پیغمبر رب
کہا بولا کہ از اسلام و قرآن　　جزائے خیر دیوے تجھکو رحمان
کہا آمین مین پھر وہ کہا تب　　کرے لطف و کرم سے ہر طرف رب
تیری امت سے دہشت روز محشر　　کیا تو دور جون میرے ستی ڈر
کہا آمین مین پھر وہ کہا یون　　بچایا مجھکو خونریزی ستی جون
بچاوے یون تیری امت کو مولا　　عذابانسے سدا اے شاہ والا
کہا آمین مین پھر یون وہ بولا　　کرم اور فضل سے مولا تعالی
اوٹھاوے اختلاف امت سے تیرے　　نہو جنگ اونمین تھوڑے یا گھنیرے
یہ سنکر اسلئے رونے لگا مین　　کہ وہ چیزاں اونکو جب حق سے منگا مین
وہ سب چیزان کیا مجھکو عطا حق　　ولے کرنے دیا نین یہ دعا حق
بھی لایا وحی یون جبریل پیغام　　تلف ہونگی تیری امت بہ شمشیر
ہوا ہے یون قضا کا حکم مبرم　　نہیں ہوتا ہے امین ثانی اور کم

معجزہ دیگر

بھی غیلان یون سنایا سبکو یہ بات　　کہ تھے ہم کیسفر مین شاہ کے سات
نہیں سرور سے دیکھے وہان عجب ایک　　گر آیا اوسکی خدمت مین عرب ایک
کیا عرض اے رسول رب رحمان　　ہے میرے ملک مین یہان ایک بستان
معیشت میری ہے اوس باغ اوپر　　علایق میرے ہین اے شاہ اکثر
دو اشتر آبکش رکھتا ہون ہمیشن　　کہ دیتے تھے وہ پانی باغ کیتین
وہ اب یون ہوگئے ہین تند و بدمست　　کہ نین ونپر اپڑتا ہے مرا دست
وہ ہوکر سرکشی مین مثل شیطان　　سدا اس باغمین کرتے ہین جولان
نہ کسکو باغمین دیتے ہین آنے　　مین اس غم سے لگا ہون پیچ کھانے
کوئی ہمسے مجال ایسی نپاوے　　کہ اوس گلشن مین یا پاس اونکی جاوے
اوٹھا اوسوقت پیغمبر خدا کا　　مع اصحاب اوس گلشن کو آیا
کہا مالک کو کھول اب باغ کا در　　کہا ہے اونکی تندی کا بہت ڈر
کہا کھول وہ لگیا کرنے کو در باز　　سنے جب کھولنے کا اوسکے آواز
وہ اونٹان بغبغا کر دوڑ آئے　　بہت غوغا کئے وہ ہین مچائے
نبی اللہ کو دیکھے جب نظر بھر　　وہ دونو مست اشتر دیکھلے پر
ادب سے بیٹھ زانو پر گئے ہین　　رسول اللہ کو سجدہ کئے ہین
تب اونکے موئے سر شہ ہاتھ مین لے　　کیا ہے اونکو مالک کے حوالے

کہا

کہا اب کام میں کر قایم ان کو   کہلا تو خوب چارا دایم انکو
دیا دیتا نہیں تو ہمکو رخصت   کہ سجدہ کر تجھے پاویں سعادت
کسی کو حکم فرماتا اگر میں   کرے تا سجدہ وہ کوئی شخص کیتیں [?]
کہے اصحاب اے شاہ عوالم   تجھے کرتے ہیں سجدہ یوں بہایم
کہا اوسوقت سالار خلایق   نہیں ہے سجدہ غیر حق کو لایق
تو فرماتا کہ اپنے مرد کو زن   کرے سجدہ ہمیشہ اے سلکھن [?]

معجزۂ دیگر

کہے زید اور عبد اللہ اے یار   کہ آیا ایک اعرابی نزد سالار
کہا اے پیغمبر حق یہ اعرابی   چرایا ہے یہ اشتر کو شتابی
علی مرتضےٰ کو شاہ بولا   کہ کر تحقیق اس بدو کو لیجا
اگر ثابت نہو پھر لا مرے پاس   وہ سر نیوڑا کے کھڑا اوپر بو سواس [?]
اگر تیرے کنے ہے کوئی حجت   تو کہہ میرے سے ہرگز خوف کر مت
قسم اوسکی کہ کر احسان و منت   کیا مبعوث تجھکو دے نبوت
تب اوسکو شاہ بولا اے اعرابی   قسم دیتا ہوں تجھکو اوس خدا کی
کیا ہے کیا دعا تو بول سو اب   کہا وہ تجھ سے پوچھا یہ درود اب
کیا تب وہ سلام اوس شاہ دین پر   کہا اوسوقت آیک شخص دیگر
کہا سالار ہے کوئی شاہد اس پر   لگے کہنے کو وہاں کئی شخص دیگر
اگر ثابت ہو چوری از گواہی   تو جاری اوسپو کر حکم الہی
کہا تب اوسکو سرور اے اعرابی   بجا لا حکم حق کو تو شتابی
وہ اشتر جلد دوڑا نزدیکے آیا پاس   پکارا شاہ کو اے اکرم الناس
یہ بدوی نیں چورایا مجھکو اصلا   مرا مالک نہیں ہے اسکے دوسرا
کہ وہ اوس اونٹ کہتیں کے گویا   یہ بہتانے کیا تجھکو مبرا

وہ درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ وَارْحَمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الْبَرَكٰتِ شَيْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ

کہا دیکھا ملا ایک کو میں اس آن   کہ کرتے ہیں یہاں گلیوں میں جولان
صراط اوپر ترا منہہ روز محشر   پنم کے چاند سے ہووے گا انور
کرتا اوسکے ثوابانکو لکھیں سب   تو پڑھ تیرے نبی پر یہ درود اب

معجزۂ دیگر

کہا جابر کہ یکدن شاہ ابرار   گیا تھا حرہ واقم میں اے یار
بہت سالار عالم سے قرین ہو   لگیا کرنے کو آواز حزین او
کہے ہے صاحب اپنا بہت مدت   لیا اپنے ستی کار زراعت
کہا تب شہ مجھے جا بیگ جابر   کر اوسکو جلد میرے پاس حاضر
اوٹھایا ہر وہ اشتر بھی اوٹھا تب   بطور رہنما آگے چلا تب
وہ ہے نزد مدینہ ایک جاگا   وہاں یک اونٹ سرور پاس آیا
کہا یہ اونٹ ہو مالک سے ناشاد   جفا کی اوسکے اب کرتا ہے فریاد
ہوا جب لاغر و بوڑہا زیادہ   کیا ہے ذبح کا اپنے ارادہ
کہا کہو ج اوسکا نیں معلوم مجھکو   کہا سرور یہ بتلا دیگا تجھکو
ادسے گردن ستی بتلاتا تھا راہ   گیا لے اوسکو ایک مجلس میں ناگاہ

نبی حطمہ کا تھا وہ سب محلا
کہا جابر ہے کون یہ اونٹ والا
کہے یہ شخص ہے اوسکو کہا مین
اجابت کر نبی اللہ کے تئین

اوٹھا فی الحال تب وہ ساتھ میرے
گیا مین اوسکو لے سرور کے ڈیرے
کہا یہ اونٹ مجھ سے یون کہا حال
کہ تو اس سے لیا ہے کام کئی سال

ہوا جسدم وہ بڈھا اور دُبلا
کیا تو قصد اوسکے کاٹنے کا
کہا وہ ہے قسم اس سب کی مجھکو
کہ بھیجا ہے رسالت دیکے تجھکو

کہ سچ بولا وہ تب سرور کہا یون
نہین مجکو صالح کی جزا یون
بھی فرمایا کہ بیچ اس اونٹ کو اب
وہ بیچا شاہ دین کے پاس جب تب

ہیچے اس حال کے وہ جگ کا داور
دیا چھوڑ اوسکیتین منہ کے اندر
وہ اشتر محنت و کلفت سے چھوٹا
ہوا رمنے مینے چر خوب موٹا

اگر ہوتا اتھا کوئی اونٹ بیمار
مہاجر پاس یا نزدیک انصار
تو اوسکیان اوس شتر کو بھیجتا شاہ
وہ کرتا جا کے اوسکا کام دلخواہ

معجزہ دیگر

بھی آیا ہے روایت بیچ اے یار
کہ آیا یک شتر نزدیک سالار

ہین ہون جس قوم مین اے گنج راز اب
نہ پڑھتے ہین عشا کی وہ نماز اب
بلا اوس قوم کو وہ کامل الذات
سنایا اوسکیتین اوس اونٹ کی بات

کہے یہ بات سچ ہے اے مطہر
ہمین یون نا کرینگے بار دیگر
ہین اونٹا کی حکایت ایسی بسیار
ہوئے ہین وارد ایں بہت اخبار

معجزہ دیگر

سن اے یار اب تو ہرنکی حکایت
انس اور زید کرتے ہین روایت
کہ شہ یکروز صحرا مین سدھارا
اوسے کوئی یا رسول اللہ پکارا

پھرا گروں کو سرور تب بجھایا
اثر آواز والے کا نہ پایا
بھی دیکھا خوب وہ جب بار دیگر
تو یک ہرنی اتھی وہان قید اندر

یک اعرابی کیا تھا صید اوسکو
کیا تھا خوب کر کے قید اوسکو
کہی وہ اے رسول حق تعالے
نوازش کر میرے نزدیک تو آ

نبی اللہ کا پاس اوسکے گیا ہے
کہا اوسکو کہ حاجت تیری کیا ہے
کہی ہے آدادرس اندوہ کے بیچ
ہین دو بچے مجھے اس کوہ کے بیچ

ہین وہ اونکو پلائی نہین ہون اپنا
پڑی ہون بند مین بدوی کے ناگاہ
چھوڑا اس بند سے اے شہ مجھے زود
ہین آتی ہون شتاب اونکو پلا دود

کہا اونکی سچ تو او کہی تب
اگر مین پھر نہ آؤن تو مجھے رب
کرے دائم عذاب اوس شخص کے سات
کہ تیرا نام سن بھیجے نہ صلوات

بھی بولی یون کہ روز حشر قہار
کرے مجھکو معذب مثل عشار
دیا کھول اوسکو شاہ جان شتابی
چلی وہ مارتی چھٹکان شتابی

پلاکر اپنے بچو کے تئین دود
پھر آئی شاہ کے نزدیک وہ زود
وہ اعرابی ہوا اوس وقت بیدار
کہا کیا ہے تیری حاجت اے سالار

کہا دے چھوڑ اس ہرنی کو تو اب
دیا چھوڑ اوسکیتین فی الفور وہ تب
بر آئی اوسکی جب امید یون ٹھیک
گئی کرتی ہوئی وہ ٹھیک پر ٹھیک

بھی پڑھتی تھی وہ رہ مین [illegible]
طرب سے کلمہ طیب کو اکثر

معجزہ دیگر

بھی آیا ہے روایت بیچ اے یار
گیا تھا ایک غزوے بیچ سالار
جتنے اصحاب تھے تب ساتھ اوسکے
ہوئے یکبار وہ بھوکے پیاسے

تب آئی ایک ہرنی نزد سرور
شتابی اک پہاڑی سے اوتر کر

پچھوڑا آپ اوسکا وو دو سالا
صحابہ کو پلایا زود سالار

پیے اوس دودھ کہتیں تب اصحاب
ہوئے بیٹھے ہمارے سیر سیراب

بندیا نا فنے اوسکا پاون محکم
ہوئی وہ غیب وہانسے بعد یکدم

کہا سرور سنیا جب یہ سمایا
جو لایا تھا اوسے یہاں پھر لیجایا

معجزہ دیگر

کہا ابن عمر سالار یکروز
تھا یاران ساتھ اپنے مجلس افروز

تب آ از قوم سلمی یک اعرابی
شہنشہ کے حضور آیا شتابی

لے آیا گھوڑپھوڑ یک آپنے سنگ
رکھا تھا آستین میں اوسکو وہ سنگ

کہا اصحاب سے سرور کے وہ تب
ہوئے کس واسطے تم جمع یہاں سب

کہے ہم شاہ کچھ بیٹھے ہیں یہاں
ہوئے ہیں جان و دل سے اوسپو قربان

کہا سرور سے تب وہ بے ادب آ
نہ دیکھا کوئی جھوٹا میں تیرے سا

نہ ہوتا گر مجھے یہ خوف و مساز
کر یو لینگے عرب مجھکو جلد باز

تو کرتا قتل میں تجھکو بعبرت
عرب کے دلکو ہوتا از مسرت

عمر بولا کہ اے پیغمبر رب
دے اوسکو قتل کی رخصت مجھے اب

کہا سرور اسے ہے حلم والا
قریب اسکے کہ ہووے انبیا سا

وہ اعرابی کہا پھر شاہ سے تب
قسم ہے لات عزے کی مجھے اب

کہ میں تیرے پونا لاونگا ایمان
نہ تیرے حکم کو مانونگا یک آن

نہ لاونگا ایمان جب یہ گھوڑپھوڑ
دیا تب آستین سے بھار اوسے چھوڑ

اگر تیرے پو ایمان لائے یہ جب
تو میں تیرے پو ایمان لاونگا تب

سنا یہ بات شاہ باصفا جب
کیا گھوڑپھوڑ کو کہتیں یوں ندا تب

عربی بات سے اوس دم وہ حیوان
کہ سمجھے اوسکو جو حاضر اتھے وہان

کہا لبیک اے پیغمبر رب
کہا ہے بندگی میں کسکی تو اب

کہا کرتا ہوں اوس رب کی عبادت
کہ ہے عرش اوسکا بالا سموات

زمین میں اوسکی حجت ہے سراپا
سبیل اوسکی ہے ہر دریا کے اندر

ہے جنت میں عطا و رحمت اوسکی
ہے دوزخ میں بلا و لعنت اوسکی

کہا سرور پھر اوس حیوان کو کہتیں
کہ بول اے گھوڑپھوڑ اب میں ہوں کین

کہا تو ہے رسول رب عالم
بھی سارے انبیا کا ہے تو خاتم

کہ یعنے بعد تیرے کوئی پیغمبر
نہ قایم ہوگا جز تیرے شرع پر

تیرے پیرو کہتیں ہے عیش و جنت
تیرے دشمن کہتیں ہے طوق لعنت

سنا اوس بات کو جب وہ عرابی
پڑہا ہے کلمہ طیب شتابی

بھی بولا میں جب آیا پاس تیرے
تو دشمن تیرا تھا نزدیک میرے

قسم مولا کی ہے تو دوست تر اب
میرے کن مجھسے اور اولاد سے سب

مرا اب جان و دل پیدا و پنہان
تیرے پر بیگمان لاہیں ایمان

مراتب ہو گیا گوشت کیا پوست
ہوئے ہیں سر بسر یکبک تیرے دوست

کہا سرور اوسے الحمد للہ
کہ دکھلایا تجھے اپنی طرف راہ

سکھایا اوسکو تب احکام دین کے
بتایا اوسکو تین ارکان یقین کے

سنا حکم زکات وہ جب کہا تب
نہیں میری قوم میں مجھسا فقیر اب

کہا سرور کر اوسکو دیو کچھ مال
کیے اصحاب شہ تب اوسکو خوشحال

دیا یک اونٹ اوسکو عبد رحمان
دعا اوسکو کیا سالار کوان

وہ اعرابی گیا تب ہو کے رخصت
کہا جا قوم سے یہ سب حقیقت

سنے جب قوم یہ اعجاز و برہان
ہزار آدم ہوئے اونسے مسلمان

حدیث اس ماجرے کی تھی مطول ۔ ولیکن مین لکھا ہون اوسکو مجمل

روایت اسطرح کرتا ہے ربان ۔ کہ تھا جنگل مین مین با گوسفندان

وہ بیٹھا ٹیکری پہ ایک جا کر ۔ فصاحت سے کہا مجھکو ندا کر

کہا ربان نہ دیکھا نا سنا ہون ۔ سخن کرتا ہوا ان لانڈگے کو ن

کہ اس خرمیکے جھاڑان مین پیمبر ۔ کہ ہے سب انبیا کے سر کا افسر

طرف مولا کے وہ کرتا ہے دعوت ۔ کرو کہتا ہے حق کی سب عبادت

کہا ربان کہ سن اسبات کے تئین ۔ گیا حضرت کنے جلدی ستی مین

کہا تب مجھکو شاہ با کرامت ۔ کہ کر لوگا تسے ظاہر یہ حکایت

معجزہ دیگر

تب ایک لانڈگا بکری کو پکڑا ۔ چھوڑایا اوس سے مین کر بہت جھگڑا

جو روزی لطف سے مجھکو دیا حق ۔ لیا تو چھین کر میرے سے ناحق

کہا کرتا ہے تو اس سے عجب کیا ۔ کہ ہے اس سے عجب تر ایک سمایا

گذرگئی ہین سو باتان بولتا ہے ۔ بھی آئندہ کا دفتر کھولتا ہے

نہ تم اسکو نبی گر جانتے ہو ۔ نہ کچھ اوسکے کہے کو مانتے ہو

گیا خدمتمین ظاہر اوسکی یہہ راز ۔ ہوا فی الحال ایمان سے سرفراز

لقب اوسکا ہوا متکلم الذیب ۔ ہے اوسکی اس لقب کی سن یہ تقریب

معجزہ دیگر

بھی ابن اکوع وراقع کو آیار ۔ دے دو لانڈگے اسطرح اخبار

وہ دونو جلد کر ایمان کو حاصل ۔ ہوئے اصحاب مین سرور کے داخل

معجزہ دیگر

بھی ایک چیتے ہکو تیین لانڈگا ایک ۔ دیا خبر اسطرح بتلا یہ رہ نیک

معجزہ دیگر

بھی یک راعی سے یون بولا ہی بھیڑیا ۔ گیا جب چھین کر وہ اوس سے بکرا

پڑا ہے تو یہان بکرون سے دل جوڑ ۔ رفاقت اس رسول پاک کی چھوڑ

ہے مولا پاس اوسکی قدر برتر ۔ کھلالے اوسکے دئے جنت کے سب در

نہین تیرے اور اوس ورکے میانے ۔ مگر یہ کوہ حایل اے سیانے

کہا راعی کہ بکریا ہین میری یہان ۔ ہوئیگا کون اب اونکا نگہبان

دے اوسکے پاس بکرے آپنے سب ۔ چلا سالار کی خدمت مین تب تب

کہا شہ اوسکو جا اب بکریان پاس ۔ کہ کرتا ہے وہ گرگ اونکا بہت پاس

وہ یک بکری کے تئین تب ذبح کر کر

ترا احوال ہے چرانیوالے سن اب ۔ سخن گرگ سے ہے میرے عجب اب

کہ بھیجا نین کبھی خلاق عالم ۔ کوئی مرسل کو ہرگز اس سے اعظم

ملک ناظر ہوا اوسکے صحب اوپر ۔ سمجھاتے ہین جہاد اوسکا سرسر

تو چلا با وسکی خدمت مین ہو داخل ۔ جنو وا اللہ مین ہو جا تو داخل

کہا گرگ اوسکو حافظ انکا ہین ہون ۔ تو آیا لگ چراتا ہون مین انکون

یہ قصہ شاہ دین کو سب سنایا ۔ اور اوس سرور پہ جلد ایمان لایا

سب اونکو پا دیگا تو اپنے دیکھو اہ ۔ گیا اور اونکو پایا جون کہا شاہ

کھلایا ہے وہ بھیڑے کو شکم سیر

معجزۂ دیگر

بھی آیا ہے خبر مین اے برادر | کیا یک لانڈگا حملہ ہرن پر | ہرن جلدی حرم مین بھاگ آیا | وہانسے گرگ منھہ اپنا پھرایا

تھے حاضر اتفاقاً اوس مکان پر | ابوسفیان و صفوان سے برادر | نہین اسلام لائے تھے وہ اوس دم | لگے کرنے عجب یہ دیکھہ باہم

کہا تب لانڈگا دونو نکو تب یون | تمھین کس تے ہو میرے سے عجب یون | ہے اس سے یہ عجب مکے کے اندر | محمد ابن عبد اللہ ہو رہبر

بلاتا ہے طرف جنت کے تم کو | ڈراتا ہے سدا دوزخ سے تم کو | تم اسکی بات کو نا کرکے باور | طرف دوزخ کے جاتے ہو سراسر

ابوسفیان کہا صفوانسے وسدہاتا | قسم ہے لات و عزّا کی کہ یہ بات | اگر مکے منے ہوئیگی اشتہر | نکل جاوینگے وہانکے لوگ یکسر

معجزۂ دیگر

اور آیا ہے خبر مین اے برادر | کہ پکڑا کان یک بکرے کا سرور | نشان اوس ہاتھ کا ایک خوب نادر | ہوا ہے کان اوپر اوسکے ظاہر

ہمیشہ کان پر اوسکے رہا ہے | بھی اوسکی نسل مین ظاہر ہوا ہے

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایکدن گھوڑے سے سالار | ادا کرنے نماز اوترا ہے اے یار | کہا اوسکو کہ ہرگز مت کہین جا | برکت دیوے تجھکو حقتعالیٰ

وہ ہرگز کوئی اعضا نہین ہلایا | نماز اپنی کرے لگ شاہ والا

معجزۂ دیگر

کہا ہے ابن مسعود اے برادر | سفر مین یک جگہہ اوترا تھا سرور | وہان یک شخص جنگل مین گیا تھا | وہ انڈے ایک چڑیا کے لیا تھا

وہ چڑیا اس الم سے ہوکے مضطر | تھرکتی آ گھڑی نزدیک سرور | کہا سرور دیا کون اوسکو آزار | کہا وہ شخص تب اے شاہ ابرار

لیا مین اوسکے انڈے شہ کہا تب | ترحم سے کر لیجا پھر اوسے اب | وہ لایا تھا جہانسے لیگیا وہان | گئی اوسوقت چڑیا ہوکے شادان

معجزۂ دیگر

خبر مین دوسری آیا اے بھائی | کہ پھر ایک اور چڑیا شہ کن آئی | تھرکتی تھی وہ اور کرتی تھی زاری | کہا اوسکو کیا کن یون دکھیاری

کیا یک شخص تب یون عرض اکسر | کہ بچے اسکے پکڑا مین سراسر | کہا تب اوسکو لیجا جلد دے پھیر | گیا وہ لے شتابی اوس بلا دیر

معجزۂ دیگر

روایت ہے حنین اندر شہنشاہ | تھا دلدل پہ سوار اے یار آگاہ | یکایک امتحان کا وقت آیا | شکست اوس شاہ کے لشکر نے پایا

کیا تب حکم اوس خچر کو اپنے کہ نیوڑھا وے شتابی سر کو اپنے
وہ نیوڑھایا ہے جلدی آپنا سر لیا ایک مشت سنگریزونکو سرور
پڑھ اس حالت منے چھوٹی دعا ایک طرف دشمن کے وہ کنکر دیا پھینک
گئے کفار سارے بھاگ کر تب ہوا سالار کو فتح و ظفر تب

معجزہ دیگر

خبر ہے ایکدن وہ شاہ والا کیا تھا قصد موزے پہننے کا
وہ موزا ایک ڈالا پاؤنمین جب کیا کوّا لے موزہ دوسرا تب
ہوا مین اوسکے تئین اوندھا کیا ہے تھا ایک سانپ اوس سے گر پڑا ہے

معجزہ دیگر

کیا مکے کتئین جب فتح سرور ہوا داخل پیمبر اوسکے اندر
اٹھا ناقہ پو تب شاہ فلک تخت اٹھی اوس وقت مین گرمی بہت سخت
کبوتر سب حرم کے آکے یکسر کئے سایہ مبارک اوسکے سر پر
برکت کی کیا شاہ اونکو دعوت بہت ہوئی نسل مین اونکی برکت
ہین مکے کے حرم مین جو کبوتر ہین اونکی نسل سے سب ہے برابر

معجزہ دیگر

مدینے کو کیا جب شاہ ہجرت کبوتر تب کیا اوسکی حمایت
شتابی غار کے در پر گیا ہے اور اس حالتمین وہ انڈے دیا ہے
بھی مکڑی ایک وہان جلد آکے تنی ہے ایک جالا اوسکے در پر
ہوئی کفار سے اوسکی نگہبان سیر مین ہے مفصل اسکا بیان

معجزہ دیگر

کیا خیبر کو جب وہ اکرم الناس کیا بیڑا وہ یک قلعے کے اس پاس
تب اوسکن یک غلام اسود آیا اور اپنے سات بکرے بہت لایا
کیا عرض اسنے رسول رب علام مجھے تعلیم کر اب جلد اسلام
سکھایا شاہ اوسکو حکم ایمان ہوا وہ شوق سے دلکے مسلمان
کہا اے دین و دنیا تجھسے پرنور اتھا مین یک یہودی پاس مزدور
امانت ہین یہ بکرے اوسکے مجھ پاس کرون کیا انکو اب اے اشرف الناس
کہا سالار نے یک مشت کنکر تو ماران بکریونکے منھ پو یکسر
وہ سب جاوینگے مالک پاس اپنے کیا وہ جسطرح بولا ہے شہ نے
کہا بکرونکے تئین وہ مار کنکر کہ جاؤ اوس یہودی پاس یکسر
نہ تم سے پھیر مین ہرگز ملونگا نہ پھر تمکو چرانے لے چلونگا
کہا اوسی وہ بکرے جمع ہو تب وے چل اپنے مالک کی طرف سب
گویا کوئی اتھا اونپر محصل ہوئے سب تا وہ جا قلعے مین داخل
پیچھے وہ شخص ہو کر پیش آہنگ کیا جون چاہئے کفار سے جنگ
لگا یک پتھر اوسکو سخت اوسدم شہادت سے ہوا تب وہ مکرم
کیا تجہیز شاہ سرفراز آپ جنازے پہ پڑھا اوسکے نماز آپ
بھی فرمایا وہ یون اہل یقین کو مین دیکھا اوسکے دو حورعین کو

کہنے سے گروا اوسکے کر جدا وہ — تپاک ولسے کرتی تھین دعا وہ — کہ جو تجھکو کیا ہے خاک آلود — ملاوے اوسکو مٹی مین خدا زود

جو مارا تجھکو مارے اوسکو قہار — ہین ایسے معجزے اے یار بسیار

معجزہ دیگر

حدیث فاختہ اور بازاے یار — کہ پڑھتے ہین فقیران اوسکو ہر بار — بغیر شبہ بے اصل و غلط جان — کتابا ئین سند مین اوسکو ای جان

حدیثو نمین نہ ہوے جو بات ہر گز — نہیں پڑھنا و سنا اوسکا جائز

دربیان معجزات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاقہ بجن دارد ودرینجا ہشت معجزہ است

ہین سچا اوسکے بھی وہ خرق عادات — علاقہ جنکے تئین جنونکے ہو سات — روایت یون کئے ہین ایک اژدر — کھڑا تھا روبرو سرور کے آکر

گئے بھاگ اوسکو لوگان دیکھکر سب — کھڑے ہو دور سے دیکھین لگے تب — کہا سالار عالم تب کہ یہ جن — ہے اون جنونسے جو آئے ہین یکدن

میرے پر لائے جان و دلسے ایمان — بھی میری سنے ہین سب قرآن — ہوا وہ اسلئے مجھ پاس واصل — کہ تا میرے سے پوچھے کچھ مسایل

تمھارے پر وہ کرتا ہے سلام اب — سنو اے زمرہ اصحاب تم سب — تحیت بھیجیو تم سب سراسر — عباد اللہ سے ہر شخص اوپر

کرو یعنے سلام اے اہل اسلام — عباد حق اوپر کیا خاص کیا عام — لکھے بعضون نے جنونکو اجتو — ہے بیشک یہ غلط اے یار خوشخو

معجزہ دیگر

تھا کاہن اور شاعر ابن قارب — جن اوسکے پاس آیا کئی مراتب — اوٹھایا نیند سے کئی بار اوسکو — کیا اس وعظ سے بیدار اوسکو

کہ سوتا کیا ہے اوٹھ اے ابن قارب — سمجھ تو گر سمجھنے کا ہے طالب — کہ آیا ہے رسول رب رحمان — نبی غالب ستی با عظمت و شان

طرف توحید کے کرتا ہے دعوت — بھی کہتا ہے کر وحق کی عبادت — سنایا اوسکو وہ بعد اوسکے خوشحال — شہنشہ کے ثنا مین چند ابیات

وہ شاعر یون کہا ہے اوسکے تئین تب — مجھے تو چھوڑ دے ہے مجھکو نیند اب — پھر آیا ہے وہی جن دوسری رات — اوسے بیدار کر بولا وہی بات

پڑ ہا شہ کی ثنا مین اور اشعار — کہا وہ اوسکو سونے دے مجھے یار — پھر آیا ہے وہی جن تیسری بار — کیا مانند سابق اوسکو بیدار

خبر اوس شاہ کی بولا وہی بات — پڑ ہا اوسکی ثنا مین بہت ابیات — وہ جلدی شاہ کے نزد متین آیا — یہ سارا ماجرا اوسکو سنایا

بھی لا اوسوقت وہ سرور پر ایمان — کہا اوسکی ثنا مین بہت بیان — وہ سرور اور صحابہ اوسکے اوسدم — ہوے اس کیفیت سے بہت خرم

معجزہ دیگر

کہا عبد اللہ بین ہمراہ سرور — گیا تھا ایک دن کوہ صفا پر — کیا کفار کو اوسوقت دعوت — وہ ملعون سب لگے کرنے اہانت

وہان اوسوقت یک شیطان ابتر	تھا مسعر نام جسکا اے برادر	شکم مین ایک بت کے ہو کے پنہان	کہا ہے ناسزا سرور کو اوس آن
ابوجہل و ولید ابن مغیرہ	بھی دیگر کافران مست و خیرہ	ہوا اول سے زیادہ تند و سرکش	خوشی مین آ لگے کرنے کو غش غش
ثنا خوانی کیے ہین اس صنم کو	بہت بوسے دیے ہین اس صنم کو	کہا اوسی کے بعد از اوسکے یکرات	ہمین بیٹھے تھے سر پر پاس خوش خوش
کہ آیا ایک جن نام اوسکا سمحج	کہا اے تجھ سے دین و داد باسج	سنا مین مسعر مردود ناپاک	کیا تیزی سے گستاخی ہو بیباک
کیا مین قتل اوس ملعون کو تین کل	صباح آے شاہ پھر اوس کوہ پہ چل	کہا اوسی کہ سرور روز دیگر	گیا تشریف لے اوس کوہ اوپر
بھی اون کفار کیتین وہان بلایا	کیا دعوت کلام حق سنایا	اٹھے امیدوار اوسکے وہ ناساز	کہ آوے مثل اول بت سے آواز
تب اوس بت کے بھیتر جا وہ نکلا	پڑھا تعریف مین سرور کے اشعار	بھی بولا کل کیا مسعر کا مین خون	کہ وہ ملعون کیا تھا ہجو شہ کون
	یہ سنکر کافران وحشت سے بھڑکے	اور آ غصے منے اوس بت کو پٹکے	

معجزہ دیگر

بھی یون اخبار سے ثابت ہے یہ بات	کہا یک جن خزیمہ باصفا سات	کہ حق بھیجا ہے یک صاحب رسالت	مدینے بیچ وہ کرتا ہے دعوت
خدا کی راہ کی کرتا ہے بات اب	دیکھاتا ہے وہ سبکو معجزات اب	تو جا جلدی سے اور لا اوسپہ ایمان	وہ آیا اور ہوا ہیگی مسلمان

معجزہ دیگر

بھی یک جن عمرو کو اسطرح بولا	کہ ظلمت مٹ گئی اور نور چمکا	ہوا مبعوث ختم انبیا اب	بھی دوسرا ایک ہوا اوسکو ندا تب
	ہوا اسلام ظاہر کفر باطل	کیا شہ پاس جا ایمان وہ حاصل	

معجزہ دیگر

خنافر نام تھا وہان ایک کاہن	لگے دعوت اوسے شہ کیطرف جن	شتابی کر گیا سرور طرف او	اور ایمان کا کیا حاصل شرف او

معجزہ دیگر

ابو عامر کو بھی جنون نے یکبار	سنائے شاہ کے اوصاف بسیار	ولیکن وہ شقی بے سعادت	کیا نہین سرور دین کی اطاعت

معجزہ دیگر

تمیم داری یون کرتا ہے ظاہر	ہوا مین شاہ کے جانب مسافر	بطور مشرکان بولا مین ہین	ہون اس جنگل کے مہتر کی پنہ مین
کہے جن لے پناہ اللہ کا تو	کہ دیتے نہین پنہ اب ہم کسی کو	ہوا ظاہر رسول سرفراز اب	پڑہین اپن اوسکے پیچھے ہم نماز اب

کیا

گیا جنون کا مکر و پیچ و تاب اب	بھگاے اونکنے تیر شہاب اب	شتابی اوسکی خدمت مین تو جا رے	بصدق جان و دل ایمان لا رے
رہے خواری سے تا تو دایم امین	کہا وہ جب ہوئی ہے صبح روشن	گیا مین جلد سوئے وہیر ابو ب	تھا ایک راہب وہان ہر علم مین خوب
یہ قصہ مین کہا اوس با خرد سات	کہا وہ سچ کہے تیرے سے یہ بات	ظہور اوس شاہ کا ہے یک حرم مین	ابھی ہجرت اوسکی ہے بیشک حرم مین
کریگا لیتے وہ مکے سے ہجرت	مدینے کی طرف با فتح و نصرت	تو پاویگا اوسے مکے مین آ یار	ہے خیر الانبیا بیشک وہ سالار
	وہ سنکر یہ سخن سٹر پاس آیا	بشوق جان و دل ایمان لایا	

در بیان حفظ و حمایت وے سبحانہ تعالے حبیب خود را صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم از اعدا کہ اشہر معجزات است و رینجا سی و دو معجزہ است

ابھی تھا اوس شاہ کا اعجاز مطلق	کہ اعدا سے بچایا اوسکو حق	روایت ہے کہ اوسکے دوستان سب	محافظ اوسکے تھے کیا روز کیا شب
جب اتری آیت وَاللّٰہُ یَعْصِمُ	کہا اصحاب سے شاہ عوالم	کہ جاؤ اپنے گھر کو تم ہو مسرور	کہ حق مجھسے کیا اعدا کا شر دور

معجزہ دیگر

خبر ہے یک سفر مین شاہ اکمل	گیا دوپہر کو یک جھاڑ کے تل	کرے تا اوسکے نیچے استراحت	تعب سے سیر کیجے پاو راحت
ابھی بستر پو نین لیٹا تھا سالار	کہ آیا ایک بدوی کھینچ تلوار	کہا ہے کون یان اب کون آوے	کہ تجھکو ہاتھ سے میرے بچاوے
کہا سرور نے مجھے اللہ بس ہے	مجھے اوسکی حفاظت کی آس ہے	لگا ہے تھرتھرانے وہ اعرابی	گری تلوار اوسکی تب شتابی
وہ مارا جھاڑ پر تب ایک ٹکر	پھٹا اوس کافر بدبخت کا سر	لگا بہنے کو جون ریتا اوسکا بھیجا	کیا دوزخ مین فی الحال آپنی جا

معجزہ دیگر

یون آیا شہ کنے یک مرد دیگر	اٹھا نام اوسکا عوزت اے برادر	وہی حال اوس وقت اوسپر بھی گذرا	شہنشہ عفو سے اوسکو نوازا
	وہ جا کر قوم کو اپنے سنایا	ہین خیر الناس کی خدمت سے آیا	

معجزہ دیگر

روایت یون کیے ہین اہل اخبار	سدہار غزوہ غطفان مین سالار	وہان شہ پاس آیا ایک مغرور	کہ تھا وعثور اوسکا نام مشہور
گیا شمشیر بران ہاتھ مین لے	کہ سرور کو دغا سے مار ڈالے	فرشتہ روبرو یک اوسکے آکر	کیا ہے ضرب اوسکے سینے اوپر
	گرا وہ پیٹھ پر چھوڑ اپنے اوسان	اور اوس دم شاہ پر لایا وہ ایمان	

معجزۂ دیگر

کبھی جنگ بدر میں بادشاہ ابرار
حکایت ایسی یک گذری ہے آ یار
کبھی گذرا ہے میں دیکھا ہوں خبر میں
سمایا ایک ایسا یک سفر میں

معجزۂ دیگر

اور آیا شاہ کے نزدیک یکبار
زاد ولادِ مغیرہ ایک بد کار
کرے تا قتل سرور کو دغا سے
ہوا کور او سکھڑی قہر خدا سے

معجزۂ دیگر

خبر ہے اسود و ابن طلاطل
ولید ابتر و عاص ابن وائل
یہ چاروں نابکاران ہو کے بیٹھا
ہمیشہ شاہ کا کرتے تھے ٹھٹھا

تمسخر اس سٹی کرتے اتھے بہت
جفا پر اوسکے من دہرتے اتھے بہت
گیا کعبہ کو یکدن شاہ لولاک
طواف او سوقت کرتے تھے یہ ناپاک

او تر روح الامین حکم خدا سے
کھڑا بازو سے سالار جہاں کے
اٹھا ابن مغیرہ کے کف اوپر
نشان زخم نیزہ اے برادر

وہ بیدین سامنے اوسکے تب آیا
نشان تن جبرئیل اوسکے سمجھایا
لہو او سوقت ہوا ہے اوس جا کا
ہوا او سدم بنیا وہ زخم کاری

ہوا جلدی سے وہ دوزخمیں واصل
تب آیا بعد اوسکے ابن وائل
چبھ اوسکے پاؤں میں یکروز کانٹا
اثر کچھ اوسکا وہاں باقی رہا تھا

سمجھایا قہر سے جبرئیل وہان تب
ہوا تا زخم کاری وہ نشان تب
لیجا اوسکو دوزخمیں وہی ریش
تب اسود آگیا جبرئیل کے پیش

وہ ڈالا یک ہرا برگ اوسکے منھ سے
ہوا وہ کور اور جلدی گیا مر
پیچھے اس حال کے ابن طلاطل
ہوا او سروح اعظم کے مقابل

کیا سر کے طرف اوسکے اشارت
لگا پیٹ اوس سے بہنے ہو جراحت
گیا دوزخمیں جاگا جلد اپنا
تب او تری آیت اِنّا کفینا

کہا حق یونکہ تجھے اے پیمبر
کیے ہم دور ہنسنے والوں کا شر

معجزۂ دیگر

اد او تری سورۂ تبّت یدا جب
ترن بولہب لیکر یک پتھر تب
شتابی آئی پیغمبر کے نزدیک
اٹھا صدیق تب سرور کے نزدیک

کہا شہ سے کہ اے سالار ابرار
بہت غصے سے آتی ہے یہ مردار
پٹ کاٹے لرزا اور بیچیا ہے
اس ابتر سے نہاں ہونا بجا ہے

مباد اپہچے کہیگی سخت تجھ کو
کہا سرور نہ دیکھیگی وہ مجھ کو
کہی صدیق کو آیا سہ تیرا
سنی ہو نہیں کیا ہے ہجو میرا

کہا صدیق وہ نہیں شعر کہتا
شعار اوسکا نہیں ہے ہجو کسکا
گئی جب پھر کے وہ صدیق اکبرؓ
کہا سالار سے اے جگ کے داور

مگر تجھکو نہ دیکھی یہ تبہ کار
کہا میں واسطے اوسکے کہ کرتار
فرشتہ ایک بھیجا تھا وہ پر سے
چھپایا ہے مجھے اوسکی نظر سے

معجزۂ دیگر

خبر ہے یون کہ بوجہل سے کار
لیا تھا تین اشتر مول آیا

تھا اونکا بیچنے والا مسافر
پھر اوہ بہت دن قیمت کے خاطر

نہ اونٹان اوسکو دیتا تھا نہ قیمت
وہ مسکین کھینچتا تھا رنج و کلفت

قریش اوسکو کہے ہنستے ہوئے تب
یہ کیفیت محمد کو سنا اب

ولاویگا تجھے وہ اونکی قیمت
کہا سرور سے وہ آ یہ حقیقت

گیا تب اوس شقی کے گھر کو سالار
وہ ہو سرور کے آنیسے خبردار

بہت گھبراکے نکلا بھار ملعون
ہوا تھا زرد کچھ اوسمین نہ تھا خون

کہا تب اوسکو شاہ باجلالت
کردے اسوقت تو اونٹانکی قیمت

دے اوسوقت سب پیسے بسرعت
لگے کرنے قریش اوسکو ملامت

کہے تجھکو نہ دیکھے ہم کبھی یون
اطاعت کرنیوالا اب کیا جیون

کہا میری ملامت سے رہو باز
کہ مین اوسکا سنا جسوقت آواز

مرا دل خوف و دہشت سے ہوا ابتر
بھی دیکھا اوس کنے یک مست اشتر

کہ عیب اوسکا ابھی لگ نین نکلتا
مین کرتا ڈھیل اگر مجھکو نگلتا

معجزہ دیگر

بھی کرتا ہے روایت ابن وہان
حرم مین شاہ بیٹھا تھا بیاران

تھے کفار قریش اوسوقت بھی ہان
تب آیا یک زبیدی ہوکے نالان

کہا سنیو قریش ابتلک یہ گفتار
تمھارا یان کسطرح آوینگے تجار

مسافر کا ہیکو تم پاس آوے
بھی کیونکر بیچنے کوئی چیز لاوے

جو کوئی آتا ہے سرحد مین تمھارے
تمھین کسنے ہوا اوسپر ظلم سارے

وہ یون کہتا ہوا ہر ہر کو گذرا
ولیکن کوئی حال اوسکا نہ پوچھا

وہ آیا بولتا یون سبکے آخر
جہان بیٹھا اتھا سالار فاخر

سنا اوسکو بھی وہ اپنا گفتار
ہوا تھا لوگ سے وہانکے وہ بیزار

کہا اوسوقت اوسے سرور کون
کہ تیرے پر کیا ہے ظلم یہان کون

کہا لایا مین تین اشتر اے سرور
کہ سب اونٹان منے میرے تھے بہتر

ابوجہل اونکی قیمت کم سنایا
مین راضی نین ہوا وہ پھر ستایا

نہ آپ اونٹانکو میرے مول لیتا
نہ دوسرے شخص کو وہ لینے دیتا

میرے پر ظلم کریون وہ ستمگر
مجھے نقصان پہنچ الا ہے سراسر

کہا سرور کہان ہین اونٹ وہ اب
کہا نخاس مین اونٹانکی ہین سب

اوٹھا سالار دین لیے ساتھ یاران
اون اونٹونکو بکھایا جاکے اوس آن

نظر مین آپنے خوب اونکو لایا
خوشی سے اوسکے مول اونکا چکایا

زبیدی کو دلایا اونکی قیمت
کیا اوسکو روانہ با مسرت

وہ تینو اونٹونکو پیغمبر رب
بکایا بھیجکر بازار مین تب

وو اشتر مین ملی تینونکی قیمت
یک اشتر نفع تھا اے بامروت

جو آل مطلب مین تھے غریبان
دیا بانٹ اوسکی قیمت اوسکو اوس آن

وہان خاموش بیٹھا تھا ابوجہل
یہ سب احوال کو دیکھا وہ نااہل

شہ دینا و دین اوس پاس آیا
بہت تہدید کر اوسکو سنایا

وہ ملعونکو کہا ہوشیار ہوشیا
نکر تو پھیر ایسا کار زنہار

کریگا پھر اگر یہ سرکشی تو
تو دیکھیگا میرے سے ناخوشی تو

لگا کہنے کو تب وہ یون مکرر
کہ پھر یون نا کرونگا بار دیگر

سدہارا گھر کو اپنے شاہ عالم
کہے کفار اوسکو جاکے اوسدم

محمد کن ہوا ہے تو ذلیل اب ہوا تو کہا برا بیقال وقیل اب
تو پا کہا ہے بیشک اوسکی ہیبت دیا کرتا ہے تو اوسکی اطاعت
کہا نا پیروی اوسکی کرونگا نہ پھر اوسکے دین پر مین ہرونگا
ولیکن مین سمجھا یا خواب آن دو لو بازو پو اوسکے بہت مردان
تجھے ہاتھون اونکے پھر بہالیے ڈراتے تھے مجھے وہ عیب والے
خلاف اوسکا مین کرتا کچھ اگر تب تو بہالونے مجھے وہ مارتے تب

معجزۂ دیگر

کہا اسطرح عباس اے برادر کہ تھا مین ایکدن سجدے کے اندر
ابو جہل لعین اوسوقت آیا مجھے یہ حرف ناخوش وہ سنایا
کہے ہے اپنے اوپر سوگند و پیمان کہ دیکھے وہ محمد کو اگر یہان
تو کھڑے اوسکی گردن مین عبا دیا جاکر خبر سالار کے پاس
پہنچتے ہی غضب مین آکے سرور گیا مسجد طرف تشریف لیکر
تھی وہ ڈرا لیے اوسکی راہ کچھ دور گیا دیوار اوپر چڑھ کے وہ سور
کہا اودی مین اپنے دلمین بولا مین اس فتنے کے در کو آج کھولا
غرض سالار دین مسجد میں آیا اور اوسکو سورۂ اقراء سنایا
وہ پہنچا جب بہ کلا ان الانسان کہ اوس بحث کا ہے اسمین تمیان
کہا کوئی اوسکے تئین ہے یہ محمد کہ کہہ گئی وہ تیری سوگند بیجد
کہا تم دیکھتے نین مین جو دیکھا قسم اوس رب کی جو ہے سب سے اعلا
جو طبقان آسمانکے در نظر ہین بھرے اوسمین ملایک سر بسر ہین
ہرے پر سب کئے ہین وہ ہجوم اب ہلون گر مین کرینگے میر پودہ ہوم اب
گیا جب شاہ دین سورہ کو اتمام بجا لایا سجود رب علام

معجزۂ دیگر

بھی بولا اپنے یارونسے وہ اجہل کہ لایا ہون بڑا ایک سنگ مین کل
کرینگا جسگھڑی سجدہ محمد تو کچلونگا سر اوسکا اوس تی تند
مجھے اوسکے اقارب سے بچا لیو کسی صورت ستی اونکو منا لیو
وہ ملعون ان کہے اوسکو قسم کھا نہ سجھکو مارنے دیونگے اصلا
تو اوسکام کو جلدی بہر حال نہ کچھ ہووے گا تیرے جی پو جنجال
وہ ملعون لے بڑا سا ایک پتھر گیا ہے صبح کو مسجد کے اندر
بھی تھے ہمراہ اوسکا اوسکے یاران اٹھے وہ منتظر سرور کے ہران
بوقت صبح بر طور مقرر گیا تشریف لے مسجد کو سرور
کیا ہے سجدہ شاہ انس و جان جب لیے پتھر ہاتھ مین بو جہل اوٹھا تب
قریش اوسوقت کرتے تھے نظر سب کہ کیون ہوتا ہے انجام عمل اب
وہ ملعون جب گیا نزدیک سرور پھرا گھبرا کے رجع القہقری کر
اوڑا ہیبت سے اوسکا رنگ سارا چپکنے ہاتھ اوسکے اندر سنگ خارا
ہوئی تھی زندگانی اوسپو بھاری گیا سرور کے نزدیک آکے زاری
کیا ہے التجا تہ سے دعا کی نظر اوسپر کیا سرور عطا کی
چھٹا تب ہاتھ سے اسکے وہ پتھر قریش اوسکو کہے نزدیک آکر
ہوا کیا حال تیرا ابو الحکم اب وہ ملعون کھولکر اوسنے کہا تب
شتابی کی طرف اوسکے چلا مین کہ تا لاؤن عمل مین جو کہا مین
ہوا نزدیک اوسکے جسگھڑی مین تو دیکھا ایک نادر اونٹ کتئین

بڑا تھا یون کہنے مین غم آوے	کیا قصد وہ کہ مجھکو پھاڑ کھاوے اگر نزدیک تر آتا وہ ملعون	کہا سالار دین یاران سے یہ قبیل تو کرتا پاش پاش البتہ اوسکو ن	لیا یہ شکل ہیبت ناک جبریل

معجزہ دیگر

بھی بولا اپنے وہ ہمراشنا سے جب آیا وہ لعین نزدیک سرور سوال اوس سے کئے تب اوسکے اقران	کہ مسجد مین چڑھے گردن پہ شہ کے لگیا ہے بھاگنے کو ہوش کھوکر تو کیون اسطرح بھاگا چھوڑ اوسان مین آگے اپنے چلتا یک قدم گر	پڑھا مسجد مین سرور جب نماز آ رکھا اپنے ہاتھ کو وہ انکیا بنبر کہا نزدیک مین جب اوسکے آیا تو کرتی راکھ مجھکو وہ جلاکر	دے اوسکو رفیق اوسکی خبر جا لگا کچھ پاؤن ہٹنے ایڑیان پہ وہان یک آگ کی خندق کو پایا

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ با صدیقؓ و عثمانؓ سنائے اوسکو وہ ملعون مکرر لگایا تھا پاؤ سے سینے پہ عثمانؓ اور عقبہ کو شہ دنیا و دین آپ تمھین یہ طور نا چھوڑینگے یکسر	طواف کعبہ کرتا تھا شہ جان سخن ایسا کہا اوس سے مکرر پڑا بیہوش ہو وہ یار شیطان گرایا خاک مین مار اوسکو یک تھپڑ کہا جب قہر نازل ہووے تم پر	ابوجہل و امیہ اور عقبہ طواف چار مین وہ ستمگر امیہ کہتے ہین صدیق اکبرؓ کھڑے تب دور ہو سرور سے وہ سب لگے ہیبت سے سارے تھرتھرانے	ہوئے گستاخ نا بوجہل اوسکا تب چادر سالار کی پکڑا ہے آکر گرایا مار یک ملکی زمین پر کہا اونکو امام انس و جان تب خوشامد کر لگے شہ کو سر ہلانے

معجزہ دیگر

بھی وارد ہے کہ تھا شاہ ولا فروز لیا منہ پھیر انسے شاہ ابرار کہ بیشک فتح اب میری اوسکی ہی ہاتھ	طواف خانہ مولا مین یکروز گئے جب شاہ کو وہ بہت بیزار کرلایا ہون تمھارا ذبح مین ساتھ تملق شاہ سے کرنے لگے ہین	دے آزار اوسے کیتیک شیطان کہا سنیو قریش بیوفا سب سنے جب یہ سخن کفار ابتر قدم پر اوسکے سر دھرنے لگے ہین	سنائے اوسکو کتنین مکروہ باتان قسم ہے مجھکو اس کرتار کی اب ہوئے حلقوم بند اونکے سراسر

معجزہ دیگر

روایت ہے ابوسفیان بکینہ کہا جب اوسکو دیکھا شہ شتابی	دیا بھیج ایک بدوی تا مدینہ دغا چہتا ہے کرنی یہ اعرابی	کرے تا وہ دغا سے قتل سرور رشید اوسکی کمر مین ڈالکر ہات	مدینے کو وہ پہنچا راہ طے کر کہا ہو دور اے ملعون بدذات

نکالا اوسکے تب کپڑونسے خنجر | کہ تیز اوسکو کیا تھا وہ بہت خر

معجزہ دیگر

عضالہ فتح کے دن آئے مکرم | کیا بر قتل شہ عـــزم مصمم | وہ آیا جسکے گھر می نزدیک سرور | کیا کشف اوسپوشیدہ بعید کیسر
بھی سینے پر تب اوسکے ہاتھ مارا | گیا کینہ کپٹ بھاگ اوسکا سارا | ارادت صدق سے سرور پہ لایا | شرف ایمان کا فی الفور پایا

معجزہ دیگر

سبا بنائے نضیر ای اہل ایقان | تھے انصار ونکو ہم سوگند و پیمان | اٹھے وہ سب یہودان بہ حال | اٹھا اونکو قلعہ اور بہت سا مال
بدل یک کام کے سرور ہمارا | طرف اوس قوم کے یکدن سدھارا | تلے یک برج کے وہ کامل الذات | وہانکے عہد ونسے کرتا تھا بات
گئے اس مشورت کا وہ لعین ٹھاٹ | گرادین شاہ پہ چکی کا یک پاٹ | دیا آخر خبر سرور کو جبریل | اوٹھا اوسوقت جلدی کچھ نکر ڈھیل
ہوا داخل مدینے مین شتابی | اور آئے اوسکے پیچھے سب صحابی

معجزہ دیگر

روایت ہے حکم مروانکا باپ | کہ سر سے پاؤن لگ اوسمین تھا پاپ | کہا یون عہد اپنے ہمسران سات | کہ ہووے شاہ جب مشغول صلوات
سب اپنے ہاتھ مین تلوار لینا | شتاب اوسوقت اوسکو مار لینا | نماز اندر ہوا جب شاہ مشغول | گئے ہاتھونمین لے سب تیغ مصقول
گئے جسوقت وہ نزدیک سرور | زمین پر گر پڑے بیہوش ہوکر | نماز اپنی ادا کر جب پھرا شاہ | ہوئے ہین ہوش سے سب اپنے آگاہ

معجزہ دیگر

ہوئے وہ متفق اسطرح یکرات | کہ ارجاؤتمین سرور پر کرین گھات | اکیلا شاہ کو اوسوقت پائے | طرف اوسکے بہت خوشدل ہو آئے
ہوئے نزدیک جب سب وہ جاہل | صفا مروہ کے ہو درمیانے حائل | بہت دوڑے پھرے ہر سو پچھتائے | یہ دونوکے سوائے کچھ نہ پائے

معجزہ دیگر

تھا اربد نام یک بدبخت کافر | کہا کہ روز وہ ملعون بعامر | محمد کو لگاتا ہون سخن مین | تو کر قتل اوسکو جلدی اس مین
جب عامر قصد پہ سرور کے آتا | تو آڑا اوس شاہ کے اربد کو پاتا | یہی احوال گذرا اسپہ کئی بیر | ہوئی وہ مجلس آخر جب لگی دیر

معجزہ دیگر

روایت ہے احد مین ایک اوقات | نہ تھا کوئی نبی اللہ کے سات | گیا ابن شہاب اوسوقت یہ عزم | کہ مارے سرور عالم کو بالجزم

جب آیا وہ رسول حق کے نزدیک　　ہوا اندھا جہان ہئی اوسپر تاریک

معجزۂ دیگر

خبر ہے یون کہ در جنگ ہوازن　　گیا عثمان شیبی قصد یکدن
کہ پہنچے آ نبی اللہ کے نزد　　لگا دے وار اوپر شاہ کے زود
نیت کر وہ جب نزدیک آیا　　وہان یک شعلہ آتش کو پایا
اوٹھا تھا بہت وہ آتش سے بھڑکا　　پڑا عثمان کے سینے مین دھڑکا
اٹھا جلدی مین وہ بجلی سے گلا　　ہوا حال اوسکا اوسکو کچھ بتلا
وہ بھاگا تب اوسے سرور بلایا　　وہ آیا اور شتاب ایمان لایا

معجزۂ دیگر

بھی ابن اخطل وہ ملعون بدذات　　گیا تھا عزم تا شہ پر کرے گھات
خبر شہ کو دیا جبریل آکر　　اٹھا تب یک بہانہ کرکے سرور
ہوا جلدی مدینے بیچ داخل　　ہوا ہے تب پشیمان وہ سیہ دل

معجزۂ دیگر

پھرا جب جنگ عسرت سے شہنشاہ　　یک آیا گھاٹ شہ کے وقت در راہ
کیا یون حکم سب کو وہ مکمل　　کہ کوئی جا وے نہ اوسپر اپنے اول
حذیفہ اور عمار ابن یاسر　　اتھے اوسوقت ہمراہ پیمبر
حذیفہ یون کہا دیکھا مین تب وہان　　کہ آتے گھاٹ پر چودہ سواران
کہ سید ہے وہ سوار آتے تھے ہمپر　　دیا مین یہ خبر سرور کو جاکر
کیا یک بانگ سرور اونکے اوپر　　وہ بھاگے اوسگھڑی ہو سخت مضطر
کہا تب ہمکو سالار دو عالم　　کہ سمجھے تم اونھونکو نہین کہی ہم
کہا یہ لوگ ہین وہ ناموافق　　کہ محشر لگ رہینگے سب منافق
کئے تھے یہ ارادہ دلمین یکسر　　کہ اشتر کو بھگا دین میرے آکر
زمین پر گر پڑون مین اونٹ سے جب　　کرین تب قتل مجھکو آکے وہ سب
کہا تب شاہ عالم اون دونو نسے　　اسامی اونکے اور آبا کے اونکے
کیا تاکید ان دونو نکو سالار　　کہ کس پر نا کرین یہ بھید اظہار
نہووین تا وہ لوگانمین فضیحت　　بجالائے یہ سرور کی نصیحت

معجزۂ دیگر مشتمل بر معجزۂ چند

کئے تھے جب قریش اجماع یکسر　　شہ دنیا و دین کے قتل اوپر
تب اپنے گھر سے سرور بھار آیا　　لے مٹی یک مٹھی اوپر اوڑایا
کہا شاہت الوجوہ اوسوقت سرور　　پڑی وہ خاک ساری اونکے سرپر
کیا آنکھون کو اونکی کور مولا　　کیا دور اونکا شر و شور مولا
رکھا اوسکو نہان یک غار اندر　　کیا خاطر سے اوسکے دور ہر ڈر
تنا کر اوسپو یک مکڑیکا جالا　　نظر پر کافرنکے جال ڈالا
اوگا کر اوسپو تب کیکر کا یک جھاڑ　　کیا ہے اوسکو اون کفار کا آڑ
کبوتر سے نکال اوسوقت انڈے　　بھگایا مار اونکو ایسے بنڈے

گئے جب غار مین جانیکا وہ عزم — امیہ یون کہا تب سب باالجزم
جو جالے یہان تنے گئے بحکم رب — محمد کے تولد سے بھی ہین پیشتر

معجزۂ دیگر

لیے یار غار کو ساتھ وہ یگانہ — ہوا جب غار سے آگے روانہ
کہے کفار با سوگند و پیمان — کہ لاوے کوئی پکڑ اونکو اگر یہان

دیا دونوںکو رہ مین مار ڈالے — کرینگے سو شتر اوسکے حوالے
طمع سے اشتر نکے بہت اشرار — چلے تھے پوچھنے دونوںکے اخبار

سراقہ نام تھا ایک شخص نامی — نبی ملجے منے تھا وہ گرامی
سنا جسوقت وہ لوگانسے یہ بات — چلا جلدی سے کراونٹا نکی سوارات

ملا یا راہ مین سرور کو آکر — دعا اوسپر کیا اوسوقت سرور
ہوئے گھوڑے کے اوسکے چار پانو نہان — زمین مین تا شکم فی الفور پنہان

بہت زاری سے سرور کو کہا تب — کہ شاید تو کیا ہے بد دعا اب
دعا کر تا ہین اس مشکل سے ہون پار — کہ پھر تجھکو نہ دیونگا مین آزار

کسی کو نا خبر تیری کرون گا — وفاداری پو تیری من ہر دونگا
کیا سرور دعا چھوٹا وہ گھوڑا — وہ پیچھا شاہ کا اوسوقت چھوڑا

ہوا کئی سال بعد از وہ مسلمان — اچھو راضی ہمیشہ اوس سے رحمان

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایک چرویتے نے دراہ — ہوا سرور کی کیفیت سے آگاہ
وہ دوڑا بہت جلدی دیکھکر یہ — کر دیوے تا قریشیونکو خبر یہ

وہ واخل جب ہوا مکے کے اندر — ہوئی ہے غیب سے مہر اوسکے لبپر
گیا اسبات کو وہ بھول مطلق — گیا یثرب تلک پیغمبر حق

ہین ایسے معجزے بہت آبرادر — لکھا ہون کچھہ مین وہ بھی مختصر

دربیان معجزات آن جناب مستطاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ تکثیر آب دارد دریجا ہفت معجزہ است

بھی تھا اعجاز اوس سرور کا ایسا — کہ تھوڑے نیر کو کرتا تھا بسیار
حدیبیہ مین یک جا کہہ وہ ذوالقدر — اتر نیکا کیا اصحاب کو امر

کہے اے واقف سر نہانی — نہین اس منزل منے یک بوند پانی
نکالا تیر یک ترکش سے سرور — کہا ڈالو اسے کوئی چاہ بھیتر

نیر ان لے تیر آیک کو ہنکے وہیر — کہ سکھہ اوسکے جھری تھی بہت کم نیر
وہ گاڑا تیر اوسکے درمیانے — لگا اوسوقت پانی جوش کھانے

ہوئی وہ چاہ پانی سے لبلب — پئے آب اوس سے جو لشکر تھے سب
لئے سیراب سب اپنے جناور — لئے مشکانکے تئین بھی آبہ بھر

ہوا نہین آب اوسکا یک رتی کم — وہ چاہ مدت تلک پانی سے تھی بھر

معجزۂ دیگر

معاذ ابن جبل سے ہے روایت — کہ جب سرور پھر از جنگ عسرت
کہا اوترنیکے یک وادی مین کل ہم — ہے وہان یک چشمہ آب وہ بہت کم

مرے سے کوئی اول وہان سجاوے — اگر جاوے نہ ہاتھ اوسکو لگاوے
کہا اوسی کہ ہم ور روز دیگر — وہ منزل پہنچ اوترے جا سراسر

تہا چشمہ یک وہان جون میل کا جل — بقدر دو سوار اوسمین اتہا جل
وو مرد اوسوقت اول وہان گئے ہین — اور اوس چشمے ستی پانی لئے ہین

شہنشاہ دو عالم وہان گیا جب — کہا کون اس ستی پانی لیا اب
کہے یاران فلانا اور فلانا — کیا غصہ او نخوبیرہ وہ یگانا

اوتر گھوڑے ستی اوسوقت سرور — رکھا اونگلی وہ پتھر کے جہجہر پر
پڑا آہستہ کچھ اوسدم وہ اکمل — شگاف سنگ سے جاری ہوا جل

لیا تب یک چلو نیر وہ معلا — ہجر پر اس پتھر کے اوسکو چہڑکا
معاذ اسطرح کہتا ہے کہ واللہ — سنے ہم اپنے کانونسے ناگاہ

مثال رعد اوس پانیکا آواز — کہا میرے سے تب شاہ سرفراز
کہ تم سے اسقدر جیوےگا ہر ایک — کہ دیکھیگا یہان جاری نہر ایک

یہ وادی ہوگی یون سرسبز و خوشتر — کہ کوئی وادی نہووے اسکے برابر
کہے بعضے سلف یون انکو نام — کہ سرحد مدینے سے لے تا شام

نہین ہے کوئی وادی اوس ابر — ترو سرسبز و خوب و دلکشاتر

معجزہ دیگر

خبر ہے جب چلا شاہ اس سفر مین — وہو یا منہ ہاتھ اپنے یک نہر مین
اتہا اوس نہر کا پانی بہت کم — مبارک ہاتھ لگتے ہی ہوا یم

کفایت سب کیا لشکر کو بے قیل — رہا باقی وہان ندی ہو جون نیل

معجزہ دیگر

بھی آئی ہے روایت یون کہ ہم — گئے تھے یک سفر مین آب کو گم
وہ سب سالار کیخدمتمین آئے — شکایت بہت پانی کی سنائے

علی کے ساتھ وے یک شخص دیگر — دیا بھیج آب لانیکو پیمبر
وہ دونون وہین یک عورتکو پا کے — اوسے سرور کیخدمت پہنچ لائے

تھا پاس اوسکے چھگل کا ایک جوڑا — کہ اون دونومنے پانی تھا تہوڑا
وہ پانی ظرف مین یکڈال سرور — رکھا دست مبارک اوسکے اندر

کہا پیوا سے اور لیو سب بھر — پئے اور بھر لئے سب اہل لشکر

معجزہ دیگر

کئی شخص آئے شکین از بنی سعد — کہے اے سرور ہر قبل وہر بعد
ہماری قوم مین ہے باوڑی یک — کہ پانی ہے نہایت اوسکا اندک

نہین کرتا ہے ہمکو وہ کفایت — ہے ہم پر اس سبب سے بہت کلفت
تو کر اے سرور عالم دعا اب — کہ پانی سے بھرے تا وہ کنوا اب

ہووے تا ہمکو عزت اور آرام — ہمارے دشمنان سب ہوئین ناکام
تب اونسے یکے تین بولا ہے عمر — کہ لاوے چنکے وہ کیتیک کنکر

وہ لایا تین کنکر جلد جاکر — دیا تب ہاتھ مین سرور کے لاکر
ملا اونکو ہاتھ مین سالار ابرار — دیا اوس قوم کو بولا یہ گفتار

کہ ڈالو اس کنوے مین تم یہ کنکر — بجالائے اونھون حکم پیمبر
پڑے ہین اوس کنوے مین وہ کنکر جب — ہوا فی الحال پانی سے لبالب

معجزہ دیگر

جب آئے شہ کنے قوم صدائی — کہا ہے تجھ سے عربونکی بڑائی
ہماری سرزمین مین یک کنوا ہے — کہ پانی ہمکو نین اوسکے سوا ہے

کفایت ہمکو کرتا ہے بسر یا — وہ سک جاتا ہے وہ ہنگام گرما
ہماری قوم مین مومن ہین کمتر — اگر پانی لئے نکلین تو ہے ڈر

ہمارے واسطے کر تو دعا اب — کہ پانی سے بھرے تا وہ کنوا اب
کہا تب اوسکو شاہ نور افسر — کہ لا تو پاس میرے سات کنکر

وہ لایا اونکیتین سرور لیا تب — اور اونکو ہاتھ مین اپنے ملا تب
کہا اوسکو خدا کا نام لیکر — تو ڈال اس چاہ مین ایک ایک کنکر

وہ ڈالا کنکر لے اوس چاہ مین جب — ہوا فی الفور پانی سے لبالب
کہا راوی کیا جب یہ روایت — کہ اب لگ ہے وہ پانی بے نہایت

معجزہ دیگر

یہی کہتا ہے یہی میر صدائی — مین شہ پاس آگئے جب پایا بڑائی
سفر مین تھا شہ کون و مکان تب — کیا یکبار سرور سیر در شب

بوقت صبح فرمایا مرے سے — کہ اے یار صدائی تو اذان دے
دیا مین اونٹ پر اپنے اذان تب — کہا میرے سے پھر شاہ جہان تب

کہ پانی کچھ بھی ہے اس دم ترے پاس — کہا کچھ اس جنگل مین ہے مرے پاس
کہا لایا مین شتابی اوسکو لایا — وہ پانی قاب مین اوسوقت بہایا

رکھا دست مبارک اوسکے اندر — لگے آنے کو تب اصحاب سرور
کہا راوی مین دیکھا خوب اوس آن — کہ اوسکی اونگلیان نکلے دریان

ابلتا تھا بڑا سا یک جھرا تب — کیا اس سے وضو خیر الوری تب
کہا سمجھا کہ لشکر مین سنا وے — جسے پانی کی حاجت ہے سو آوے

سب آئے اور وضو جلدی کئے تب — بلال آیا اقامت کے لئے تب
کہا اوسوقت اوسے پیغمبر رب — کہا ہے یہ صدائی نے اذان اب

کہا ہے جو اذان بولے اقامت — کہا مین تب کیا سرور امامت
بہت ہین شاہ کی ایسی کرامات — لکھا ہون مختصر مین ہے اونکو ذات

در بیان معجزات سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کہ تعلق بہ تکثیر طعام دارد و درینجا بست و دو معجزہ است

وہ تھوڑے سے کو نیر کرتا تھا جون بہت — طعام کمکو بیشتر کرتا تھا یون بہت
کئے ہین یون روایت اے برادر — کہ اوسکی دختر فرخندہ اختر

مبارک نام جسکا فاطمہ ہے — محب کو جسکے حسن خاتمہ ہے
پکا کر ایکدن کھانے کی یک دیگ — بلائے سرور عالم کتیئن بیگ

کہ کھانا صبح کا آکھا وہ اوس پاس — سدا ہارا اوس کنے وہ اکرم الناس
کیا تب حکم اوس روشن جبین کو — کہ بھیجے امہات المومنین کو

پیچھے وہ شیر یزدان کو کھلاوے — پیچھے سب گھر کے لوگونکو کھلاوے
بجالائی کیا جون حکم سرور — وہ کھانا جونکا تیون تھا وہ گیا

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہے خبر یون سے حق آگاہ　　کہ زہرا کا کیا جب شاہ دین بیاہ
کٹا یا ایک شتر سالار ابرار　　پکایا چار سو بیسے سو آثار

بحکم شاہ دین اصحاب آتے　　سب اس کھانیکو کھاے اور کھلاے
رہی وہ گوشت روٹی سب ابرکر　　دیا بھیج اوسکو تیئن ازواج کے گھر

معجزۂ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہے جابر　　کہ تھا مین غزوۂ خندق مین حاضر
صحابہ ساتھ رسول پیغمبر حق　　لگا تھا کھودنے اوس وقت خندق

اتھا یکروز بھوکا بہت سرور　　بندھا تھا بھوک سے پتھر شکم پر
سمجھا وہ حال بے طاقت ہوا مین　　شتابی گھر کے تیئن اپنے گیا مین

کہا عورت سے جا کیا ہے تیرے پاس　　کہی ہے تین سیر اب جو مرے پاس
بھی تھا بکری کا بچہ ایک گھر مین　　سوا اوسکے نہین تھا کچھ نظر مین

مین اوس بچے کیتئین کاٹا شتابی　　کری وہ جو کے تیئن آٹا شتابی
ہوا سرور طرف مین تب روانہ　　کہی میرے سبی یون اہل خانہ

کرینگا جا کے تو جب دعوت شاہ　　تو کر مقدار سے کھانیکی آگاہ
نہووے ہمکو تا کچھ شرمساری　　یہ کیفیت کہا مین شہ کو ساری

بلایا شاہ دین اصحاب کو تب　　کہ جابر نے ضیافت یک کیا آج
اٹھو تم اور چلو اب اوسکے گھر اب　　کہ کھانا اوسکا ہے بسیار طیب

کہا جابر کو تب وہ کامل الذات　　کہ اپنی اہل سے تو بول یہ بات
کہ مین جب لگ نہ آؤن تیرے گھر مین　　رہے وہ منتظر آنیکی میرے

نہ چولھے سے اوتارے دیگ ہرگز　　نہ روٹی کو پکاوے بیک ہرگز
وہ کہتا ہے کہ جلد اول گیا مین　　یہ ارشاد اپنی عورت سے کہا مین

بھی بولا یہ کہ وہ سالار فاخر　　لیے ساتھ اپنے کل انصار و مہاجر
اور اونکے تابعان جتنے ہین سارے　　لیے ساتھ آتا ہے منزل مین ہمارے

وہ بولی جب ہوا ہے شاہ آگاہ　　ہمارے دل مین اندیشے کو نہین راہ
نبی اللہ لیے سب یارونکو ہمراہ　　دیا ہے گھر کو اوسکے عزت و جاہ

کہا تب لا خمیر اوسکو رکھا لا　　لعاب پاک اپنا اوسمین ڈالا
کیا اسطرح بھی وہ دیگ کے ساتھ　　بھی مانگا حق سے تا ہووے اوسمین برکات

کیا تب حکم تا روٹیان پکاوین　　بلا دس دس نفر کے تیئن کھلاوین
سب اہل خندق آکھا ہین جب دس دس　　وہ روٹی گوشت ہوا اونکے تیئن بس

تھی ہانڈی جو تیئن چولھے کے اوپر　　تغار مین تھا آٹا اے برادر
کہا سالار سب کو خوب کھاؤ　　بھی سب ہمسائیگانکو آپنے دیو

کہ ان روزون مین ہے لوگانپو عسرت　　ہین سارے بھوک سے در رنج و محنت
لکھے بعضون نے جابر کے پسر دو　　کئے ہین ذبح اپنے کو نہان او

جلایا اونکے تیئن سالار آکر　　یہ قصہ کو نہین اصل اے برادر

معجزۂ دیگر

انس بولا ابو طلحہ نے یکبار　　کہا مادر کو میری اے نکوکار
سنا ہون مین نبی اللہ کا آواز　　ہوا ہے بھوک سے باضعف و مسانہ

ہے کچھ بھی جنس کھانیسے تیرے پاس
کہا لے اونکو جلدی کرکے بسیار
کہا مین ہان کہا شہ روٹیان سات
ہمارے گھر کو شہ لے سبکو آیا
نہین ایسا طعام اوس وقت ہم پاس
گیا بوطلحہ آگے دوڑ کر دور
کہا تا اونکیتین ٹکڑے کرین سب
اور اوسدم آستے کچھ بول مولا
ہوے سب ہی کھاتے تھے روٹی اکو دس
پیچھے اوس گھر کے سب لوگ اونکو ساتھ

کہے کچھ جو کے روٹیان ہین میرے پاس
تھا یاران ساتھہ تب مسجد مین سالار
کہا ہان آئے شہ ارض و سموات
ہین آگے جاکے یہ مژدہ سنایا
رکھین تا اوسکو مین تجھ کریم پاس
گیا شہ اوسکے گھر کو مطلع النور
موافق حکم کے ٹکڑے کرے تب
کہا دس شخص کو گھر مین بلالا
ہوئے وہ روٹیان اون سبکو تین بس
بیٹھا سفرہ اوپر وہ کامل الذات
ہوا یہ معجزہ اوس گھر مکرر

لپیٹے دامنی مین اپنے اون کو
کہا سرور نے مجھے جسوقت دیکھا
کہا یاران سے تب پیغمبر رب
کہا بوطلحہ اے ام سلیم اب
کہے اللہ اور اوسکا پیغمبر
کہا تب لاتو اے ام سلیم اب
لے آئی گھی کی بدلی وہ سلکھن
دس آتے اور وہ روٹی کھاتے ہو سیر
اٹھے ہشتاد یاران شہنشاہ
ہوتے ہین سیر وہ بھی کھا وہ نعمت
حدیثان اس کرامت کی ہین اکثر

مرے ساتھہ اونکو بھیجے شاہ کن کو
ابوطلحہ تجھے مجھہ پاس بھیجا
اٹھو تم اور چلو وہ اٹھہ گھر سے سب
لے یاران ساتھہ آیا وہ کریم اب
ہین وانا تر تو ہر گز خوف مت کر
اونھین لائی وہی روٹیا کہ تین تب
کرے اون روٹیا نکا اوسکو سالن
اور آوس شخص کھاتے پیٹ بھر بھر
وہ ٹکڑے لنسے ہوے سب سیر دلخواہ
اٹھے سفرے پہ وہ ٹکڑے امانت

معجزہ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہے جابر
وہ نت کھاتا تھا اپنے اہل کے ساتھ
وہ گھبرا شاہ کی خدمت مین آیا

کہ ہو یک شخص سرور پاس حاضر
کھلاتا تھا بھی مہمانونکو خوش ہو
جو گذرا ماجرا اوسکو سنایا

منگا ہے کچھ طعام اوسوقت نبی نے
وہ پایا چوک سے یکروزہ جو
کہانا ماپتے اوسکو اگر تم

کیا اوسکو عنایت جو کبھی بہم
وہ سارے بہت جلدی مرگئے تو
ہمیشہ اوس سے کھاتے سیر ہوکر

معجزہ دیگر

ابو ایوب کہتا ہے کہ جب شاہ
گیا جب لے اوسے فرماتے سالار
وہ کھانا جیسے نکلا تیون سفرے اوپر تھا
پھر اوسدم مجھکو فرمایا ہے سالار

مدینے کو دیا ہے عزت و جاہ
بلالا تیس عمدون کو انصار
کہا پھر سات شخصون کو بلالا
بلالا ستر انصار اونکو سے یار
تھا باقی وہ طعام با برکت

طعام اتنا پکایا اسکھڑی مین
بلایا اونکو جامین وہ سب آتے
بلالایا مین اونکو کچھہ نکر دیر
بلایا اونکو جامین وہ سب آئے
وہ ایمان لائے فی الفور سبت

کہ ہو لیس اوسکو اور یوں کہتین
اور اوس کھانیکو کھائے اور کھاتے
اونھون بھی اوس سے کھاکر سب ہوتے سیر
اور کھائے کتین سیر ہی کھاتے

معجزۂ دیگر

روایت یون کیا ہے عبد رحمان	کہ تھا صدیق کا فرزند ذیشان	کہ تھے سالار کنجہ مت مین یکبار	رفیقان اوسکے یکسو تین سے یار
تھے میرپان صحاع جو یعنی سہ آتا	بھی تھا ایک گوسفند اسے نیک گردا	مین اوس بکرے کو کاٹا اور پکایا	کلیجی کتین اوسکے بھونایا
وہ جو پیسوا کے اور اوسکے پچانان	گیا لے شاہ کنجہ متین اوس آن	مجھے قیوم کی سوگند ہے رے	گیا اوس جاگہ کے اوتنے ٹکڑے
کہ ہر ہر کو ملا ہے ایک ٹکڑا	وہ سالن دو تغارے بیچ ڈالا	کیا کھانا کتب شہ حکم بے ویر	وو روٹی گوشت کھا کر سب ہوے سیر
	رہا وہ سب تغاریان مین ابر کر	گیا لے مین وہ سب اونٹ اوپر	

معجزۂ دیگر

بھی سمرہ اسطرح کرتا ہے اظہار	کہ ہم سالار کنجہ متین لے یار	ہمیشہ یک تغارے بے بلا ریب	صبح سے شام لگ کھاتے اتھے ازغیب
ہنوت اوس ستی کھاتے اتھے وس	گئے دس کھاکے جب آتے اتھے دس	تھی ایسی اوس تغارے مین برکت	کہ کرتی تھی ہزارون کو کفایت
کہا بعد اوسکے سمرہ ہمنشین ستا	کیا جب وہ تعجب سنکے یہ بات	تو کرتا کیا تعجب اس بیان سے	مدد آتا تھا ہمکو آسمان سے

معجزۂ دیگر

انس کہتا ہے یون یہ حرف لکھوا	کہ زینب سے کیا جب شاہ دین بیاہ	کھجور اور گھی کو مان میری ملا کر	دے میرے ہاتھ بھیجی نزد سرور
گیا لے مین اوسے سالار کے گھر	کہا نبی یہ تجھکو میری مادر	سلام اور عرض کرتی ہے ترے پر	کہا سرور اوسے آگے مرے دھر
بلالا تو فلان کو اور فلان کو	بھی جس سے سرا ہے اندر ملے تو	بلا لایا مین جنکا شہ لیا ناون	بھی لایا مین جسے پایا ہو ہر ٹھاون
رکھیا اپنا دست پاک اس ظرف اندر	پڑھا اوس وقت کچھ آہستہ سرسر	کہا تب سب کو لیکر نام اللہ	کرو اوسکو تناول اپنے دلخواہ
پس اوسن پاس ان پوس کن بٹھا کر	کھلایا ہے نبوت سب کو سر در	ہوے سب سیر کھاکر پیٹ بھر جب	کہا سرور انس کہتین اوٹھا تب
وہ کہتا ہے مین سفرہ جب اوٹھایا	بلا شبہہ اوسے مین بہت پایا	یہ نین مین سمجھا کہ لاتے وقت تھا بہت	طعام وہ پایا اوٹھاتے وقت تھا بہت

معجزۂ دیگر

کہا فاروق کو سالار عالم	کہ اوسکے سیر خرمے سے تو اسدم	دلان چار سو راکب کتین زاد	بجالایا وہ حکم شاہ امجاد
وہ توشہ سب سواران کو دلایا	بہت جس طرح اونکے من کو بھایا	اور اس کثرت ستی اونکو دیے پر	رہا باقی وہ خرما بہت اوبر کر

معجزۂ دیگر

علی مرتضیٰ سے ہے روایت — کہ یکدن سرور اہل رسالت
کیا ہے جمع آل مطلب کو — اتھے چالیس تن اوسوقت سن تو
تھے بعضے اونمیں ایسے زور آور — کہ ہر یک شخص اونمیں سے برادر
تناول گوشت یک بکریکا کرتا — کرا اسمیں سے ذرا بھی نمیں ابرتا
بھی پیتا تھا وہ نو دس سیر پانی — غرض سالار ملک جاودانی
طعام اونکے لیئے یک ہر یکا پکایا — اور اون چالیس تن کوتین کھلایا
ہوئے وہ سیر اون کھانیسے یکسر — منگا تب یک قدح پانیکا اوسر
پلایا اوسکٹھری اوس قوم کو آب — ہوئے سب اوسکو پیکر خوب سیراب
وہ کھانا پانی تھا جیسے کا ویسا — گویا کوئی اون ستی ہرگز نہ خرچا

معجزہ دیگر

روایت بوہریرہ یوں کیا ہے — کہ سرور جب تبوک اوپر گیا ہے
اتھی اس جنگ میں تکلیف بیحد — عمر سالار عالم سے کہا تد
کہ اے تجہ سے لیئے روشن چشم تیرہ — نہیں لشکر میں بالکل اب ذخیرہ
ہے تصدیع سپاہ پر بے انتہا اب — ہے توشہ جس کنے اوسکو منگا تب
کرم اور لطف سے اپنے دعا کر — کہ تا اوسمیں برکت دیوے داور
جواب اوسکو دیا سرور کہ ہے خوب — بچھا کر سفرہ تب وہ حق کا محبوب
کہا جس کن ہے جو کچا و پکا — دھرے وہ اوس کندوری کے اوپر لا
لے آیا تب مٹھی بھر باجرا کوئی — لے آیا نان کا ٹکڑا دوسرا کوئی
کوئی لایا ہے کچھ اور دوسرا کچھ — ہوا تا جمع سفرے پر ذرا کچھ
برکت کی کیا سرور دعا تب — بچھے اس حال کے سب کہا تب
لیئو آپنے ظرفوں کو بھر اب — لیئے سب آپنے ظرفونکو بھر تب
رہا نہیں کوئی ظرف اوس فوج اندر — مگر غلہ لیئے سب اوس منے بھر
بھر اٹھا جو طعام اوس خوان اوپر — سو آکھاتے تھے اوس سے اہل لشکر
ہوئی ہے فوج ساری اوس ستی سیر — وہ کھانا خوانپر باقی رہا پھیر
اتھی ستر ہزار وہ فوج اے یار — سمجھا اوس معجزے کو اپنے سالار
کہا دیتا ہوں نہیں اب یہ گواہی — کہ نہیں ہے کوئی رب غیر از الٰہی
بھی کرتا ہوں شہادت یہ ادا اب — کہ ہو نہیں بالیقین پیغمبر رب
کہیگا اوسے جو کوئی یہ شہادت — بغیر شک جزا اوسکا ہے جنت

معجزہ دیگر

ضیاعہ دخت عم پیغمبر — دیئے بھیج ایک باس شاہ کے گھر
وہ باس سے شہ دین آپ کھایا — بھی جو حاضر اتھے اونکو کھلایا
رہا باقی سو اوسکے گھر کو بھیجا — وہ تیرا دن تلک اے نیک سیما
سب اپنے لوگ اور مہمانکو ستا — مدام اوس ظرف سے کھاتی تھی خوشنود

معجزہ دیگر

روایہ یک پسو خرمیکے تین لے — کری اپنے نواسی کے حوالے
بند اوسکے دامنی اندر کری تب — دے اپنے باپ اور ماں کو یہ اب
وہ بچی لے چلی تھی جب وہ خرما — شہنشاہ دو عالم اوسکو دیکھا
پکارا اوسکو اے بچی ادہر آ — وہ آئی تب کہا تجہ پاس سے کیا

کہی خرما ہے اے دو جگ کے داور — الینڈی اوسکو تب درست سر
مبارک ہاتھ سے وہ نور پیکر — وہ خرمیکو رکھا اپنے چدر پر
کہا یک شخص کو تب شاہ والا — تو سب اصحاب خندق کو بلالا
شتابی سے سب اہل خندق آئے — وہ خرما خوب کھائے اور اگھائے
اتھے تین الف وہ سب اے مکرم — وہ خرما جیو سکا تیون تھا نین ہوا کم
کراوس باقی کو نچے کے حوالے — کہا اوسکو کہ خرما آپنے لے

معجزۂ دیگر

روایت یون کئے ہین آبرادر — پھرا ہے جب حدیبیہ سے سرور
نہ باقی کچھ رہا تھا فوج مین زاد — شکایت ہر کہین تھی اوسکی بہتاد
کئے تھے یہ ارادہ اہل لشکر — کہ کھاوین کاٹ کر اپنے جناور
سنا یہ بات جب فاروق اعظم (رض) — سنا کر یہ حقیقت شہ کو اوسدم
کہا یون عرض اے دو جگ کے داور — رہین گر جانور باقی ہے بہتر
تو کریون حکم سب کو اے شہنشاہ — کہ کچھ بھی زاد ہے اب جسکے ہمراہ
وہ لاوے سامنے تیرے سراسر — برکت ہووگی اوسمین دعا کر
کیا شہ حکم اور ہر شخص لایا — اٹھا اوسوقت جو اوس پاس پایا
کوئی یک مشت ستو کوئی خرما — غرض لائے وہ جو تھا خام و پکا
ہوا سفرے پہ تھوڑا سا فراہم — دعا اوسوقت کرکے شاہ عالم
کہا یاراں کو لاؤ تم ظروف اب — ذخیرہ لیو بھر اور کھاؤ تم سب
بھرے ظرفونکو سارے اور ہوئے سیر — نتھا پانی کیا سرور دعا پھیر
اٹھا اوسوقت تا بستا نکا موسم — نہین تھا کچھ نشان ابر اوسدم
شتابی وہ دعا کرتے ہی سالار — ہوا یک ابر کا قطعہ نمودار
برسنے کو لگا ہے وہ گھٹا کر — وہ پانی سے ہوا سیراب لشکر
چھگل اور مشک سب اپنے بھرائے — اور اپنے سب جناور کو پلائے
نئے دانا و پانی اسقدر بھر — اوٹھا سکتے نہ تھے اوسکو جناور

معجزۂ دیگر

ہے وارد یون روایت آبرادر — کہ تھا جب غزوۂ عسرت مین سرور
گیا عرباض وہان با دو برادر — ہوا حاضر شہنشاہ پاس آکر
بلال با صفا کو شاہ بولا — ہے تجھ کن کچھ کہا اے میرے مولا
ہین تھیلی مین کھجوران ستاسم — رکھا تینو کن اونکو شاہ عالم
ہر یک شخص اوس ستی چوپن کھجوران — کیا نوش اور ہوا ہے سیر اوس آن
رہا سفرے پہ وہ خرما و بر کر — بلال خاص کو فرمایا سرور
کرلے اسکتین تھیلی منے بھر — بھی فرمایا جو کھاوے اوسکو بھر
بھی دو سر روز اوس خرمے سے سرور — کھلایا وس فقیران کو شکم بھر
کہا بعد اوسکے یون سالار سب ہے — نہ رکھتا گر جیا مین اپنے رب ہے
تو اس خرمے سے سب لشکر کو اپنے — کھلاتا مین لیجاتا تا مدینے

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہے خبر ہین یونکہ مولا — بلال خاص کو یک روز بولا
کہ ہے کچھ پاس تیرے گرتو لاتو — یہ نومسلم لئے سفرہ بچھا تو

اتھا خرما بہت تھوڑا سو لایا	اوسے اور اور لوگانکو کھلایا	وہ شخص اور دوسرے سارے ہوئے سیر	وہ خرما جو نکلا تون باقی رہا پھیر
بھی آیا صبح کو وہ روز دیگر	بلال خاص کو بولا ہے سرور	کہ تھیلی سے وہ خرما جھاڑ لاوے	اوسے اور دوسرے تئین کھلاوے
وہ لایا جھاڑکر اوسکو بلا دیر	اتھا بیشک او مقدار سوا سیر	وہ کھایا اور اوس اشخاص دیگر	بسیری ہور رہا خرما ابر کر

معجزہ دیگر

کہا ہے بوہریرہ یونکہ یکبار	ہوئی مردم او پر تکلیف بسیار	کہا میرے سے تب وہ اکرم الناس	ہے کچھہ بھی جنس کھانیکے ترا پاس
لیا مین عرض اے سالار والا	ہے میرے پاس کچھہ تھیلی مین خرما	یہ کہکر رو برو شہ کے رکھا لا	وہ اوس سے یک مٹھی بھر کر نکالا
اور اوسکے تئین کندوری پر رکھا تب	برکت کی دعا اومین کیا تب	پس اس خرمے ستی وہ عرش پایا	تمام اہل مدینہ کو کھلایا
کہا میرے ستی سالار دین تب	جو لایا تھا سو اوسکو تو لیجا اب	تو کھا اور اوسکے تئین مت باپ اصلا	لیا مین اوسکے تئین اول سے اگلا
بین اوس خرمیسے کھاتا تھا ہمیشہ	بھی دوسرونکو کھلاتا تھا ہمیشہ	وہ خرما کچھہ نہین ہوتا اتھا کم	تھا بلکہ تازہ اور افزون ہر دم
گیے با ظالمان عثمانؓ پہ غوغا	کرے چارو نطرف سے اوسپو بلوا	گئے آخر شہید اوسکو بصد جور	بھی لوٹے اوسکا گھر اور کئی گھران اور
	مرا گھر اون گھر دونین لٹ گیا جب	وہ خرما لوٹ مین جاتا رہا سب	

معجزہ دیگر

بھی کہتا ہے وہ بھیجا کوئی یکبار	قدح یک دودھ کا نزدیک سالار	کیا تب امر مجھکو شاہ والا	کہ جا اصحاب صفہ کو بلا لا
بلالایا مین اونکو شاہ کے دیہم	پلایا اونکے تئین سالار وہ شیر	ہوئے وہ دودھ پی سب خوب سیراب	اتھے وہ بیگمان ہشتاد اصحاب
پیالے مین اتھا وہ دودھ باقی	دیا تب مجھکو وہ کوثر کا ساقی	ہوا مین بھی پیکر اوسکو خوب سیراب	پچھے سبکے وہ خورشید جہانتاب
	پیا وہ دودھ اور بولا وہ فاخر	کہ ساقی قوم کا پیوے در آخر	

معجزہ دیگر

بھی آیا ہے خبر مین یونکہ شہ کن	کوئی بھیجا تھا یک کھانیکا باسن	تب اس کھانیسے وہ قدرتکا مایا	تمام اصحاب صفہ کو کھلایا
انو اوس سے کئے نوش او ہو سیر	وہ کھانا ظرف مین باقی رہا پھیر	اتھا اول سر پکا وہ امانت	مگر اومین تھی انگلیونکی علامت

معجزہ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہے جابر	کہ میرے باپ پر تھا قرض وافر	موا جب وہ قرضخواہان سبھی گی	گئے شدت سے میرے پر تقاضا

دیا ہین انکو مال اپنا سراسر
ندان اس فکر سے ہو سخت مضطر
تو کر ہر یک قسم کی یک ڈھگاری
کہا تب اوسکو یون سالار بیبی

نہین راضی ہوے اس بات اوپر
کیا ہین یہ شکایت نزد سرور
کیا وہ جون کہا محبوب باری
کہ دیوے قرض اونکا باپ یہ ڈھیر
رہے دوسرے ڈھگاریان سب امانت

نیا پا باغ مین خرما نیا ہین
شہ دنیا و دین مجھ کو کہا تب
ڈھگاریان پاس آ کر شاہ عالم
کیا اس ڈھیر سے وہ قرض ادا سب
بہت پایا ہے وہ خیر و برکت

کہ بیچ اوسکو کرون وہ قرض ادا مین
کہ خرما باغ کا سب توڑ کر اب
بڑے یک ڈھیر پر بیٹھا ہے یکدم
کھجوران اسمین سب باقی رہے تب

معجزہ دیگر

خبر ہے ایکدن سرور کو گھر لا
سبا اوسکو خوب کھائے اور اگھائے

کیا تھا ذبح خالد ایک بکرا
کمی اوس گوشت مین ہرگز نہ پائے

اتھے اہل و عیال اوسکے بکثرت
ہین اس سالار کے ایسے کرامات

کیا وہ گوشت سبکے تئین کفایت
کتابان مین سیر کے ہے نہایت

دربیان معجزات سرور موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ تعلق باخبار غیب دارد و درینجا تخمیناً دو صد و پنجاہ معجزہ درج است

بھی تھا اعجاز اوس سرور کا یہ یہ
کہا اصحاب کو اپنے وہ سالار
کیا یاران سے کہا سب اپنے سرور
نکل اس منہ سے سالار اخبار
یمن اور مکہ و مصر و خراسان
کرینگے میرے محرم رین دن
لے گنجان قیصر و کسریٰ کے یکسر
ہین دیکھا جس مین کہتے ہین اسر
لیے وہ ہند سے تا غرب جا ملک
کوئی پہرے لباس جاودانہ
رکھینگے روبرو اوسکے بلا ریب

کر دیتا تھا خبر وہ بہت از غیب
جو ہوویگا قیامت لگ بیان وار
جو ہونگے حشر لگ فتنے کے مصدر
کیا اصحاب کو اپنے خبردار
عراق و شام و مغرب اور توران
ڈریگی نا کسی کو وہ خدا بن
کرینگے قسمت آپسمین سراسر
مری امت کتیئن بخشیگا داور
کس امت کو ملا ایسا بڑا ملک
صبح کو یک لباس خسروانہ
بہت الوان نعمت دور از عیب

لکھینگے گر ہزاروں سے دفاتر
کوئی بھولے کوئی رکھے یاد
بھی وارد ہے خبر یک اے برادر
خبر ہے یونکہ یاران کو شہنشاہ
بھی فرمایا کہ ہوگا امن یان تک
بھی فرمایا کہ مولا بہت نعمت
بھی فرمایا پیٹی جاز مین سب
کیے تسخیر وہ سارے ممالک
بھی بولا عنقریب امت کو میرے
بھی پہریگا لباس خاص دیگر
اوٹھا کر بعد یک ساعت کے وہ خوان

نہونگے معجزے یہ ہرگز آخر
ہے دوسری یک خبر یون رکھ آگاہ
کہ مین اور تا ہوا مین کوئی جنا
کیا لینے سے اون ملکو نکے آگاہ
کہ ملک شام سے یکزن نکلے لگ
کریگا میری امت کو عنایت
نظر آے مجھے اوسکے حدود آب
ہوے ہین مشرق و مغرب کے مالک
ملینگے نعمت و لذت گھنیرے
بوقت شام وہ از لطف داور
رکھینگے دوسرا لاکر اوسی آن

بھی درپردہ یکو ڈالینگے وہ بردر
ہے جیسا پردہ اب کعبے کے اوپر
سب اہل روم اور فارس کی دختر
رہینگی اونکی خدمت مین سراسر

پیچھے اس حال کے اشرار امت
مسلط ہونگے بر اخیار امت
پڑیگا اختلاف اونکے میانے
لگیگا مثل آتش وہ لگے دہکانے

یہ سب باتان ہوئے ظاہر سراسر
بھی بولا سکیتین اسطرح شبر
کہ حیدر کل کریگا فتح خیبر
کیا وہ فتح اوسکو روز دیگر

بھی فرمایا مرے لوگونسے اول
ملینگے مجھ سے آ زہرا ے اکمل
کیا جب سیر عقبیٰ کا شہنشاہ
وفات اوسکا ہوا ہے بعد شش ماہ

بھی فرمایا کہ عثمانؓ در تلاوت
ستمگاران سے پاویگا شہادت
گریگا اسکا خون اس آیت اوپر
کہ ہے جزو آلمٓ اندر

اور وہ آیت شریف یہہ ہے فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

عمرؓ ہے جب تلک جینے سے ہمدم
ہے فتنے کے در اوپر قفل محکم
شہادت سے وہ ہووینگا مکرم
ہوا یہ سب کہا جون شاہ عالم

بھی بولا شاہ یون اہل صفا سے
زبیر آکر لڑیگا مرتضیٰ سے
سگان حواب کے بھونکینگے اس پر
شتر کو عائشہؓ کے دیکھ یکسر

کرینگے باغیان سب قتل عمار
یہ سب باتان ہوئے ہین ظاہر آیا
جب ام المومنین پہونچے ہین حواب
پکارے دیکھ اونٹ اوسکا سگان سب

لئے ہین شامیان عمار کو مار
بغاوت اونکی ہوئی سب پر نمودار
بھی فرمایا علی کو وہ مطہر
کہ اس امت منے جو ہے شقی تر

کریگا اوسکی ڈاڑہی کو وہ بیدین
لہو سے اوسکے سر کو بہت رنگین
کریگا جنگ وہ سالار مردان
مخالف ساتھہ بر تاویل قرآن

کیا تنزیل اوپر اوسکے جب دبات
ہمیشہ جنگ مین کفار کے سات
مراد اسبات کی یہ ہے کہ کافر
کلام حق تعالیٰ کے تھے منکر

ہمیشہ بولتے تھے یون وہ احمق
کہ نین نازل کیا قرآن کتین حق
نبی اسبات کو کرتا تھا اثبات
دکھایا معجزے کئی اونکو خوش ذات

نہ مانے اوسکی جب حجت کو کفار
کیا اونسے جہاد آخر کو ناچار
علیؓ کا جنگ اپنے باغیان سات
نہ تھا اسطور اوپر اے نکو ذات

کہ وہ توحید کے اوپر تھے قایل
بھی کہتے تھے ہے قرآن حق سے نازل
ولے از جہل و جاہ ہے قبیل
بہت اس سے کرتے تھے تاویل

علیؓ جون تھا قرآن کا ہمسنگ
کیا اسواسطے اون سب ستی جنگ
کہ اس تاویل نا برجا کو چھوڑین
اطاعت اپنی کر دل حق سے جوڑین

بھی فرمایا کہ وہ قرآن کا ہمسنگ
کریگا تین فرقون ساتھہ نت جنگ
دو فرقے ناکثین و قاسطین ہین
جماعت تیسری سو مارقین ہین

ہین طلحہ و زبیر اول جماعت
کہ توڑے عہد دل کر کے بیعت
ولیکن یہ خلاف اونکا بہ حیدر
تھا مبنی اجتہاد اوپر سراسر

خلاف اونکا نہ تھا بہر خلافت
نہ مال و زر لئے اے باہدایت
تھا یون رائے مین دونونکے دس آن
کر لینا اب قصاص قتل عثمانؓ

علی مرتضیٰ کی رائے صایب
دیکھی تاخیر کو اوسکے مناسب
صواب اسکے تھا تجویز اندر
تھا مبنی اجتہاد اونکا خطا پر

کئے اسواسطے بیشک وہ اختیار
رجوع اس جنگ سے آخر کو آیا
خبر ہے مصطفیٰ سے سن تجویش
کرے کوئی مجتہد گر سعی کوشش

اگر سہو سمجھے وہ حق کو بگمان تب
بحکم این خبر حیدر کو بیشک
دیا ہے سرور اہل رسالت
اگر گستاخ ہووےگا تو اون سا
جنے لگ اپنے وہ صدیقہ دین
محبت اور ادب جان اوسکا واجب
معاویہ اتھا ان سبکا سردار
وہ ساری چھوڑکر یارک وفا کی
کہا ہے قاسط کے معنی ظالم اے یار
ولے دونو کو ہے جب شہ کی صحبت
جو فرقہ تیسرا ہے مارقین نام
پکڑ مولا کا ہر مومن ستی کین
کیا اوس فوج ناہموار کو قتل
خبر ہے وہ گروہ زشت و ابتر
بھی فرمایا کہ ہے بے شبہہ کرار
ہین جتنے دشمنان اوسکے سراسر
ہے عیسی کی شباہت اوسمین بسیار
نصارے اوسکو ابن اللہ تو بولے
روافض اوسکی الفت مین غلو کر
بھی فرمایا حسن فرزند میرا
بلاشبہہ ہوا ایسا مرد واقع

دیکھو دو اجر ہل وسی اجر اوسے رب
ملینگے اجر دس اور اونکیتین یک
کئی یاران کو جنت سے بشارت
تو بیشک ہے تیرے ایمانپر کہات
اسر آئے سے تھے اپنے بہت غمگین
کہ ہے یہ بات ایمانکے مناسب
وزیر اوسکا تھا عمرو عاص آیا
اطاعت مین گئے ہین مرتضی کی
نہین اسبات مین کچھہ بہت تکرار
نگہ رکھنا زبانکو ہے ضرورت
خوارج ہین وہ سارے نکبت انجام
خروج اوسپر کئے تھے سب وہ بیدین
بھی اونکے زشت رد ہر ایک کو قتل
یہودیان اور فرنگیانسے ہین بتر
قیامت مین قسیم جنت و نار
کریگا اونکو دوزخمین نگون سر
تو سن اس فرکو اب اے نکوکار
غلو کا دفتر اوسکے حق مین کھولے
ہوتے ہین دشمن اصحاب سرور
ہے بیشک سید و سالار والا
کہ شہزادہ ہوا فتنے کا دافع

کیا گر اجتہاد اوسکا خطا پر
وہ دونو سابق الاسلام ہین ہے
ہمیشہ محو ہو در مصطفے وہ
اور ام المومنین صدیقہ اچھی
حبیب اللہ کی جب محبوبہ ہو وہ
جماعت دوسری جو قاسطان ہین
تھا ظاہر اوسکا دعوے خون عثمان
کئی بار اوس سے جنگ آکر گئے وہ
خطا اونکی نہین ہے اجتہادی
نہ کر کچھہ عیب و طعن اونکو تو ہرگز
ہوتے جب دینکے سرحد سے وہ بھا
امیر المومنین اونسے کیا جنگ
تھی مانند زن اوسکو ایک پستان
یہ سب احوال بولا تھا بیان وار
جو ولے اوسکی رکھتے ہین محبت
ہے اوسکو خلد مین یک گنج اعظم
اٹھے عیسی کے دشمن سب یہودیان
مرے مولا ستی یون ہین خوارج
کوئی اوسکو خدا بولے کوئی کچھہ
کریگا دو جماعت مین خداوند
خلافت ابن بوسفیان کو بخشا

تو آجر یک اوسکے تئین دیویگا او
انیس اوس شاہ کے صبح و شام ہین ہے
کئے ہین مال و جان اوسپر فدا وہ
بلاشک صلح کرنے واسطے آئی
اور اوسکی زوجہ مرغوب ہے او
سو ہے ریب و ترود شامیان ہین
ولے پنہان خلافت کا تھا خواہان
ملقب ظلم سے ہین اسلئے وہ
کرونگا اس سخن پہ مین منادی
کرنین یہ اہل سنت پاس جائیز
ہوا یہ نام زشت اونکو سزاوار
کہ تھے اسلام مین وہ خارج آہنگ
کیا غارت اونھونکو شاہ مردان
صحابہ سات اپنے شاہ ابرار
دکھاویگا اونھونکو راہ جنت
وہ جنت کا ہے ذو القرنین اکرم
کہے ہین اوسکے حق مین زشت باتان
رکھے بغض و حسد ہو دین سے خارج
غرض اسبات مین وہ سب ہوے ہیچ
سدا اوسکے سبب سے صلح ہوویند
امان مال و جان لوگانکو بخشا

وہ تج کر دولتِ دنیائے فانی
کریگا جور سے کبر اکتا ایک
اور اپنے آل اطہر تا قیامت
سگِ ابلق ہے بیشک شمر احمق
ہوویگا اس پیچھے شاہِ گزیدہ
حسن وہ نیرِ اوجِ امامت
کبھی فرمایا کہ اولادِ امیہ
کبھی بیٹھینگے وہ سار زشت بانان
وہ دیکھا جب ستی اس خواب کیتین
کہا آلِ امیہ ہوکے حاکم
شبِ قدر ایسی مین تجھکو دیا ایک
کبھی فرمایا کہ بعد از اپنے بیچ
اور آخر ہوویگا وہ جلد مقتول
خرابی لاینگے عربان او پر بہت
کیا کبھی اہلِ ردت سے بہت جنگ
کبھی فرمایا کہ عربان و انصار
نہین اس بھید سے تھا کوئی واقف
کبھی جنگِ احد مین سالار امین
خبر قتلِ امیر سے دیا ہے
وہ سنکر یہ سخن لڑنے کو آیا
لگا نہین تجھے کچھ زخم کاری

ہوا ہے شاہ ملکِ جاودانی
حسینِ مجتبی کو قتل بیشک
ہووینگے قتل اور دیکھینگے کلفت
کہ تھا وہ کوڑہ سے جون کلبِ ابلق
کرکائیگا وہ سب کو جون وہ زندہ
کیا ہے چھہ مہینے لگ خلافت
کہ قول و فعل مین ہین بد روبہ
عباد اللہ کیتین اپنے غلامان
ہوا مغموم پھر ہرگز ہنسا نین
چڑہینگے میرے منبر پر وہ ظالم
کہ بہتر ہے ز الفِ شہر بیشک
قبائل ہر طرف کے ہونگے مرتد
پڑیگی اوسکی عظم و شانین ہول
بلا ایک جو ہوئے نزدیک بہت
ہوئے مقتول انسے بہت بیدرنگ
بہت کم ہونگے کھا نہین نمکسا
ہوا وہ تب سے اوس رور کا عارف
کیا کفار کی جاگے معین
وہ مار بیچارہ دوزخ لیا ہے
شہنشہ اوسکو یک نیزہ چبھایا
تو کیون کرتا ہے اتنی بیقراری

کبھی فرمایا ہے وہ سالار اکمل
عوض اوس خون کے از قہر بسیار
یہ باتان جو کیا سر و بیان سب
کبھی فرمایا کہ بعد اپنے خلافت
کیے چارون خلیفے جب بعقبی
خلافت کی ہوئی جب عمر آخر
لیوینگے مالِ حق کو بے تکلف
کبھی فرمایا کہ میرے منبر او پر
صحابہ یون کیے ہین عرض و سجدہ
تسلی دینے پیغمبر کو مولا
سب اولادِ امیہ کی ریاست
نبوت کا مسیلم کرکے دعوے
ہلاکی اپنے امت کی ہے اکثر
یہ سب باتان ہوئے واقع بہ تحقیق
ولے اکثر ہوئے ہین پھر مسلمان
کبھی جنگِ بدر مین بولا بہ عباس
عرب اور سرور انصار اخیار
حضر ہین اون جگے وہ سب بلا عین
کبھی فرمایا ہے یون اہلِ شرف کو
یعنی اوس زخم سے اڑا کے بھاگا
کہا کچھ جانتے ہوا سے جماعت

مصیبت کربلا کی سب مفصل
دو ستر الف کو ماریگا قہار
ہوئی ہین بیگمان یک سر عیان سب
رہینگی تیس برس آکے با سعادت
تھے باقی چھہ مہینے اسے علی
کیا ترک اوسکو وہ سالار فاخر
کرینگے ظلم سے اوسمین تصرف
مین دیکھا کودتے ہین بہت بندر
ہے کیا تعبیر اوسکی اے معظم
شتابی سورۂ قدر اوسکو بھیجا
اتھی تا الف شہر آکے با فراست
ضلالت کا کریگا بہت بلوی
جوانانِ قریشو نے سراسر
مسیلم کو کیا ہے قتل صدیق
سیر مین اوسکی ہے تفصیل ایسا
رکھا خفیہ جو زر وہ اپنی زن پاس
ہوئے ہین دون ہلن کم بہت آیا
پڑے وہان جا کیا تھا شاہ معین
مین مارونگا ابی ابن خلف کو
لگے لوگ اوسکے آکر نے دلاسا
کہ کسکی ہاتھ کی ہے یہ جراحت

محمد اسطرح کہتا تھا مجھکو / کہ اپنے ہاتھ سے ماریگا تجھکو
کئی دن مین وہ ملعون بیدل / ہوا قعر جہنم بیچ داخل
کبھی فرمایا ابوطالب سے سرور / گئے تھے جو قریش از فتنہ و شر
جو کچھ قطع رحم اور ظلم تھا وہان / وہ کیڑا سب اوسے کھایا ہی آن
اتار اوس خط کو سر تا پا بجھا ہے / کہا تھا جسطرح سالار پائے
کہ میرے اسقدر اصحاب نامی / شہادت سے ہوے ہین اب گرامی
ابوذر سے کہا یون شاہ والا / کریگا زندگی تو ہو اکیلا
وفات اوس پاک باطن کا ہوا وہان / بغیر اہل اوسکے کوئی نہ تھا وہان
اور آخر کو تو پاویگا شہادت / وہ پایا بعد شہ کے یہ سعادت
کہ اوسکا ہاتھ ہوگا سب سے لنبا / ہے یعنی در سخاوت اوسکا بالا
خبر موت نجاشی سے دیا ہے / نماز اوسکے جنازے پر پڑہا ہے
کیا تحقیق وہ جب یہ سما یا / بصدق جان و دل ایمان لایا
کیا جب عزم فتح مکہ سالار / کیا تھا خط سے وہ اونکو خبردار
وہ پایا ہے ایک زن کو راہ اندر / لئے خط اوس سے جون بولا تھا سرور
کہ بھیجا ہے یہان صفوان تجھے اب / کہ تا مارے دغا سے تو مجھے اب
وہان جو ماجرا گذرا تھا پنہان / مفصل اوسکو بولا شاہ اکوان
غنیمت سے لیا کوئی پارچہ یک / اٹھایا کام بدتر جرم بیشک
ہوئی جب اوٹنی سالار کی گم / دیا اوسکی خبر یون وہ بہردم
کبھی فرمایا کہ عضو ابن صوحان / طرف جنت کے ہو دیگا شتابان
پھرا جب غزوہ عسرت سے سرور / چلا تندی ستی یک باد صرصر
صحابہ جب مدینے بیچ آئے / حقیقت شہ کے فرمانیکی پائے

اگر ان چھ کو بانٹینگے سب پر / تو سب بشبہہ نا ہوونگے جابر
سوا اس سنگ کے لکھے شاہ والا / نہین مارا ہے کوئی کافر کو صلا
صحیفہ ایک کعبے پر معلق / دیا بھیج ایک کیڑا اوس اوپر حق
سبھو ٹا کچھ وہان جز نام مولا / قریشو سے ابوطالب یہ بولا
کیا جب فوج موتہ کو روانہ / کہا کئی دن پیچھے شاہ یگانہ
ہوئی یہ بات ظاہر بیکم و بیش / لکھا ہو نہین بیان اسکا ازین بیش
کبھی مر جاویگا تو ہو سب سے تنہا / تھا ربذہ یک مکان وہان وہ رہا جا
کبھی ثابت کو کہا شاہ عوالم / کہ نیکوئی سے جیویگا تو دائم
کہا ازواج سے وہ اشرف الناس / کہ جلد آوینگی تم سے وہ مرے پاس
جب ام المومنین زینب موئی ہے / سبھو پر بات یہ ظاہر ہوئی ہے
اسی صورت ستی فیروز کو شاہ / کیا ہے موت سے خسرو کی آگاہ
کبھی سب اصحاب کو اپنے شہنشاہ / کیا مکتوب سے حاطب کے آگاہ
علی کیساتھ دے دیگر صحابی / وہ خط لانیکو تین بھیجا شتابی
عمر آیا ہے جب سالار کے پاس / دیا اوسکو خبر وہ اکرم الناس
بکعبہ ایکدن تو اور صفوان / کئے اسبات اوپر عہد و پیمان
سنا اس کشف ظاہر کو وہ جب سے / ہوا شوق اوسکے تئین ایمان کا تب سے
یہ وزدی سے خبر اوسکو دیا شاہ / وہ لایا اوسکو ہو توبہ سے ہمراہ
کہ ہیگی وہ فلان صحرا کے اندر / اور اٹکی ہے مہار اوسکی شجر پر
غزا مین ایک اوسکا اوڑ گیا ہات / عیان ہوئی سب اوپر شاہ کی بات
کہا سرور یہ باد ناموافق / چلا ہے بہر موت یک منافق
وہ باد تند جس دم یہان چلا تھا / منافق یک بڑا وہان مر گیا تھا

عیینہ خواب میں دیکھا تھا اے یار / کہ لینا ملک خیبر کا ہے دشوار
کہا اوسکو ہوا وہ خواب جھوٹا اب / کبھی بولا اوسکو جو دیکھا تھا سب
ہوئے ہیں اوسکے مانع آکے کفار / دیئے سب مال اپنا اونکو وہ ناکار
کہا شاہ اے ابو یحییٰ تجھے زود / ملا اس بیع میں خوش ہو وہ بہبود
ملا اہل یمامہ سے وہ مجہول / ہوا اوس جنگ میں آخر وہ مقتول
پیچھے وہ قرن جو اوسکے قرین ہے / کہ بیشبہہ وہ قرن تابعین ہے
پیچھے آوینگی ایسی قوم واہی / کہ دیوینگی وہ بے پوچھے گواہی
کرینگے بہت کچھ نذر خدا وہ / ولے اوسکو کرینگے نا ادا وہ
کبھی لوگان تجھے دیکھینگے زبان سے / کبھی قرنان کو کہا پیغمبر رب
کیا ابن زبیر آ سکو دعوت / کئے تھے بہت مردم اوس سے بیعت
تمامی ملک و مال اوسکا گیا تب / پنہ کعبے کی عاجز ہو لیا تب
کہا قربانکو جب اسطرح سرور / پڑے حیرت منے اصحاب یکسر
ہوے مقتول اوس سے کافران سات / صحابی یک کہا میں سنکے یہ بات
وہ نالا تاب اون خمونکا اے یار / لیا اپنے کو اپنے ہاتھ سے مار
سبب اسبات کا ہے یہ کہ سرور / چلا ہے جن مان جنگ احد پر
کیا عورتسے اپنی شبکو صحبت / پیچھے یون ولیکن گذری اسکے یہ مدت
گذرتے ہی یہ خطرہ وہ یگانہ / ہوا ہے غسل سرور کن روانہ
ملک نہلانا اوسکو یہ سبب ہے / ملایک کا غسیل اوسکا لقب ہے
ہے اون دونون منے ایک بہت چھوٹا / جفا اور قتل میں دُسرا ہے کھوٹا
محمد بن علی کا نام کر کر / وہ لکھتا تھا مکاتیب مزوّر
سعید ابن جبیر اور بہت ابرار / وہ ظالم سے شہادت پائے یار

ولے ظاہر کیا نہیں وہ کسی پر / کیا تسخیر جب خیبر کو سرور
صہیب اوس شاہ کا یار کریم / کیا ہجرت کا جب عزم مصمم
مدینے کی طرف خوش ہو چلا ہے / اور اوس سرور سے جلد آکر ملا ہے
کبھی فرمایا تھا وہ یک شخص یوں ہے / کہ ڈاڑا اوسکے بیٹے ہینگے جدید یون
کبھی فرمایا ہے وہ سالار اکمل / ہے میرا قرن سب قرنونسے افضل
ہے تبع تابعین کا قرن اکمل / یہ دونون قرن بعد اسکے افضل
رکھینگے پاس اپنے مال مردم / ولے وصف امانت اونمین ہے کم
کبھی با ابن زبیر اسطرح سالار / کہا لوگونسے تو دیکھیگا آزار
کہ اہل نار سے ہے وہ بلا شک / ہوئے ہیں ظاہر یہ اخبار یکیک
ہوا ہے بادشاہ جب پور مروان / کیا فوجونکو بھیج اوس ساتھ جنگان
تمام اس نیک کو جماز بدکار / کیا کعبے کے اندر قتل اے یار
کہ تھا وہ فی الحقیقت نو مسلمان / کیا دینے کمک جون اہل ایمان
پڑا تھا جستجو میں اوسکے ہر حال / ہوا زخمونسے اوسپر ہا جنجال
کبھی فرمایا ہے سبکو سرور رسل / فرشتے حنظلہ کو دیتین دئے غسل
ہوا تھا اون نوا اوسکا بنا بیاہ / ہوا اسواسطے وہ دور از شاہ
کہ ہے انصاف سے بس دور یہ بات / کہ ہو نہیں دور شہ سے ایسے اوقات
غزا کفار سے کر خوب اوس دم / شہادت سے ہوا ہے وہ مکرّم
کبھی یارانکو کیا سرور خبردار / کہ ہووینگے ثقیف اندر دو بدکار
ہوا اوس قوم سے مختار پیدا / کہ علم غیب کا کرتا تھا دعوا
کبھی تھا اوس قوم سے حجاج ابتر / کہ تھا وہ ظلم میں فرعون یکسر
کبھی فرمایا کہ میری امت اکثر / تہتّر فرقہ ہووینگی سراسر

بجز یک فرقہ سب ہین در جہنم | کہ اس فرقہ کو نہین ہے نار کا غم
یہ سب نے کہا جون شاہ اخیار | ہوئے ہین یہ تردد ظاہر اب یار
خوارج قدریہ ہوونگے پیدا | روافض مرجیہ سنگے ہویدا
زمانہ ہوویگا زشتی مین یکسان | نہ اہل علم کی باقی رہے شان
بہر جا زن لیے ہوونگے بسیار | ہوویگا بہت ہرج و مرج ہر جا
کبھی بولا ہر سر صد سال اوپر | بھیجیگا ایسا عالم رب اکبر
کبھی فرمایا کہ دایم اہل مغرب | رہینگے شان دین پر غالب
دیا ہے جون خبر وہ واقف غیب | یہ سب باتان ہوئے ظاہر بلا ریب
بہت جیویگا تو تا اکثر اقوام | تیرے سے پاینگے سب نفع و آرام
ہوا نیگا نکو ورتسے نفع و راحت | بدان کو اوس سے پہونچا ہے مضرت
تو پاویگا اسی صحرا کے اندر | کہ آیا ہے شکاری گاؤ اوپر
شکار اپنا گیا اوسکو بہ سرعت | گیا لیکر اوسے نزدیک حضرت
خبر اس سحر سے شاہ مکمل | دیا یاران کے تئین اپنے مفصل
لیے شہ کے ریش کا یک بال سارا | گرہ اوس مین ہے تھی وہ اگیارا
علی مرتضے کو بھیج سو بر | منگایا ہے وہ چیزان کو سراسر
سراقہ کو کہا وہ خازن غیب | کڑے خسرو کے پہنیگا تو بے ریب
کڑے خسرو کے جو تھے از جواہر | تھے اس مال غنیمت بیچ حاضر
عمر اوس دم سراقہ کو بلایا | کڑے وہ ہاتھ مین اوسکے پنہایا
جہانتک ہین روافض اور خوارج | یہ فعل بد ہوا ہے اون مین رائج
دیا تھا بھی خبر وہ شاہ امجاد | سبھونکو زبنائے شہر بغداد
ولیکن اس ظالم گمراہ کا ہے نام | ہوا وہ جون کہا سالار انام

وہ فرقہ جو بچا او زخم سے یکسر | ہے پیمبر اور مرے یار انکے رہبر
کبھی فرمایا کہ راہ راست کر گم | چلینگے گمرہی کے راہ مردم
ہوونگے ہر زمان فتنے زیادہ | ہوونگے مختلف سبکے ارادے
ہوونگے جاہلاں کے تئین ریاست | زنان ہونگی بہت مردان کی قلت
اوٹھیگا علم اور علما مرینگے | جہان سے نیک لوگان سب اوٹھینگے
کہ اس امت کی خاطر وہ بتائید | کریگا ہر سر نو دین کی تجدید
کبھی فرمایا کہ کم ہوونگی سنت | بہت ہوونگے ہر جاگے مین بدعت
کبھی بولا سعد کے تئین شاہ والا | کیا ہے موت کا جب وہ تمنا
اور اشخاص کو پاوینگے آزار | ہوئی یہ بات ظاہر اے نکوکار
کہا خالد کے تئین شاہ معلا | اکیدر کی طرف جب اوسکو بھیجا
جب اوسکے ملک مین خالد نے آیا | شکاری گاؤ مین تب اوسکو پایا
کئے تھے دختران ابن اعصم | شہنشہ کے اوپر سحر اے مکرم
وہ ملعونات یک پتلا بنا کر | چھپائے تھے سو یاں ہین مرا سر
شجر خرما کا تھا یک کہنہ پر چاہ | رکھے تھے اوسمین یہ چیزان وہ گمراہ
ہوئی وہ دو نوا عوذ اوس وقت نازل | کئے اس سحر کو فی الفور باطل
خلافت مین عمر کے از مداین | غنیمت آئی تھی بسیار کیدن
ترے تھے وہ کڑے بہت اپر اوس | کسی کے ہاتھ کے نین تھے برابر
کہا آخر کو اس امت کے اقوام | دینگے اولین امت کو دشنام
کرو دیتے ہین یہ دونو فرقہ بد | صحابہ اور آل کو دشنام بیحد
کبھی بولا ہوئیگا یک شاہ بیجون | کہ ال امت یو ہے بدتر ز فرعون
کبھی فرمایا ہے وہ سالار بیچید | کہ اول جو کریگا دین مین چھید

بھی یک بدبخت از نسل امیہ / ہے نام اوسکا یزید بدرویہ
دیا بھی جنگ حرہ سے نشانی / کہ یہ ملعون ہوا ہے اوسکا بانی
ہے حرہ یک مکان نزد مدینہ / وہان بھیجا ہے لشکر یہ کمینہ
کیا لوگان وہانکے قتل یکسر / مدینے کو کیا ویران سراسر
مدینے بیچ فوج اوس بھیجا کی / کسی تازی مصیبت کربلا کی
بھی فرمایا کہ جبار بنی یک / کہ ہے قوم امیہ سے وہ بیشک
مرے منبر کے اوپر وہ چڑھیگا / لہو بینی سے اوسکے ہان پڑیگا
ہوا یون جون کہا پیغمبر حق / چڑھا منبر پہ اوسکے عمرو اشدق
گرا ہے ناک سے اوسکے لہو وہان / ہوا سب پر عیان یہ سر پنہان
تہا سہیل اوس شہ سے گستاخی کیا جب / عمرؓ دانت اوسکے چاہا توڑنے تب
کہا فاروق سے سالار عالم / کروے تو چھوڑ اوسے اب اے مکرم
کہ شاید یک مقام اندر کھڑا ہو / کریگا تہنیت سے خوش تجھا او
وہ اس ارشاد بعد از جلد آیا / اور اوس سرور اوپر ایمان لایا
خلیفہ جب ہوا فاروق اعظم / پڑہا وہ تہنیت مین خطبہ اوس دم
بھی یون عباس کی عورت سے بولا / کہ ہے تیرے شکم مین ایک بیٹا
جنے گی جب اوسے تو لا مرے پاس / جن اوسکو لیگئی شہ پاس سرآس
ابو الخلفا لقب اوسکا کیا شاہ / خبر اولاد سے اوسکے دیا شاہ
نہ نکلینگے وہ لے رایات اسود / خلافت لیونگے اور ملک بیحد
کہ نکلینگے اوس سے بازی بیچ اونکے / ہوئے ظاہر یہ باتان شاہ کہنے
بھی فرمایا اویس قرن کی بات / خبر اوس سے دیا تفصیل کے سات
خبر بھی اس شہا کی وہ دیا تھا / کہ ہوئی ہے بعد فتح شام پیدا
بھی بصرے کی سکونت سے خبردار / کیا ہے سبکیتین سالار اخیار
بھی فرمایا عجم کے لوگ یکسر / عرب مین ہوونگے بیشبہ اکثر
اور اونکے مال کو کھاونگے وہ سب / اور اونکی گردنان مارینگے وہ تب
خبر ترکون سے بھی سرور دیا ہے / بیان اطوار کا اونکے کیا ہے
کیا تھا جسطرح ارشاد سرور / عجم غالب ہوئے سارے عرب پر
ہوئے ترکان ناہنجار پیدا / مچائی دہوم محشر کی بھی ہر جا
بھی فرمایا ہے یون یارانکو سرور / کرامت آپنی دریا کے اندر
کریگی جنگ چڑھکر کشتیان مین / سلاطین کیطرح تخت پہ وہ نگین
انہی ام حرام اوسوقت حاضر / کیا ارشاد اوسے سالار فاخر
کہ ہے تو بیگمان اوس قوم اندر / یہ باتان سب ہوئے ظاہر سراسر
کہ خال المومنین[۱] کے وقت لشکر / گیا کشتیان پہ چڑھ دریا کے اندر
لئے ہین قبرس اور دیگر جزائر / انہی ام حرام اون بیچ حاضر
بھی بعد از اوسکے شاہا بہت اوقات / لئے کفار سے دریا مین غزوات
تہی ام ورقہ ایک فرخندہ عورت / اتہا اوپر شہنشاہ کا عنایت
چلا تھا شاہ ایکدن بر سر جنگ / وہ مانگی رخصت آنے فوج کے سنگ
کہ تا ہووے شہادت سے مکرم / کیا ارشاد اوسے یون شاہ عالم
مدینے بیچ کر تو اب اقامت / کہ دیویگا خدا تجھکو شہادت
خلافت مین عمر کے وہ گرامی / شہادت کی لئی ہے نیکنامی
روایت ہے کہ شاہ کامل الذات / کہا تھا یون حریم با صفا سات
کہ یہ حیرہ شہر اسوقت اندر / ہوا مکشوف سب میری نظر پر
یہ شیما جو نفیلہ کی ہے دختر / ہوئی ہے راکب او چلے خچر اوپر

[۱] یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ۱۲

ہے حسن و عمدگی مین بے نظیر او
کیا وہ عرض اے شاہ سرافراز
خلافت مین عمر کے ہے سلکھن
صحابی کئی تھے اوسپر شہادت
وہ بدبختونکی باتونسے شہنشاہ
ادب سے شاہ کے اصحاب اوس ٹھاون
کیا تب یہ ارادہ دلکے اندر
کیا وہ معذرت سرور سے بسیار
چھپانیسے وہ دو نو اونٹ کے شاہ
گروہِ غامد آئے شہ کے جب پاس
فلان کا تھیہ وہان چوری گیا ہے
اتھا جو شخص نزدیکِ سرانجام
مر گیا بیگمان وہ آتش اندر
کہا اطوار سب اوسکے بیان وار
اور اوس سرور اوپر ایمان لایا
کیا جب بہت تندی وہ نگوڑا
طرف داڑھی کے اوسکے ایک دنبل
قریش اوس شہ سے جب توڑسے پیمان
کہی تب عائشہ اے رب کے محبوب
اسید و عتبہ بوجہل و بوسفیان
جو پوشیدہ کہے تھے وہ سراسر

مسلمانانکی ہوویگی اسیر او
مجھے کر اوسکی بخشش سے تو ممتاز
لگی ہے مومنانکے ہاتھ وہ زن
کیا تب اوسکی بیتین وہ باسعادت
کیا عمار کی بیتین خوب آگاہ
قدم پر اوسکے نین رکھتے تھے پاون
کہ سرور پر کرے پھر جمع لشکر
کیا عفو و تجاوز اس سے سالار
کیا ہیگا مفصل اوسکو آگاہ
خبر اونکو دیا وہ اکرم الناس
وہ ڈھونڈہا بہت اوسے جب پھر ملا ہے
یہ سنتے ہی خبر لایا ہے اسلام
ہوا آتش مین ہمرہ اے برادر
دیا بھی اوسکو آئندہ سے اخبار
سعادت دین اور دنیا کی پایا
کہا داڑھی مین میرے ایک پھوڑا
ہوا ہے جون کہا تھا شاہ اکمل
کہا یار انکو اپنے سرو اوس آن
مسلمانانکے حق مین ہوگیا خوب
اتھے بیٹھے ہوئے کعبے مین یک آن
کیا ہر شخص پر ظاہر پیمبر

غرض سرور سب احوال و علامات
قبولا شاہ عالم اوسکی درخواست
حریم اوسکو کیا اور خواست آکر
و دایعہ اور دوسرے کئی منافق
کیا ملکے کے تئین جب فتح سالار
ابو سفیان یہ حالت جب بجھایا
مقابل اوسکے آکے شہ کہا تب
دو واشتر آپنے حارث چھپا کر
کہا وہ تو پیمبر ہے بلا ریب
کہ آئے تم یہان یا ایہا الناس
وہ مردم جب مکانین اپنے آئے
کہا کئی یار کو اپنے وہ فاخر
بھی فرمایا عدی کے تئین پیمبر
وہ پوچھا یہ کہ ہے وہ سچ پیمبر
کیا آبن محارب وہ نگون سار
نکل آویگا ایسا زور کر کر
کئی دن اس الم سے تلملا کر
کہ توڑے عہد حق یک کام خاطر
جواب اوسکو دیا اسطرح سرور
بلال گر دیا ہے وہان اذان جب
دیا تھا بھی خبر از حال اسود

کہا تفصیل سے اوس یار کے سات
ہوئی یہ بات ظاہر بکم و کاست
کہ بخشا ہے اوسے مجھکو پیمبر
کئے کئی بات آپسمین نہ لائق
طوافِ کعبہ کرتا تھا وہ یکبار
حسد سے اپنے دلمین پیچ کھایا
کریگا خوار تجھکو اسگھڑی رب
کھڑا خدمتمین شاہنشہ کے آکر
بھی لایا اوسپو تب ایمان وہ عجیب
سرانجام اپنا رکھہ یک شخص کے پاس
کہا تھا جسطرح سالار پائے
جو دنیا سے اوٹھیگا تمسے آخر
اتھا وہ کفر مین جس شخص ہب اوپر
ہین معلوم اوسکے تئین امر مضمر
سوال اوس شاہ سے کر بہت تکرار
کہ اوس آزار سے جاویگا تو مر
گیا آخر جہنم بیچ وہ خر
کہ چھپتا ہے کہیں ان سات تا پا
وہ کام اسلام کے ہے حق مین نا ہموار
وہ سب بالیکر کچھ بھی نہ تب
کہ دعوے کرے نبوت کا وہ مرتد

ہونیگا بیگمان آخر وہ مقتول
کہا جون شہ گیا مارا وہ مجہول
اور آویگا یمن سے یک گرامی
کہ بہتر اوسنے ہے در نیکنامی

خبر آیا ہے کئی دن بعد شہ پاس
کہ تھا ملک یمن مین افضل الناس
خبر وایل کے بھی آنے کی بولا
وہ آیا جسطرح بولا ہے مولا

چلا پانی کے جب لانے کو عمار
کہا اوسوقت اوسے سالار ابرار
کہ اوڑ آویگا تیرے ایک اسود
کہ پانی لینے سے ہویگا تیرا سد

چلا جب نیر لانے وہ معلا
ہوا مانع اوسے یک شخص کالا
غرض وہ مار اوسکے منہ پہ پتھر
چلا لے مشک اپنی آب سے بھر

کہا پھر سے جب یہ ماجرا او
کہا خیر الورا شیطان تھا او
ابوذر کو کیا تھا منع سرور
کہ ہرگز نا رہے صحرا کے اندر

وہ رخصت مانگتا تھا جد کر کر
کہا الحاح پر اوسکے نظر کر
یمن ایمن نہین ہون تیرے غطفان
مین گویا دیکھتا ہون اونکو آن

کہ آوینگے وغا سے وہ یکایک
تیرے فرزند کو مارینگے بیشک
رہا جب جا کے وہ صحرا کے اندر
کیئے قتل اوسکے بیٹے کو وہ آکر

کہا سلمان کیتین پیغمبر رب
نبی پچھان پوچھا اوڑنے جب
اوتر وہ لوگ سب در قوم غطفان
طعام شام کھاتے تھے کہ آن

کیئے جب جستجو اوسکی سراسر
ہوا ظاہر کہا تھا جون پیمبر
جب آیا ہے زرارہ قوم کے سات
کیا ارشاد اوسے وہ کامل الذات

حرم تیری جنی ہے ایک فرزند
کہا ہے کسلئے گھبرا او دلبند
کہا آیا تجھے ہے کو سپہان
قسم کھا کر کیا وہ عرض او آن

کہ ہرگز کوئی نہین جانا تھا یہ سر
ہین بھیدان سب تیرے پہ ظاہر
اور اس ساعت مین وہ سالار ابرار
دیا ہے غیب کے بہت اوسکو اخبار

کیا ارشاد یون اسما کو سرور
کہ جعفر اور صدیق اور حیدر
نکاح مین لاوینگے سب اپنے تجھکو
یہ تینو لئے جیسے جنتی ہے لے تو

کہ تا جنت مین ہووے وہ ترا مرد
کبھی ہووے وہان جعفر ترا مرد
کیا ہے اوسکو اول بیاہ جعفر
کیا اوسکے پیچھے صدیق اکبر

کیا صدیق جب جنت کے اندر
نکاح مین اپنے لایا اوسکو حیدر
کیا سرور ابوسفیان پو ظاہر
جو بولا تھا وہ زن سے اپنے سر

کبھی صدیقہ کو بولا ہے پیمبر
جو گذری بات اوسکے دلکے اندر
عیار حجر مین آیا ہے جب شاہ
کیا اصحاب کو سب اپنے آگاہ

وضو پانی سے یانکے مت کرو تم
نہ اوسکے پینے اوپر مین دہرو تم
کبھی تم اونٹ انکے باندہ پاون محکم
نہ نکلو بہار تم خیمونسے اس دم

ضرورت کیلئے یک شخص نکلا
خناق آکر گلے کو اوسکے چپکلا
کبھی نکلا اونٹ کے ڈہونڈنیکو دیگر
نکلتے ہی ہوا وہ گم ز لشکر

گلا دابا گیا تھا جسکا اے یار
اوٹھا لائے اوسے نزدیک سالار
دعا اوسکے لئے سرور کیا ہے
گلیکا درد اوسکے تب گیا ہے

مدینے کو گیا جب شاہ والا
بلاد حجر مین جو گم ہوا تھا
نبی طے اوسکو سرور پاس لائے
کہ ہم کو سونپین اپنے اوسکو پائے

نبی اللہ بعد از جنگ خندق
بشارت یون دیا یاران کو مطلق
کہ بعد اسکے کرینگے اونسے ہم جنگ
نہ آوینگے ہمارے پر وہ بیہنگ

قریش اپنے مین پھر نین پایہ بل
کرین تا جنگ پر سرور کے ہلچل
شہنشہ آپ اونپر چل دیا ہے
اونھونکے ہاتھ سے کلہ لیا ہے

ثقفی اور انصاری کو سرور　　کیا ہے مطلع از سر مضمر
اور آباد اُنکے نزدیک سالار　　کہ پوچھے شک و نیکوئی کے اسرار
بھی یاروں نے کہا پیغمبر رب　　کہ اولاد محارب اور ثعلب
کیا تب حکم تیاری کو لشکر　　وہ بھاگے کہا یہ ہو کر سراسر
کہ اوسکے نور سے در ظلمت شام　　دیسینگے گردنان اونکی در شام
عرب کے ملک مین ہوئی وہ نمودار　　جلاتی تھی جو آگے آتا اسے یار
یمن لگ جاکے وہ آتش جلائی　　ولے ہرگز مدینے مین نہ آئی
وہ آدھا جو حرم کی حد سے تھا پار　　کیا اوسکو جلا کر راکھ وہ نار
یہ گرد اگرد اوس آتش کے یک گو　　نہ جا سکتا تھا ہرگز کوئی رہرو
رجب کے مہ کے ستائیسوین روز　　گئی ہے بجھ کے سب وہ نار پرسوز
کہ بطن عرش سے محشر مین بیشک　　کریگا یک منادی یون بہ آواز ایک
بھی جابر کو کیا سرور مبشر　　محمد بن علی سے اے برادر
وہ جیتا اس زمانے لگ رہا ہے　　یہ کیفیت تمام اس سے کہا ہے
کہ میرے آل سے یک نفس اطہر　　ہویگا قتل حجر الزیت اوپر
وہ پتھر پر کہین نزد مدینہ　　گئے اوسکو شہید ارباب کینہ
تجھے ہوویگا البتہ پسر ایک　　محمد اوسکا رکھ تو نام نیک
بھی ثابت یون ہوا اہل خبر پاس　　کہ فرمایا ہے شہ با ابن عباس
ہوا واقع نبی اللہ کہا جون　　بھی فرمایا ہے شاہ با صفا یون
کہے اکثر کہ ہے وہ مرد سلمان　　کہے بعضے امام دین ہے نعمان
کہ عالم اونکا طبقات زمین سب　　بھریگا علم سے یہ رمز بوجھ اب
کہ وہ عالم امام شافعی ہے　　امامت جسکی عالم مین جلی ہے

وہ آئے پوچھنے حج کے مسائل　　کہا شہ اونکو جو لائے تھے دلائل
بغیر اظہار اوسکے اوسکو بتین شاہ　　کیا معنی ستی دونونکے آگاہ
کہتے ہین یہ ارادہ وہ ہمیشہ　　کرین تا آکے شبخون بر مدینہ
بھی فرمایا تھا یاران کو سالار　　عرب کے ملک مین آویگی یک نار
جمادی الآخری کی تیسری کو　　سن چھسے سو چوپن بیچ سن ہج
ہوا تھا شعلہ اوسکا بہت بالا　　پڑا تھا شام مین اوسکا اجالا
تھا نزدیک مدینہ ایک پتھر　　تھا آدھا اوس پہاڑ اور نصف اندر
حرم مین اوسکے جو تھا نصف دیگر　　جلائی نہین اوسے آگ اے برادر
ولے اس بلدہ طیب کے اسپاس　　نسیم سرد یک بہتی تھی خوش باس
بھی یاراں کو کیا اپنے شہنشاہ　　علی بن سید الشہدا سے آگاہ
کہ سب عباد کا سرور اوٹھے اب　　اوٹھیگا وہ امام باصفا تب
بھی بولا یون اسے سالار والا　　کہ پہنچاوے سلام اپنا اوسے جا
بھی فرمایا ہے شاہ اہل اجلال　　محمد ابن عبد اللہ کا احوال
کہا نفس زکیہ جسکو سرور　　پڑپوتا تھا حسن کا اے برادر
علی کہتے ہین کہا ازیک کنیزک　　کہ ہے قوم حنیفہ سے وہ بیشک
ابو القاسم تو کنیت اوسکی کہتین　　ہوئی یہ بات ظاہر اے برادر
کہ بشبہہ تیری جاوینگی آنکھین　　تو مرتے وقت پھر آوینگی آنکھین
ثریا پر اگر ہو دین اقدس　　تو لیویگا اسے یک مرد فارس
کیا ارشاد بھی یون وہ ممجد　　کہ ہرگز مت قریشونکو کہو بد
امام احمد اور دیگر اکابر　　کہتے ہین شرح مین یون اوسکے ظاہر
بھی سارے آنیوالونکو شہنشاہ　　مدینے کے کیا عالم سے آگاہ

کہے ہین یون کہ وہ عالم ہے مالک
ضمیر ان مومنانکے بولتا تھا
یہان لگ بولتا تھا اونکے بھیدان
خبر دیوینگے اوسکو سنگ و کنکر
جیسا دنیا سے اوٹھ جانا امانت
چرانیوالے بکرونکے بہ صحرا
کمینے لوگ ہونا سبکے سردار
لکھے کشف الغطا مین ہین وہ آثار
جیسا بدبخت سفیانے کا آنا
پچھانا وہوم آ دنیا مین دجال
بھی یاجوج اور ماجوج ابرار
ہواکے بیچ بھر جانا دہوان سب
بھی ہونا بانج دنیا کی زنان سب
فساد و ظلم سے ہونا جہان پر
علانیہ جماع کرنا زنان سے
ہوئے ہین جو عیان آثار صغرا
جو پوچھینگے نکیر و منکر آکر
کہ سورج ہوویگا بھالے خاص پر
عرق بعضونکے پنڈلی لگ رہیگا
بھی ہوویگا حساب عمر اوس آن
رکھینگے اوسکے بعد از لاکے میزان

کہ ہے راہ امامت کا وہ سالک
معما اونکے دل کا کھولتا تھا
کہ وہ آہستین یون کہتے تھے پنہان
ہماری اس پچھی باتان سے یکسر
امین ہونا جو ہیگا با خیانت
بنا کرنا عمارات معلا
پریشانی مین پڑنا جو ہین اخیار
مفصل تر تو وہان دیکھلے نیکوکار
جہان ہیہ جیسے زیب زین پانا
مسلمانان پہ ہونا اوس سے جنجال
زمین زیر و زبر کرنا سراسر
عیان ہونا یک آتش در جہان سب
بھی مرنا باو سے یک مومنان سب
نہ رہنا کچھ حیا کا جگ مین و شعور
اور اپنے مادران و خواہران سے
عیان ہووینگے سب اشراط کبرا
بھی جو ہے وہان غم و آرام یکسر
زمین ہوویگی تانبے کی سراسر
کسے ران کمر کے تین لگیگا
کسی مشکل کسے ہوویگا آسان
کہ تولین وو مین طاعت و عصیان

بھی وارد ہین بہت اخبار اے یار
اٹھے اہل نفاق اوس عصر مین جو
کرو تم بات کا اچھے بہت پاس
بھی فرمایا ہے وہ سرور بیان دار
جو انواع کبایر ہین جہان مین
نکلنا تیس دجالونکا اے سرور
ہزارون سے کہا ایسی علامات
بھی فرمایا ہے وہ سالار اکمل
لینا ملکون کا با قسطنطنیہ
اوتر آنا مسیحا آسمانسے
نکلنا دابۃ الارض از زمین بھا
بھی ٹوٹنا کعبہ ہونا طیبہ ویران
اور اوٹھنا دین کا عالم سے یکسر
نہ کرنا وہ ستمگاران نا چیز
لکھا مین یہان یہ باتان ہین مجمل
بھی فرمایا ہے وہ سالار ابرار
بھی فرمایا ہو مین سالار ابرار
کھڑے رہینگے وو پانصد سال وہان
تھوڑونکے سینے لگ تھوڑونکے سر تک
پوچھے اوسکے عملنامے اوڑینگے
صراط ایسا کہ ہے وہ سخت و شوار

کہ سرور جانتا تھا سبکے اسرار
سو اسرار اونکے سب کہتا اتھا حذ
کہ گر کوئی محمدؐ کے تھو پاس
قیامت کے ہین جتنے چھوٹے اثار
بیان ہونا وہ مردان و زنان مین
کہ آخر سبکے ہے دجال مشہور
کہ سب ظاہر ہوئی تفصیل کے سات
بڑے اوسکے نشانونکو مفصل
ہونا اسلام کا جگ مین رویہ
اوٹھا دینا وہ ملعونکو جہانسے
اور آنا سور کا مغرب سے آیان
اور اٹھنا ولیے اور کاغذ سے قرآن
زمانہ کفر سے بھرنا سراسر
نہ نان اور مہر مانگے بیچ تیز
وہ سب کشف الغطا مین ہین مفصل
مفصل قبر کے احوال و اسرار
موافق سب قیامت کے بیان وار
ڈبینگے خوئی مین عورت و مردان
لگینگے غوطے کھانے اوسمین یکسر
سیہ ہے اور ڈاوین ہاتھون مین لینگے
رکھیگا دوزخ اوپر اوسکو کرتار

سیے

ہے باریکی منے جون بال اے یار ہے تیزی بیچ جون تلوار کی دہار
بھی بولا شاہ سب دوزخ کے درکات کیا ہے بھی بیان جنت کے درجات
بھی دیویگا اوسے جو اوسکا معبود وسیلہ اور مقام خاص محمود
لوا الحمد اور وہ حوض کوثر کہ کوزے اوسکے ہین تارون سے اکثر
کریگا جو شفاعت سبکو بالجزم ہوئے پر سب سے از اولو العزم
یہ سب تفصیل سے بولا ہے سرور لکھا ہون کچھ مین اس نسخے کے اندر
غرض یہ بات ہے ایسی مطول لکھینگے گر وفا تو ہے مجمل
ولے اس بہت سے مین لیکر اندک لکھا فہرست کے مانند بیشک
اگر کریا مین کچھ بھی اوسکی تفصیل تو ہوتے دسہزار ابیات بتقلیل
سنا اے بھائی جب وہ معجزے سب تو سن کچھ شوق سے یہ معجزے اب

دربیان معجزات حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مشتمل بر شفائے اسقام درا ینجا سی معجزہ مذکوراست

تھا اس سرور کا اعجاز اے نکونام کہ دیتا تھا مریضون کو دوا رام
کہا ہے یون معیقیب یمامی کہ جب آیا تھا حج کو شاہ نامی
ہوا مین اوسکی خدمت بیچ حاضر اتھا ایک گھر مین تب سالار فاخر
بچا یک دن کا یک مرد یمامی وہان لایا او اوڑا کر اوسکو جامہ
شہنشاہ اوسے پوچھا ہے مین ہون کون کہا تو ہے رسول خالق کون
کہا سرور اوسے تو راست بولا برکت دیوے تیرے بیچ مولا
کیا نین بات ہرگز پھر وہ بچا سخن کرنے کی حد کو تا نہ پہونچا
ہوا مشہور سب لوگان مین بیشک لقب اوسکا یمامی کا مبارک

معجزہ دیگر

روایت یون کیا ہے فہد ایکبار کہ خادم تھین نبی اللہ کے یکبار
لے آئے تھے بڑا سا ایک کودک کہ نین کریا اتھا وہ بات بیشک
کہا مین کون ہون وہ واقف غیب کہا تو ہے رسول اللہ بے ریب

معجزہ دیگر

روایت یون کیا ہے ابن عباس کہ لائی ایک زن بیٹے کو شہ پاس
کہی تب یا رسول اللہ یہ فرزند ہوا دیوانگی مین پڑ کے بے بند
وہ صبح و شام ہوتا ہے دیوانہ لگایا ہاتھ اوسے شاہ یگانہ
شکم کون جب اوسکو چھوا ہے وہ دیوانہ کیا فی الحال یک قے
کتیکے بچے سی یک چیز اسود شکم اوسکے بہار آکر پڑی تند
حرکت بہت سی کر لی تھی وہ چیز جنون جا اوسکا پایا ہوش و تمیز

معجزہ دیگر

محمد ابن حاطب کے ڈنڈ اوپر پڑی تھی گرم ہانڈی ہو نگون سر
اتھا سن طفولیت مین وہ تب گیا او سو وقت اوسکا ہاتھ جل سب
مبارک ہاتھ اوسے سرور لگایا شفا فی الفور اوس بچے نے پایا

معجزہ دیگر

خبر ہے شہر جبل کے ہاتھ اندر	گھٹا ایک تھا اگرہ دار اے برادر	پکڑ سکتا نہ تھا ہرگز وہ تلوار	بہت پاتا تھا اس گھٹے سے آزار
مبارک ہاتھ سے اپنے پیمبر	ملا ہے اوس گھٹے کو اسے برادر	وہ گھٹا اوسکا گھڑی میں گم ہوا ہے	اثر اوسکا نہ باقی کچھ رہا ہے

معجزہ دیگر

خبر میں یہ کہ تھا تب ایک لڑکا	کہ دل دیوانگی سے اوسکا بھٹکا	وہ دست پاک اپنے شاہ دہو کر	پلایا اوسکو وہ پانی سراسر
	پیا ہے جس گھڑی وہ پاک پانی	جنون بھاگا ہوا فی الحال گیانی	

معجزہ دیگر

قتادہ اس طرح کہتا ہے اے یار	احد میں میں اٹھا نزدیک سالار	گئے اس جنگ میں جس وقت کفار	شہ کونین اوپر تیر کا مار
ہوا اوسکا سپر میں آڑ آکر	لگیں تا مجھکو وہ تیران سر آ	لگا ایک تیر میری آنکھ میں آ	گرا اوس سے یہ دیدہ میرا باہر نکلا
میں لے دیدہ کو اپنے ہاتھ اندر	گیا حضرت کے نزدیک آ برادر	یہ حالت دیکھ شہ رونے لگا ہے	دعا میرے لئے تب یوں کیا ہے
کہا یارب کر قتادہ کی حفاظت	کیا تیرے نبی کی جون حمایت	تیرے مرسل کے چہرے کے اوپر او	کیا ہے آپنے منہ کو سپر او
ہو کر اس آنکھ ثواب اسکے ہاتھ	کر اسکو تیز بین از چشم دیگر	دعا یوں کی اوس اوقات کے بیچ	لیا دیدہ کو میرا ہاتھ کے بیچ
رکھا جاگہ میں اوسکی اوسکو پھر	ہوئی وہ آنکھ اول سے بھی بہتر	یہ آنکھ اوسکی اچھی بیشتر خوشتر	نظر اور حسن میں از چشم دیگر
	اور آنکھیں اوسکی جب آئی تھی آزار	نہیں ہوتا تھا کچھ اوسکو آزار	

معجزہ دیگر

مدینے کو کیا ہجرت علی جب	ہوئے پاؤں میں اوسکے آبلے تب	رکھا شہ ہاتھ اوسکے پاؤں اوپر	گئے وہ آبلے اوس وقت یکسر

معجزہ دیگر

کبھی چاہا جس گھڑی شاہ یگانہ	علی کو کرنے خیبر پر روانہ	گئے اوس وقت عرض اے سرفراز	کہ ہے آنکھوں میں اوسکی اب بہت درد
وہ آنکھیں کھول نہیں سکتا ہے ہرگز	نہ آرام اوسکو وہ رکھتا ہے ہرگز	کہا سالار عالم جلد تم جاؤ	اوسے میری طرف ہر طرح سے لاؤ
صحابی ایک ہاتھ اوسکا پکڑ کر	لے آیا اوسکو تب نزدیک سرور	لعاب پاک اپنا شاہ ابرار	تب اوسکی آنکھوں میں ڈالا ہے آکر
شتاب آزار اوسکا تب گیا ہے	وہ جا اوس وقت خیبر کو لیا ہے	ہوا نہیں پھر کبھی آزار آنکھوں	اٹھے آرام سے دائم وہ معروف

[illegible] ۲ معجزہ ہوا

معجزہ دیگر

حنین اندر لڑا خالد نے بسیار | لگے وہاں بہت زخم اوسکو ایار
بتائے رہ گیا وہاں شاہ لولاک | کیا دم اوسکے اوپر وہ دم پاک
کہا یاروں نے اپنے سرور کون | جگا اوسکا بتاویگا مجھے کون
اوسی ساعت وہ زخمان بھر گئے سب | ہوئی ہے صحت کامل اوسے تب

معجزہ دیگر

خبر ہے یوں کہ یک اندھے کو سرور | کیا ہے اسطرح حکم اے برادر
تو سن آپ سے کر بیگمان او | خدا سے مانگی اپنی انکھیان او
کہ تا ہیکی او اکر کے دو رکعت | پڑھے وہ یہ درود با برکت
کیا وہ جون اوسے سالار بولا | دیا اوسوقت آنکھیں اوسکو مولا

وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَشَفَّعْ لِیْ

معجزہ دیگر

ہوا تھا کاہلا سعد ابن وقاص | کہ تھا وہ شاہ کے اصحاب میں خاص
دے اوسکے جان و دل کو یا رب آرام | اور اوس سے دور کر یا رب سب اسقام
شہنشہ نے کہے اوسکو کیا ہے | دعا اوسکے لیئے تب یوں کیا ہے
دعا کرتے ہی وہ سالار اکمل | ہوئی اوسکو شفا فی الفور حاصل

معجزہ دیگر

فدیک وہ جو تھا یاروں سے شہ کے | دونوں آنکھ اوسکے سب ہو گئے تھے اوجلے
لعاب خاص ون میں شاہ ڈالا | پڑا آنکھوں میں تب وسکے اوجالا
بصارت اوس گرامی کی نوی ہوئی
نہ تھی آنکھوں میں کچھ اوسکے بصارت | اٹھی اس بات سے بہت انسپو کلفت
ہوا تھا گرچہ وہ اسی برس کا | پڑاتا تھا ولیکن سوئی میں دہاگا
نظر اوسکی جوانا نسے قوی ہوئی

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ سرور تھوک اپنا | کرم سے ایک مستسقی کو بخشا
وہ چاٹا اوس لعاب خاص کو جو | ہوئی حاصل شفا فی الحال اوسکو

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ جب خیبر میں تھا حرب | لگا پنڈلی اوپر سلمہ کے یک ضرب
کیا سہ مرتبہ دم شاہ آفاق
کہ اوس سے مغز اوسکا بھار آیا | کرم سے اوس کے نے سالار آیا
ہوئی اوسوقت خوب اوس پا کی ساق

معجزہ دیگر

کبھی ثابت یون ہوا ہے از روایت	تھے زید ابن معاذ اوپر جراحت	دم پاک اپنا پھونکا اسپو سرور	جراحت اوسکی ہوئی فی الفور بہتر

معجزہ دیگر

ابو رافع تھا ایک بدبخت تاجر	کہ ایذا شہ کو دیتا تھا وہ کافر	گیا ابن عتیک از حکم سالار	لے چار اصحاب ساتھ اپنے ز انصار
کہ اس ملعونکے تئین تا مار ڈالے	کرے اوسکو جہنم کے حوالے	بشب قلعے مین اوس ملعونکے جاکر	کیا قتل اوسکے تئین عصالکے اندر
اور اوسکو مار کر وہ جب پھرا ہے	پھسلکر پاؤن اوسکا گر پڑا ہے	گیا ہے ٹوٹکر پاؤن اوسکا اوٹھا اون	بندھا پگڑی اپنے کھینچکر پاؤن
گیا ہے پاس یار انکے بشدت	اوٹھوا لائے اوسے نزدیک حضرت	جب اوسکو شاہ دین اسطرح دیکھا	کہا اوسکو کرا اپنا پاؤن لنبا
وہ اپنے پاؤن کو لنبا کیا تب	شہ دین پاؤنکو اوسکے چھپا تب	مبارک ہاتھ اوسکا جب لگا ہے	شتابی پاؤن اوسکا جڑ گیا ہے
	نہ باقی کچھ رہا وہان درد کا نام	ہوا مضبوط تر اول سے وہ پاؤن	

معجزہ دیگر

اور آیا ہے خبر مین اے برادر	معوذ کا گیا تھا ہاتھ اوکھڑ کر	اوس اوکھڑے ہاتھ پر سالار والا	لعاب خاص کو تئین اپنے ڈالا
	اوسی ساعت مین اوسکا جڑ گیا ہات	اور آیا ہے روایت بیچ اسد ہات	

معجزہ دیگر

حبیب ابن عدی کے گئے تھے بازو	سرک جا ٹھہرا اوسکا مثل گیسو	دم پاک اپنا سرور اسپو پھونکا	ہوا فی الحال چنگا وہ اول سا

معجزہ دیگر

اتھا ابن انیس از قوم انصار	تھا عبد اللہ اوسکا نام اے یار	لگا تھا ایک وار اوسکے سر اوپر	تھی تصدیع بہت اوسکو برابر
شہنشہ اوسکے زخم اوپر کیا دم	کیا آزار اوسکا اوسگھڑی کم	بھی ڈالا اپنا لعاب وحق کا محبوب	جراحت کو کیا کلثوم کے خوب

معجزہ دیگر

پھر آیا ہے خبر مین یونکہ یک بار	ابو طالب ہوا تھا بہت بیمار	شہنشہ دیکھنے اوسکو گیا تب	دعا صحت لئے اوسکے کیا تب
	کہ یارب عم کو میرے دے تو آرام	دیا اوسوقت مولا اوسکو آرام	

معجزہ دیگر

پھر آیا ہے خبر مین اے برادر	تھی مادر زاد اندھی ایک دختر	تفضل سے مبارک دست سرور	پھرایا اوسکے دونون چشم اوپر

ہوئی فی الفور آنکھین اوسکی پرنور / ہوئے سب لوگ اوسکے بہت مسرور

معجزۂ دیگر

اور آیا ہے خبر مین یون کہ زن یک / شہنشہ پاس لائی ایک کودک / کہ وہ بیہوش تھا از جوش آزار / لیا اوس نے اوس بچے کو سالار

لعاب پاک اوسکے تئین چٹایا / وہ بچا اوسگھڑی آرام پایا

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہے خبر در دست جرہد / ہوا تھا اے برادر درد بیحد / کرم سے اپنے پھونکا اسپو سالار / گیا فی الحال اوسکا یکسر آزار

معجزۂ دیگر

بھی آیا ہے خبر مین اسے نکو کار / کہ ٹوٹا ہاتھ یک لڑکیکا یکبار / بندھی تھی پتھر پاؤن اوسکو محکم / کھلایا اوس پٹی کو شاہ عالم

اور اوسپر دست پاک اپنا پھرایا / اوسی ساعت شفا وہ طفل پایا

معجزۂ دیگر

سلام اوپر چلے جب شاہ کے پاس / کہ دو زخمین کرین اوسکو نگونسار / گیا تھا وہ صحبی اونکے ہمراہ / ٹٹا اوس حال مین پاؤن اوسکا ناگاہ

صحابہ شاہ کے نوبت بہ نوبت / اوٹھا لائے اوسے نزدیک حضرت / شتابی اوسپو پڑھ پھونکا شہنشاہ / اوسیدم جڑ گیا پاؤن اوسکا دلخواہ

معجزۂ دیگر

تھا عمرو یک عرب مین بوہرا نام / تھا دل سے بہت حیران وہ ناکام / وہ بھیجے اسپ و شتر یک نذر حضرت / کیا درخواست شہ سے اپنی صحت

شہنشہ رد کرا اوسکی نذر کو تئین / کہا کافر کا لیتا ہدیہ گر مین / تو لیتا اوسکے اس ہدیہ کو تئین اب / منگایا ایک ڈھیلا شاہ دین تب

اور اوسپر تھوک کر بولا ہے یہ بول / کہ پیوے اسکو تئین پانی منے گھول / بجا لایا او نہین ارشاد حضرت / ہوئی حاصل اوسے اوس وقت صحت

معجزۂ دیگر

بھی آیا ہے خبر مین یونکہ یکبار / عیادت کو گیا جابر کے سالار / ہوا تھا وہ مرض سے سخت بیہوش / تھا بیمار یکوا اوسکے اوسگھڑی جوش

وضو کرکے شتابی سے پیمبر / ڈلایا آب باقی اوسکے اوپر / وہ پانی پڑتے ہی وہ سدہ مین آیا / شفا اوس درد سے فی الحال پایا

معجزۂ دیگر

روایت ہے کہ جو تھا ابن ارقم / نپٹ آزار سے آنکھو نکے پر غم / گئے تھے آنکھ اوسکی اسقدر جوش / کہ رہتا تھا وہ غم سے بہت مدہوش

کیا تشریف لے وہان شاہ والا ۔ لعاب آنکہون مین اوسکے اپنا ڈالا
گیا آنکھو نسے اوسکے سب وہ جنجال ۔ شفا پاکر ہوا وہ بہت خوشحال

دربیان معجزات سید موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ احیاے اموات دارد و رینجا نہ معجزہ مذکور است

کبھی ثابت یون ہوا ہے از روایات ۔ کرشمہ کرتا تھا احیاے اموات
جلایا والدین اپنے کو سرور ۔ وہ دونو لائے ہین ایمان پیمبر
امام انبیا پر لاکے ایمان ۔ گئے پھر عالم برزخ مین اوس آن
سیوطی و امام دیگر اعلام ۔ کہتے ارکان شرع و قطب اسلام
لکھے ہین اس بیانکو بادلایل ۔ سیوطی سے ہے اسمین چھپے رسایل

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ شاہنشاہ انام ۔ کیا ایک شخص کو دعوت باسلام
کہا وہ میری لڑکی مر گئی ہے ۔ مصیبت سے مجھے حیران کئی ہے
جلاویگا تو گر دختر کو میرے ۔ تو مین دعوت کہتین مانونگا تیرے
کہا سرور مجھے تو قبر بتلا ۔ وہ بتلایا وہان سالار دین جا
پکارا نام لے اوسکا تب وہ نیک ۔ کہی سرور کہتین لبیک و سعدیک
کہا پھر اوسکو شاہ انبیا نے ۔ تو چہتی ہے طرف دنیا کے آنے
کہی پائی ہین حق کو اے پیمبر ۔ مرے ماںباپ سے البتہ بہتر
بھی پائی آخرت کو مین اے مولا ۔ بغیر شبہہ اس دنیا سے اولا

معجزہ دیگر

انس یون بولتا ہے اے برادر ۔ گیا تھا ایک جوان انصار سے مر
اور اوس مرحوم کو تھی ایک مادر ۔ بہت بڈہی اور اندہی اے برادر
گئے ہم جاکے اوسکے گھر کہتین سب ۔ پسر کی تعزیت اوسکے ادا تب
کہی آیا گیا بیٹا مرا مر ۔ کہے سب ہان گیا بیٹا ترا مر
کہی تو جانتا ہے خوب یارب ۔ کہ تیرے رہ مین سبکو چہوڑ کر اب
مین آئی تیرے اور تیرے نبی پاس ۔ مدد کی تیری ہر شدت مین کر آس
تو میرے پر نہ لا اوس درد کا بار ۔ کر اس رنج و مصیبت سے مجھے پار
وہ مردہ منہ سے تب کپڑا اوٹھایا ۔ ہمارے ساتھ کھانا بیٹھ کھایا

معجزہ دیگر

کہا ابن مسیب یون کہ یکبار ۔ گیا مر ایک مرد از قوم انصار
شتابی سے کفن اوسکو پنہاے ۔ اوٹھانے لاش اوسکی لوگ آئے
کیا ہے وہ تکلم اسطرح تم ۔ کہ ہے بیشک رسول اللہ محمد

معجزہ دیگر

خبر ہے زید بیٹا خارجہ کا ۔ کہ تھا وہ عمدہ از انصار والا
وہ فیما بین ظہر و عصر یکبار ۔ مدینے مین کہین جاتا تھا اے یار

یکایک گر پڑا تب اور گیا مر	اوٹھا لیکر گئے انصار آکر	سلائے اور اوڑھائے اسپو چادر	نسا انصار کے روتے تھے اوسپر
بھی تھے گرد اوسکے انصار معزز	یکایک سب نے مغرب کے بعد از	کہ کہتا ہے کوئی خاموش ہو سب	تامل سے بتھائے چوطرف جب
تو تھا زیر چادر سے اوسکے آواز	لئے کپڑے کو اوسکے منہ سے تب باز	سنے اوس سے کہ وہ کہتا ہے بے ریب	محمد ہے رسول عالم الغیب
ہے وہ پیغمبر امی و سرور	کہ ہے خاتم رسولانکا سراسر	نہین ہے بعد اوسکے کوئی مرسل	لکھا ہے یون کتاب اللہ مین اول
کہا بعد اوسکے ہیگا یہ سخن سانچ	نہین اسبات مین کچھ پیچ اور پانچ	کہا پھر یہ رسول اللہ کھڑا ہے	سلام اوس شاہ پر تب وہ کیا ہے

معجزۂ دیگر

خبر ہے یون کہ ثابت از سعادت	یہا سے بیچ پایا ہے شہادت	اوٹھا ہے قبر مین اصحاب وسے جب	لگا کہنے کہ تین وہ باصفا تب
	محمد ہے رسول اللہ بیشک	بھی خلفا کو سراہا وہ یکایک	

معجزۂ دیگر

خبر ہے کاٹ جابر ایک بکرا	پکایا ستھرا بانکے تین وہ ستھرا	گیا لے اوسکو نزد سرور کل	کرے تا اوس سے پیغمبر تناول
کہا یاران کو کھاؤ گوشت کو سب	ولے توڑونکو کوئی ہاڑ کو اب	فراغت پائے جب کھانے سے یکسر	کیا سب استخوان کو جمع سرور
رکھا دست مبارک اونکے اوپر	کہا آہستہ کچھ اوس دم پیمبر	وہ ہاڑونسے ہوا موجود بکرا	کھڑا ہو کان اور سر اپنا جھٹکا

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایک لڑکی اے برادر	ہو جنگل بیچ ناپیدا گئی مر	وہ صحرا ایکطرف سرور سدھارا	اور اوسکا نام لے اوسکو پکارا
کہ دے تو حکم سے حق کے جواب اب	وہ سنتے ہی ندا یہ زندہ ہو تب	چلی کہتی ہوئی شہ پاس لبیک	کہا سالار عالم اوسکو اے نیک
اگر مرغوب ہے تجھ پاس یہ بات	ملاتا ہون تجھے ماں باپ کے سات	کہی اے سرور اہل رسالت	نہین ہے مجھکو کچھ بھی اونکی حاجت
	کہ مین پائی ہون بیشک اے پیمبر	خدا کو اپنے حق مین اونسے بہتر	

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایک یہودیہ بہ خیبر	پھرے مین گوسفند کے زہر بھر کر	دئی بھیج اوسکو نزد شاہ ابرار	پھر اوہ شاہ سے بولا یہ گفتار
نہ کھا مجھسے ہرگز اے مکمل	کہ میرے مین بھرا ہین زہر قاتل	سنا یہ بات جب اوس سے شہنشاہ	کیا اوس مرنے یارانکو آگاہ
	ہین ایسے معجزے سرور کے بسیار	وہ سب لکھنا کسے طاقت ہے اے یار	

در بیان معجزات سرور کونات علیہ الصلوٰة والتسلیمات کہ تعلق باجابت دعا دارد و درینجا دو فصل است فصل اول در دعا خیر و منفعت و درین جا پنجاہ معجزہ مذکور است

اور اس اعجاز کو سرور کے مت بھول　　کہ ہوئی تھی دعا جلد اوسکی مقبول
روایت ہے کہ مولا کا پیارا　　طرف خاتون کے یکدن سدھارا
رکھا اوسکے سینے اوپر آپنا ہات　　کیا ہے یہ دعا وہ کامل الذات
کہ یارب بھوک کو اس ستی دور　　ہوئی نہین پھر کبھی بھوکی وہ پرنور

معجزہ دیگر

اور آیا ہے کہ وہ سالار فاخر　　کیا ہے یہ دعا حیدر کے خاطر
کہ یارب اسپہ کر لطف آپنا پور　　تو اس سے گرمی و سردی کو کر دور
ہوا مستغنی ان دونو سے کرار　　نپاتا تھا کبھی کچھ اونسے آزار

معجزہ دیگر

دیا جب بیاہ کر حکم خدا سے　　بتول پاک کو شین مرتضی سے
کیا تب یہ دعا وہ جان عالم　　کہ اپنے لطف سے رحمان عالم
دیوے دونون مین پیوند اور الفت　　اور اونکے نسل مین بخشے برکت
نکالے اونسے بہت اولاد طیب　　ہوئی بیشبہہ یہ باتان عیان سب
کہ اونکے نسل مین از فضل و رحمت　　دیا حق ایسی کثرت اور برکت
کہ لاکھونسے ہوئے سادات پیدا　　بھی ہونگے بہت تا محشر ہویدا
ہوئے انہین امامان مکمل　　کہ جن سے سب کئے ہین فیض حاصل
جتنے دنیا منے ارکان دین ہین　　انھونکے جو وے سب خوشہ چین ہین
انھونسے ظاہر باطن ہے پرنور　　انھونسے صورت و معنی ہے معمور
ہین اونمین ایسے اقطاب و افراد　　کہ جنسے دین اور دنیا ہے آباد
اونھونمین یک ہوا اسطرح با ناؤن　　کہ سب ولیونکی گردن پر رکھا پاؤن
تھی جنکو علم عرفان مین بڑائی　　کئے ہین در پہ اوسکے جبہ سائی
محبت مین اچھے جتنے گرامی　　رکھے ہین اوسکی خدمت مین غلامی
تھے جو محبوبیت مین نامداران　　تھے اوسکے پاس جون خیل گدایان

معجزہ دیگر

کیا ہے بھی دعا شہ نے حیدر　　کہ غالب ہو وہ عمرو ابن ود پر
اتھا وہ پہلوان یک زور آور　　عرب مین تھا ہزارونکے برابر
کیا ہے قتل اوسکو شاہ مردان　　ہوئے یہ دیکھہ سب کفار لرزان

معجزہ دیگر

بھی جنگ بدر مین سالار عالم　　کیا ہیگا دعا یون اے مکرم
کہ یارب کر تو ظاہر جلد خوش تات　　کیا ہے وعدہ جو کچھ تو مرے سات
یہ کہتا تھا کہ گر تو یارب　　یہ میری سب جماعت کو ہلاک اب
کریگا نا ابد لگ کوئی زمین پر　　عبادت تیری اے خلاق اکبر

شہ کونین کرتے ہی یہ دعوت
دیا حق دوستانکو اوسکے نصرت

معجزہ دیگر

بھی اس کی خاطر شہنشاہ
کیا ہے یون دعا ہو اوسے آگاہ

کہ یارب پابرہنہ ہین وہ سب
تو دے رحمت سے اپنی اونکو مرکب

خدایا یہ سب ننگے ہین بالکل
پنہا کپڑے اونکو دے تجمل

خداوندا یہ بھوکے ہین سراسر
کھلا کھانا اونکو سیر تو کر

کیا جب یہ دعا وہ دافع الضر
ملے ہر شخص کتین یک دو اشتر

معجزہ دیگر

اور آیا ہے خبر مین اے مکرم
کہ مانگا ہے دعا یون شاہ عالم

کہ اے پروردگار از فضل و رحمت
عنایت کر عمرؓ سے دین کو عزت

بھی کرتے ہی دعا سالار کوان
ہوا فاروق اعظم آ مسلمان

اوسی ساعت منے جبریل آیا
ز قرآن حسبک اللہ شہ پولایا

بھی بولا یون کہ اہل آسمان سب
ہوئے فاروق کے ایمانسے خوش اب

بغیر شبہ اوس سے رب علام
کیا جون چاہئے تائید اسلام

معجزہ دیگر

علیؓ کو دے حکومت وہ یگانہ
کیا ہے جب یمن کے تئین روانہ

کیا وہ عرض اے سالار عالم
قضا کا امر ہے میرے پہ مبہم

مجھے ہوتی ہے اسمین اضطرابی
کیا سرور دعا تب یہ شتابی

کہ یارب اوسکے دلکو دے ہدایت
زبانکو بخش اوسکے استقامت

کیا جب یہ دعا پیغمبر رب
قضا مین مرتضی کامل ہوا تب

قضا مین اوسکے تئین شان جلی ہے
کہ بولا شاہ اقضاکم علی ہے

عمر جب لگ تہ آوے وہ مکمل
نہ کرتا تھا وہ قضیہ کوئی فیصل

بھی فرمایا ہے یون فاروق اعظم
ہلاکی ہوتی اوس قضیے کو ہر دم

کہ جسمین بو الحسن ہووے نہ حاضر
اٹھے آپسمین یک یون وہ اکابر

معجزہ دیگر

دیا یون عبد رحمانکو دعا شاہ
کہ اوسکے مال مین برکت ہو دلخواہ

دیا حق مال مین یون اوسکے برکت
کہ کثرت کو نہ تھا جسکے نہایت

غلامانکو کیا آزاد وہ بہت
فقیرانکو کیا دل شاد وہ بہت

ہزاروں نسے دیا ہے اونٹ خیرات
ہین بیحد و نہایت اوسکے صدقات

یہ سب کچھ کر موا جب وہ مکرم
اٹھے عورات اوسکے چار اوس دم

ملا جب آٹھوان حصہ ہر چار
ملے ہر ہر کو اسی الف دینار

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ وہ پیغمبر خاص
دعا مانگا برائے سعدؓ وقاص

کہ اے قیوم عالم از عنایت
ہمیشہ کر دعا اوسکی اجابت

کہ اسکی تیراندازی کی تھین خوب | ہوا وہ دونو فنین نادر اسلوب | نہ کرتا تھا کبھی وہ کوئی دعوت | اگر ہوتی اتھی اوسوقت اجابت

ہوا وہ تیراندازی مین ایسا | کہ آیا نین نظر مین کوئی ویسا

معجزۂ دیگر

کبھی ہے اخبار مین اسے باصفا نون | دیا سرور انس کی تئین دعا یون | کہ عمر و مال مین ہو اسکے برکت | کبھی ہوا و لاد کتنین او [illegible]

دیا پروردگار اوسکو بہت مال | صد و بست عمر کے اوسکے پہونچے سال | تھے اولاد اوسکے سوسے زیادہ پیارے | ہوئے تھے کبھی ہوا شی اوسکا

کبھی باغ ان اوسکے سب ہوتے تھے آیا | ہمیشہ سال مین دو بار پہر بار

معجزۂ دیگر

مدینے کو گیا جب حق کا محبوب | ہوا اوسکی تپ تھی اوسوقت کچھ خوب | ہوئے اکثر صحابہ کاہلی وہان | کیا تب یون دعا سالار کون ان

مدینے کو ہمارے پاس یا رب | تو مکے سے زیادہ دوست کر اب | برکت دے تو اوسکے ناپ اندر | لیجا تو اوسکی تپ جحفہ کے اوپر

کیا ہے یہ دعا جسوقت سالار | ہوا اوسکی ہوئی ہے خوب بسیار | ہوئی اطراف سے تب اوسکے معدوم | ہوئے اوسوقت اہل جحفہ محموم

معجزۂ دیگر

کبھی وارد ہے خبر وہ اشرف الناس | دعا مانگا برائے ابن عباسؓ | کہ یا رب کر عنایت اوسکو تکمیل | کرم سے اپنے فقہ و علم تاویل

ہوا یون علم مین با عظم و شان او | کہ قرآن کا ہوا ہے ترجمان او

معجزۂ دیگر

دیا تھا ابن جعفر کو پیمبر | دعائے نفع و برکت اکبر ادر | اوسے ہر چیز مین ہوتی تھی برکت | نہ تھا کچھ نفع کو اوسکے نہایت

معجزۂ دیگر

کیا ہے نابغہ شاعر کی ثنا جب | تفضل سے دیا اوسکو دعا تب | کہ مولا نا گراوے تیرے دندان | وہ رہتا تھا ہمیشہ شاد و خندان

ہوئے تھے اوسکے سن دو سو پچاس | اتھے سالم سب اوسکے دانت سیتی

معجزۂ دیگر

برائے عروہ و مقداد و فرقد | دعائے نفع مانگا ہے وہ امجد | وہ تینو نکا ہوا ہے مال بسیار | بہت ملتا تھا اونکو نفع اے یار

نہ ہوتا تھا کبھی کچھ اونکو نقصان | ترقی مین اتھا مال اونکا ہر آن

معجزہ دیگر

دیا ہے یہ دعا وہ شاہ فاخر — نوازش سے طفیل دوست خاطر
کہا در تا ہوں میں اے جگ کے داور — کہ بولینگے ہوا ہے کوڑہ مجھ پر
گیا وہاں وہ گھڑی وہ نور سارا — اٹھا چمکا ٹہیں مثل ستارا
دعا کرتے ہی شاہنشاہ والا — جبین پر اوسکے تب یک نور چمکا
کیا تب پھر دعا وہ فیض گنجور — لگا اوسکے تازیانے پہ وہ نور
ت اوسکے روبرو روشن تھا وہ نور — لقب اوسکا ہوا ذوالنور مشہور

معجزہ دیگر

ہوا تھا شہ کا ناقہ ایکدن گم — کیا ہے تب دعا وہ جان مردم
بگولا ایک تب شدت سے آیا — اور اوس ناقے کو سرور پاس لایا

معجزہ دیگر

پایوں بو ہریرہ عرض شہ پاس — کہ ماں کو میری نہیں ہے دین کا کچھ پاس
دلا اے سرور عالم دعا اب — کہ حق اوسکو کرے ایمان عطا اب
ہ بعد از اوسکے مادر پاس آیا — اور اوسکو بے نہایت نرم پایا
کبھی رکھتی ہے بہت وہ بغض تیرا — ہے غم اسبات کا مجھکو گھنیرا
سنا اوس سے شہنشہ یہ بیان جب — کیا مادر لئے اوسکے دعا تب
بلا لایا اوسے در خدمت شاہ — ہوئی فی الحال وہ ایمان سے آگاہ

معجزہ دیگر

کیا ہے بھی دعا وہ جان الباب — حذیفہ کیلئے در جنگ احزاب
تھا اس ایام میں سرما بشدت — صحابہ پر اتھی کھانیکی عسرت
لیا لشکر میں جا کر اونکے اخبار — نہ کوئی کافر کا پہونچا اوسکو آزار
۔۔۔ — بدرقہ اس دعا کا لیکے ہمراہ
کہ یارب اپنے لطف و مرحمت سے — بچا اوسکو بلائے شش جہت سے
مدینے کو لئے تھے گھیر کفار — گیا لانے خبر وہ در شب تار
نہ اوسمیں بھوک کا ہرگز اثر تھا — نہ ٹھنڈ کا اوسکے تئیں کچھ گذر تھا
پھر آیا با سلامت وہ حق آگاہ — ۔۔۔

معجزہ دیگر

کیا جب دوست کو دعوت وہ مقبل — کئے ہیں وہ اجابت میں بہت ہل
۔۔۔ — دعا کرتے ہی سرور سب وہ آئے
کہا تب اے خدا از محض رحمت — ہدایت دوست کے تئیں کر عنایت
بصدق جان و دل ایمان لائے — ۔۔۔

معجزہ دیگر

کہے اہل سیر اے شوق آہنگ — کہ تھی قوم ثقیفی سخت چون سنگ
نہ طور صلح سے ہوتے تھے آگاہ — نہ خوف جنگ سے آتے تھے بر راہ
نہیں دعوت کو شہ کے مانتے تھے — نہ مطلق اوسکو کچھ پہچانتے تھے
نہ تھا قوم عرب میں کوئی قبیلہ — انھوں سا سرکش و پر مکر و حیلہ

شرارت اونکی ہوئی جب بستی بجا | کیا ہے یون دعا اوسوقت سالار | کہ اے پروردگار از فضل و رحمت | اتفیقاً کتیبین توب [illegible]

معًا اوسکے وہ سب چھوڑ اپنی طغیان | ہوئے سالار پاس آکر مسلمان

معجزہ دیگر

کیا ہے عزم فتح مکہ شہ جب | دعا اسطرح کیتا ہے کہ یارب | قریشوں کی تو آنکھین موچ کیا | اور آنہیں پہ نہ بدہ اونکے [illegible]

کیا ہے یہ دعا جسوقت سرور | پڑی ہے غیب سے بہر کی اونہوپر | خبر سرور کی اونسے کوئی نہ پایا | وہ تا مکے کے سر حد بیچ آیا

معجزہ دیگر

کیا یکبار سالار اکابر | دعا منصف کی نبی مرہ کی خاطر | دعا کرتے ہی سرور از نوازش | ہوئی ہے ملک مین جو ابکے بارش

معجزہ دیگر

جب آئی شاہ کن قوم سلامان | گئے ہین عرض یون وہ بیکسانان | کہ اے مشکل مین تیرا اسکو آدھار | ہمارے ملک مین ہے قحط بسیار

فراخی کی کیا سرور دعا تب | وہ رخصت لیکے حضرت سے چلے سب | جب آئی ملک مین وہ سب جماعت | فراخی پائے ہین وہان بے نہایت

معجزہ دیگر

ولید و پھر عیاش و سلمہ دیگر | کہ تھا بو جہل ملعونکا برادر | یہ تینون خاص یاران مصطفے کے | تھے بیشک سابقین اولین سے

مدینے کو صحابہ جب سدہارے | گئے قید اونکے تین کفار سارے | کیا اشفاق سے پیغمبر رب | خلاصی واسطے اونکے دعا تب

معًا اوسکے بالطاف خدائی | ہوئی اس قید سے اونکو رہائی

معجزہ دیگر

خبر ہے جب ہوا مازن مسلمان | کیا ہے عرض آ شاہ رسولان | ہین کتی بد خصلتان میرے منے اب | دعا کر تو کہ وہ جاتی رہین سب

کہا یارب اب اوسکا رگ یکسر | تو قرآن کی تلاوت سے بدلکر | عوض حسرت کے دے اوسکو حلال اب | بجائے خمر دے اوسکو زلال اب

بجائے فسق دیتو اوسکو عفت | بھی دے اوسکو حیا از فضل و رحمت | عنایت کر اوسے بھی ایک فرزند | یہ سب چیزان دیا اوسکو خداوند

معجزہ دیگر

جب آکر شہ کنے قوم نجیبی | ہوئے سب مومنان از خوش نصیبی | دے انعام اونکو تین بعد از ضیافت | کیا سالار عالم اسکو رخصت

گئے بعد اونکے آیا ہے جوان ایک | کہ تھا اوس قوم مین بیشک بہت نیک | کہا اے مرجع امیدواران | گئے لے فیض تجھ سے مہربانان

سنا ہین بھی آیا ہون تیرے پاس	تو بر لاویگا رحمت سے مری آس	نہین مین مانگتا ہون مال و زر کچھ	نہین چہتا ہون مین باغ و شجر کچھ
کہ چہتا ہون مین بخشش سے تیرے	کہ استغنا ہو حاصل دلکو میرے	قناعت کے مقام اندر رہون مین	نہ دنیا کی طرف ہرگز ڈہلون مین
اوسکو دعا شاہ رسالت	کہ یارب دے اسے غفران رحمت	اور اسکے دیکہتین کہ تو غنی ہے	لے رخصت شہ سے وہ گہر کو گیا جب
جب آیا ہے اداے حج کو سرور	ملی کیے مین یہ قوم اوس سے آکر	پوچہا اونسے وہ ہادی انس و جان کا	بہت جوشش سے احوال اوس جوان کا
ہے سب یا رسول اللہ واللہ	نہ دیکہے ہم کوئی اوس سے حق آگاہ	سنے نہین ہم کسی دوسرے کو اس تیون	کہ قانع ہووے بر رزق خدا یون
اگر لیجاے نزدیک اوسکے دنیا	تو ہرگز التفات اوسپر کرے نا	کہا الحمد للہ شاہ والا	کہ مین امید رکہتا ہون مولا
ار جب جاویگا دنیا سے وہ کامل	تو مر جاویگا با جمعیت دل	کہا اوس قوم سے اوسوقت یکمر	نہین مرتا ہے وہ جبتک کوئی فرد
رسول اللہ فرمایا ہے اوس آن	کہ ہوتے ہین ہم اوسکے پریشان	ارادے اوسکے ڈاوانڈول ہوکر	پھرین وادی مین دنیا کے سراسر
ہے غالب یہ کہ موت اوس پاس آوے	کسی وادی مین آ اوسکو بلاوے	نہ ہوگی اوسپو کچھہ رحمت خدا سے	وہ جس وادی مین مر جاوے بلا سے
پہنچے سالار کے صدیق اکبر	خبر لیتا تھا اوسکی جہد کر کر	نبوت کا کیا دعوی جب اسود	ہوئے اہل یمن سے بہت مرتد
ہو قایم وہ جوان باخوف و تقریب	سبہونکو دین پر کرتا تہا ترغیب	جب آئے سب یمن کے لوگ رہبر	لکہا حاکم کیتین صدیق اکبر
	کرلاوے وہ بجا تعظیم اوسکی	کرے جون چاہئے تکریم اوسکی	

معجزہ دیگر

دیا تہا سرور ہر قبل و ہر بعد	دعا ایک نوجوانکو از بنی سعد	کہ برکت دیوے اوسمین رب اکبر	ہوا اوس قوم مین قاری وہ بہتر

معجزہ دیگر

زرارہ کو رسول حقتعالے	بہت فتنونسے آگاہی دیا تہا	کہا اوسوقت وہ سالار کیتین	دعا کرتا نہ دیکہون فتنے مین
کیا سالار عالم یون دعا تب	کہ اون فتنونکو نا دیکہے وہ یارب	نہین دیکہا وہ اون فتنونسے یکشے	بل اونکے آنیکے آگے موا ہے

معجزہ دیگر

بہی فرمایا ہے یون شاہ رسالت	دے قوم ہند کو یارب برکت	تو حیوانات کو کر اونکے پر شیر	نکال اوسکے لئے پتھر ستی نیر
	دے اونکے مال فرزند امین برکت	رہین وہ جاودان با عیش و عشرت	

معجزہ دیگر

خبر ہے یک جوان آکر بحضرت	منگا بدکام کرنے کی اجازت	کہا اوسوقت یون سالار کونین	کہ یا رب بخشش تو اوسکے گ
	اور اوسکے دل کی تسکین کر صاف و طاہر	بچا وہ اوس دعا سے از کبائر	

فصل دوم دعاء مضرت و خسروان

کیا نیکا نکی خاطر وہ دعا جون	کیا کئی بے ادب پر بد دعا یون	کیا تھا بد دعا عقبہ کے اوپر	کہ دشمن تھا پیمبر کا وہ ابتر
کہ اپنے قہر سے اے ربّ اکبر	گرا اوسکو زمین پر تو نگون سر	گرا گھوڑے سے وہ ملعون شتابی	پکڑ اوسکو گیا لے یک صحابی

معجزہ دیگر

کیا تھا ثعلبہ خواہش حضرت	کہ اپنے مال مین ہووے بہت کثرت	کیا کئی بار اوسکو منع سرور	کہ ہرگز نا کرے وہ خواہش پر
ولیکن جب کیا وہ بہت تکرار	کہا یا رب اسے دے مال بسیار	ہوا ہے مال اوسکا یون بکثرت	کہ نہین تھا اوسکی کثرت کو نہایت
ہوئے جب اونٹ بکرے اوسکی بسیار	مدینے کے حرم سے وہ گیا بہار	جب آیا شہ کا عامل پاس اوسکے	کہ تا لیوے زکات مال اوس سے
حساب اوسکا کیا جب وہ تھا جاہل	تو دینا اوسکو پڑتا تھا بہت مال	دیا نہین ہے زکات اوس دم وہ جاہل	کہا سرور سے آ یہ بات عامل
ہوئی نازل تب اوسکے قوم مین آیت	کئے قوم اوسکی جا اوسکو ملامت	کہ اے جاہل کیا کیا تو زکات	مذمت مین تیری اوتری ہے آیت
حساب اوسوقت کر وہ با دفینہ	گیا لیکر زکات اندر مدینہ	کہا سرور کیا ہے حکم یون حق	کہ نا لیون زکات اوس سے مین مطلق
کیا ہر چند زاری وہ بلا حد	کیا مال اوسکا سرور اوسپہ رد	انکے اصحاب مین جتنے اکابر	کیا اون پاس جا زاری وہ وافر
کہ تا وہ ازرہ لطف و نوازش	کرین سرور کے پاس اوسکی سفارش	ولے کوئی نہین کیا اوسکی شفاعت	کیا نومید ہو با درد و حسرت
خلیفہ جب ہوا صدیق اکبر	کیا خدمتمین اوسکے لیکے وہ زر	کیا صدیق اوسکے مال کو رد	اگرچہ وہ کیا الحاح بیحد
کبھی لایا زر خلافت مین عمر رض کے	پھر نومید ہوکر آخر اوس سے	خلافت بیچ ذو النورین رض کے او	زمین مین جا ملا قارون سے او

معجزہ دیگر

بھی عقبہ بن ابی وقاص اوپر	دعائے بد کیا اسطرح سرور	کہ نا گذرے یہ اوسپر سال پورا	گیا دوزخ مین جلدی وہ ادہورا

معجزہ دیگر

کیا تھا بد دعا خسرو پو وہ پاک	کیا جب خط کو اوسکے وہ لعین چاک	کہ پھاڑا اوسکو اپنے قہر سے حق	کیا وہ جون مضمر مکتوب کو شق
	کیا جب یہ دعا سالار لولاک	کیا شیرویہ اوسکا وہان شکم چاک	

معجزۂ دیگر

قرآں وپر کیا سالار ابرار | دعا تا قحط مین ہو وین گرفتار
ہوئے ہین قحط مین وہ مبتلا زود | گئے تب شاہ سے آ التجا زود
دعا تب دفع کی اوسکو کیا ہے | وہ قحط اوس قوم سے یکسر گیا ہے

معجزۂ دیگر

تھی عتبہ بن ابی لہب اوپہ آیار | دعائے بد کیا تھا شاہ اخیار
کہ اوسکو پھاڑ کھاوے یک درندہ | گیا تب شام کیتین وہ گزندہ
اوسے یک باگ رہ مین پھاڑ کھایا | سزا اپنی وہ ملعون جلد پایا

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایک لڑکا از شرارت | گیا شہ کی نماز اندر حرکت
کیا اوسپر دعا اوسوقت سرور | ہو لولا پڑ گیا ہے وہ زمین پر

معجزۂ دیگر

اتھا ابن قمیّہ سخت ملعون | دکھایا شہ کو وہ بدبخت ملعون
کیا اوسپر دعا سالار والا | ہلاک اوسکو کرے مولا تعالیٰ
بزکوہی اوسے یک مارٹکر | گرایا کوہ سے اوسکو زمین پر

معجزۂ دیگر

ہوئی قوم کلاب از بخت بد جب | لگا ب مصطفےٰ سے بے ادب سب
کہا یا رب کر اونکو عقل سے دور | وہ کمبختان ہوئے دانش سے مہجور
لگے کرنے کئے تین وہ قوم ابتر | سبھی دیوانگی کے کام یکسر

معجزۂ دیگر

کیا در غزوۂ احزاب سرور | دعائے بد سگل کفار اوپر
کہ اے قہر انکے نازل کرنیوالے | تو ان سب کافران کیتین بھگا دے
تو لرزہ انکے دلمین ڈال یکسر | ہمین فتح و ظفر دے اونکے اوپر
دعا کرتے ہی یون سالار اخیار | بہت ہو کر یہ بھاگے ہین کفار

معجزۂ دیگر

ابو عامر جو تھا بد ذات کافر | کیا اوسپر دعا سالار فاخر
کہ تنہا وہ مرے جنگل بھٹکتا | موا اسطرح آخر کو وہ کتا

معجزۂ دیگر

روایت ہی کہ تھا یک شخص احول | کہ سر کے بال تھے اوسکے مطول
اوٹھاتا تھا نماز اندر اوتھین سب | کہ تا ہرگز زمین پر نا گرین سب

کہا شہ یارب اسکے زشت کر بال گرے وہ سب پراگندہ ہو فی الحال

معجزۂ دیگر

خبر ہے در حضور شاہ والا کوئی از دست چپ کھانیکو کھاتا کیا شہ منع اوسکو وہ نہ مانا بھی بولا نہین ہون سیدھے ہاتھ لاتا
کہا تجھکو یہ قدرت نا کبھی ہو اوٹھا یا نہین ہے سیدہا ہاتھ پھر او

معجزۂ دیگر

روایت ہے حکم مروانکا باپ کہ سر سے پاؤن لگ تھا پوا زپاپ ہلا منہہ اپنا سرور کو چڑاتا بھی اسطرح سے آنکھین مارتا تھا
کہا یکروز شہ اوس بے ادبکو کہ سب اوقات مین اسطرح ہو تو لگا کرنے کو منہہ اوسکا حرکت بھی مٹکاتا تھا آنکھ اوسے بصد
مدینے سے کیا وہ سب کا سرتاج اوسے آخر بسر کے ساتھ اخراج

معجزۂ دیگر

محلم بن جثامہ پر شہنشاہ دعائے بد کیا تھا اے حق آگاہ گئے جب دفن اوسکو وہ نکوکار زمین بیشک دی پھینک اوسکو

معجزۂ دیگر

روایت یون کیا ہے ابن عباس کہ شہ یکدن کہا مجھکو بلا پاس بلا لا تو معاویہ کو جاکر گیا اور اوسکو پایا کھانے اوپر
کہا یہ ماجرا مین شہ سے آکر کہا مجھکو بلا لا اوسکو جاکر گیا مین پھر اوسے کھانے پو پایا پھر آیا پھر گیا مین اوسے پھر آیا
گیا اوسپر دعا شہ تیسرے بار کبھی اوسکو کرے نا سیر کرتار ہوا آخر ہویدا سب پو یہ بھید کہ نین بھرتا تھا اوسکا پیٹ جا
وہ روز و شب مین کھاتا تھا کئی بار ولیکن بھوک سے رہتا تھا زار بہت کھانے اوپر تت منکو دیتا ہین اوسکا پیٹ کوئی دم نہ بھرتا
ہین ایسے معجزے بہت اوسکی آیا کہ تعداد اونکا ہے مقدار سے بہا مین تھوڑونکو لکھا ہون مختصر ولے بر طور فہرست اے برادر

دربیان آنکہ ہر چہ دست شریفش میر سید یا چیزیرا مستعمل میکرد برکات بجید در آن ظاہر می شد صلی اللہ علیہ وسلم دریجا تخمینا پنجاہ معجزہ مذکور است

ادامان دین کے بولے سبھی یون کہ تھا اعجاز پیغمبر کا بھی یون کہ وہ جس شے کو ہاتھ اپنا لگاتا یا استعمال مین وہ اوسکو لاتا
تو ہوتی تھی بہت سی اوسمین برکات تو سن اب شوق سے اے بھائی یہ بات

معجزۂ دیگر

روان ہے کہ حسنین دل افروز لگے تھے پیاس سے رونیکو یکروز
لعاب اونکو چٹیا پادشاہ عالم ہوئے سیراب اور خاموش اوسدم

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایکدن کئی شیر خوارے ہو پیاسے اور بھوکے روتے سارے
چٹیا پادشاہ اونکو آپنا تھوک نتھی اوسدن وتھونکو پیاس بھوک

معجزۂ دیگر

خبر ہے تھا انس کے گھر مین یکچاہ سٹیا تھوک آپنا اوسمین شہنشاہ
ہوا اسطرح میٹھا اوسکا پانی کہ نین تھا کوئی پانی اوسکے ثانی

معجزۂ دیگر

وضو کے آب باقی کو پیمبر قبلکے چہ مین ڈالا اے برادر
ہوا پر اوسکا کھارا تھا سو میٹھا کبھی ہو وہ کم کبھی ہرگز نہ سوکھا

معجزۂ دیگر

روایت ہے کہ نزد شاہ عالم لیائے دلو یک از آب زمزم
لعاب پاک ڈالا اوسمین سرور وہ خوشبو تر ہوا از مشک اذفر

معجزۂ دیگر

اور آئی ہے روایت یونکہ سرور غرارہ کرکے یکدن دلو اندر
وہ پانی پاک کوئے بھیتر ڈالا یا کنوان بوئے عبیر و مشک پایا

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایک پانی پر گذر شاہ پوچھا اصحاب سے اوسکی خبر شاہ
کہے بسیان ہیگا نام اس کا ہے پانی اسکا کھارا اور کڑوا
کہا شہ بلکہ نام اسکا ہے نعمان اور اسکا نیر ہے شیرین و خوشجان
کیا ارشاد جب یون شاہ والا وہ پانی ہو گیا صاف اور میٹھا

معجزۂ دیگر

خبر ہے ام مالک نام یک زن
وہ بدلی کو لگا رکھتا اپنا ہے دہر
ہمیشہ خرچ اوسے کرتی تھی وہ زن
فراموشی سے اوس بدلی کو رکھیا

تھے بھیجے بہت اوسے اونگتی ساکن
دیا بھیج اوسکو تین گھر اوسکے شہ پھیر
بھی دیتی تھی بچونکو اوس سے روغن
نتھاری اور لئے روغن وہ چھوار
کہا شہ گر نہ کرتی یون تو اے زن

بدرگاہ شہ کو نہن یکبار
بھی فرمایا کرے خرچ اس سے نسدن
وہ بدلی جا و دا پر ایک دستور
ہوا اوسدن سے گھی بند اوسکا آیا
ہمیشہ اوس ستی لیتی تو روغن

وہ بھیجی گھی کی بدلی ایک آیا
ولیکن نا نچوڑے اوسکو یک چھن
اتھی روغن سے صبح و شام معمور
کہی یہ ماجرا و شہ سے اظہار

معجزۂ دیگر

خبر ہے شاہ کے کیتیک آثار | اٹھے خالد کی ٹوپی بیچ اے یار
تھی اوس بالائی اوسکو یہ برکت | کہ وہ ہر جنگ مین پاتا تھا نصرت

معجزہ دیگر

بھی آیا ہے خبر مین اے حق آگاہ | کہ اسما پاس تھا یک جبۂ شاہ
گر آتا اسکے گھر کوئی بیمار | تو اوس جبے کو دہوتی تھی وہ یکبار
اور اس بیمار کو دیتی تھی وہ نیر | شفا مین اسکے نہین ہوتی تھی تاخیر

معجزہ دیگر

اور آیا ہے خبر مین اے معزز | تغاری ایک تھی سرور کے بعد از
جب اوسمین ڈالکر پیتے ایتھے آب | تو ہوتے تھے مریضان شفایاب

معجزہ دیگر

روایت ہے ابوطلحہ کا گھوڑا | نہین ہرگز وہ چل سکتا تھا تھوڑا
سوار اوسپر ہوا جب شاہ لولاک | ہوا ہے اوس گھڑی وہ جلد چالاک

معجزہ دیگر

تھا گھوڑا اشجعی کا بہت مٹھا | پیمبر اوسکو مارا ایک کوڑا
ہوا اسطرح چالاک و دوان وہ | کہ نہین سکتا تھا تھانب اوسکی عنان وہ

معجزہ دیگر

بھی یک مرکب نہایت سست رفتار | اتھا ابن عُبادہ پاس اے یار
چڑہے یکبار اوسپر شاہ لولاک | ہوا وہ باؤ کی مانند چالاک

معجزہ دیگر

بھی جابر کا شتر یک رہ کے اندر | ہوا ماندا ہا پڑکر زمین پر
نہ اوٹھ سکتا تھا چل سکتا کہانکا | چُھپایا چوب اوسے یک شاہ والا
اوٹھا وہ سدم دوڑنیکو یون وہ لگا | مہار اوسکی ٹھہر اسکتا نہ تھا وہ

معجزہ دیگر

جریر آکر کہا سالار کے تئین | کہ چڑہ سکتا نہین گھوڑے اوپر مین
رکھا سینے پہ اوسکے ہاتھ سرور | سواری مین ہوا وہ سب سے بہتر

معجزہ دیگر

اور آئی ہے خبر سلمان کو سالار | طلا بخشا ہے یک انڈے کے مقدار
دیا صاحب کو اپنے وہ نکوکار | چہل اوقیہ زر تول اوسے آیکبار
وہ سونا جیونکا تیون باقی رہا ہے | پس اوس کافر سے آزادی لیا ہے

معجزہ دیگر

خبر ایک چرواہے نے آیا شہنشہ پاس وہ یک پاٹھہ لایا نہ حد شیر کو پہونچی تھی اصلا لگایا کاس کو ہاتھ اوسکے مولا

پکڑا اوسکا وہ سالار دین دود پلایا اوسکیتین صدیق کو زود بھی دودہ اوسکا نچوڑا بار دیگر پلایا ہے وہ چرواہے کو سراسر

پیا ہے بار سویم آپ سرور پکارا ای کہ تو ہے سچ پیمبر

معجزۂ دیگر

رکھا جبی ہاتھہ یک چھیلی کے اوپر کہ ہرگز نہین چڑہا تھا اوس اوپر نر ہوئی وہ دودہ سے فی الفور معمور لئے لی ظرف کتنین دودہ سے پور

معجزۂ دیگر

تھی یک چھیلی بہ نزد ام معبد نہین تھا لاغری کو اوسکی کچھہ حد تھا مدت سے اوسمین دودہ کا نام لگایا ہاتھہ اوسے سالار انام

ہوئی وہ دودہ سے اسطرح معمور کہ پاس اوسکے گہر کے سب سے پور

معجزۂ دیگر

پیا یکبار ستو شاہ والا پیا اوسکا اوس ابن عقیل آ بوقت تشنگی اور بھوک بے دیر اونے ہوتا تھا سیراب اور سیر

معجزۂ دیگر

روانہ جب کیا سرور نے اصحاب دیا تھا اونکو توشہ یک چھگل آب بند اوسکا ہاتھہ سے اپنے وہانہ پڑہا ہے کچھہ دعا شاہ یگانہ

اوتر منزل مین کھولے جب اوسے زود تو پائے اوس چھگل کے بیچ وہ دود

معجزۂ دیگر

روایت ہے کہ شاہ کامل الذات رکھا سر پہ عمیر نیک کے ہاتھہ بھی برکت کی دعا اوسکو دیا ہے تھا وہ اسی برس کا جب موا ہے

ولے وہ کچھہ نہین بوڑہا ہوا تھا بھی قوت اوسکا نہین ہرگز گیا تھا

معجزۂ دیگر

تھا شہ کی ریش کا یک موئے اطہر بہ نزد ام سلمہ اے برادر وہ موئے پاک کو پانی مین ڈال پلاتی تھی مریضانکو وہ خوشحال

جب اوس پانی کتین پیتے تھے بیمار شفا پاتے تھے فی الفور اے یار

معجزۂ دیگر

حنین اندر ہوا جب سخت پیکار ہوا تھا عاید ابن عمرو افگار مبارک ہاتھہ سے سالار والا لہو چہرے سے اوسکے آپ پونچھا

لگا تھا جان مبارک دست سرور
چمکتا تھا وہاں یک نور اظہر

معجزہ دیگر

کبھی وارد ہے خبر میں اے حق آگاہ
ہوا تھا اوسکا سر اوجلا سراسر
چھوا تھا قیس کے سر کو شہنشاہ
ولیکن جان رکھا تھا ہاتھ سرور
بلیں وہ رنگ گر کوئی شے کے اندر
دیا تھا بھی وعا شاہ اوسکو وہ اسدم
وہانکے بال تھے کالے اور اجمل
عرب اوسکو اغر کہتے ہیں یکسر
ہوا تھا سو برس کا وہ مکرم
لقب اوسکا اغر تھا اسے مکرم

معجزہ دیگر

خبر ہے اپنا دست پاک سرور
رکھا مدلوک اور سایب کے سر پر
درازا وکی ہوئی تھی عمر آیا ر
نہ بوڑھے کچھ ہوئے تھے وہ نکوکار

معجزہ دیگر

رکھا یکمر وکے منہ پر شہنشاہ
مبارک ہاتھ اپنا اے حق آگاہ
اٹھا چہرے پو اوسکے آنکو کا
ہمیشہ نور کا جون ماہ جھلکا

معجزہ دیگر

رکھا بھی دست پاک اپنا پیمبر
بہ روئے ابن ملحان اے برادر
رخ اوسکا مثل درپن تھا پر انوار
ہوا یون چہرہ اوسکا نور پیوند
کہ منھ اوسمین نظر آتا تھا اے یار
رہتا چمکات مین تارے کی مانند

معجزہ دیگر

خبر ہے ابن زید اے باسعادت
اٹھا بد شکل اور کوتاہ قامت
رکھا ہاتھ اوسکے سر پروہ مکمل
ہوئی شکل اوسکی خوب اور قد مطول

معجزہ دیگر

کبھی چھڑکا ہاتھ کے پانی کو سرور
کرم سے آپنے زینب کے منھ پر
جمال اوسکا ہوا یون نادر اسلوب
کہ ساری عورتا مین تھی وہ ایروب

معجزہ دیگر

روایت ہے کہ شاہ کامل الذات
رکھا تھا حنظلہ کے سر اوپر ہات
اوسے رکھتا تھا اوسکے ورم پیا
گرا تا اوس کنے کوئی سوج والا
وہ سوج اوسوقت جاتی تھی سراسر
رکھ اپنا دست جائے دست والا

معجزہ دیگر

کبھی ہاتھ اپنا رکھا یک کودک اوپر
کہ تھی یک آفت اوسکو اے برادر
وہ دست پاک کے لگتے ہی آیا
گیا فی الحال اوسکا بھاگ آزار

معجزۂ دیگر

ہی آیا شخص یک نزدیک سالار
کہ اوسکو فتق کا تھا سخت آزار

کہ چھڑکے آب اوپر جائے آزار
کیا وہ جون کہا سالار ابرار

غرارہ کرکے پانی نے سرور
کہا اوس مردکے تئین آ برادر

ہوا اوسوقت اوسکا درد جنجال
شفا پاکر ہوا مسرور و خوشحال

معجزۂ دیگر

اور آئے ہین بہت اخبار و آثار
کہ ہاتھہ اپنا رکھا سالار مختار

لگا جب ہاتھہ اونکو شاہ کن کا
کئی بیمار اطفالونکے سر پہ

گیا فی الحال سب آزار اونکا
بھی کئی دیوانگو ہرا برادر

معجزۂ دیگر

روایت ہے کہ پشت عثمہ اوپر
بہت نکلے تھے چھالے آ برادر

ہوئی یون بوئے خوش اوسکے بدن مین
کہ وہ بو ہین اتھی مشک ختن مین

ولے بوئے خوش اوسکی آ برادر
رکھا ہے پیٹھہ پر اوسکی شہنشاہ

مبارک ہاتھہ اپنا اے حق آگاہ
اتھے اوسکے نکاح مین چار عورات

لگائے تھے وہ خوشبو بہت دن رات
اتھی خوشبو پوا ون عوراتکے ور

معجزۂ دیگر

روایت یون کئے اہل سیر سب
کہ جنگ بدر مین پیغمبر رب

طرف کفارکے اوسکو یا پھینک
لے اپنے ہاتھہ مین یک مشت کنکر

شکست اوسکو ہوئی فی الحال اینک
کہا شاہت الوجوہ اوسوقت اندر

معجزۂ دیگر

رواتت ہے کہ تھی اوسوقت یک زن
تھا اوسمین بے نہایت بیحیا پن

او جسوقت وہ کھائی ہر گیا نی
دیا اوس گوشت کیتین اوسکو مختار

ہوئی ہے شرم مین بیشک یگانی
کہ چابیا تھا اوسے آپ آنکو کا

معجزۂ دیگر

خبر ہے بوہریرہ نزد حضرت
کیا ہے ایکدن آیون شکایت

کہ جلدی سے بچھاوے اپنی چادر
بچھایا وہ کہا تھا جون پیمبر

کیا وہ جون کہا شاہ رسالت
ہوا تب اوسکو حفظ بے نہایت

کہ میرے مین بہت ہی سہو و نسیان
کیا ارشاد اوسے تب شاہ اکوان

رکھہ اپنا ہاتھہ وہان تب اوسکو لا
کہ چادر کو کرے وہ جلد گولا

نبی اللہ کے احکام و اخبار
بلا شبہا اتھے یاد اوسکو بسیار

در بیان اختتام این نسخہ میمنت انجام

ہین ایسے معجزے سرور کے بیحد
وہ سب انواع کو ہین درحقیقت
نہین ہے علم کا اپنا شوق کسکو
نہین ہے کسکو ہرگز وردین کا
لکھا اسواسطے مین مختصر کر
صحیح ہین سب روایات اوسکی آیا
ہین اس اسلوب اس ترتیب کیتین
نہ بولا یہ سخن شعرا کے ڈھب سے
کیا ہون ترجمہ اخبار کا جب
نہ آلت شعر کی وہ جانتے ہین
اگر سمجھا ہین اردو کے مین کہتا
نظر معنی پر رکھا اوسکے ہر جا
ہزاران شکر اوسے ہر صبح و ہر شام
اور ابیات اسکے سب ہین بیت تکرار

لکھے یار اسے کرنا او نکتین عدد
لکھا فہرست تیون آیا سعادت
خصوصا نہین سیر کا ذوق کسکو
نہین ہے کوئی بھی طالب یقین کا
پڑھے تا اسکو ہر کوئی اے برادر
نہین کہ بیچ غلط لو اوسمین کچھ پایا
نہین دیکھا ہون کوئی نسخے شنین یا
لکھا ہون صاف سیدھا و سب ہے
تو کیون دخل اوسمین پاوے شعر کا اب
دقایق اوسکے کچھ پہچانتے نین
کوئی اوسکو پایکے لوگانسے پوچھا
پڑھ اسکو شوق مین سرور کے ہر جا
کر اس نسخے کیتین بخشا وہ اتمام
سنہ الف و یکصد و یک سٹھ ہی آیا

لکھا جسطرح مین اقسام اول
اگر جون چاہیے کرتا مین تفصیل
بجوش حرص سب مردان و عورت
نہ شاہ انبیا کا کوئی عاشق
کیا ہون جو بیان مین معجزات آہ
نکالا ہون خلاصہ یہی کتب کا
اگر دیکھیگا تو وہ سب کتابان
اول پایا احادیث آکے صفا کش
بھی یہ نسخہ کہ ہے اس فن نادر
کہا صاف اسلئے یہ نظم مرغوب
کہو اسطرح یا اوسطرح اے یا
بحمد اللہ کہ یہ دلکش رسالہ
تھے بارہ سو کے اوپر چھ برس جب
جو کوئی اوسکو پڑھیگا یا سنیگا

لکھا اس قسم کو بھی بہت مجمل
تو ہوتی ساٹھ الف ابیات قبل [illegible]
گھٹے ہین شغل مین دنیا کے [illegible]
نہ اوسکے ذکر کا ہے کوئی شایق
ہے بیشک ترجمہ اخبار کا سب
دیا ہون داد اونسے لکھے حب کا
تو صدق اسکا تو جھیگا اوس آن
لکھا ہون اونکو جو ہین بیکم و بیش
بنا ہیگا عوام الناس خاطر
کرتا سب آسان سمجھین اسے خوب
ہے مقصد ذکر معجز ہائے سالار
ہوا پورا بہ فضل حق تعالے
ہوا یہ نسخہ دلکش مرتب
کرم ہے گر دعا مجھکو کرے گا

دربیان عرض احوال سراسر اختلال درجناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فی کل حین

مین اب کرتا ہون اپنا عرض احوال
ہے تیرا جود وہ باران رحمت
تجھے کون و مکان اوپر ہے شاہی
رسولان تیرے یکسر خوشہ چین ہین
تو سب کا اصل ہے شہ فرع تیرے

کرم ہے سن او سے بحر افضال
ہے رشحہ ایک جسکا سب خلقت
ہے تیرے حکم مین مہ تا بماہی
ملک در پہ تیرے سر بزمین ہین
تو سب کا نور ہے سب شمع تیرے

تو بیشک رحمۃ للعالمین ہے
مجھی ہو ایسی تیرے فیض کی ہو
ہے تیرے سر اوپر لولاک کا تاج
تجھے دایم اس تمنا مین وہ امجاد
جو ہین امکان مین کیا جزو کیا کل

دو جگمین تو شفیع المذنبین ہے
کہ شیطان بھی نہین ہے اوس سے محروم
زمین و آسمان ہین ہے تیرا راج
کہ ہوون تیری امت مین یا [illegible]
ہین سب تیرے طفیلی بے تامل

تہا روح وجود اور وجود تیرا
دیا ہے اول و آخر یہ گہیرا

ہاین تیرے خوان کے مہمان سارے
ہاین تیرے عہد کے سب شیر خوارے

ہے تیری شرع وہ دریاے واسع
کہ ہین نہر اوسکے نبیونکے شرایع

اولو العزمان تہے تیرے پیشکاران
اٹہے تجہہ حکم کے خدمتگذاران

خدا تیری ثنا یان لگ کیا ہے
کہ اپنے سب کتب اوس سے بہرا ہے

مناہر عالم ملکوت کے سب
تہے تیرے ذکر طیب سے مطیب

غرض غیب و شہادت مین جو شے
ہے تیرے نور کا بیشبہہ وہ سایہ

تو ہے ذات و صفات حق کا مظہر
مظاہر ہین تیرے عالم سراسر

جب ایسی تجہہ کو شان کبریا ہے
وہان مدح و ثنا دوسرونکی کیا ہے

جو عرصے مین فصیحان آئے ہین سب
ثنا سے تیرے ہیبت کہا ہین سب

گئے حیرت سے سب بہول اپنے ہوش
ہوئے جون غنچہ تصویر خاموش

بچارے ہندیانکا ذکر کیا ہے
کہ اونکی فکر بیحد نارسا ہے

نہ تیری پیروی کی بو ہے اینہین
نہ تیرے خلق کی کچہہ ہے اینہین

نہ فعل اوسکا درست نا قول اسکا
ہے پیدا اونہان سے ڈول اسکا

سرہانا تجہکو میرا کیا ہے مقدور
سماو کسطرح کوزے مین سمندر

ہوئی ہے قافیہ اوان ڈول میری
کہ باقی ہین ہمہ دلمین چاہ تیری

وہان یہ ہندی کج مج ہے کیا چیز
کہ ہے وہ فی الحقیقت ہیچ و ناچیز

کہان تحت الثری کی مور بیکس
کہان مدح و ثنائے عرش اقدس

وہ بڑہیا تیون کہ لے دہاگے کی تانت
ہوئی تہی جاکے یوسف کی خریدار

وہ چہتی تیون کہ ہے مسکین و نادان
ملخ کے پاؤن سے لے ساز و سامان

مین اس ڈہٹی رسالے کو بنایا
تیری درگاہ عالی پاس لایا

ملک اور ملک مین جتنے بڑے ہین
تیرے سب آستانے پر کہڑے ہین

سب علویات و سفلیات کل آج
محیط فیض کے تیرے ہین امواج

ہوئے احکام دین تیرے بہ ہر سو
سو حق رہنما سبکے بصد طور

اٹہے تیرے رسولان انبیا سب
تہے تیرے نام لیوا اصفیا سب

رسولان سب تیرے ہوئے مدح خوان تہے
کہ تیرے ذکر مین تر زبان تہے

بہی سارا عالم ناسوت یکسر
تہا تیرے نام انور سے منور

تو ہے وہ آفتاب اوج وحدت
کہ ظاہر تجہسے ہین ذرات کثرت

جہان ملک ملک مین سبکے سر تاج
پہنچا تیرے پاس جو نکو ہے معراج

جہان لگ جگ مین ہین نامی سخنور
ہاین تیرے مدح مین حیرت سے ہمسر

بلیغان عرب سب نارسا ہین
ثنا مین تیری اہل فرس کیا ہین

تیری جب مجہہ عظمت کو نجہائے
خجالت کے عرق مین غوطے کہائے

خصوصًا مجہہ سا گنگ نادان
کہ علم و فضل سے بالکل ہے عریان

نہ اسکے تئین ہنر ہے نا ادب ہے
نہ اسکے تئین تیرا ہرگز نسب ہے

اور ایسے زشت کا مان ہیچ ہو سے
پڑا ہے تجہہ سے بارہ سو برس دور

اوڑے ہین خوف سے اوسان ہمسر
کہ سمجہا ہو نہین استغنا کو تیرے

جہان نادر قصاید ہائے چیدہ
اوڑین ہیبت سے جون رنگ پریدہ

جہان سب نعمتانکا سفرا ہووا
وہان کیا ہڈی اور کیا اوسکا شوربا

ولے یہ بو الہوس از نارسائی
کیا خواہش تیری مدحت سرائی

وہ بدوی تیون کہ لے چلے سے کچہہ
چلا بغداد کے سلطانکے دہیر

سمجہہ اپنے کو صاحب استطاعت
کرے جا کر سلیمان کی ضیافت

خجالت کر عرق مین ڈوب گیا ہون
کہ ہو نہین کون اور یہ کیا کیا ہون

نہیں واللہ یہ اندازہ میرا
مرا دل اس تصور بیچ گم ہے
کبھی بے اختیار آتا ہے پندار
بچا لے اس توہم سے مجھے تو
کہ کر اسکو وسیلہ پاس تیرے
میں ہوں کیا اور کہاں تک یہ وسیلہ
کہ وہ مغرور دو رکعت ادا کر
تو میرا آپ ہو ہر دم وسیلہ
ہیں میری مشکلاں سب تجھکو معلوم
تصدق سے ترے انست ہے مجھکو
ہوا ہوں ضعف بیماری سے حیران
کرم سے اپنے اے روح مسیحا
وہ ڈھیلے کا دھلا دے تو مجھکو
مجھے بس ہے وہ رحمت اے خداوند
مجھے یک قطرہ اس پانی کا ہے بس
مرا خاطر پراگندہ ہوا ہے
عنایت کر مجھے جمعیت دل
تقیف اس سرکشی کو تجھ بیک آن
کیا ہے جب نگاہ تو از عنایت
مجھے دے اونکی صحبت سے رہائی
نہیں کوئی مجھکو ترے باج ہرگز

کہ بولوں اوسکی تئیں یہ ہے تیرا
ہمیشہ اس خجالت کو اگر ہے
کہ میرے ہاتھ سے ایسا ہوا کام
کہ بیجا اس الم سے گھبرا ہوں
کروں درخواست میں جا جا میرے
ہے نفس شوم کا بیشک یہ حیلہ
بیٹھا تھا انتظاری وحی کی مگر
اوٹھا دے سے مرے یہ وہم وسیلہ
ہیں میری کلفتاں سب تجھکو معلوم
نہ کسکے ساتھ کچھ الفت ہے مجھکو
طبیباں پاس نہیں ہے میرا درماں
مرے اس درد کا کر تو مداوا
کہ بخشا تھا اوسے تو لوبرا کو
کہ ہرنی کو چھڑایا جسنے از بند
کہ تجھ لب سے ہوا ہے وہ سدا رس
نپٹ دنیا ستی گندہ ہوا ہے
کہ ہے میرے اوپر یہ عقدہ مشکل
توجہ سے ہوئے تیرے مسلماں
ہوئے تک آن میں اہل سعادت
عنایت کر اپسکی آشنائی
نہ کر کسکا مجھے محتاج ہرگز

کہاں میں اور کہاں تم کیا ہے یہ بات
کیا ہے جہل سے میرا ہوس جوش
یہ خطرہ سے ہوا ہوں سخت حیراں
کبھی آتا ہے کبھی ناگاہ در دل
ہے اس پندار سے استغفر اللہ
کیا ہے مجھکو یہ وسواس نے بند
یہ خطرہ دلکو جولاہی کیا ہے
میں ہوں کس حال میں تو جانتا ہے
ہوا ہوں سب طرف سے میں اوداسی
ذرا بھی دلکے تئیں میرے نہیں چین
ہوئی عاجز دوا میری دعا بھی
نہیں ہیں ایسے قول و فعل میرے
مجھے وہ لطف پیارے واقع القمر
مجھے کافی ہے وہ شفقت تمہاری
نہیں اس کمتریں میں تو ایماں
بآن رحمت کر شدا زخوش نصیبی
خدا پوری تجھے قدرت دیا ہے
اتھے اسطرح کے کفار دیگر
چھٹو اے صاحب سرا و ادنی
ہمیشہ رکھے مجھے تو عافیت سا
ہیں کنجاں علوی سفلی کی تجھ پاس

اسی تشویش میں رہتا ہوں دن رات
مرے اس عیب تو ڈھانپ سر پوش
نہیں اس درد کی مجھ پاس درماں
یہ خطرہ جو ہے بس دشوار و مشکل
یہ گمراہی سے لا مجھ کو تو بر راہ
بلا شبہہ وہ جولاہی کے مانند
مجھے بیشک وہ جولاہی کیا ہے
ہوں کس جنجال میں پہچانتا ہے
نہ کر ایسے نراسی کو نراسی
نہ تن کو ہے مرے آرام دن رین
ہوئی عاجز مری طاقت غذا بھی
کہ لیویں نام میں یاراں کا تیرے
کہ جس سے تو سنا فریاد اشتر
کہ جس سے تم سنی چڑوے کی زاری
سر نو سے مجھے کر تو مسلماں
بآن مخصوص آن مرد تجلی
کہ جو چاہا تو یک پل میں کیا ہے
کہ کھوئے عمر سب وہ کفر اندر
مجھے دنیا سے اور از اہل دنیا
کرا مجھ سے ہمیشہ آپنی بات
کروں کسواسطے وسرتکی میں آس

تیرہ منزل ہین کر سر اٹھکانا
اس فکر مین ہے یہ کمینہ
گئی ہے ہوش و حس اس فکر سے بھاگ
ہون رہنے سے یہان کی بہت بیزار
سمایا مشکل اونپر آ کہڑا ہے
شفیع المذنبین ہین انکی زاری
اگرچہ ہین بدیان اونکی گھنیرے
بلاشک اونکو دیویگا ظفر تو
ہین دولت خواہ جو امت کے تیرے
رکھہ اونکو نت ذلیل و خوار منکوس
تو رکھہ باقر اوپر نت پیار اپنا
سدا رکھہ اوسکو اپنے دہیان کے سات
تیرے اولاد کو سرسبز کر تو
پناہ مین اپنے رکھہ نت اونکو مسرور
عطا کر اونکو تئین تعجیل خیر و برکت
جہان لگ تیری امت مین ہین ہمدوان
کر اپنے دین کا تو بول بالا
تو ہو عصمت کا آپ اونکے نگہبان
تصدق سے محمد کے الٰہی
رکھہ اوسکی عشق مین یون ہمکو سرشار
حیات و موت کر ملت مین اوسکی

کر اونچی پاتی میرا سرہانا
کہ چلتا سر جاوے تا مدینہ
کہ کب جاوینگے اے مولا سر بھاگ
بہت اسباب سے پاتا ہون آزار
پہاڑ اونکے سر اوپر آ کہڑا ہے
کر اپنے لطف سے اب اونکی یاری
وہ لے بیشبہہ کہلاتے ہین تیرے
کریگا دشمنان پر اونکو ور تو
دے اونکو نعمتان اپنے گھنیرے
دکھا مت مجھکو اونکی شکل منحوس
عنایت کر اوسے دیدار اپنا
لیجا آخر اوسے ایمان کے سات
رکھہ اپنے دین پر ثابت اونھونکو
کر اونسے ہر بلا و رنج کو دور
یہان کی اور وہان کی از عنایت
دے توفیق جہاد اونکو باحسان
کر اوسکے دشمنانکے منہہ کو کالا
دے اونکو دین کی توفیق ہر آن
مسلمانانکی قایم رکھہ تو شاہی
کہ جان و تن کرین ہم اوسپر بلہار
ہمارا حشر کر امت مین اوسکے

ضعیفی سے ہوا ہون مین نہین کر
رہو وہان اور مرو وہان او اوٹھو وہان
نظر سے اپنی مجھکو تو کرامت
ہوا ہے کفر کا یہان گرم بازار
کدہر جاوین کہ یہ لشکر ہین تیرے
مدام اونکی کیا مشکل تو آسان
تو اپنے دین کا ہے آپ حامی
تو کر یون دشمنانکو اونکے پامال
جو مین ہین تیری امت کے ہوا خواہ
مجھے صحبت سے دے اونکے کنارا
دل اوسکا ہر تعلق سے جدا کر
کر اوسکی قبر اپنے نور سے پور
دے اونکو خوبیان دونو جہانکی
مرے بھایانکی تئین باکسر اولاد
ہین جتنے آشنا اور دوست میرے
زبان سے تیغ سے دل سے قلم سے
اور اس امت مین جتنی ہین عورت
جہانلگ ہین تیری امت مین اطفال
تصدق سے نبی کے حی قیوم
تصدق سے محمد کے خدایا
بحمد اللہ ہوا یہ نسخہ آخر

نہین کچہہ سوجہتی ہے مجھکو تدبیر
عنایت سے تیرے یہ سب ہے آسان
مجھے دے شہر مین تیرے اقامت
مسلمانان اوپہ ہے سخت دشوار
اگر ہین نیک و بد چاکر ہین تیرے
تیرے پاس اول و آخر ہے یکسان
ہے میری عرض یہ از راہ خامی
کہ ہووے تیر اونپر اونکا ہر بال
اونھونکو خوار کر دوزخ مین اے شاہ
کہ نین صحبت کا اونکی مجھکو یارا
اوسے اپنی محبت مین فنا کر
بھی کر زمرہ مین اپنے اوسکو محشور
دے اونکو نعمتان سرو عیانکی
ہمیشہ دین اور دنیا مین رکھہ شاد
رکھہ اونکے حال پر الطاف تیرے
رہین تائید مین و نصرت دین کے
رکھہ اونکو باحیا و صدق و عفت
سعادتمند کر اونکو با فضال
مچا عالم مین اوسکے دین کی دہوم
دے دونو جگ مین ہمکو اوسکا سایا
بحق مصطفی سالار فاخر

من جیون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے جو ترا وجود عالم
ہے علم ترا محیط کونین
مطلق تو جواد و فیض تیرا
پیربت ہے اگر و گر پتی ہے
پن وہم و گمان سے جو ہین گمراہ
مستی ستی جہل کے ہوشیار
کوئی آنکہین آگ سے دہوائیان
کوئی شوق شجر کا تخم بویا
کوئی پڑھکے نجوم سے تحیرت
جب خلق تمام یون یکبار

تجھ علم سے ہے نمود عالم
جون روح بجسم و نور در عین
ہر شی کے اوپر کیا ہے گھیرا
تجھ بحر کرم کی یک رتی ہے
اطلاق سے تیرے نین ہین آگا
مطلق کو کئے ہین قید ہر ٹہا
کھولا نہین نور وحدت اوپر
ثمرے کو وہ معرفت کے کھویا
مبہوت ہوا براہ وحدت
تھی ظلمت جہل مین گرفتار
دیکھو رہین ایسے اے موفق

ہے مہر سے تیرے نین اشراق
ہر لحظہ بہ علوی و بہ سفلی
مطلق تو خبیر و بھید تیرا
گر قطرہ بوج ہے و گر یم
جب قید سے آشنا ہوئے ہین
کوئی مہر کی مہر کے لے مشعل
کوئی الفت سنگ کرکے بھید
کوئی آکے عشق کا ہو جو یا
کوئی بولکے ثالث ثلاثہ
ایاس سا کفر کا اندھیرا
تابان تو کیا ہے صبح صادق

ہر ذرہ انفس اور آفاق
ہے تیرے ظہور کی تجلی
ہر دل مین کیا ہے آ بسیرا
تجھ گلشن فیض کا ہے یک نم
تجھ بوجھ مین نارسا ہوئے ہین
تجھ نور کو ڈہونڈہنے دیا چل
توحید اوپر کیا اوسے خد
سرچشمہ دین سے ہاتھ دہویا
توحید کا کھو دیا اثاثہ
عالم کے اوپر کیا تھا گھیرا

در نعت سید عالم و سند بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لایا تو یک آفتاب وحدت
لایا تو یک ایسا روح اعظم
یعنے شہ دو جہان محمد
طاعت ہے تیری اطاعت اوسکی

جس سے نہ ہی جہا نین ظلمت
پایا ہے حیات جس سے عالم
سرمایہ جسم و جان محمد
قربت ہے تیری محبت اوسکی

لایا تو یک ایسا ابر رحمت
ایسا تو چراغ یک لگایا
یون اوسکا کیا تو رتبہ بالا
جو اوسکی رضا تیری رضا ہے

جس سے نہ ہی کہین نابھی عسرت
دل جس سے تیرا سراغ پایا
جو اوسکا ہوا ہے تیرے والا
حکم اوسکا جو ہے تیری قضا ہے

بات اوسکی ہے وحی تیری مطلق	شان اوسکی ہے تیری شان الحق	طالب اوسکا ترا ہے مطلوب	تابع اوسکا ترا ہے محبوب
بھیجے تو درود جسپو ہر دم	اور اوسکو سراوے کیا اسے کم	اور ونکی ثنا وہان ہے کیا چیز	اب سبکا بیان وہان ہے ناچیز
آل اور صحابہ اوسکے سارے	بیشبہہ تیرے ہین سب پیارے	جو امتیان ہین اوسکے یکسر	تجھہ پاس ہین امتونسے بہتر
	خاص انمین جو اولیا ہین اکمل	تجھہ پاس ہین سب تیں وہ افضل	

در منقبت حضرت محبوبیت مرتبت علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاصہ جیسے محی دین لقب ہے	شان اوسکی درا ولیا عجب ہے	طالب ہین سب اولیا وہ مطلوب	عاشق ہین سب اصفیا وہ محبوب
ہے قرب مین پایہ اوسکا برتر	پاؤن اوسکا ہے اولیا کے سرپر	بے ریب لئے ہین سب سلاسل	درگاہ سے اوسکے فیض حاصل
شیخ بشر و ملایک و جان	سر حلقۂ اہل علم و عرفان	محبوب یگانہ غوث اعظم رض	ہے قطب مدار ہر دو عالم
بیشک ہے وہ مظہر العجایب	کیونکر لکھون اوسکے مین مناقب	جو سلسلے ہین ہین اوسکے افراد	ہے ظاہر و باطن اوسنے آباد

در مدح شیخی و قدوتی حضرت ابوالحسن قادری قدس سرہ

اس ملک منے ابوالحسن تھا	جو عشق مین محو دن رین تھا	جب قرب سے پور تھا سراپا	قربی تھا تخلص اوسکا زیبا
تحقیق اتھا وہ رکن دین کا	گنجور تھا مخزن یقین کا	وہ پیر مرا اتھا بہ عرفان	دیوے حق اوسے جزاے شایان

در سبب تصنیف این رسالہ کہ من جیون نام دارد گوید

سن کان سے دلکے اے برادر	ہے ذکر نبی کا فرض سب پر	کرتا ہے یہ ذکر دلکو روشن	ویرانۂ جان کو مثل گلشن
نت ذکر سے اوسکے تو لگا دھیان	یہ دھیان ہے اصل دین و ایمان	اس ذکر مین وقف کر تو جانکو	اس ذکر مین صرف کر زبانکو
چل راہ پو اوسکے چشم و سر سے	مت اوسکو بھلا کبھی نظر سے	ہو عشق سے اوسکے پرتپ و تاب	کر اوسکو تو آپنا خورد و خواب
اس شور سے ہو تو بحر پرجوش	اس وجہسے ہو تو مست و مدہوش	یہ عشق پسر ہے معرفت کی	ہے آرسی ذات اور صفت کی
احوال کا اوسکے بھر دفینہ	سینے کو کرآپ نے مدینہ	ہر چند کہ عشق اور محبت	مبنی ہے بجذب واصل نسبت
ہے دید و شنید لیکن اے یار	اس عشق کو پہونچنے کے آثار	جب ہمکو کیا ہے طالع شوم	دولت سے لقاکے اوسکی محروم
بارے ہم اوسے کرین بہت یاد	آیا وے تسلی جان ناشاد	جب ہجر سے اوسکے ہین اوداسی	اس فیض سے بھی نہو نراسی
کیتیک صفت لکھا ہین آیا	اس شاہ کے ذکر مین بیان وار	ذکر اوسکے ہے نور کا در اول	من دیپک اوسے لقب ہے اجل

دوسرے مین ہے اوسکے سب بشارت — ہے من ہرن نام اوسکا خوشنات
تیسرے مین لکھا ہون اوسکا مولود — ہے من موہن اوسکا نام مسعود
چوتھے مین ہشت سال ایجان — سرور کے وفات لگ ہے بیتان
پنجم مین بیان کیا ہون خوشنات — اخلاق و شمایل اور عادات
چھٹے مین خصایص اوسکے اکثر — بولاہون مفصل اے برادر
ہفتم مینے معجزات سالار — تفصیل ستی لکھا ہون آ یار
لکھتا ہون بفضل و رحمت رب — آداب محبت اوسکے کچھ اب
اور اوسکے درود کے فضایل — کر اونکو تو نقش صفحۂ دل
اور اوسکے فضایل زیارت — ہین جسکی شرف کو حد و غایت
دکھنی مین کہا ہون اسلئے مین — تا ہووے سمجھ عوام کے تین
تا سر بسر ابیات اور عبارات — پڑھنے ستی اوسکے پاوین لذات
گرچہ یہ کتب ہین دکھنی کئی یک — احبا کے ترجمے ہین بیشک
جو کچھ یہ کتب مینے ہے مذکور — ہے ترجمہ حدیث اے سرور
اس فن مین جو معتبر کتب ہین — بلکہ وہ سبھی کے بیچ اب ہین
اون سب کا خلاصہ مین لیا ہون — ان نسخو مین بیچ اسے کیا ہون
دیباچہ مین ان کتب کے تفصیل — نامونکو کرا ہون اونکی تفصیل
من جیون اسے ہی نام دلخواہ — ہے اس سے حیات ہر دل آگاہ
یارب بہ تصدق تہامی — اس نظم کو بخش تو تمامی
کر اہل خرد کو اس سے محظوظ — رکھ اہل حسد سے اسکو محفوظ
دے مجھکو تیرے حبیب کا شوق — دے عشق کا اوسکی مجھکو تو ذوق
تا ذات مین اوسکے محو ہوکر — سر سر چلون اوسکے ہر اثر پر
ایمان پو کر اختتام میرا — دفتر مین لکھ اوسکے نام میرا
یارب تو مجھے محمدی کر — اوس نور سے مجھکو مہتدی کر

فصل اول در وجوب محبت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ باجماع امت فرض است

سن شوق سے بھائیجان میرے — حق بخشے گنہ میرے و تیرے
اس سرور دین کی محبت — واجب ہے سبھو پر در حقیقت
حب اوسکا ہے فرض آ برادر — امت کا ہے اتفاق اوسپر
ہین جسکو محبت اوسکی اے یار — ایمان نہین ہے اوسکو زنہار
جتنی ہے محبت اوسکی ایجان — اوتنا ہے کمال دین ایمان
حق شہ کو کہا تو کہہ بہ مردم — رکھتے ہو خدا کو دوست گر تم
تو پیروی تم مری کرو اب — الفت مری دلمین تم دھرو سب

وہ آیت مبارک یہ ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

حق دوست رکھیگا تمکو بیشک — ہو وینگے پیارے اوسکے یکیک
دیکھو یہ ہے شان شاہ والا — محبوب ہے رب کا پیر اوسکا
اور اوسکے سوائے کئی ہین آیت — کرتی ہین یہ فرض اوپر دلالت
شہ سبکو کہا ہے اے سخندان — تا لاویگا کوئی تمسے ایمان
جب لگ نہ رکھیگا دوست مجھکون — ماں باپ ستی زیادہ سن تون
اور آل و عیال سے زیادہ — اپنے سے بھی مال سے زیادہ

بولا ہے بھی سرور رسالت
ایمانکی وہ پاویگا حلاوت
کہ ہووے حق اور رسول اکرم
محبوب تر اوسکے پاس ہر دم

بھی یون ہے حدیث مصطفے سون
جو شخص رکھیگا دوست مجھکون
جنت مین رہیگا وہ مرے سات
اور ایک حدیث مین ہے یہ بات

صفوان نبی سے بعد ہجرت
بولا ہے مجھے تیری محبت
فرمائے کہ مرد اوسکے ہے سات
رکھتا ہے جسے وہ دوست خوشذات

بھی یون ہے خبر مین آئے آگاہ
فاروق کہا بخدمت شاہ
تو سب سے ہے دوست تر مرے کن
خیر البشر ایسے اے حبیب ذوالمنن

سوگند ہے اوسکو شاہ اکوان
بولا کہ نہ لائیگا تو ایمان
جب لگ نہ رکھیگا دوست مجھکون
اپنے سے زیادہ تر سمجھ تون

اور دست مبارک اپنا سرور
مارا ہے تب اوسکے سینے اوپر
بولا ہے قسم ستی عمر تب
ہے مجھکو تو مجھ سے دوست تر اب

تب اوسکو کہا پیمبر رب
ایمان ہوا تیرا تمام اب
اخبار ہین ایسے حد ستی بہار
سب لکھنے وہ دفتران ہین درکار

اور بوجھ تو سارے اہل ایمان
بیشبہہ یہ سب مین ہین ہین یکسان
اصحاب رسول حق تعالے
اسبات مین سب ستی ہین اعلی

خاتون دو جگ بتول زہرا
ہے فاطمہ جسکا نام والا
یون باپ سے رکھتی تھی محبت
ممکن نہین اس اوپر زیادت

الفت منے اوسکے جان فدا تھی
بل مہر مین اوسکے نت فنا تھی
یون محو کمال مصطفے تھی
کہ عین جمال مصطفے تھی

سرور کے وفات بعد خاتون
رہتی تھی ہمیشہ بہت محزون
ہرگز نہ ہنسی نہ بات بولی
کوئی کام اوپر نہ آنکھ کھولی

دنیا کو پکڑ یہ غم کا دنرات
جینے ستی اپنے دہوئی تھی ہات
دربارۂ ششم نقل سرور
گئی جلد بخدمت پیمبر

ثانی حبیب حق بہر باب
صدیق و عتیق و فخر اصحاب
تھا مہر و وفا مین شاہ کے پور
ہوتا تھا کبھی نہ اس ستی دور

تھا عشق مین اوسکے روز و شب گم
جون ذرہ بسور و نم بہ قلزم
وہ جو رہا وہ راہ دین مین
دیکھا وہ جفارہ یقین مین

گر ہووے پہاڑ تو بھی ٹل جائے
بولا بھی ہووے تو پگھلائے
ہر وقت فدا حبیب پر تھا
ہر حال مین اوسکا نت سپر تھا

بولا وہ قسم ہے حق کی مجھکو
بھیجا جو رسول کرکے تجھکو
اسلام مین بو طالب آئے معلے
تھا دین پدر سے میرے اولے

کیا واسطے اوسکے لانا ایمان
خوشتر تھا ہے کن اے شہ جان
فاروق بھی یون کہا ہے عباس
ایمان لانا ترا ہے مجھ پاس

ایمانسے میرے پدر کے خوشتر
کس واسطے تو ہے غم سرور
ایمان ہے اوسکے پاس تیرا
ایمان پدر سے میرے اولے

اور حیدر و صفدر اسے اکرم
جو محو تھا مصطفے امین ہر دم
ہر جنگ و بلا منے بہر حال
آپس کیا تھا شاہ کا ڈہال

ہجرت کیا جب زمکہ سرور
سویا ہے وہ اوسکے بستر اوپر
تا شاہ سلامتی سے جاوے
اپنے پو بلا سب اوسکی آوے

کہتا ہے کہ تھا رسول مولے
ماں باپ سے ہمکو بہت پیارا
محبوب تھا ہمکو مال و جان سے
اولاد و زنان و خانمان سے

اور آب خنک سے پیاسے کے پاس — پیارا تھا وہ ہمکو ایہا الناس
عثمان و بلال و زید و عمار — بھی جعفر و سعد و طلحہ سے یار
اور اونکے سوائے دیگر اصحاب — تھے عشق مین شاہ دین کے بیتاب
دیکھے ہین بہت جفا ز کفار — سوسے ہین عذاب حد سی بہار
عمار کے مادر و پدر کون — مارے ہین وہ ظالمان حسد سون
آخر گئے سب بحکم حضرت — ناچار طرف حبش کے ہجرت
رنجان دیکھے وطن کو چھوڑے — ہرگز نہ کلمہ اوسکے منھ سے موڑے

حکایت صحابیہ انصاری کہ مرد میدان محبت بود رضی اللہ عنہا

در جنگ احد سے اے برادر — یک زن کے اتھے سہ کس کے مر
مرد او پسر اور اوسکا بھائی — ہو گئے تھے شہید در لڑائی
جب پائے شکست اہل اسلام — اور زخمی ہوا شفیع آنام
شیطان مدینے بیچ جا کر — بولا کہ اٹھا جہان سے سرور
اس بات سے گرچہ نین سچی تھی — وہان کھلبلی حشر کی مچی تھی
یہان لگ کہ زنان زبیقراری — دوڑی ہین احد طرف بزاری
نزدیک احد گئی ہین وہ جب — یک شخص ملا وہ زنکے تئین تب
مرنیسے اونھونکے وہ زنکو کار — اوس زن کے تئین کیا خبردار
پوچھی اونھین تب زن شاہ ابرار — بولا کہ ہے خیریت سے سالار
بولی کہ مجھے بتاؤ اوسکون — تا اوسکے جمال کو مین دیکھون
بولی وہ نبی کو جب بچھائی — جب تجھکو ہین خیریت سے پائی
آسان ہوئی ہر مصیبت و غم — تیرے پو فدا ہے جان عالم

حکایت زید بن دفنہ و خبیب بن عدی رضی اللہ تعالی عنہما

جب لیچلے مارنے کو کفار — زید اور خبیب کو سن اے یار
ہر ہر سے کہے ہین یون وہ سارے — چہتے ہو کہ اب عوض تمہارے
یہان ہوئے محمد اور ہم سب — مارین اوسے تمکو چھوڑ کر اب
دونون نے دئے جواب واللہ — ہم چہتے نہین کہ گھر مین شاہ ہو
اور پاؤن مین اوسکے وہان چبھے خار — ہم اوسپو ہین جان و دل سے بلہار
اس بات کو سنکے صخر بولا — ہرگز مین نہین کہین بھی دیکھا
چہتے ہون کسی کو اوسکے احباب — احمد کے تئین جو اوسکے اصحاب

حکایت تعریف کردن عروہ اصحاب آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم

عروہ کہ قریش کی طرف سے — آیا تھا جناب مین نبی کے
جب قوم مین اپنی پھر کر آیا — اون سکو یہ بات وہ سنایا
مین قیصر روم سے ملا ہون — خسرو اور نجاشی کن گیا ہون
کوئی شہ کے نہ نوکرونکو دیکھا — کرتے ہوئے یون ادب سب اوسکا
جیسا کہ صحابۂ محمد — کرتے ہین ادب سب اوسکا بیحد
واللہ کہ نہ تھوک اپنا پھینکا — لاکر لیا اوسے کوئی آ
اور اوسکو ملا وہ اپنے منھ پر — اور تن پو مثال عطر و عنبر
کرتا ہے وضو وہ جب تو اوسدم — کرتے ہین ہجوم سب وہ باہم

تا آب وضو کا اوسکے لیوین مانند تبرک اوسکو پیوین کرتا ہے کسی کو امر وہ جب لاتا ہے بجا شتاب اوسے تب

ہوتے ہین وہ جب سخن سے مانوس کرتے ہین وہ پست اپنا آواز نین دیکھتے ہین اوسے نظر بھر ہین اوسکے ادب مین محو یکسر

حکایت سعد بن ربیع و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالے عنہما

اور جنگ احد مین سعد و مصعب زخموں مین تہ ہو کر گر پڑے جب یاران ستی اپنے سرور کون بولا خبر اونکی لاویگا کون

اس حکم کو سنکے یک صحابی اون پاس گیا ہے کر شتابی دیکھا کہ ذرا سا اونکو دم ہے اوسوقت بھی نکلا اونکو دم ہے

بولے تب اوسے تپاک دلسے تسلیم ہماری بول شہ سے اور بول تو ہم طرف سے آیا یاران کو ہمارے جا یہ گفتار

ہے جب تلک اتنی تم کو قدرت گر چشم کرے تمھاری حرکت دیکھے کچھ اگر ضرر پیمبر نین عذر ہے تمکو نزد داور

پہونچیگا اگر خطر بھی اوسکو کیا حق کو بتاوینگے تمھیں مون

حکایت ثوبان غلام آزاد کردہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ

وارد ہے خبر مین یونکہ ثوبان سرور پہ تھا فدا او قربان یکدم نہ جدا وہ شہ سے ہوتا ہوتا تھا اگر تو ہوش کھوتا

یکروز ہو زرد رنگ حیران آیا وہ نبی ص کے پاس گریان نا اوسمین نشان تھا خونکا کچھ نا اوسپر اثر سکونکا کچھ

شہ اوسکو کہا کہ ہے کیا چیز تجھ رنگ کیتین تغیر و ناچیز بولا کہ نہین ہے کچھ مجھے درد تجھ ہجر کے خوف سے ہوں رخ زرد

گر تجھکو نہ دیکھتا ہوں یک پل ہوتا ہوں الم سے سخت بیکل آتا ہوں ہین دوڑ ہو کے غمگین پاتا ہوں نین دیکھ تجھکو تسکین

مین یاد کیا اب آخرت کون ڈرتا ہوں کہ وہاں تجھے نہ دیکھون زیرا کہ تو اے حبیب مولا پاویگا وہان مقام اعلی

آونگا اگر مین خلد اندر ہوونگا بمنزل فرو تر ہوونگا اگر وہاں سے رہین دیکھونگا نہ تجھکو تا ابد مین

بھیجا ہے خدا یہ آیتا او سدم ہے جسمین مع الذین انعم اخبار ہین ایسے بہت خوشتر ہین اوسکے نزول کے سبب

حکایت اطفال مدینہ سنیہ بر محبوبی محبت خیر البریہ صلے اللہ علیہ وسلم

در عہد صفا نشان فاروق دین جس سے ہوا تھا سر بعیوق یک دیر کہن بہ نزد یثرب باقی تھا وہان تھا ایک راہب

اطفال مدینہ وہاں سب آیا کرتے تھے گوئے بازی یکبار ناگہ پڑی اونکی اینٹی جا کر اوس دیر کے بیچ اے برادر

گئے دوڑتے اوسمین سارے اطفال لانیکو تین اپنی فی الحال وہ لعنتی پادری کہ تھا ہچھ حضرت کی جناب مین کہا کچھ

یہ بات سن لعین سے اطفال دوڑے اوسے مارنیکو در حال مارا اوسے ڈانڈ وان سے یہانلگ کہ جان سمجھا ہے اپنا وہ سگ

پہونچی ہے عمر کو یہ خبر جب ۔ روبا ہے خوشی سے وہ بہت تب
اصحاب کو سب بلالیا وہ ۔ شکرانۂ حق ادا کیا وہ
بعد اوسکے کہا ہے شکر و اور ۔ اطفال مدینہ با پیمبر
رکھتے ہین سب اسطرح محبت ۔ دیوے حق اونھونکو خیر و برکت
اخبار ہین ایسے حد سے افزون ۔ فہرست طرح مین کچھ لکھا ہون

دربیان دوست داشتن جماد و نبات و حیوان آن حضرت را صلی اللہ علیہ وسلم

اصحاب رسول اوسکا یون جب ۔ رکھتے تھے اگر تو کیا تعجب
سنگ و جبل و درخت و حیوان ۔ تھے عشق مین اوسکے محو و قربان
بولا ہے رسول رب علام ۔ ہے یہ کہ جبل احد اوسے نام
رکھتا ہے بہت مری محبت ۔ ہوویگا در آخرت بہ جنت
فریاد و فغان جذع خرما ۔ ورہجر حبیب حق تعالے
اور اونٹ کا شہکے غم سے مرنا ۔ یعفور کا وہ سے چہ مین پڑنا
یا دوسری حکایت اے برادر ۔ بولا ہون مین معجزات اندر

دربیان آنکہ درہر عصر عشاق جمال باکمال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند

اوس عہد شریف سے الی الآن ۔ عشاق ہین اوسکے بیحد و جان
ہر عصر مین شاہ دین کے عشاق ۔ تھے عشق مین اوسکی طاق آفاق
جان و تن و مال و اہل و اولاد ۔ وارے ہین سب اوسپہ با دل شاد
اس مر لئے کہا وہ سالار ۔ اصحاب سے آپنے یہ گفتار
امت ستی میرے وہ جماعت ۔ رکھتے ہین مری بہت محبت
کہ آوینگے بعد میرے بیشک ۔ بیشبہہ اونھونے چاہیگا یک
تا مال و متاع و اہل کو چھوڑ ۔ رویت سے رہے وہ میرے لیجوڑ

دربیان آثار و علامات محبت سید موجودات علیہ الصلواۃ والتسلیمات

اور پوچھ تو اے رفیق یہ بات ۔ ہین شاہ کی حب کے کئی علامات
ہے رتبہ اول اوسکا ایمان ۔ ابھی نیک عمل سن اوسکو اے جان
کیا واسطے بہت اہل اسلام ۔ جز کلمہ نہ جانتے ہین احکام
نا اونکا عمل نہ خلق ہے خوب ۔ بدکام ہے اونکے پاس مرغوب
با این وہ گروہ با سعادت ۔ رکھتے ہین نبی سے اپنے الفت
آیا ہے خبر مین یون کہ یک مرد ۔ پینے مین شراب کے اٹھا فرد
کتنی بار پیا وہ مار کھایا ۔ پینے سے نہ اوسکے باز آیا
یک بار پیا وہ پھر تب اوسپہ ۔ جاری کیا حد خمر کو سرور
لعن اوسپہ کیا کوئی تو سالار ۔ بولا نہ کر اسپہ لعن زنہار
رکھتا ہے وہ دوستی خدا کی ۔ اور اوسکے رسول مجتبی کی
لاکن تو تڑ ہی کر اپنی ہمت ۔ رکھ شاہ سے واقعی محبت
اعلی درجات حب سرور ۔ اور اوسکی نشانیان سراسر
لکھتا ہون یہان باختصار اب ۔ کرلیوین تو نقش انکے تین سب
اعلی درجات عشق خاتم ۔ یہ ہے کہ بصدق شوق ہر دم

جان و تن و ملک و مال و فرزند | اور جتنے ہین تیرے جی کے دلبند
وارے تو سبھو نکو شہ کے اوپر | ہووے تو فنا تب اوسکے اندر

در بیان آنکہ تبعیت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل علامات است

تبعیت شاہ با کرامات | ہے افضل و اکمل علامات
در نیت و قول و فعل و اطوار | ہے پیروی واجب اوسکی آیا ہے

جتنی تجھے اوسکی پیروی ہے | نسبت وہ وداد کی قوی ہے
سب آل و صحاب اور اتباع | اسبات اوپر کیے ہین اجماع

بولا ہے وہ شاہ با کرامت | جو زندہ کریگا میری سنت
البتہ رکھا وہ دوست مجھکون | راکھیگا جو دوستی میرے سون

ہووےگا بہشت مین وہ دلخواہ | بیشبہہ میرا رفیق و ہمراہ
صدیقؓ کہا بہ اہل تمییز | لایا ہے عمل مین شاہ جو چیز

وہ چیز مین ترک نا کرونگا | نت اوسکے عمل پو مین رہونگا
حیدرؓ کہا نین ہوئین ہین ہمیشہ | آتی ہین وحی کچھ میرے پر

لیکن یہ کتاب و سنت شاہ | میرا ہے عمل ہمیشہ دل خواہ
ثابت ہے ز شافعی روایت | سنت مین نہین ہے جز اطاعت

محبوب خدا کہا ہے یہ بات | سارے علما و عارفان سات
ہین تجھکو فلاح اور سعادت | بن پیروی کتاب و سنت

اقوال سب اہل علم و عرفان | اسبات مین حاضر سے بھار ہین جان
اور دوسری علامت آئے انکو کار | راضی ہونا بحکم سالار

سینے کو نہ تنگ اوس سے کرنا | بل شاد ہو سر پہ اوسکو دھرنا
اور ذکر ہمیشہ اوسکا کرنا | نت یاد مین اوسکے عمر بھرنا

اوس شاہ اوپر سلام و صلوات | نت بھیجنا روز ہووے یا رات
اور ذکر سے اوسکے پانا لذت | ہر بات سے اوسکی رکھنا الفت

اور ذکر کے وقت شہ کے آئے | کرنا ادب و خشوع بسیار
مروی ہے کہ جب امام جعفرؓ | سنتا تھا نام پاک سرور

ہوتا تھا رنگ زرد اوسکا | ہیبت سے وہ نام خوشنگی گبھرا
عبد اللہ بن الزبیر جسدم | سنتا تھا نبی کا نام اکرم

روتا تھا بہوت ہو کے بیتاب | رہتا تھا نہ اوسکے چشم مین آب
ہین بہت سلف سے ایسے اخبار | در کار ہے لکھنے اونکو طومار

اور شدت اشتیاق سرور | اس عشق کی ہے دلیل اظہر
اوس وجد سے بیقرار رہنا | اوس جوش سے اشکبار رہنا

سکرات مینے بلالؓ و عمارؓ | کہتے تھے بوجد و شوق للکار
ہم بہت طرب ستی ہین ہمدم | دیکھینگے صبا حبیب کو ہم

یک زن کہی عائشہؓ ستی آ | ٹک مجھکو نبی کی قبر بتلا
صدیقہؓ دکھائی قبر سالار | دیکھ اوسکو وہ روئی حد ستی بھار

بیتابی کہی ستی وہ وہ مساز | تا روح کیا ہے اوسکا پرواز
تھی دوسری ایک عورت آئی | کچھہ نیک نہین تھے اوسکے کردار

جب مر گئی کوئی اوسکو دیکھا | سپنے مین اور اوسکا حال پوچھا
بولی تھا مجھے حبیب کا شوق | اور اوسکے لقا کا تھا مجھے ذوق

برکت ستی اوسکے حق تعالے | بخشا مجھے اور یون سنایا
جو میرے حبیب کا ہے شایق | نین اوسکا عذاب ہمکو لایق

تعذیب سے اوسکے ہمکو ہے شرم | اے بھائی سن اس کرم کو ہو گرم
کرنا نہ کچھ اعتراض و رد و دل | تقدیر او پر بوقت مشکل
اور رکھنا قرآن سے محبت | کرنا اوسے شوق سے تلاوت
کیا واسطے کہ یہ کلام داور | ہے اعظم معجزات سرور
یکبار قیام شب مین سرور | پڑھتا تھا ایک آیت اے برادر
یون اوسکے صحاب تابعین سب | تھے اوسکے وداد مین رہین سب
جب دیکھتے اشعری کو اصحاب | کہتے تھے اوسے بصد تپ و تاب
کیا واسطے کہ وہ رفیق دمساز | الحان مین تھا سبھونسے ممتاز
ہوتا تھا یہان تلگ وہ پرسوز | آتا تھا نہ بھار وہ دوسرے روز
مروی ہے کہ سعد بن مسیب | تھے جسکو بہت بڑے مناقب
عبداللہ بن المبارک اے یار | تھی جسکی بزرگی حدستی بھار
فخر علماے دین نو اوسی | اب لگ نہین جسکا کوئی مساوی
تا صبح وہ مقتداے سنت | بیخود ہو کھڑا اتھا بہ حضرت
اور ہے ادب حدیث و سنت | اس شاہ کے عشق کی علامت
سنتا تھا حدیث جب قتادہ | روتا تھا حدستی زیادہ
کرتا تھا لباس خوب در بر | لیتا تھا بخور اے برادر
مسند پہ وہ بیٹھ جگ کا استاد | کرتا تھا حدیث سب کو ارشاد
فتوے دیا اوسکے ضرب کا او | تا پھر نہو وہ پوچھے بے ادب ہو
کرتے نہ تھے سب وہ بے طہارت | سرور کی حدیث کی روایت
جان و تن و مال و قوت اپنا | تائید مین اوسکے صرف کرنا
تجویز مین اوسکے ساعی رہنا | اس کام کو سب سے بہت چہنا

اور حکم قضا پو راضی رہنا | ہر درد و بلا جو آوے سہنا
صابر ہونا برنج و محنت | شاکر ہونا بعیش و راحت
احکام بجا سب اوسکے لانا | اسرار سے اوسکے فیض پانا
پڑھتا تھا جب اوسکو شاہ ابرار | یا سنتا اوسے تو روتا بسیار
پاتا تھا بہت وہ لذت اوس سے | کرتا تھا بہت وہ رقت اوس سے
اوس عصر لطیف سے الی الآن | ہوگئے ہین بہت شہید قرآن
تو یاد دلا ہمارے رب کون | یعنی کہ کلام اوسکا پڑھ تون
عبداللہ کہے قرات اندر | ہوتا تھا بہت حزین و مضطر
لوگ اوسکے تئین سقیم ہے کر | کرتے تھے عیادت اوسکے جا کر
تا صبح نماز مین یک آیت | پڑھتا تھا بوجد و سوز و رقت
یک آیت باصفا کا تکرار | کرتا تھا بوجد و شوق سرشار
یکرات قرات بیچ سن تون | پہونچا وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ تون
ہین ایسے نقول حد سے باہر | گر سب کو لکھے تو ہو دفاتر
بیشک ادب اوسکا فرض ہے رے | تعظیم پہ مثل قرض ہے رے
مالک کہ اتھا امام امت | کرتا تھا حدیث جب روایت
کہتا تھا سبھونکو ہو خاموش | اور شوق خشوع سے سب ہو گوش
یک وقت کھڑا اتھا وہ معلی | تب اوس سے حدیث کوئی پوچھی
زہری و سعید و لیث و اعمش | اور دوسرے اہل فضل و بینش
اور دین کی اوسکے نصرت ایا | اس عشق کی ہے علامت ایا
رد اوسکے مخالفان کو کرنا | جاوے اگر اوسمین جی نہ ڈرنا
اور چھوڑنا دوستی دنیا | اور آمد و رفت نزد امرا

سب اہل و دل سے منہہ پھرانا
فقرا علما سے دل لگانا

اور قرب امیر شاہ و دستور
کرتا ہے حبیب حق ستی دور

بیداری و خواب مین وہ ممتاز
رویت سے نبی کے تھا سرفراز

کئی دن پیچھے پھر گیا وہ کامل
یہ دولت بے مثال حاصل

بولا اوسے توبہ نزد امرا
جاتا ہے پھر یہ امید رکھتا

ایسے جا نیکا یون ہوا حال
کیا پوچھتا وسر و نکا جنجال

ہشیاری و نیند مین وہ ممتاز
تھا رویت مصطفیٰ دمساز

رویت سے ہوا مین اوسکے دلشاد
ہر بار کیا مجھے یہ ارشاد

اور اوسکے ہے آل کی مودت
اوس عین جمال کی محبت

تعظیم ہے اونکی واجب آیار
ہین متفق اسپو سارے اخیار

اور بیچ حسن و حسین کو دوستا
اور اونکے بھی والدین کو دوست

بھی سب سے کہا حبیب باری
دو چیز مین چھوڑتا ہون بھاری

ہے دوسری چیز میری عترت
جو پور ہین از صفا و صفوت

ارشاد کیا ہے بھی وہ سبکون
چھہ شخص ہین رب کے پاس ملعون

مین بھی کرتا ہون اونپو لعنت
مقبول ہے انبیا کی دعوت

اور میرے کل اہل بیت دلبند
سب کشتی نوح کے ہین مانند

اور آل رسول کی پچھانت
دوزخ سے ہے موجب سلامت

اور دوستی اونکی اے برادر
ہیگی سبب گذر پل اوپر

یارب تو رکھہ اوسکو لطف سے دو
جو دل سے رکھیگا نت اوسے دوست

وارد ہین نبی سے ایسے اخبار
توصیف مین اونکے حد ستی بھار

الفت سے اوسکے آل کے سب
ناخوش نہ ہوتا پیمبر رب

کیا واسطے مہر و عشق دنیا
بے ریب ہے اصل ہر گنہ کا

تاج عرفا ابوالمواہب
ہین جسکے بلا عدد مناقب

کئی روز وہ گنج سر مکتوم
اس فیض ستی ہوا ہے محروم

تب عرض کیا کہ اے شہ جان
کیا مجھہ سے ہوا ہے جرم و عصیان

یک خیر کے کام کو وہ ایجان
یکبار گیا تھا نزد سلطان

علامۂ دین سیوطی اسے یار
تھا بحر محیط علم و اسرار

کہتا تھا کہ مین ز بخت بیدار
بیداری مین ستر اور پنج بار

چھپتا ہے اگر میری تو رویت
مت رکھہ امرا کے ساتھہ صحبت

ہے دوستی اونکی فرض ایجان
اس بات اوپر ہے نص قرآن

بولا ہے حبیب یاد رکھہ تون
جو دوست رکھیگا دلسے مجھکون

پاویگا بہشت مین مکان او
مجھہ پاس رہیگا جاودان او

اول ہے کتاب رب رحمان
جسمین ہے ہدایت فراوان

ہے اوسنے تمھارا جب تمسک
پاوینگے سدا ہدایت و شک

اور لعن کیا ہے اونکے اوپر
بے شبہہ خدا کا ہر پیمبر

اون چھہ مین ہے وہ خبیث بدکار
جو آل کو میری دیوے آزار

جو اوسمین چڑہے نجات پاوے
جو اوسمین نہ آوے گھات پاوے

اور آل رسول کی مودت
ہیگی سبب امان کلفت

اور جسکا مین ہون حبیب مولا
مولا ہے اوسے علی اعلیٰ

رکھتا ہے عداوت اوس ستی جو
دشمن تو ہوا اوسکا اسے ماہمین

صدیق کہا ہے یون بہر دم
سرور کی رضا نگاہ رکھو تم

بھی سب کہا وہ یون بسوگند
ہین ختم رسل کے آل دلبند

اولاد سے میرے دوست مجھ پاس | اوسنے بہت اونکا مجھکو ہے پاس
اکرام بہت اونھون کو کرتا | دلجوئی ہو اونکے من کو دھرتا
عبداللہ کہ تھا حسنؓ کا پوتا | اور تھا وہ حسینؓ کا نواسا
لایا عمرؓ اوسکو پیشوا جا | اور سب سے بٹھایا اوسکو بالا
کوئی کام اگر ہو گاہ و بے گاہ | لکھ رقعہ مجھے کر اوس سے آگاہ
کوئی اوس سے کہا یہ طفل کے سات | کیون بہت ادب کیا تو اسد ہات
وہ جس سے خوش ہو مین ہون خوش | ناخوش ہے وہ جس سے مین ہون ناخوش
اور شافعیؒ وہ امام امت | تھی جس سے قوی نبیؐ کی ملت
کرتے تھے بر فضل اوسکو منسوب | بہت اوس سے ہے ایمن نظم مرغوب
اے آل رسول ذی المناقب | الفت ہے تمہاری سب پو واجب
کہ جو نہ پڑھے درود تمپر | ہے اوسکی نماز ناروا تر
تو شوق عرب مین یون ہے بنیان | پاتے ہین سب اہل علم و عرفان
اونکے طرف آج دیکھتے یون | آیا طرف اونکے دیکھتے جون
اس فعل کو ناپسند کرنا | نا ذات سے اوسکے بغض دہرنا
بولے ہین زسا کنان طیبہ | کہ بہت بڑا ہے اونکا رتبہ
بل فعل کو اونکے بوجھنا بد | بہر ادب جوار احمدؐ
تا حشر جو اوسکے آل ہین پیارے | اوس باغ کے نونہال ہین پیارے
اوس بدر منیر کے جھلک ہین | اوس عطر نفیس کے مہک ہین
اب حق مین ہمارے ایہا الناس | تم جد کا کرو ہمارے نت پاس
اور فاطمہؓ بتول کا پیار | اولاد پو اپنے جد سے ہے بھار
رکھتا ہے جو آل سے محبت | ہے صدق کی اوسکے یہ علامت

اور یون ہی عمرؓ سراج ابرار | چہیتا تھا اونھونکو جد ستی بھا
در وقت خلافت عمرؓ سن | فاروق کے جسمین کچھ اتھے گن
طفلی مین وہ بضعہ پیمبرؐ | آیا تھا گھر اوسکے اے برادر
بولا تب اوس سے ہے شرم مجھکو | کر دیکھو مین اپنے گھر مین تجھکو
دیکھے ہین یا جب اوسکا یہ رویہ | جلنے لگے سب بنی امیہ
بولا کہ نبیؐ سے یون خبر ہے | زہرا میری پارہ جگر ہے
فرزند سے اوسکے یہ مری چال | خاطر کو کریگی اوسکے خوشحال
رکھتا تھا حب آل اطہار | یہان لگ کہ خواجہ تبہ کار
کرتا ہون بشوق دل بیان مین | دو بیت کا ترجمہ یہان مین
قرآن مین حق کہا ہے یہ بات | بس تمکو یہ قدر اور مباہات
اور دیگر ائمہ صفا کار | رکھتے تھے محبت اونکی بسیار
سالار کی آل کی محبت | سب دوستانے تمہیں رکھے یادت
بھی سب علما کہے ہین یہ بات | ہوتے کچھ اگر گنہ زسادات
نا دلمین کچھ اون سنی کپٹ ہو | کرنا حد شرع جاری اونپر
صادر ہو اگر گناہ و بدعت | کرنا نہ اونھونکی کچھ مذمت
ہمسائگی کا ہے جب ادب یون | پس آل کا ہوئیگا ادب کیون
بے شبہہ وہ کل کے ہین یہ اجزا | اوس نور ازل کے ہین یہ اضوا
اس رمز لئے امام صادق | ارشاد کیا ہے اس موافق
جون ان دو یتیم کے لئے رب | جد کا کیا اونکے پاس خوشنود سب
بہت اوسکو ہے اپنو لطف و شفقت | اس باب مین ہین بہت حکایت
اسوقت کے بیچ جو ہین سادات | کرنا ادب و سلوک اون سات

حاجات روا اونھونکے کرنا
جو دوست رکھیگا اونکو اے یار
اور اوسکے صحاب کی محبت
ہین اونکے حقوق سب پو بسیار
کیا پوچھتا ہے تو فیض اونکے
ایمان مین وہ ہین سبھونسے سابق
ونرات کئے ہین یا دین کی دعوت
پل پل اٹھائے اوسپو دلسے قربان
بے شبہ رضا سے اپنے کرتا
بولا ہے یار انام کے بیچ
مجھ صحب کے باب مین آکر دم
گر اونسے رکھیگا کوئی محبت
دیویگا جو کوئی اونھونکو آزار
پہونچایا جنے خدا کو ایذا
بھی سبکو کہا ہے یون وہ سرور
واللہ اگر براہ داور
یاران کو مرے کرم سے خالق
بھی یون ہے حدیث مین جو بدنام
نا فرض و نفل ہے اوسکا مقبول
فرمایا نبی کہ یہ نگون بخت
ور مدح مہاجران و انصار

اخلاص اونھونکا دلمین وہرنا
پاویگا فلاح و خیر بسیار
ہے اوسکے جناب کی محبت
تعظیم ہے اونکی فرض اے یار
اصحاب ہین بادشاہ کر کے
کوئی فضل مین اونکا نہین ہے لاحق
اور صبر کیئے برنج و کربت
اور اوسپو فدا کئے تن و جان
ہمتا نہ کیا اونھونکو کئی بار
ہین مثل نمک طعام کے بیچ
اللہ ستی بہت ڈرو تم
ہے میرے وواد سے وہ الفت
آزار دیا مجھے وہ بدکار
نزدیک ہے یہ کہ او تعالیٰ
سن کان سے ولکے اے برادر
تم خرچ گے زر احد برابر
سب خلق اوپر کیا ہے فائق
یارانکو مرے دیویگا دشنام
دایم ہے وہ قہر حق سے مخذول
عثمانسے بغض اوسکو تھا بخت
گنتے ہے ہین بہالیے اخبار

نا دیکھنا کچھ قصور اون کا
برکات سے اس لاکئے ہین
حق اونکو دیا بڑے مراتب
کیا واسطے اصل و فرع ملت
ہین ختم رسل کے ہمنشینان
در راہ خدا وطن کو چھوڑے
سب خویش و تبار و قوم کو چھوڑ
کیا ہو سکے اونکا کوئی ثنا خوان
اور سرور انبیا سے اے یار
کھانیکی درستی از نمک ہے
پیچھے مرے اونکیتین کرو مت
بغض اونکا جو دل منے رکھا ہے
جو ولکو دیا مرے کدورت
جلد اوسکو غضب سے اپنے پکڑے
اصحاب کو میرے مت ستاؤ
پہونچیگا نہ اونکے نصف مد کون
اونکو پس از انبیاے مرسل
ہے اسپو ہمیشہ لعن خالق
مروی ہے کہ ور جناب سالار
ہرگز نہ پڑھا نماز اوس پر
بھی آل نبی کے سب اکابر

کرنا غم و رنج دور اون کا
تیمور ہوا سعید دارین
ہے سب پو محبت اونکی واجب
بھیجا ہے اونھون ستی بامت
او سید کل کے ہمنشینان
اور خواہش مال و دھن کو چھوڑے
مولا سے رہے تھے اپنا دل جوڑ
جب مدح سے اونکے پڑھے قرآن
تعریف ہے اونکی حق ستی بھار
بھی شاہ سے یون حدیث یکتا ہے
تم اپنا نشانہ ملامت
وہ بغض مر الیقین کیا ہے
پہونچایا خدا کو وہ اذیت
اور سخت عذاب بیچ جکڑے
اسبات سے مجھکو مت دکھاؤ
بھی دوسری یہ خبر ہے سن تون
عالم سے کیا ہے بیشک افضل
اور لعن ملایک و خلایق
آیا تھا جنازہ ایک یکبار
اور بولا نہ بخشئے اسکو داور
وصف اونکا کئے مین جدسے باہر

کہتا ہے امام مالک اے یار   رکھتا ہے جو بغض صحب اخیار
ہے سورۂ فتح بیچ اے یار   تعریف اونھونکی حد ستی بہار
تا اون ستی کافران جلین سب   نت اونکے حسد سے تلملین سب
کوئی شخص کہا رحیم سے یون   اے بے ادب وہ کہا اوسے یون
خدمت مین جنید کے رہا ہون   آداب مین تربیت ہوا ہون
اصحاب کو شاہ دین کی صحبت   کیا کیا دی ہوویگی برکت
قرآن و رسول حق کے آثار   پہونچے ہین اونھونسے ہمکو آیا
اسواسطے ہا سہیل شیخ اکمل   سر حلقۂ صوفیان کسل
یہ بات ہے راست فی الحقیقت   نہین اوس مین کچھ کم و زیادت
اور اون ستی بہت با سعادت   پائے ہین بہشت سے بشارت
اور جون بجا پیشہ و یاران   بیعت سے نبی کے پائے رضوان
بعضونسے اگرچہ حکم عادت   صادر ہوئے لغزش اور ذلت
حکم بشری سے بعضے اوقات   انہیونسے صدور پائے ذلات
یکروز کہا کوئی آکے اوسکو   ہے بغض مجھے معاویہ سون
ناحق وہ لڑا ہے مرتضی ستا   تب اوسنے کہا امام اسد ہاتا
اون دونون مین کا ہیکو آتا   اس بات مین کیون تو دلکو بہاتا
لینے ہے وہ اونسے اے سخندان   کرلائے ہین بعد فتح ایمان
بااین وہ امام و دیگر ابرار   بولے ہین یون اوسکے حقمین اے یار
کیا پوچھتا شان دیگر اصحاب   وہان حفظ ادب ہے فرض دریاب
جہل و غلط و خطا ہے یکسر   بہتان دروغ ہے سراسر
جیسے حرمین با مکارم   تعظیم ہے اونکی سب پو لازم

ہوتا ہے وہ نابکار کافر   کرتا ہو نہین وہ جو اوسکی ظاہر
بعد اوسکے ہے یون کہ رب رحمان   بخشتا ہے اونھونکو یہ کمالان
اس نص سے ہوا ہے صاف معلوم   کہ اونکا عدو ہے کافر شوم
کیون بولتا بے ادب مجھے تون   حالانکہ دوپہر صدق دلسون
دوپہر کی صحبت اوسکی اے یار   یون اوسکو کرے حمیدہ اطوار
جب افضل انبیا ہے سرور   اصحاب ہین اوسکے سب سے بہتر
ذم اونکا ہے ذم دین و ایمان   ہے طعن اونھونپر طعن قرآن
بولا نہین وہ نبی پہ مومن   توقیر صحابہ نہین کیا جن
بے شبہہ وہ سب عدول ہین رے   محبوب خدا رسول ہین رے
جون مجمع اہل بدر انجم   سب صحب سے جو ہین بیشک اکرم
اور اونکے سوا صحب دیگر   پائے ہین بشارت اے برادر
لازم ہے کرین سب اوسکو تاویل   اسبات کو راست جان بتفصیل
بوزرعہ کہ تھا امام نامی   تھا اہل حدیث مین گرامی
پوچھا اوسے بغض کا سبب کیا   یون اوسکے جواب مین وہ بولا
رب اوسکا رحیم ہے بلاشک   خصم اوسکا کریم ہے بلاشک
اے بھائی معاویہ ور اصحاب   اونکے طبقات سے ہے دریاب
جو کام ہوئے ہین اوس سے صادر   ہرگز نہ ہوئے کسی سے ظاہر
کہ طعن کچھ اوس اوپر نہ کرنا   اور بغض پہ اوسکے دل نہ دہرنا
اقوال مؤرخان جب اہل   باتان رفضا کی جو ہین باطل
اور جسکو ہے شہ کے ساتھ نسبت   تعظیم مین اوسکی ہے سعادت
مروی ہے حسنؑ امام اطہار   جاتا تھا پیادہ حج کو اے یار

رہتے تھے کوتل اوسکے ہمراہ ہوتا نہ سوار اوسپہ وہ شاہ
اور بہت سلف یون آئے برادر کرتے تھے عمل نت اوس چلن پر

جس جائے پہ بیٹھتے تھے حضرت وہان ابن عمر رکھہ اپنا ہت
منہہ اور وہ سر اوسپر پھراتا لذت بہت اس ادب سے پاتا

مالک جو تھا عالم مدینہ دایم تھا ملازم مدینہ
کوئی وقت بھی وہان تاج ابرار ہرگز نہ ہوا سوار اے یار

یک شخص کہ جہل سے تھا معیوب بولا کہ ہے خاک طیبہ ناخوب
جب اوسکی یہ جرأت و جہالت پہونچی بہ امام دار ہجرت

فرمایا کہ ہین تازیانہ مار اوسکو رکھے بہ بندی خانہ
بولا کوئی اے امام اخیار ہے شان و شکوہ اوسکو بسیار

بولا کہ وہ زشت کیش کودن لایق ہے کہ مارین اوسکی گردن
جس خاک مین مصطفےٰ ہون مدفون کہتا ہے زبون اوسکو وہ دون

حاصل علما و اولیا سب ہین شیفتہ مدینہ کل اب
ابیات ہین ایسے وجد آمیز اشعار ہین اوسمین شوق انگیز

اور ختم رسل کی امت اوپر رکھنا دل و جان سے پیار اکثر
حاجات روا اونکی کرنا اس کام پہ مین ہمیشہ دہرنا

دلخواہ رعایت اونکی کرنا ہر وقت حمایت اونکی کرنا
تائید مین قسدن اونکے رہنا خوبی کو اونکی بہت چاہنا

جب ہر گھڑی وہ شفیع دارین تھا فکر مینے اونکے دن رین
محشر مینے ہر رسول قدسی بولیگا پکار نفسی

وہ امتی امتی کہے گا تائید مین اونکے نت رہیگا
واجب ہے سبھونپہ اے برادر کرنا عمل اوسکے طور اوپر

رہنا ہے ضرور اے وفادار امت اوپر اوسکے دلسے بلہار
از دست و زبان و دل بہم کرنا مدد اون کی اے مکرم

ملنا نہ اونکے دشمنانسے رہنا ہو اونکے دوست جانسے
گر ہے تو شہ رسل کا چاکر اسبات کی اپنے دلمین جاکر

گر ہے تو محمدی او ٹھا من از ہر دو لائے رام و لچھمن
گر ہے تو نبی کا نام لیوا مت سیو کشن کا کر تو سیوا

اسلام و سلام کا ہو خواہان منہہ پھیر ز رام رام گویان
تسبیح کر اہل دین کی ہر حال زنار کے کشمکش مین مت ڈال

رکھہ سرور انبیا اوپر دل چھوڑ الفت میر و وس ہرقل
آثار و داد ختم مرسل ہین بہت ولے کہا ہین مجمل

مین اونکو لکھا ہون نسبت وار بیان
تفصیل سے فارسی مین آئے

فصل دوم در بیان احکام صلوٰۃ و سلام بر آنحضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

لکھتا ہون فضایل درود اب فہرست کی طرح سن لے سب
کیونکر لکھون اوسکے مین فضائل جسکی عظمت مین بحر ہے تل

ہے فرض درود بر پیمبر ہین متفق امت اس سخن پر
اس فرضیت اندر اے سخندان ہے مستند انکا نص قرآن

اور آیت دلکشا کی تفسیر کرتا ہون بلا قصور تحریر
تحقیق خدا اور اوسکے املاک معمور ہین جنسے یکسر افلاک

ہر وقت ہین بھیجتے ہین صلوٰۃ / پیوستہ نبی پو یاد رکھ بات

اے وہ جو نبی پو لاتے ایمان / بھیجو تحقیق اسپو سب درود ان

اور بھیجو سلام اسپو تم سب / سن فرض ہے کسقدر درود اب

دربیان کیفیت فرض وسنت بودن درود برآن سید وجود صلی اللہ علیہ وسلم

اکثر علما کے پاس اے یار / کلمہ کے ضمن ہے فرض یکبار

اور شافعی کن پس از تحیات / ہے فرض ہر نماز صلوات

ور جلسۂ آخرین ہے واجب / سنت ہے بہ اول اے مصاحب

پڑھنا اوسکا بدیگر اوقات / سب پاس ہے محض خیر و برکات

بولے ہین کیتیک شافعیہ / اور کیی حنفی باین رویہ

گر کوئی سنے جو نام سرور / بالاوے وہ اپنی زبان پر

ہے فرض درود اوسپو کہنا / عصیان ہے تب خموش رہنا

اس قول مین ہر ہر ہے تحقیق / ہین اسپو بہت سے اہل تحقیق

اس قول پو ہین بہت دلایل / اب سن تو درود کے فضایل

دربیان فضایل وبرکات درود بران سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

اول یہ ہے کہ شہ کے صلوٰۃ / دیتے ہین خبر سبھونکو سداہا

کہنگے مصلیان درعیب / جنسیت ونسبت اسکے ہے

اور دوسرا امتثال نص ہے / یہ فضل عظیم اور اخص ہے

اور حق سے موافقت دین با / اور اوسکے ملک سے رفرو با

صلوٰۃ وسلام حق سے دس دس / ملنا بدل اک کے ہے اب جس

ملنا درجات دس بھی حسنات / اور محو ہو جانا عشر سیات

اور جو پڑھے یک درود ہوشاد / گویا کیا دس غلام آزاد

اور پانا ثواب بیس غزوات / اور اوسکے قبول ہنگے دعوات

اور اوسکو کریگا شہ شفاعت / اور دیویگا اسلئے شہادت

اور ہوویگا اوسکو قرب حضرت / ساتھ اوسکے چلیگا بھی یہ جنت

اور آگے ملیگا سبب ہے باشاد / اوسکا والی آپ ہوویگا شاد

ہو وینگے روا سب اوسکے حاجات / اور ہووے کفایت سب مہمات

اور ہیگا درود اے برادر / کفارۂ سیات اے برادر

اور عفو ذنوب کا سبب ہے / اور کشف کروب کا سبب ہے

اور ہے سبب شفاے اسقام / اور موجب دفع خوف آلام

اور فرض کے فوت کا ہے بدلا / صدقے کا عوض ہے بلکہ اعلا

اور ہے سبب امان ز تہمت / دیتا ہے بھی دشمنان پو نصرت

اور ہے سبب محبت رب / دیتا ہے رضا کا اوسکے منصب

کرتا ہے عمل کو پاک و زاید / اور مال کو یون ہے آمساعد

اور ہے سبب فراغ خاطر / کرتا ہے بھی دلکو صاف و طاہر

اور ہے سبب حصول برکات / ہر طور سے در جمیع اوقات

بھیجے ہے نت اوسکا فیض قدسی / اولاد کو تا چہار کرسی

اور شدت موت سے بچاوے / اور ہول سے حشر کے چھڑاوے

اور دور کرے وہ تنگی و غم / اور رکھے ہلاک سے مسلم

اور یاد دلاوے بھولی ہوئی بات　　اور دور کرے وہ فقر خوشدہات
اقسام بخیلی اور جفا سے　　بدبختی و سخت و بددعا سے

اور خلد کی راہ بھولنے سے　　اور باب کو اوسکے چوکنے سے
دوری سے نبی کی اے برادر　　اور پڑنے سے قعر دوزخ اندر

بے شبہہ درود شاہ ابرار　　دیتا ہے نجات اے نکوکار
مجلس مین پڑھے درود کوئی جب　　ہوتی ہے وہ غیب سے مطیب

اوس بزم مین یا جتنی ہین جماعت　　کرتی ہے نزول سب پہ رحمت
گذرینگے صراط پر جب اے یار　　ہووےگا درود نور بسیار

ثابت رکھے وہ وہان قدم کو ان　　اور پل مین لیجاویگا وہ پل سون
اور انس و شوق مصطفے سات　　کرتا ہے زیادہ باور کھہ بات

اور یاد دلاوے سیرت اوسکی　　اور خوبی و شکل و صورت اوسکی
سینے مین بھرے جمال اوسکا　　آنکھون مین دھرے خیال اوسکا

اور دوست رکھے اوسے شہ جان　　اور چاہین اوسے سب اہل ایمان
اور اوسکو کریگا وہان مکرم　　آپکے مصافحہ سے خاتم

اور دیکھیگا خواب مین مصلی　　اوس جان جمال کی تجلی
اور ہووے وہ دو جہان مین مسعود　　ہر کام مین پاوے سود و بہبود

جتنے ہین ملایک اوسکو ایجان　　اور اسلئے مانگتے ہین غفران
کہتے ہین اوسے وہ مرحبا سب　　دیتے ہین اوسے بہت دعا سب

اور اوسکا ثواب اے برادر　　لکھتے ہین طلا سے سیم اوپر
اور اوسکے درود کو وہ اے یار　　پہونچاتے ہین در جناب سالار

جیسا کہ ترا غلام باقر　　خدمت مین ترے ہے گرچہ قاصر
کرتا ہے بصد خجالت اے شاہ　　صلوات و سلام عرض درگاہ

اور لکھتے نہین ملایک ایجان　　سہ روز درود خوان کے عصیان
اور کرنے نہ دیوے اوسکو غیبت　　اور باز رکھے وہ اوس سون غیبت

اور پاوے وہ نیچے عرش کے جا　　ہووے بھاری عمل کا اوسکے پلا
نا پیاسے پاوے وہان وہ کلفت　　بہت اوسکو زنان ملین بہ جنت

اور شہ پہ درود اے برادر　　شامل ہے خدا کے ذکر اوپر
اور درج ہین اسمین شکر و عرفان　　اور عجز پہ اعتراف ہے جان

یعنی ہین عاجز اس سے ہین سب　　تو آپ ادا کر اوسکو یا رب
کر شان کہتین تو اوسکے بالا　　کر جاہ کہتین تو اوسکے اعلا

اور نام درود خوان کا اے یار　　کرتے ہین بیان بہ نزد سالار
تک دیکھہ مصلیان کی تو شان　　کہ نام اونھونکا پہونچتا وہان

اور رد سلام از پیمبر　　ان سب درجات سے ہے بہتر
یعنے جو کرے سلام شہ پر　　دیتا ہے جواب اوسکو سرور

ہے دولت سرمدی کہ حضرت　　مانگے ترے واسطے سلامت
برکات درود حد سے ہین بہا　　لیکن مین لکھا ہون تھوڑے اسکے

در بیان اوقات و اماکن و حالات سلام و صلوات بر آن سید عالم علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات

لکھتا ہون درود کے اب اوقات　　اور اوسکے اماکن اور حالات
ہے بعد وضو درود سنت　　اور غسل کے بعد بھولیو مت

اور بعد تیمم و تحیات　　یعنی جو ہے اول اے نکوذات
ورنہ جو ہے آخری تشہد　　ہے اوسمین درود فرض لابد

اور گر پڑہے کوئی نماز اندر — آیت جو ہوا وسمین ذکر سرور
اور بعد اقامت واذان کے — اور بعد نماز اول دعا سے
اور جمعہ کے روز اور جمعرات — اور وقت دخول مسجد اسد ہا
اور اول خطبہ بیچ کے ہین — جون خطبہ جمعہ اور عیدین
ہے شافعی اور حنبلی پاس — فرض او نہین درود کرنہ وسواس
جو ہین بہ نماز عید تکبیر — ہے وہ کے میانے سنت آئین
ہے احمد وشافعی کنے فرض — مسنون ہے اور ون پاس سن غرض
اور حج سنے بعد قول لبیک — اور مروہ صفا اوپر بہی اینک
عرفات کے موقف اندر ایجان — اور ملتزم اندر اے سخندان
اور راہ مدینے بیچ بسیار — اور جب نظر آوین اوسکے آثار
اور خطبہ بیاہ مین ہے سنت — اور نزد کتابت وصیت
اور عزم کرے سفر اور جب — اور ہووے سوار جب بمرکب
اور فقر مین اور جب وسکا ہو ور — پڑہ شہ پو درود اے برادر
اور حمد کے بعد در رقایم — صلوۃ نبی اوپر ہے لازم
ڈبنے مین اور اوسکے ابتدا مین — اور اول وآخر دعا مین
اور چھینک کیوقت اے برادر — اور وقت تعجب اے مفخر
اور جب سنے کوئی گدہے کا آواز — تو ذکر درود سے ہو دمساز
شیطان کے دفع خاطر ایجان — ہے ذکر درود مستحب جان
کوئی کار ضروری آوے جب پیش — پڑھنا صلوات اے صفا کیش
اور جب کرے کوئی کسی پو بہتان — اور جب ملین دوستان اخوان
اور جب کرے کوئی کام پر عزم — ہے اوسکے اول صلوۃ بالجزم

تب قاری وسامع اے حق آگاہ — البتہ پڑہین درود بر شاہ
اور بعد فراغت از تہجد — اور بعد قنوت کے ہے لابد
اور شنبہ کے روز اور بہ اتوار — اور پیر کی رات اے نیکوکار
اور خطبہ التماس یاران — اور خطبہ دوگران یاران
دسرونکے ہے پاس سنت آیا — اسبات مین کچھ نہین ہے تکرار
اور ہے بہ نماز میت اے یار — مشروع بلا خلاف وتکرار
اور دفن کیوقت اے برادر — سنت ہے درود بر پیمبر
اور جب کرے استیلام اے یار — اور وقت طواف اے نیکوکار
اور طوف وداع بعد از اے یار — اور نزد مزار شاہ ابرار
اور ذبح مین بعد ذکر اللہ — اور بیچ کیوقت اے حق آگاہ
اور اول روز اور بآخر — اور سونیکے وقت اے مفاخر
اور جب کرے قصد کوئی بازار — اور آوے جب آپنے گہر اے یار
اور حاجت اگر ہو تجھکو درپیش — پڑہ اسپو صلوۃ اے صفا کیش
اور وقت وبا و محنت وغم — سنت ہے درود اے مکرم
اور کان مین جب ترک ہو پیدا — اور پاؤن مین جہم جہم جب آیا
اور جب کوئی چیز گیا ہو بہولا — یا خوف ہے اوسکے بہولنے کا
کیا واسطے دیکھکر وہ شیطان — کرتا ہے پکار اے سخندان
اور بعد گنہ کے اے برادر — تا محو ہووہ گناہ یکسر
مجلس سے اوٹھین جب آبرادر — کھانیکی وہ ہووے یا ہو دیگر
اور جب کرے ختم مصحف رب — اور حفظ کا شوق اوسکے ہو جب
اور جب سنے نام پاک سرور — لازم ہے درود اوسکے اوپر

اور جب کرے درس علم اے یار
اور وعظ کیوقت اے نکوکار
اور جب لکھیں اوسکا نام انور
اور جب لکھیں فتوی اے برادر
اور اونکے سوا سب اوقات
بیشک ہے درود خیر طاعات
جتنی تو کریگا یہ عبادت
اوتنی تجھے ہوویگی سعادت
بولا جب اوبی کہ اپنے اوقات
سب صرف کروگا مین بصلوات
جانِ دو جہان نورِ عالم
اسطرح کہا اوسے کہ او سدم
دلخواہ تیرے ہوونگے سب کام
مغفور ہوونگے تیرے آثام
بولے ہین سب اہل علم و اسرار
اخلاص ہے ہر عمل کو درکار
لیکن یہ درود با فضیلت
مقبول ہے بے خلوص نیت
لیکن بخلوص نیت اے یار
اور با ادب و طہارت اے یار
با جوشش عشق و شوق دل سات
سرور پہ پڑھیگا گر تو صلوات
برکات ہین اونکے بے نہایت
فیضونکو نہین ہے اوسکے غایت
نا ہوسکے تجھہ ستی اگر یون
پڑہ اوسکے تئین تجھے پھبے جون
چلتے ہوئے اور کھڑے ہوئے بھی
بیٹھے ہوے اور پڑے ہوئے بھی
ہر حال مین پڑہ درود اوسکا
پن کچھہ بھی تو کر شہود اوسکا

دربیان کیفیت صیغہائے صلوٰۃ مبارک کہ نہایت نہ دارد

اور سن جو درود ہین زسرور
ہین سب صلوٰۃ سے وہ بہتر
بعد اوسکے جو ہین ز آل و اصحاب
کل صیغون ستی ہے خوب دریاب
بعد اوسکے جو ہونگے تابعین سے
اور مجتہدین و عارفین سے
ان سب کہ ہین وہ پر فضائل
کچھہ کچھہ ہین یہ نسخہ دلائل
اکثر علما و اہل عرفان
تصنیف کئے بہت درودان
وا اپنے وِرد اد کا دئے ہین
وجد اپنا وہان عیان کئے ہین
اوراق و معارف و اسرار
درج اسمین کئے ہین بہت آیار
خاصہ کبریت اعظم اے دوست
بولا جسے غوث عالم اے دوست
شان اوسکی ہے اولیا سے جون
صلوات مین یہ درود ہے جون
یہ عاصیٔ خستہ حال نادان
بولا ہے ہوس سے کئی درودان
خاص ایک درود فرخ انجام
تنویر بصیرت و بصر نام
آب سیر اوس منے ہے سارا
احزاب ہین اوسکے جملہ بارا
تا اوسکو پڑہا ہین ہمیشہ اخیار
خاصہ بربیع الاول اے یار

دربیان آنکہ ہر روز و شب چہ مقدار درود باید خواند

اے بھائی تو بحضور دل سات
ہر روز تو پڑہ ہزار صلوات
یا پانصد و سہ صد اے کرم
لیکن کبھی سوستی نہ کر کم
ہر وقت تو اوسکو شوق سے پڑہ
اور سونیکے وقت بھی اسے پڑہ
اور جمعہ کے روز اور جمعرات
ہر روز سے پڑہ زیادہ صلوات
اور یہ عدد قلیل مقدار
ضعفا کیلئے ہین بوجھہ اے یار
ورنہ جو حبیب پر فدا ہین
اور شوق مین اوسکے وہ سدا ہین
ورد اونکا یہی درود ہے رے
نت اونکو یہی شہود ہے رے
دن رین اونھونکو ہے یہی کام
بن اوسکے نہین ہے اونکو آرام

ہین بہت دور کے فضایل　　اور بہت سے ہین کہا ہون یکتل
دریا سے لیا ہون ایک قطرہ　　بستان سے لیا ہون ایک ثمرہ

باقی ہین بہت مباحث اوسکے　　ظاہر ہین ترے پہ باعث اوسکے
لیکن جیسے شوق کا اس ہے　　بیشبہہ یہ مجمل اوسکو بس ہے

لکھتا ہون اب اس سے مختصر تر　　آداب زیارت پیمبر

فصل سویم دربیان فضایل وآداب زیارت سید موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کہ افضل قربات واکمل عبادات است

بیٹھا ہے تو کیا چل اے برادر　　طیبہ کی طرف قدم کر از سر
ہرگز تو نہ کر درنگ یک تل　　چڑھ کشتی اشک بیچ ایدل

گر پاؤن کے چلنے مین السں ہے　　تو آہ کا تیرے باؤ بس ہے
مژگان سے کر اپنے اوسکا سکان　　اور پردہ چشم بادبان جان

یا مشت غبار اپنا لگ بھگ　　نالے سے اوپر لیجا وہان لگ
یا رنگ پریدہ سے ہو دمساز　　کر اوسکے ہوا مین جلد پرواز

یا ہاتھ مین صبح کا لے دامن　　اور آہ مدینے بیچ پر زن
سرور کی زیارت اے مجدّد　　بے ریب ہے سنت مؤکد

ورنہ شرب عاشقان حیران　　ہے فرض زیارت اوسکی ایجان
کیا خوب کہا ہے اے گرامی　　جامی کہ تھا عارفین نامی

ہوتا اگر اوسکا روضہ پاک　　مانند مسیح کے بر افلاک
واجب ہوتا سبھون پہ اے یار　　کہ صرف کرین سب اپنے اعمار

دن رات تلاش نردبان مین　　تا جاوین چڑھ اوسپہ آسمان مین
مرقد سے زمین ہے اوسکی پرنور　　تب بھی ہوتین آہ اوس سے مہجور

کیون سر سے قدم نہین کیا ہین　　روتے طرف اوسکے نہین گیا ہین
بیشک مجھے گھیر لی ہے حرمان　　گر بیٹھو نہین دو اوس تک آن

کب ہووےگا یارب یہ کہ خوش ہات　　سب شغل جہان سے اپنے دہو ہات
اپنے کو کرون مین از تعشق　　اوس روضہ پاک پر تصدق

آداب زیارت اوسکے ہین بہوت　　و لکھے ہین سرور چشم کے جوت
شیخ ابن حجر سے اے گرامی　　ہین اس مین دو کتاب نامی

گر ترجمہ بولون اونکا اے یار　　ہوونگے کئی ہزار اشعار
اس نسخے بقدر جو مختصر ہے　　کہتا ہون جو کچھ ضرورتر ہے

ہے فضل مین اوسکے شہ سے اخبار　　اور آل و اصحاب سے ہین بسیار
بولا جو کرے مری زیارت　　واجب ہے اوسے مری شفاعت

بولا ہے کبھی جو کرے زیارت　　دیونگا مین اوس لئے شہادت
اور جو کرے آ مری زیارت　　مجھ موت پیچھے وہ باسعادت

گویا بہ حیات مجھکو دیکھا　　اور دوسری حدیث مین یون آیا
جو قصد کریگا میرا دل سون　　دو حج کا ملیگا اجر اوسکون

بھی بولا جو حج سے بافراغت　　میری نہ کریگا وہ زیارت
تحقیق کیا جفا وہ مجھ پہ　　بھی یون ہے خبر مین اے برادر

ہو قبر شریف پاس جاوے　　ہمسایگی وہ نبی کی پاوے
جب ہووے تو قاصد زیارت　　آداب سفر ہین سب ضرورت

پس کس تو اے طالب سعادت
اور راہ مین اے نبی کے مشتاق
اور پڑہ تو بہت سلام و صلوات
ہووے جب حرم مدینہ اقرب
اور چڑہ جبل مفرح اوپر
اور پہونچے بذو الحلیفہ جب تون
مانند پتنگ ہو تو بیتاب
ہو شوق حبیب حق سے گریان
با شوق تمام و ذوق دلسات
آویگا تو جب درون مسجد
عظمت وہ مکانکی دلمین لا تون
پس جانب روضۂ منور
اور منہہ طرف اوسکے قبر کے کر
پوچھا ز امام مالک او آ
فرمایا اوسے کہ کس لئے تون
کر اپنا تو منہہ بسوئے حضرت
پس سینہ ہے طرف تو ہٹکو پستر
اور بعد زیارت شہنشاہ
عثمانؓ کی کر تو بھی زیارت
وارد ہے خبر مین اے برادر
اور شوق سے تو احد منے جا

اوس شاہ کی نیت زیارت
بھر دلمین تو اپنے اوسکے اشواق
باذوق و حضور شوق و نزات
ہو جلد پیادہ اے مؤدب
اوس شاہ کے شہر پر نظر کر
پڑہ جلد دوگانہ وہان ادب سون
بھول اپنا صبر اور خور و خواب
ہو عشق مین اوسکے محو و حیران
پڑہ تو یہ دعائے فیض آیات
صدقہ دے اول تو از سر جد
پڑہ شوق و ادب سے یہ دعا تون
جلدی سے تو جا ز دیدہ سر
جو مانگنا مانگ اے برادر
در وقت دعا مین اے معلا
منہہ پھیرتا اپنا اسطرف سون
مانگ اوسکے جناب سے شفاعت
صدیقؓ اوپر سلام ادا کر
جلدی سے تو لے بقیع کی راہ
عباسؓ سے لے تو بھی سعادت
اس مشہد پاک سے بہ محشر
حمزہؓ کے مزار سے شرف پا

اوس نیت با صفا کے بعد از
رہ با ادب و خشوع ہر دم
اور راہ مین جو شاہ کے ہین آثار
کر بہت نیاز اور حضوری
تا مسجد خاص روضہ انور
اور جب نظر آویگا مدینہ
جون ابر بہار جوش کر تو
آویگا تو جب حرم کے اندر
اور باب بلد مین جب ہو داخل
اور وقت دخول مسجد اے یار
اور نیت اعتکاف کر تب
رکھ سینے پہ ہاتھ شوق دلسون
بغداد کا جب خلیفہ اے یار
قبلہ کیطرف کرین رخ اپنا
بیشک وہ تیرا بھی تیرے جد کا
گر شہ کو کوئی سلام بولا
بعد اوسکے سلام کر عمرؓ پر
پس کر تو بتولؓ کی زیارت
ازواج نبیؐ کا ہو تو زایر
ہفتاد ہزار اوٹھینگے ایسے
اور سب شہدا کی کر زیارت

کر نیت مسجد اے معزز
ہو ذکر سے اوسکے شاد و خرم
کر اونکی زیارت اے نکوکار
اور جوشش شوق کر تو پوری
آنکھونکو کرے ترے منور
دے چھوڑ قرار اور سکینہ
اور رعد طرح خروش کر تو
تو غسل کر اول اے برادر
پڑہ تو یہ دعا بجوشش دل
کر قصد مزار شاہ ابرار
اور پڑہ تو دوگانہ اے مؤدب
سرور پہ سلام کر ادا تون
آیا بطواف شاہ ابرار
یا جانب روضۂ مصفا
نزدیک خدا وسیلہ ہیگا
پہونچا تو اوسے بعرض والا
جسطرح کتب مین ہے مقرر
اور آل رسولؐ کی زیارت
اور جتنے پڑے ہین وہان مقابر
رخسار ہین جنکے بدر ویسے
بوجھ اوسکو تو وہ جہانکی دولت

در بیان آداب مدینہ باسکینہ زاد اللہ تعالے تعظیما و تشریفا

اب سن تو بجوش شوق سینہ / آداب اقامت مدینہ
اول ہے یہی کہ کر تو ہر دم / رہنے پو وہان کے عزم محکم

بے شبہ اقامت اوسکی ایجان / ہے دولت سرمدی یقین جان
اور مسجد خاص کی حضوری / لازم تو کر آپنے پو پوری

انواع عبادت اور اذکار / لا اوسمین بجا ادب سے اے یار
اور جب ملک اوسمین لیوے جا تو / روضے ستی مت نظر اوٹھا تو

اور ہینگے اگرچہ بڑے بھاگ / یک شب بھی تو اے رفیق وہان جاگ
دل اور زبان کو با سب اعضا / کر وہان جتن از خلاف اولا

یہ بارگہہ حضور ہے رے / از سہو قصور دور ہے رے
اور مسجد خاص مین مصلا / پچھوا کے نہ کر نماز اصلا

اور جب کھلے باب مسجد اے یار / مت دوڑ عوام سا تو زنہار
بل چل ادب و وقار کے سات / تا پاوے تو اوسکا فیض خوش ہات

اور جوشش شوق دل سے ایجان / البتہ کر اوسمین ختم قرآن
اور پڑھ وہان کوئی کتاب کامل / در ذکر شمایل و فضایل

جیحانی کھجور اوسمین کھا مت / یہ بات ہے جاہلانکی عادت
اور شہر منے ہین جتنے سکان / تعظیم ہے لازم اونکی ایجان

خاصہ جو مجاوران ہین یکسر / و مسجد و روضۂ مطہر
لازم ہے بہت محبت اون سات / تکریم کر اون کی اور مراعات

تا شاہ رسل ہو تجھ سے خوشنود / اور ہووے تجھے دو جگ مین بہبود

در بیان اختتام این رسالۂ با برکت و دریوزہ نظر عنایت از حضرت ختمیت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ الصلوۃ والتحیۃ

صد شکر کہ یہ کتاب ایمن / اب ختم ہوئی بوجہ احسن
جو اوسمین ہے ذکر شاہ اخیار / ہے ترجمہ حدیث و آثار

یہ نسخہ جو ہے مرأت حب کا / ہے لب لباب کئی کتب کا
بارا سو اوپر تھے چھ برس جب / یہ نسخۂ خوش ہوا مرتب

ابیات سب اوسکے اے دل آرا / بے ریب ہین آٹھ سو اٹھارا
آسان کیا ہون اس بیانکو / تا ہووے سمجھ سب ایمیان کو

پڑھنے مین ہے راہ جنکو اے یار / نت اوسکو کرین جو اوسکا گلہار
اور پڑھنے مین جنکو نین مہارت / لازم ہے سنین وہ از محبت

یہ ختم رسل کا ذکر ہے رے / اس سید کل کا ذکر ہے رے
اے آئینہ دار نور وحدت / اے صبح بہار واحدیت

اے لطف ترا دو جگ کا آدہار / اے تیرے کرم کا جلوہ ہر ٹہار
جو ملک و ملک منے ہین سارے / ہاتھ اپنا ترے طرف پسارے

ہے علم و عمل سے جنکو افلاس / کونین مین اونکو ہے تیری آس
تخصیص تباہ کار مجھ سا / بن تیرے نہین کچھ اوسکو آسا

نا مجھ کو ترا حسب نسب ہے / نا قول نہ فعل نا ادب ہے
ساتھ اوسکے نہین مجھے وسایل / کس منہ سے مین تجھ پہ ہوون سایل

کیا مجھ سے کو قدر ہے تیرے پاس ‖ کر عرض کیا ہے تجھ کو ہو پاس
پکڑا ہون مین تیرا آستانہ ‖ بن تیرے نہین مجھے ٹھکانا
برباد مرا ہوا ہے سکھ چین ‖ آرام نہین ہے مجھکو دن رین
غرقاب الم مین دب گیا ہون ‖ تجھ لطف کا آسرا لیا ہون
تو اپنی عطا و مرحمت سے ‖ کر مجھکو نہال عافیت سے
گھیرے ہے مجھے گناہ میری ‖ کب ہوویگی یک نگاہ تیری
احوال مرا تو جانتا ہے ‖ تو قصد مرا پچھانتا ہے
منہ اپنے کرم کا مجھ سے مت موڑ ‖ اس رد و بلا مین مجھکو مت چھوڑ
کر اوسمین مری مدام اقامت ‖ اور وہانسے مجھے کہین لجا مت
دو جگ مین اپنا مجھکو کر تو ‖ مت مجھکو لجا ادہر ادہر تو

باایں ہمہ ہجوم اضطراری ‖ کرتا ہونمین تیرے پاس زاری
استقام و الم مین چور ہونمین ‖ کیا واسطے تجھسے دور ہونمین
ازبسکہ ہوا ہون غم سے ہمدم ‖ نت ورد مرا ہے قول مریم
تو ہاتھ مرا پکڑ با پکار ‖ اس ورطہ غم سے لا مجھے بہار
ہر ایک سے ہوا ہونمین اوداسی ‖ ایسے کے تئین نہ کر نراسی
ڈرتا ہون مین اے حبیب میرے ‖ کیون سوتے ہین یہان نصیب میرے
گر جلوہ کریگا مہر تیرا ‖ جاویگا یہ سب مرا اندھیرا
دکھلا شفقت کا ایک جذبہ ‖ تو کھینچ مجھے بسوے طیبہ
جینا مرا مرنا بھی وہان کر ‖ اور وہانسے اوٹھا مجھے بہ بخشش
نت ہووے خدا سے در بر اوقات ‖ روضے پو تیرے سلام و صلوات

تمت

تحفۃ النسا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے حمد و ثنا اوسے سزاوار ‖ بخشش کو نہین ہے جسکے کچھ پار
ناپیار کو اوسکے کچھ ہے غایت ‖ ناقہر کو اوسکے ہے نہایت
ہے فیض جگت پو عام اوسکا ‖ ہے عقل سے بہار کام اوسکا

لطف و کرم اوسکا بے غرض ہے ‖ دیتا جو کچھ سو بے عوض ہے
چاہے جسے اوسکو قرب دیوے ‖ عورت اچھے یا کہ مرد ہووے
کیون عقل سے کوئی پاوے اوسکو ‖ کیون فکر سے کوئی سمجھے اوسکو

ہے حمد خدا کا بے عدد جب ‖ تک نعت نبی کا کچھ کہون اب

در نعت سید عالم و سند بنی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

ترلوک کے سرور اونکا سردار
جس نور کے واسطے سے پائی
کیا کر سکے کوئی نعت اوسکا

جس نور کا ہے سگل پوپنسارا
ہستی سے عدم نے آشنائی
قرآن ہے تمامی نعت جسکا

دو جگ کے دو جگ کا نور تابان
سب خلق کا تن کا جیو احمدؐ
حق سے اچھو اوس اوپر درودان

ملک ازل و ابد کا سلطان
عالم کے دل انکا پیو احمدؐ
اور اوسکے جتنے ہین آل و یاران

در منقبت حضرت محبوبیت مرتبت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

بہتر ہے کہ اب زبانکو کھولون
مست جان ہے سر سری ولی او
ہے وہرت و سر کہین ناٹون اوسکا

کچھ غوث جہانکا وصف بولون
تحقیق ہے دوسرا علی او
ہے سر پو ولیانکے پاون اوسکا

دلبند نبی کا حق کا محبوب
سب خلق کا دستگیر ہے او
ہر ملک مین طالبان ہین اوسکے

طالب ہین سب اولیا وہ مطلوب
پیران جہانکا پیر ہے او
ہر شہر مین نائبان ہین اوسکے

در مدح شیخی و قدوتی حضرت ابوالحسن قادری قرنی قدس سرہ

اوس ملک منے تھا پیر میرا
اس دور کا ہو جنید آیا

ہر کام مین دستگیر میرا
الحاد کے حرف کو مٹایا
کر صدق سے دلکے اپنے عاتو

تھا نام شریف ابوالحسن جب
وصف اوسکا ہے بشیار باقر
درگاہ مین حق کے ہاتھ اوٹھا تو

تھا خلق حسین اور حسن جب
یہان مدح کو اوسکے کر کو آخر

در مناجات بحضرت مجیب الدعوات جل شانہ وعم احسانہ

اے وصف تیرا رحیم مطلق
دیتا ہے تو ہر اس کی آس
ہون گرچہ گنہ مین سخت بدنام
ہر چند کہ ہین مجھ مین سب کھوٹ
سینہ ہے میرا اداس کی رات
بے نام و نشان ہے دلکی فرحت
آنسو کو آنکھیانکے کچھ اثر نین
ہے وحشت و غم سے کام نت دن
یارب بہ تصدق محمدؐ

رحمت ہے تیری دو جگ پو مطلق
رہتا ہے تو ہر شکستہ دل پاس
نین مجھ سے ہوا کبھی بھلا کام
کان جاؤن ہین اپنا انگے چھوٹ
کر اسکو تیم کے رات کی دہات
دیتا نہین کیوں بدن کا صحت
نالہ آہ کا بھی اثر دسے کین
کب بسط ہویگا اے مہیمن
و بحرمت انبیاء امجد

رحمت ہے تیری شمار سے بھار
ہر شخص کو ہے ادھار تیرا
جو کچھ ہے سو میرے مین فعل اور قول
گر پیار نہ ہو بلان ہو تیرا
نا کسے کے تمن ہے دل میرا تنگ
ہے قبض کو دلکے روز و شب جوش
دیتا نہین کچھ اثر دعا مین
تو مجھ سے اب اے رحیم رحمان
و بحرمت اہل بیت و اصحاب

ہر شے کے اوپر تیرا ہے اپکار
ہر کس کے اوپر ہے پیار تیرا
لایق ہین کہ بولین اپنا احوال
بیکس ہون ہے دستگیر میرا
کر لطف سے اپنے باغ کے رنگ
حیرت منے دن ہین ہون مدہوش
آرام نہین کبھی چپا ہین سین
کر جلدی یہ میری مشکل آسان
و بحرمت غوث جملہ احباب

کر مجھ سے یہ سب کدورتان دور ‌ ‌ کر دلکو مرے تو رسے بھرپور
مت غیر کا کر مجھے تو محتاج ‌ ‌ پروا نہ کرون کسی کا تجھ باج

مجھ دلپو ہے درد و غم گھنیرا ‌ ‌ ظاہر ہے ترے پو حال میرا
ہر غم ستی کر کے مجھ کو آزاد ‌ ‌ کر لطف سے اپنے دل مرا شاد

دیما نکے اوپر مرا کر انجام ‌ ‌ یہ ورد مرا ہے صبح اور شام
یک بیت پو گنجوی کے یا رب ‌ ‌ کرتا ہون تمام یہ دعا اب

از خرمن خویش دہ زکوۃ اتم ‌ ‌ منویس براین و آن براتم
گنجینہ سے تیرے دے تو خیرات ‌ ‌ چھٹی پہ لکھ اسپو میری برات

در بیان سبب تصنیف رسالہ بابرکات گوید

اسے کیا نکے آسمانکے چندر ‌ ‌ سن ہوش کے اپنے کان دھر کر
ہے احمد مصطفےٰ جب اکمل ‌ ‌ امت بھی ہے اوسکی سب سے افضل

نین اسکے سرکی کوئی امت ‌ ‌ اسبات مین کچھ گمان تو کرت
مردان ہین سب اس گروہ کے یکسر ‌ ‌ مردا ہین سب امتانکے بہتر

امت مین نبی کی جو ہین عورات ‌ ‌ افضل ہین سب عورتانسے سن بات
لکھتا ہون ہین اس کتاب اندر ‌ ‌ احوال نسا کا اے برادر

اوس شاہ کے دختر انکا احوال ‌ ‌ اس شاہ کے عورتانکا احوال
امت مین جو عورتان تھین کامل ‌ ‌ تھا قرب خدا کا اونکو حاصل

آغاز کیا ہون فاطمہ سون ‌ ‌ کیا واسطے وہ ہے سب کی خاتون
عالم مین جو عورتان تھین اکمل ‌ ‌ اون سب ستی فاطمہ ہے افضل

یہ قول صحیح ہے اے برادر ‌ ‌ اس مت پو ہین اہل علم اکثر
یہ نسخہ کیا ہون بہت آسان ‌ ‌ تا اوسکو سب اُمیان کرین گیان

یہ نسخہ کہ ہے عجیب و نادر ‌ ‌ مخصوص ہے عورتانکے خاطر
عورات کے واسطے بنیا ہے ‌ ‌ نام اسکا بھی تحفۃ النسا ہے

لازم ہے سب عورتانکے اوپر ‌ ‌ پڑھنا اسے شوق دلسے اکثر
احوال سے اونکے دلکو رنگنا ‌ ‌ توفیق عمل کی حق سے منگنا

نیکا نکا ہے ذکر نور در نور ‌ ‌ سینے کو کر اونکے ذکر سے پور
ہوئے ذکر سے اونکے دلکو صفوت ‌ ‌ ہوتے ذکر سے اونکے حق کی قربت

ذکر انسے اونھونکے بھاگ جاگے ‌ ‌ ذکر ان سے اونھونکے دیو بھاگے
ذکر انسے اونھونکے جیو ہوشاد ‌ ‌ ذکر انسے اونھونکے ہوے دل آباد

انکھیانکو ہے اونکے ذکر سے جوت ‌ ‌ ہین فائدے اونکے ذکر کے بہوت
کرتا ہون شروع اونکا ذکر اب ‌ ‌ سن شوق سے اسکو ہے جتا سب

در بیان بنات طاہرات سید موجودات صلے اللہ علیہ وعلیہم وسلم

تھے سرور دین کے دختران چار ‌ ‌ اون میں سچ شرف کے اختران چار
زہرا ہے بتول و ام کلثوم ‌ ‌ افضل ہین سبھو نسے کر تو معلوم

لیکن ہے ہا بتول سب مین اکمل ‌ ‌ حق اوسکو کیا ہے سب سے افضل
ہے فاطمہ سب سے عمر مین کم ‌ ‌ لیکن ہے شرف مین سب سے اعظم

در بیان مناقب سیدۃ النسا حضرت فاطمہ زہرا علی ابیہا وعلیہا الصلوۃ والسلام

مالک دو جہانکی شاہزادی ‌ ‌ آکاش پتال کی خوزادی
امت کے تمام نیک نامان ‌ ‌ ہین جسکے جہیز کے غلامان

جنت کی جتی ہین بی بیان سب ۔ ہین جسکے جہیز کی باندیان سب
ہے مہر مین جسکے اے برادر ۔ امت کے گنہ کا عفو یکسر
ہے دوستی جسکی عین ایمان ۔ ہے بغض مین جسکے کفر و خسران
ہین جسکے جناب کے محبان ۔ جنت کے مقام کے مقیمان
کرتا ہے پناہ جسکا اے یار ۔ امت کو عذاب و رنج سے بچار
باقی کو ہے ذکر جسکا آسا ۔ ہے جس ستی اوسکو نت بھروسا
ہے جسکی محبت اے نکوزاد ۔ محشر کے دن اس غریب کا زاد
خاتون دو جگ بتول زہرا ۔ دلبند حبیب حق تعالے
احوال مین اوسکے ایک سالا ۔ بولونگا بفضل حق تعالے
ہے فاطمہ نام اوسکا روشن ۔ کرتا ہے دلانکو مثل گلشن
امت کو بچاتے او جبا از نار ۔ یہ نام ہوا اوسے سزاوار
بھی زاکیہ سیدہ و راخبار ۔ القاب ہین یون سب اوسکے بے پار
تھا اوسکے اوپر نبی کا لئی پیار ۔ چہتا تھا اوسے سبھو لنے لبیا
محشر مین کھڑے ہین جا تلک سب ۔ اون سب کو کریگا حکم یون رب
سارے رسل اور انبیا سب ۔ سارے ملک اور اولیا سب
کہتا تھا وہ دو جہان کا مولا ۔ ٹکڑا ہے مرے جگر کا زہرا
زہرا کی فضیلت و شرف مین ۔ بھی ہے یہ حدیث مصطفے سین
دوسری ہے خبر بھی مصطفے سون ۔ ہے فاطمہ سب زنا کی خاتون
ہاتھ اوسکے پکڑ جبین کے اوپر ۔ بوسہ دے بٹھاتا اوسکو سرور
آتا تھا اگر سفر سے وہ چل ۔ جاتا اتھا اوسکے گھر کو اول
بولی کہ تھا فاطمہ کے اوپر ۔ اوس شاہ کا پیار سب سون اکثر

ہے حشر مین جسکے مہر کے ہات ۔ احمد کا لوا سے محمد خوش ذات
قرآن مین ہے جسکا حق ثنا خوان ۔ ہین ثابت مین جسکے سو حدیثان
کل ظاہر دین و باطن اے سو ۔ اولاد سی ہے جسکے معمور
بیواسطہ جسکے اولیا کون ۔ ہوتی ہی نہین معرفت خدا سون
ہے جس سے امان عاصیان کو ۔ ہے جس سے پناہ بیکسان کو
ایمان ہے جسکا نام اوسکو ۔ ہے ورد بصبح و شام اوسکو
غیرت ستی جسکے نین ہے یارا ۔ لینے اوسے نام آشکارا
اوصاف ہین اوسکے حد سے برتر ۔ لکھتا ہون کچھ اس کتاب اندر
چالیس برس پہ پیک اتھی جب ۔ عمر شہ دین ہوئی ہے اوتب
معنا ہے یہ نام خوش کا ایجان ۔ دکھنی مین چھٹوانسوالی گریان
ہے راضیہ و مرضیہ زہرا ۔ بھی خیر النسا بتول والا
تھی صورت و سیرت و سخن مین ۔ مانند بہت رسول حق سین
آیا ہے خبر مین اے برادر ۔ گذرینگی جب اوصراط اوپر
مو چوا سے تمام لوگ انکھیان ۔ او سیدہ تا کرے گذر یہان
موچتینگے شتاب سب انکھیان کون ۔ گذرے ہے تلک و شریفہ پل سون
مین خوش ہون جس چیز سے وہ خوش ہے ۔ ناخوش ہون مین جس سے وہ ترش ہے
راضی ہے خدا خوشی سے اوسکے ۔ ناخوش ہے بھی ناخوشی سے اوسکے
آتی تھی نبی کے پاس جب او ۔ لاتا تھا اوسکو شہ آگے ہو
ہوتا تھا اگر نبی مسافر ۔ کرتا تھا وداع اوسکو آخر
پوچھا کوئی عائشہ کو یکبار ۔ تھا کسکے اوپر نبی کا لئی پیار
مردان منے کس اوپر اتھا لئی ۔ پوچھا تو علی ولی اوپر بھی

یکروز نبی خدا کے پیارے
او دیکھ نبی کی چشم بھر آئے
جنت سے صبا نکے روز تجھکون
پوچھا علی شاہ خلق کیتین
اور تو ہے عزیز تر مرے کن
آیا ہے حدیث بیچ کئی جا
مین وحی خدا کا منتظر ہون
بولا کہ ہے شرم بہت مجھ مین
پھر سب نے کہے تو شرم مت کر
اس بات کو سن بغیر وسواس
آیا ہون کہا اے شاہ دین مین
کہتا ہے انس کہ تب نبی کون
لحظہ پیچھے پھر ہوا اول سا
کہتا ہے کہ دیوے فاطمہ کون
عثمان و زبیر کو بھی جا کو
بولا کہ یک اسپ و تیغ و بکتر
بکتر جو ہے اے عزیز تجھ پاس
یک قبضہ درم بلال کے ہات
تب خطبہ پڑھیا انس بان سین
تس بعد کیا نثار سرور
تب اوسکی عمر کہی ہین سب نے

خاتون کے گھر طرف سدہارے
خاتونکو تب کرم سے فرمائے
جنت کی زنانکی ہے تو خاتون
او دوست بہت ہے تجھ کن یا تین
زہرا سے آمیرے سن کے موہن
اصحاب بڑے نبی کنے جا
جس نام سے آوے دیون اسکون
کیونکر مین کرون یہ بات سین
تو سب سے عزیز تر ہے شہ پر
کرار گیا رسول کے پاس
منگنے کو تیریان بتول کیتین
بیہوشی ہوئی جہان طرف سون
لے نام مرا امیر سے بولا
جلدی ستی بیاہ کر علی کون
سب جمع ہوئے نبی کنے تو
مجھ پاس ہے اے جگت کے سرور
لا بیچ کر اوسکے پیسے مجھ پاس
دیکر بولا کہ طیب لا سات
مولا کی ستایش و ثنا مین
مجلس مین کھجور یک طبق بھر
پندرہ کے اوپر تھے پانچ مہینے

تھا اوسکے اوپر لباس موٹا
اے فاطمہ آج صبر تو کر
کرتا تھا شہ ایکدن باحسان
فرمائے نبی کرا وہے مجھ کون
کہتا ہون مین اے عزیز سن اب
بی بی کی کئیے تھے خواستگاری
تب سب نے کہی علی کو تو جا
کئی لوگ منگے دیا نہ کسکون
فرزند ہے تو چچا کا اوسکے
شاہ دوجہان علی کو پوچھا
بولا اوسے شاہ تو خوش آیا
ہوتا تھا حال وحی سے جون
جبرئیل ابھی مرے پو آیا
شہ مجھکو کہا کہ اے انس جا
سرور نے کہا علی سے یہ بات
فرمائے نبی کہ تیغ و تازی
یک شخص لیا زرہ ولی سون
پس ام سلیم کے حوالے
پس اون دو گہر کا تب کیا عقد
بی بی کا جہیز اے مبارک
تھی عمر علی کی تب بھی سن پانچ

بالان سے شتر کے اے مصفا
دنیا کی مشقتان کسے اوپر
خاتون علی کے ساتھ باتان
محبوب ترا ہے علی تہرے سون
بی بی کے نکاح کا بیان سب
بولا نہین شہ مجھ اختیاری
سرور ستی کر پیام زہرا
راضی او ہوویگا کیون تہرے سون
الفت منے نین تھا جو جنکے
کس واسطے اے علی تو آیا
نا ہے کہا نا نہین ہے بولا
اوس شاہ کا بھی ہوا تھا تب یون
فرمان خدا کا مجھ پو لایا
بوبکر و عمر کے تئین بلا لا
کچھ چیز ہے اے علی تیرے سات
ہے تجھ کو ضرور تو ہے غازی
ہشتاد او پو چار سو درم کون
باقی کو کیا جہیز کے بدلے
خورشید و چندر کا تب کیا عقد
سب ملکے اتھا نہایت اندک
اکیس برس پو تھا پانچ

زہرا کا نکاح ہوا بہ رمضان
بولا اوسے اے مری سجانی
بی بی کے سینے پو اور سر پہ
پھر شاہ کہا بتول کو تب
پھر پونچ علیؑ کے سات کر کر
جیسا تو کیا ہے پاک مجھکون
فرمائے دونو کو شاہ دین تب
کر بخت اونھو کے خوب اوپر کر
داماد کو آپنے سلیمان
او رہت تھا اوسکی جائی نگاہ
داماد کو اوسکے گرا تھا تاج
اوسوقت لوا حسد میرا
یہ تاج بڑا ہے بول یا او
امت کے گناہ کا عفو میرا
او مہر بڑا ہے بول یا یو
سرور کے پیچھے مجھ پاس خاتون
پکڑی اتھی اپنے گھر کا کونا
اور دفن مجھے تو رات کو کر
سب وو پنچ گئے علیؑ مولا
اے سیدۂ نسا دو وران
رکھ مجھکو اول الیسا پان ٹیں

تھا مہر چہارسو درم جان
لا ایک کٹورا بھر کے پانی
پانی او چھنپک کہا اے داور
پیٹھ اپنی پھرا مری طرف اب
بولا کہ اے کردگار کبر
ہر خبث کیا ہے دور مجھ سون
بستر او پر اپنے جاؤ تم اب
اولاد اونھو نکے پاک اکثر
یک تاج دیا تھا کر کے احسان
کہتے ہین بنا یا تھا اوسمین کئی شئی
آخر کو ہوا وہ تاج تاراج
ہست مد سچ رکیگا مرو تیرا
او تاج کہان ہے اور کہان یو
رحمت ستے کیا ہے مہر تیرا
یہ مہر کہان ہے اور کہان او
مرگئی ہے پدر کے درد و غم سون
دن رین تھا کام اوسکا رونا
تا کسکی نظر پڑے نہ مجھ پہ
فرمائے تھے جون بتول زہرا
منگتا ہون تیرے سے چار چیزان
یا قوت و عافیت جہان مین

جب بیاہ بتول کا کیا شاہ
بی بی نے لے آئی شاہ وسن سین
دیتا ہون تیری پناہ مین اسکون
کاندھیان پو وہ آب ال فحتا
دونو ہے مرے سے مین ہون انسے
ویسا یہ دونو کو کر مطہر
اوسوقت کہا اے رب برحمت
یکروز بتولؑ شہ کنے جا
لے انت اتھا وہ تاج کا مول
شہ سن یہ بچن او کہو پر دکھ
جمع آوینگے جب بحکم داور
سارے ملک اور انبیا سب
گر مہر مین وہ بندہا یا ملکان
بخشیگا تیرے کرم سے اونکو
بی بی کا وفات اے برادر
تھی باپ کے درد و غم مین گریان
در وقت وفات کہی علیؑ سات
تا چشم نا محرمان کی یکسر
دفنائے بتول کو بقیع مین
صدقے ستی سب بچا یا تیرے
دوسرا تو نکر کسی کا محتاج

گھر بیچ بتول کے گیا شاہ
لے آب ستیا لعاب اوسمین
اور اوسکے بچان کو دیو بسون
پھر کر وہ دعا کیا ہے تکرار
راضی ہون بہت مین اونکے گن سے
کر انسے پلیدی دور یکسر
الفت دے دونو مین اوپر برکت
بولی مین سنی ہون آج بابا
ہر ذرا تھا یک خراج کا مول
بولا ہے مجھے تیرے سے نت سکھ
سب خلق جہان بروز محشر
سائے تلے اوسکے ہوو ینگے تب
تجھ بیاہ مین بھی کرم سے یزدان
آزاد کریگا غم سے اون کو
رمضا نکی تیسری ہے اشہر
تھی روز و شب اس الم سون نالان
تو غسل دے مجھکو آپنے ہات
تا کر نہ پڑے جنازہ اوپر
پایا ہون یہ بات کئی کتب سین
یو چار مراد دے تو میرے
اس سنج ستی مجھے چھوڑا آج

برداشت نہین ہی غم کا مجھ مین
ظاہر ہے مین کیا کہون تیرے سین
تیسرا ہین سنیون کیا ہے کرتا
تجھ مہر مین عفو ہر گنہگار

تو آپنے لطف اور کرم سین
مجھکو بھی شمار کر او بخشو نین
چوتھی ہے مراد دل کے اندر
آتی نہین ادب ستی زبان پر

دیکھ آپنے حال وقال بد کون
کرنے سے دعا کے اس خجل ہون
اسباب سے مجھکو گر ادب ہے
تجھ فضل و کرم سے نین عجب ہے

شاید کہ تیرا عموم احسان
برلاوے مراد این پریشان
تجھ قبر اوپر سلام و رضوان
نت حق کی طرف سے ہووے ہر آن

دربیان منقبت حضرت زینب علیٰ ابیہا علیہ الصلوٰۃ والسلام

او پھول نبی کے پھول بن کی
خاتون تمام تر بجھون کی
ہے نام شریف جسکا زینبؓ
ہوئے ذکر سے جسکے قربت رب

بیٹیان ہے نبی کے ہے بڑی او
ثابت ہے حدیث مین سخن یو
جب تیس برس تھی عمر سرور
پیدا ہوئی تب او نیک اختر

بیاہ اوسکا کیا تھا با ابوالعاص
تھا بہت بزرگ صاحب اخلاص
چہتا اتھا بہوت شاہ اوسکون
راضی اتھا اوسکے خصلتان سون

تھی ہندہ جو خواہر خدیجا
بوالعاص تھا بوجھ اوسکا بیٹا
ہجرت کیا جب مکے سے سرور
ساکن ہوا جا مدینے اندر

چند روز پیچھے مکے سے زینب
آئی ہے اپسکے باپ کن تب
بوالعاص ہا اتھا مکے مین
تھا شرک مین ملکے کافران سین

یکبار گیا تھا وہ مکے سون
سوداگری واسطے سفر کون
اموال مکے کے ساکنان کا
نزدیک ابوالعاص کے بہت تھا

سوداگری کو جب وہ سدھارا
یثرب کے نزدیک آکے اوترا
اصحاب سنے کہ قافلہ یک
اوتریا ہے مدینے پاس بیشک

غارت کرنے کتین چلے سب
زینب نے یہ سن نبی سے کہے تب
بوالعاص کو مین امان دی ہون
آپکے پناہ مین لئی ہون

اصحاب یہ سنکے چپ ہے سب
بوالعاص کو جاکے سب کہے تب
سلطان رسل بولا تو ایمان
ہو صدق سے دلکے اب مسلمان

تجھ پاس جو مال ہے کھینرا
لوکا نکا ہوئیگا ملک تیرا
بولا مین کرون کیون اپنے دین کون
آلودہ یو چرک اور نجس سون

تس بعد مکے کو کچھ نہ کر دیر
جاکر دیا مال اونھو نکا سب پھیر
اوسوقت کہا او پھر کے دنسون
لا مال دیا تمھارا تم کون

سب ملکے کہے ہین ہان پایا تون
پھر اونکو کہا کہتا ہون تم سون
شاہد اچھو اس سخن پو تم سب
مومن مین ہوا ہون دل ستی اب

پڑھ کر کلمہ بغیر وسواس
جلدی سے گیا رسول کے پاس
خوشوقت ہوا رسول اس سون
زینب کو دیا کرم سے اوسکون

زینب کو ہوئی تھی ایک دختر
اور ایک پسر کہے ہین اکثر
ناقے پو مکے کے فتح کے روز
پیچھے تھا نبی کے او دل افروز

نام اوسکا علی رکھا تھا سرور
نزدیک بلوغ کے گیا مر
دختر کا تھا نام امامہ یار
کرتا تھا نبی اوسے بہت پیار

یکروز نبی نماز مین تھا
کاندھے کے اوپر اوسے بٹھایا
جاتا تھا رکوع جب وہ سرور
رکھتا تھا اوسے زمین کے اوپر

جب سر کو زمین ستی اوٹھاتا	کاندھے کے اوپر اوسے بھی لاتا	کرار نے حکم فاطمہ سون	بعد اوسکے نکاح کیا تھا اوسکان
فرزند بھی اوس سے یک ہوا تھ	نام اوسکا علی رکھا محمد	زینب کا وفات جب ہوا ہے	ہجرت پیچھے آٹھ برس تھے کے
لنگی کو دیا تھا اپنی سرور	تا اوسکو کرین کفن کے اندر	سب کام اپیچھے پشہ کرایا	آپیچھے اوسے قبر مین سولایا
	رضوان وسلام رب اکبر	ہر دم اپچھو اوسکی قبر اوپر	

دربیان مناقب حضرت رقیہ علی ابیہا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام

برج شرف وکمال کی بھان	سب اہل شرف کی جان ایمان	سلطان پیمبران کی بیٹی	شاہنشہ دو جہان کی بیٹی
تھا نام شریف جسکا رقیہ	مولا ورسول کی رضیہ	زینب پیچھے تین سال کے او	پیدا ہوئی ہے کتاب مین یو
تھا حسن وجمال اوس کا بیحد	تھا فضل وکمال اوسکا بیحد	مکے مین کیا نبی کرم سون	عثمان کے ساتھ بیاہ اوسکون
عثمان کیا تھا ہجرت اسے یا	بی بی کو لے ساتھ اپنے دو با	فرمائے نبی کہ لوط مرسل	با اہل کیا ہے ہجرت اول
اوسکے پیچھے سب اول عثمان	با اہل کیا ہے ہجرت ایجان	دو بار گیا حبش کدن او	دیکھا ہون حدیث مین سخن یو
بی بی نے ہوئی تھی حاملہ وہان	آخر کون گریا حمل او ایجان	اس بعد ہوا ہے ایک لڑکا	سن اوسکا ہوا تھا دو برس کا
مرغ ایک انکھی مین ٹھونگ مارا	شہزادہ وہ زخم سے سدھارا	بی بی کا وفات تھا اے خوشحال	ہجرت سے نبی کے دوسرے سال
تب بدر مینے تھا شاہ عالم	آیا پیچھے اسپو بی ہوا غم	روتی تھی بہت بتول زہرا	اوس گور کنارے بیٹھ یکجا
شہ اپنے چدر کا لے کنارا	انجھو انکے تین اوسکے پونچھتا تھا	روتے تھے بھی عورتان دیگر	منع اونکو نہین کیا پیمبر
	تسلیم وتحیت اور رضوان	نت اسپو اپچھو خدا سے ہر آن	

دربیان مناقب حضرت ام کلثوم علی ابیہا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام

شاہ دو جہانکی قرۃ العین	کونین کے بادشاہ کی نین	شاہ ملک ورسل کی دختر	اوس سرور جزو کل کی دختر
جس نام ہے پاک ام کلثوم	ہے جسکا کمال جگ کو معلوم	ہجرت پیچھے تین سالکو شاہ	عثمان سے اوسکا کردیا بیاہ
بولا کہ کھڑا ہے جبرئیل یہان	کہتا ہے کیا ہے حکم یزدان	تا دیوے نکاح کرکے اوسکو	عثمان تھی کہ خوش ہو اوس سون
بی بی کا وفات اے برادر	ہجرت کے پیچھے ہے نو برس تک	حضرت نے نماز کو ادا کر	بیٹھا تھا اوسکے قبر اوپر
دکھ شہ کے اوپر ہوا تھا بھاری	انجھوان تھے انکھیان اوسکے جاری	فرمائے کہ جا ہی تیسری گر	ہوتی تو دیتا مین بیاہ اوسے

بی بی کو ہوئے کیتیک فرزند / اماں جئے وہ جیو کے دلبند
رضوان خدا سے ہو برحمت / پھر تو یہ ابھی ہوا اوسکی تربت

در مناقب امہات المومنین یعنی ازواج مطہرات حضرت سید المرسلین صلعم

ازواج نبی کے تھے اگیارا / عالم پہ بہت ہے آشکارا
اور سب کا اول ہوا تھا بیاہ / جز عائشہ سن یہ بات دلخواہ
اون سب سے خدیجہ اور زینب / کہتے اوتھے جیسے ام مفلساں سب
دونو یہ مرے نبی سے اول / اور سارے نبی پیچھے آ مکل

در ذکر مناقب ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جب سب ستی ہے خدیجہ افضل / کرتا ہوں میں ذکر اوسکا اول
تھا مال و جمال بہوت اوسکو / تھا فضل و کمال بہت اوسکو
اور اوسکا بڑا حسب نسب تھا / اور طاہرہ کر اوسے لقب تھا
اشراف قریش سارے اے یار / پیغام کئے تھے اوسکا کئی بار
راضی نہ ہوئی تھی وہ ولیکن / پیغام کری تھی رد اوسی چھن
دیکھی اتھی خواب بیچ یکروز / سورج کو گھر اپنے وہ دل افروز
اوترا ہے گھر اوسکے سو گھن سین / نور اوسکا گیا وہاں سے جگ مین
جاگی اونے جب یہ دیکھ سپنا / ورقہ سے کہی یہ خواب اپنا
بولا اونے ہے یہ خواب روشن / تعبیر سے اوسکے دل ہے گلشن
پیغمبر آخر الزمان سات / ہو ویگا ترا نکاح خوش بات
یکبار چچا کے اپنے ہمراہ / مال اوسکا لے شام گویا شاہ
بی بی نے دئے تھے ایک چاکر / شہ ساتھ تھا نام میسرہ کر
ظاہر ہوئے شہ سے اسے نکو ذات / اوس وقت سفر میں کئی کرامات
اور مال کیا بہت نفع سوں / پھر آئے رسول حق مکے کوں
بیٹھی تھی خدیجہؓ قصر اوپر / کیتیک زنان کو ساتھ لیکر
دیکھے دو فرشتے شہ کے سر پر / خوش پر سے کئے ہیں اپنے چھپر
لوگاں جو تھے سفر میں شہ سات / بولے اوسے جو دیکھے کرامات
میل اوسکو ہوا بہت نبی سین / شوق اوسکو ہوا بہت دروں سین
پوشیدہ کہی وہ ایک زن سوں / مرضی لے نبی کے دل کی جا توں
رغبت ہے نکاح پو اوسکی یا نہیں / ترغیب دی اور رسول کتیں
خوبیاں ہیں بہت نکاح میں شاہ ایسے / کرتا نہیں بول کیا سبب بیاہ
سرور کہا نہیں ہے مجھ سے کن / کیوں بیاہ کرو نہیں بولی آ زن
بولی وہ گر آوے کوئی عورت / تجھ خرچ کیتیں کرے کفایت
سرور نے کہا کہاں ہے وہ زن / بولی ہے خدیجہؓ لے سلکھن
فرمائیگا گر تو جا کے اوسکوں / راضی میں کرونگی جلد تجھ سوں
یوں بول اوٹھی وہاں سے سن او / بی بی ستی جا کہی بچن یو
خوش وقت ہوئی خدیجہؓ اوس سوں / جلد ہی سے بلائی اپنے عم کوں
لے ساتھ چچا کو اپنے سرور / بھی سبکو لگئے خدیجہؓ کے گھر
سرور کا نکاح پڑھے گیا تب / اونیس اشتر تھے مہر میں سب
بی بی نے لٹائے فرح سے مال / سرور بھی ہوا تھا بہت خوشحال
اولاد نبی کے جز ابراہیم / اوس بیچ ہوئے ہیں کر تو تفہیم
اوس وقت عمر تھی اوسکی چالیس / سرور کی تھی عمر پانچ اور بیس

بعثت سے نبی کے بعد وہ سال ۔ جنت کی طرف گئی وہ خوشحال
اس سال ہوا نبی کو بڑی غم ۔ نام اوسکا رکھا تھا سال ماتم
کرتے اتھے ظلم و جور کفار ۔ پاتا تھا دل اوسکا اونسے آزار
ہوتا تھا لقا سے اوسکے غم کم ۔ باتان ستی اوسکے وہ الم کم
بی بی کی فضیلتان ہین بعید ۔ کیون کس سکے کوئی اوسکیتین عد
یہ اوسکی شرف مین بس کہ زہرا ۔ ہوئی اوسکے شکم ستی ہویدا
آیا ہے حدیث مین کہ جبریلؑ ۔ یکروز کہا نبیؐ سے یہ قیل
لائی ہے خدیجہؓ اسے سجالی ۔ تہہ ہے بدل اب طعام و پانی
بولا اوسکو سلام حق طرف سے ۔ خوش حال کر اسکو اس شرف سے
اور بعد سلام دے بشارت ۔ بی بی کو کہ ہے اوسے بہ جنت
یک لولوی شاہوار کا گھر ۔ جنت کے زنان کے گھر سے بہتر
احوال ہے اوسکا ہوت ایسجان ۔ لیکن مین کیا ہون مختصر بیان
رضوانؓ و سلام رب دادار ۔ نت روح پہ اوسکے ہووے ہر بار

در بیان مناقب ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا

صدیقہؓ وقت بنت صدیقؓ ۔ موقوف تھی جسپو دین کی تحقیق
کرتے تھے اوس عہد کے اکا ۔ جس قول طرف رجوع آخر
محبوب حبیب حق تعالے ۔ خود جسکی ثنا کیا ہے مولا
ہے عایشہؓ پاک نام جس کا ۔ ہے فضل و شرف غلام جس کا
بی بی کے ہین بعید و فضایل ۔ سو باب لکھین تو ہوئے نہ یک تل
تھی حسن و جمال بیچ اپروپ ۔ تھی فضل و کمال مین بہت خوب
جب گئی ہے خدیجہؓ اس جہان سون ۔ لایا ہے نکاح مین شاہ اوسکون
مکے کے بیچ بہ ماہ شوال ۔ اوسوقت تھی عمر اوسکی چھ سال
آئی ہے وہ مہ نبیؐ کے گھر مین ۔ ہجرت ستی ڈیڑھ سال پیچھین
بی بی کی تھی عمر نو برس تب ۔ نو برس نبی کے ساتھ تھی سب
جب شاہ بہشت کو سدھارا ۔ عمر اوسکی اتھی برس اٹھارا
ہجرت سے گئے پچاس او رسات ۔ بی بی کا وفات تب ہے سن بات
رمضان کی سترہوین کی جہان سٹ ۔ تھی عمر شریف اوسکی چھیاسٹھ
بولی اتھی وقت موت سبکو ۔ دفناؤ مجھے بقیع مین شبکو
تربت اچھو اوسکی نور در نور ۔ رضوان و سلام حق سے بھرپور
اوصاف ہین اوسکے حد ستی بہا ۔ احوال ہین اوسکے عد ستی بہا
لکھتا ہون مین اس کتاب مین کچھ ۔ تا ہووے مری کتاب کو رچھ
تھا شدت حب نبی کا اوسپر ۔ تس فضل اوپر دلیل اکبر
پوچھا کوئی اوس سے اے شہ کون ۔ پیارا ہے تیرے گنے بہت کون
فرمائے کہ عائشہ ہے اے یار ۔ ہے سب ستی اسپو لیکی مرا پیار
مردان ستی کون یون ہے پوچھا ۔ سرور نے کہا کہ باپ اوس کا
کرتی تھی کتیک چیز بہتر ۔ ازواج نبی پو فخر یکسر
کہتے تھے نبی دو جگ کے سرتاج ۔ کوئی بکر نہین کیا مرے باج
اور بیاہ مرا ہوئیگے اول ۔ جبریلؑ نے یک حریر نرمل
صورت میری اوس اوپر بنایا ۔ لا شاہ جہاں کنے تین بتایا
جبریلؑ کہا ہے تب نبی سین ۔ یہ زن ہے تیری دونو جہان مین

بھی سن یہ حدیث ہے کہ یکروز
بولا مجھے شاہ اے دل افروز

اور مجھکو کہا یہ پاک صورت
تیری ہی ہے دونون جہان میں عزت

وہ شکل بعینہ تھی تیری
تھی دلبر و دل فریب میری

سوتی تھی نبی کے سامنے میں
ہرگز نہ اوٹھا یا شہ مرے تئین

لیتی اتھی پاؤن کھینچ اپنے
تا سجدہ کرے شہ جہان نے

لیتے اٹھے یک طرف ستی آپ
کہتی اتھی اوسکو میں آہستاب

اور وحی نہ آئی شاہ اوپر
کوئی زن کے فراش خواب بھیتر

اور رہ میں خدا کے از فتوت
ما نباپ مرے گئے ہیں ہجرت

اور بھیج خدا اٹھارہ آیت
رحمت سے لیا مری برأت

درخواست کیا سب عورتان سین
تا آگے رہیں مرے مکانین

اور گھر میں مرے ہوا ہے مدفون
نین ہیں یہ فضیلتان کسی کون

کہتا تھا رسول حق بیاران
لیو اس سے وحی دینکے حکمان

بچپن میں ایکدن اونکو ذات
تھی کھیلتی مل کے لڑکیان ساتھ

اونکے پیچھے شاہ دین نے جا کر
چھوڑا مجھے اگل اونھونکو لاکر

بٹھلائی تھی میں گوڑیانکو یکجا
چھوڑی اتھی اسپو ایک پردا

پوچھا مجھے کیا ہیں گھر میں تیرے
بولی مین کہ بیٹیان ہیں میرے

پوچھا ہے یہ کیا کہی ہے گھوڑا
کیا اوسکے اوپر ہے پھر کے پوچھا

بولی نہ مگر سنیا تو اسجان
رکھتا اتھا تازیان سلیمان

شاہ اوسکو کیا اتھا وصیت
تو مال کے تین ذخیرہ کر مت

یکبار کری برائے خلاق
ہفتاد ہزار درہم انفاق

بانٹی وہ تمام زر اوسی روز
اوس روز تھی روزہ وہ دل افروز

دیکھا تھا ملک کو خواب میں مین
بتلایا تری شکل مرے تئین

اے ماہ تو آئی جب مرے گھر
دیکھا میں تجھے نقاب اوٹھا کر

اور عائشہؓ یون کہی کہ یکرات
کرتا تھا نماز وہ نبکو ذات

جب شاہ جہان بہ سجدہ جاتا
اونگلی مرے پاؤنمین چبھاتا

اور بولتی یونکہ شاہ عالم
اور ہم میں دونوا یک وقت باہم

لیتا ہے تو بہت جلد پانی
مجھہ واسطے چھوڑ یار جانی

آتی اتھی وحی حق طرف سون
بستر پو مرے ہمیشہ شہ کون

دادا دادی بھی ہے مسلمان
یہ مرتبہ دوسرے کو ہے کان

اور شاہ کو جب ہوا اتھا آزار
اور سچ کہ جس ستی گیا بھار

اور روح نبی کا قبض ہوا جب
سر اوسکا مرے سینے پو تھا تب

تھا پیار نبی کا اوسپو اکثر
یون پیار نہ تھا کسی کے اوپر

چہتی جو کچھ اوسو شاہ کرتا
دلجوئی پو اوسکے منکو دھرتا

شاہ دوجہان جب آئے اوس پاس
گئے خوف سے شہکے لڑکیان تھاس

بی بی نے کہی ہین جب تھی کمسن
مجھہ پاس رسول آئے ایکدن

باد سے گیا نقاب اوڑکر
سرور کی نظر پڑی گوڑیا پر

دیکھا کہ ہے اوس گوڑیانکے بھیتر
یک اسپ کہ دو پران ہیں اوسپر

بولی کہ پران ہیں پھر کہا شاہ
ہوتے ہیں پر اسپ کو بھی آہا

پر تھے وہ تمام تازیان کو
شہ بہت ہنسا ہے اس سخن سون

بی بی کا تھا فخر جد ستی بھار
کرتی اتھی بہت جود و ایثار

عبداللہ بن الزبیر یکدن
بھیجا اوسے لک درم آموقن

باندی کہی آکے ہے سبد سچ
سالن کچھ بدل نہیں رہا کچ

کیا ہوتا اگر ایک درم سے آخر	منگوائی تو گوشت نان کی خاطر	بولی کہ نہ یاد آئی یہ بات	ورنہ مین دیتی یکدم تیرے ہاتھ

دربیان مناقب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا

ہے تیسری جو عمرؓ کی دختر	اوس مرشد بحر و بر کی دختر	تھا صوم و صلوۃ اوسکا بیحد	تھا فضل و کمال اوسکا بیعد
بعثت ستی پانچ سال اول	پیدا وہ ہوئی ہے اے مکمل	ہجرت پیچھے ایک اور چہل پر	جنت مین گئی او پاک گوہر
تب عمر کے اوسکے ساٹھ تھے سال	نت حق سے اچھو دل اوسکا خوشحال	آزردہ ہو شاہ یکدن اوس سون	ناخوش ہو دیا طلاق اوسکون
اس بات کو سن عمرؓ شہ دین	دل بیچ ہوا اپس کے غمگین	جبرئیل رسولؐ پہ تب آیا	فرمان خدا کا اسپو لایا
اے شاہ کہا ہے حق نے تجھکون	جلدی سے رجوع کر تو اوس سون	ہے صوم و صلوات اوسکا بسیار	جنت مین اچھیگی وہ تیری یار
	شاہ اوس سے کیا رجوع فی الحال	رکھتا تھا کرم بہت اوس پر آل	

دربیان مناقب ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالے عنہا

تھی بنت خزیمہ اے مؤدب	ازواج نبیؐ مین نام زینبؓ	بعثت کے آگے او نیک کردار	رکھتی تھی بہت فقیر پہ پیار
دیتی تھی طعام مفلسان کون	کرتی تھی جود بیکسان کون	اوسوقت کے لوگ اہل تمکین	نام اوسکا رکھے تھے ام مسکین
ہجرت ستی شاہ تیسری سال	لایا ہے نکاح مین اوسکو خوشحال	چھ ماس کری ہے زندگانی	تس بعد تجی حیات فانی
	خوشنودی و رحمت حق کی آیا	نت قبر پو اوسکے ہووے ہر بار	

دربیان مناقب ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالے عنہا

ہجرت پیچھے دس برس گئے مین شاہ	سودہ سے کیا ہے آپنا بیاہ	مہر اوسکا چہار سو درم تھا	سرور کا لئی اوس اوپر کرم تھا
دیکھی تھی یہ خواب وہ سلکھن	آیا ہے اوترکے چاند اوس کن	یہ خواب کسی سے جا کہی او	تعبیر مین اوسکے یون کہا او
لاویگا تجھے اپنے نکاح مین	شاہ دو جہان اپس کرم سین	کرتی اتھی شہ کی لئی اطاعت	تھا اسپو نبیؐ کا لئی عنایت
ہجرت پیچھے جب سال چون	جنت کو گئی وہ ماہ روشن	نت اسپو اچھو خدا کی رحمت	اور نور سے پر اوسکی تربت

دربیان مناقب ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا

بھی جفت تھی شہ کی ام سلمہؓ	بھر پور تھا جسمین علم حکمہ	ہجرت پیچھے چار سال کو شاہؐ	بی بی سے کیا ہے اپنا بیاہ
ہجرت سے ہوئے تھے ساٹھ و سال	بی بی نے گئی بخلد خوشحال	ازواج نبیؐ منے سراسر	موت اوسکی ہے آخر برابر

جب قتل حسینؓ کی خبر آئی　　بی بی نے بہت ملال و غم کھائی
روئی وہ بہت ملال و غم کر　　لعنت کری شہ کے قاتلان پر
بی بی کی تھی عمر اسی اوپر چار　　رحمت اچھو حق کی اسپو ہر بار

در بیان مناقب ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا

نام اوسکا ہے زینب اے برادر　　تھی شاہ کی اوپھوپھی کی دختر
تھا حسن و جمال بہت اوسمین　　تھا جاہ و جلال بہت اوسمین
آیا ہے جب اوسکو شہ کا پیغام　　قاصد کو کہی کہ اے نیکو نام
کیون ہوئیں اب جواب سرور　　نا مشورت اپنے رب ستی کر
اوٹھ وہانسے گئی اپسکے گھر کو　　پس کر کے دوگانہ کہی خدا سون
اے بار خدا حبیب تیرا　　بھیجا ہے ابھی پیام میرا
کرتے ہے نبی کے ہوئیں لایق　　دے مجھکو اسے تو اے موفق
حق اوسکی دعا کیا اجابت　　نازل کیا تب نبی پو آیت
شہ ہنسکے کہا ہے با بشاشت　　جا دیوے کوئی اوسکو تین بشارت
حق اوسکو دیا مجھے نکاح کر　　آیت وہ پڑھا خوشی سے سرور
سرور کی جو خادمہ تھی سلما　　زینب سے یہ خوشخبر کہی جا
بی بی کے جو تھا بدن پو زیور　　خوش دل ہوا اوسے دئے عطا کر
تب سجدہ شکر کر کے او ماہ　　اور نذر کری صیام دو ماہ
ساعت پچھے وہ خدا کا پیارا　　زینب کے محل طرف سدھارا
اوسوقت تھی سر برہنہ او ماہ　　بولی کہ بلا گواہ اے شاہ
سرور نے کہا ولی خدا ہے　　جبریل نکاح کا گواہ ہے
شہ اسکی کیا بڑی ضیافت　　چھپنے کی وہاں پچھا اوتری آیت
تھا اوسکا نکاح اے برادر　　ہجرت پچھے پانچ سال اوپر
بی بی کے اتھے بہت کمالات　　شاہا ہمین یہ بات اوپر آیات
کہتی اتھی یون وہ مصطفے سین　　کیتیک فضیلتان ہین مجھہ مین
اے شاہ ہین گئی کمال میرے　　نین دوسری عورتان مین تیرے
یک فضل یہ ہے جو ہے مراجد　　سو او ہے اے شاہ دین ترا جد
اور حق اپے لطف کر گھنیرا　　تجھ ساتھ بندھا نکاح میرا
اور تیسرا یہ کہ آپ جبریل　　تھا شاہد و قاصد اسمین بے قیل
صدیقہ کہے بالکل خیرات　　کوئی اوسکے نمن نتھی بعورات
یکروز کہا نبی زنان ساتھ　　جسکا ہے تمہارے مین بڑا ہاتھ
جلدی او مجھ سے آملیگی　　خوشوقت ہو گل نمن کھلیگی
جب شاہ گیا جہان سے عورات　　سب مل لگے ماپنے کیتین ہات
سو وہ کہے تھے ہاتھ سب سے لگے　　زینب نے مری سبھوں سے پہلے
معلوم ہوا تب اون سبھون کن　　صدقہ تھا مراد طول یدسون
ازواج نبی مین سب سے اول　　گئی شاہ کے پاس او مکمل
ہجرت سے نبی کے بیس پچھے سن　　تھی عمر شریف اوسکی ترپن
بھر پور اچھو یہ فضل و رحمت　　رضوان خدا سے اوسکی تربت

در بیان مناقب ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالے عنہا

دنیا کے سب عابدان کی بی بی / کل زمرۂ زاہدان کی بی بی
تھا نام جسے جویریہ کر / ہجرت پیچھے پانچ سال سرور

لایا ہے نکاح مین اپنے اوسکون / عمر اوسکی تھی بست سال سن تون
تھا چاند حسن جمال اوسکا / شیرین تھا بہت مقال اوسکا

دیکھی اتھی خواب مین وہ سندر / شب بیتی سیر کے چندر
آیا ہے دیانہ بیچ اوسکے / سویا ہے کنار بیچ اوسکے

ہجرت پہ پچاس سال تھے جب / بی بی نے گئی بہشت کو تب
عمر اوسکی تھی ساٹھ کے اوپر پانچ / بیشک ہے یہ بات راست او سانچ

ہوئی خلد مین جا نبی کے ہمسر / رضوان خدا کا اوسکے اوپر

دربیان مناقب ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تھا ام حبیبہ اوسکے تئین نام / لائی تھی بدر کے آگے اسلام
ہجرت بھی کری اتھی حبش کون / مشغول تھی حق کی بندگی سون

تھی ذات و صفات مین مکمل / تھی جود و کرم مین بہت اکمل
ثابت تھی بہت نبی کے دین پہ / خوشوقت تھا اوس سے بہت شہ

ہجرت پیچھے شاہ سات مین تن / بھیجا کسے مہتر حبش کن
تا اوسکا کرے نکاح اوس سون / اور شاہ کے پاس بھیجے اوسکون

سلطان حبش نے حکم شہ سون / پاس اپنے طلب کیا سبھوں کون
تب خطبہ حمد و نعت پڑھکر / بی بی کا نکاح بندھیا بہ سرور

مہر اوسکا چار سو تھے دینار / اوسوقت دیا نجاشی اسے یار
کر سب کی ضیافت وہ یگانہ / بی بی کو کیا ہے تب روانہ

اوسوقت تھا باپ اوسکا کافر / تھا دشمن دین بطون و ظاہر
جب صلح ہوا اتھا مقرر / مکے سے گیا مدینے بھیتر

بیٹی کے نزدیک اپنے آیا / سرور کا فراش وہان بچھا تھا
چاہا کہ نبی کے فرش اوپر / بیٹھے کری منع اوسے وہ دختر

بولی کہ یہ فرش ہے مقدس / تو شرک کے چرک سے ہے انجس
مت بیٹھ یہ فرش پہ تو ہرگز / نہین بیٹھنا اسپہ تجھکو جائز

کہی وقت وفات کے وہ خاتون / سرور کی تمام عورتان سون
یک مرد کی عورتان اپس مین / رہتی ہین ایک خوش بکس مین

جو کچھ ہوئی ہین گی مجھ سے تقصیر / تم سب کرو عفو اونکو مجھ دھیر
سب ملکے کہے عفو کئے ہم / ہوسے ہو تیرے پہ فضل حق جم

بولی رکھے خوش خدا تمن کو / جیسا کئے خوش تمن ہمن کو
ہجرت پیچھے جب چہل پہ تھے چار / جنت کو گئی وہ نیک کردار

دربیان مناقب ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خوش نام اتھا صفیہ اوسکون / ہارونی تھی آل سے وہ خاتون
ہجرت پیچھے چھ برس کتئین شاہ / لایا ہے نکاح مین اپنے اوداہ

سرور نے کیا اوسے نکاح جب / ستر ابرس عمر اوسکی تھی سب
تھی عقل و کمال بہوت اوسمین / تھا حسن و جمال بہوت اوسمین

شہ پاس تھی اوسکی بہوت عزت / کرتا اتھا اوس سے نبی مروت
ازواج رسول حق کے یکسر / کرتی اتھین رشک اوسکے اوپر

یکروز نبی گیا تھا اوسکے یان　دیکھا کہ تھی وہ بہت گریان　پوچھا کہ یہ رونیکا سبب کیا　پہنچا ہے تجھے اوپر تعب کیا
بولی کہ مجھے پوشہ کی ازواج　سب کرتی جفائین ہین بیا اسقدر آج　کہتے ہین ہمین ہین شہ کے ہمسر　ہین ذات مین اوسکے ہم برابر
ہین شاہ سے صفیہ کو قرابت　کیا اسکو ہمین سیتی ہے نسبت　بولا اوسے شہ تو نہین کہی کیون　کہو تمکو نسب کہان ہے مجھ سے تو ین
ہارون نبی ہے باپ میرا　اور عم ہے میرا کلیم حق کا　جب تین برس پیچھے پیچھے ساتھ　جنت گو گئی وہ ماہ خوشحال
　جنت مین اچھو مین اوسکا مشر　اور حق کی رضا سے ہو وے معمور

دربیان مناقب ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا

میمونہ اگیا رہوین ہے عورت　اوس شاہ کی ہے بلند فطرت　ہجرت پیچھے سات برس وہ شاہ　ساتھ اوسکے کیا ہے اپنا بیاہ
بعد اوسکے نہین کیا نکاح او　ثابت ہے حدیث سے سخن یہ　ہجرت سے اکتے پچاس پر یک　جنت کو گئی ہے تب وہ بیشک
رضوان خدا کا صبح اور شام　نت روح پہ اوسکے ہو وے مادام　پورا ہوا امہات کا ذکر　ازواج مطہرات کا ذکر
　شاہ کے سریات کی اب بات　رکھہ یاد کر اوسکو جیوکے ساتھ

دربیان مناقب سراریات مکرمات آنحضرت صلعم و رضی اللہ تعالے عنہین

　تھے چار نبی کے سب کنیزک　اسبات کو دلمین یاد کر یک

دربیان مناقب حضرت ماریہ رضی اللہ تعالے عنہا

اول تھی ماریہ اے آگاہ　بھیجا تھا اوسکو مصر کا شاہ　تھی رنگ مینے وہ بہت گوری　اور حسن و جمال مین تھی پوری
چہیتا تھا اوسکو بہوت سرور　اور اوسکو بنا دیا تھا یک گھر　فرزند رسول کا براہیم　اس سے ہوا ہے کر تو تفہیم
ہجرت کے پیچھے برس تھے سولا　اوسوقت گئی اُنے بعقبیٰ　دفنائے لیجا بقیع مین اوسکو　راضی اچھو حق ہمیشہ اوس سون

دربیان مناقب حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالے عنہا

دوسری جو تھی نبی کی سریت　خوش خلق تھی اور خوبصورت　تھی قوم بنی نضیر سے او　ریحانہ لکہ تھی نام مین او
مرگئی وہ نبی سے اول یکسال　راضی اچھو اوس سے حق بہرحال　دفن اوسکو کئے ہین بھی بقیع مین　پایا ہون یہ بات کئی کتب مین

دروکر حرم سوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ نامش معلوم نیست رضی اللہ عنہا

　تیسری تھی یک کنیز خوشدل　یک جنگ مین شہ کے آئی تھی ساتھ

در ذکر حرم چہارم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نامش معلوم نیست رضی اللہ عنہا

چوتھی جو دی تھی شہ کو زینب — ذکر اوسکا یہاں ہوا مرتب
عورات دگر کا اب سن احوال — جو قرب خدا ستی تھے خوشحال

در بیان مناقب حضرت فاطمہ صغرا علی جدہا و علیہا الصلوۃ والسلام

آن لالۂ گلشن نبوت — آن معدن گوہر فتوت
سردار نسا کی تھی وہ دختر — شاہ شہدا کی پاک دختر

تھا فاطمہ جس کا نام انور — تھی حسن و کمال بیچ اشہر
شاہ دوجہان حسن مثنا — فرزند تھا امام حسن کا

یکروز حسین جگ کا سرور — بولا اوسے اپنے گھر مین لاکر
اے بھائی کے یادگار میرے — اے جیو کے نت قرار میرے

بیٹیاں سی ہے تو چاہے جسکون — کردیونگا بیاہ اوسکا تجھ سون
شہزادہ یہ سن بچن چچا سے — سر اپنا کیا ہے خم حیا سے

تب شاہ کہا وہ من موہن سون — دیتا ہون تجھے مین فاطمہ کون
کیا واسطے او میرے جگر بند — مادر سے مرے ہے بہوت مانند

صورت مین صفت مین نام اندر — دادی سے ہوئی ہے اپنے ہمسر
پس عقد کیا وہ دو رتن کو — یکجا کیا اپنے دو تن کو

روضہ مین لکھا ہے یون کہ سرور — قاسم کو دیا تھا وہ دختر
فیاض کی بات کو غلط جان — یا جہل ہے یا کیا ہے بہتان

دیکھا ہوں مین معتبر کتب مین — عقد اوسکا حسن ابن الحسین مین
اولاد ہوے حسن کو دس مین — بولونگا اب دوسری مین

بی بی کا تھا فضل بے نہایت — ہے اس سے حدیث مین روایت
رحمت اچھو حق کی اوس پر آل — جنت مین اچھو ہمیشہ خوشحال

در بیان مناقب حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ تعالی عنہا

او دنیا و دین کی رئیسہ — جس نام تھا سیدہ نفیسہ
باپ اوسکا تھا پوتر احسن کا — نام اوسکا بھی تھا حسن ہے مولا

دادے کا تھا اوسکے زید کرام — ہین فضل کو اوسکے اول انجام
یک سو پچاس پانچ تھے کم — ہجرت سے نبی کے اے مکرم

وہ سیدہ تب ہوئی ہے پیدا — کے منسے یہ سخن ہے ہر جا
لڑکائی ستی ہر ایک ساعت — کام اوسکا تھا روز و شب عبادت

اسحاق تھا مرد اوسکا اے یار — فرزند امام جمع ابرار
جعفر تھا جس کا نام انور — صادق تھا لقب جس کے برادر

بی بی نے رہی تھی مصر مین جا — اولاد و یا بھی اوسکو مولا
جب شافعی او امام دین کا — اور راہ نمائے یقین کا

آیا تھا بمصر او دل افروز — جاتا تھا اوسکے گھر کو ہر روز
پڑھتا تھا او بیاہ تسبیح — مسجد مین جو اوسکے جا تراویح

جب آٹھ برس تھے دو سو اوپر — جنت کو گئی وہ پاک گوہر
بی بی کا کمال اور کرامت — بے شبہہ و شک ہے بے نہایت

کہتے ہین اب اوسکو مصر کی غوث — ہوکے کرسے دور اوسکے ہر لوث
ہے مصر مین اوسکی قبر روشن — کرتے ہین طواف مرد اور زن

دربیان مناقب حضرت عایشہ رضی اللہ تعالے عنہا

سروار زنان دین کی یکسر / تھا عایشہ جس کا نام انور
تھی راہ نما یقین کی او / بیٹی تھی امام دین کی او

سلطان جہان امام صادق / سالار جہان امام صادق
بی بی کا کمال و فضل اسے یا / لکھنے سے اور گنت سے ہے بجا

کہتی تھی وہ یوں کہ اے خداوند / تجھ عز و جلال کی ہے سوگند
دوزخ میں کریگا گر مجے تین / توحید کو لیکے ہاتھ میں میں

سب دوزخیاں اوپر بچھونگی / اور اونسے یہ گفتگو کرونگی
توحید کری میں اوسکے وسلون / ڈالا اونے آگ بیچ مجھکون

ہجرت سے چہل پہ پانچ اور سو / گذرے تھے وہ گئی بہشت کو تو

دربیان مناقب ام الخیر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا

سر دفتر اولیا کی مادر / سر حلقۂ اصفیا کی مادر
یعنے شہ دوجہان محی الدین / شاہنشہ کن فکان محی الدین

تھا فاطمہ پاک نام اوسکا / سب خلق تھا دلسے رام اوسکا
بی بی کے تھے بعید و کمالات / تھے بے گنت اوسکے تیں کرامات

باپ اوسکا تھا عارفانکا سالار / جیلان کے زاہدانکا سردار
جعفر کے تھا نسل سے وہ کامل / جیلان میں کیا تھا اپنی منزل

جب غوث سے حاملہ تھی خاتون / چھینک آئی تھی ایک روز اوسکون
جب چھینک کہی وہ حمد حق کون / غوث نے یرحمک اللہ کہا شکم سون

کہتی تھی کبھی یوں وہ پاک خاطر / بیٹا مرا سید عجب قادر
پیتا نہ تھا ماہ صوم میں دودھ / روزے سے رہتا بفضل معبود

شوال کا چاند اے برادر / مخفی ہوا ایک دن ابر بھیتر
بی بی اٹھی جب سبھونکی سلطان / سب آکے کہے اوسے کہ اے ماں

فرماتی ہے کیا تو شہر کے تیں / روزہ رکھیں آج سارے یا نیں
فرمائی تب وہ ولیانکی سرتاج / بیٹا مرا دودھ نیں پیا آج

ہے آج کا روزہ ماہ رمضان / روزہ رکھو تم سبا ے مسلمان
آخر خبر آئی ہر طرف سون / بولی تھی جہان و دین کی خاتون

جب غوث کی عمر ہوئی اٹھارا / شوق اوسکو ہوا بہت خدا کا
مادر کو کہا اپسکی اے ماں / ہے حکم ترا بجاے ایمان

یہ جیو یہ دل یہ جسم میرا / اپکار ہر ایک اوپر ہے تیرا
تیری ہے مرے پو فرض اطاعت / گر دیوگی لطف سے اجازت

بغداد کو جاؤنگا میں یاں سون / حاصل کرنے وصال حق کون
بیٹے سے یہ بات سنکے خاتون / رونے لگی بہت درد و غم سون

شفقت سے اوسے گلے لگا کر / بولے اوسے غم سے تلملا کر
اے دل کے قرار و قرۃ العین / اے تجھ سے ہمیشہ مجھکو سکھ چین

جلتا ہے ترے فراق سے دل / تاریک ہے تجھ بنا یہ منزل
لیکن تو لیا خدا کا جب نام / تاخیر نیں اس منے بھلا کام

تھا ایک جگہ کہ اہل جیلان / کرتے تھے وہاں وداع یاران
فرزند کو اپنے وہ خاتون / پہنچائی ہے وہاں تلک اپنے گھر سون

رو رو کے جگ سے اپنے کہی تب
پھر اوسکو کہی ہے تب شہ لب کھول
تھے اوس کنے چالیس دینار
جیلان طرف گئی ہے خاتون
لوٹے وہ تمام قافلے کو
چالیس ہیچ پاس میرے دینا
تب سرورِ دین کو لے گیا او
تب گوڈری چیر شہ کی ہہتر
بولا کہ ہے ماکی مجھ وصیت
سن کہا رہزنون کا مہتر
جو مال لیا تھا قافلے سون
ساتھ اوسکے تھے سارہزنان سب

مین تجھکو دئے خدا کے تئین اب
ہرگز تو کبھی دروغ مت بول
تھی شاہ کے باپ اوسے پاس
بغداد کو شہ گیا ہے وہان سن
اون سب کہا یک آکے شہ کو
سمجھا وہ کہ جھوٹ ہے یہ گفتار
سردار کے پاس اور کہا او
پایا ہے جہان کہا تھا سر
مجھ سے لئی عہد وقت رخصت
ثابت ہے تو مان کے قول اوپر
سب مال دیا پھرکے اون کو
بی بی کی یہ تھی برکتان سب

مین دلسے دئے تجھے خدا کون
یہ بات اے جیو میرے رکھ یاد
آد ہے دئے شاہ کو وہ نادر
ہمدان کے نزدیک شہ جب آئے
کیا ہے ترے پاس بول اے درویش
دوسر ابھی کہا ہے وہی یہ بات
پیسے او کہا کہان ہین شہ میان
پس شہ سے کہا کہ اے مکرم
عہد اوسکا ہے مجھ کنے امانت
توڑا ہون مین عہد کو خدا کے
توبہ کیا شہ کے ہاتھ اوپر
احوال ہین اوسکے حد سے باہر

ون حشر کے پھر ملونگی تجھ سون
نت حق سے اچھو ترا ون آباد
آد ہے رکھے شہ کے بھائی خاطر
چوران نے تب آن کر بلائے
بولا اوسے شاہ بے کم و بیش
بولا اوسے شاہ بہی اوسی دہات
سرور نے کہا ہے گوڈری مین
کیون سانچ ہوا بتا ترا دم
اس عہد مین کیا کرون خیانت
راہان مین چلا ہون سب خطا کے
سب لوگ لے ساتھ اپنے ہمسر
اسواسطے یہان کیا مین آخر

دربیان مناقب حضرت ام محمد عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا

نام اوسکا ہے عائشہ مبارک
تھی معرفتِ خدا مین راسخ
جیلان کے تمام ملکو پیران
بولے اوسے منگ دعا تو یکبار
جاروب دتی ہون مین آ واو

ہے غوث کی وہ پھوپھی بلاشک
تھے معتقد اوسکے سب مشایخ
حق سے منگے صدق دلسے باران
تا مینہ ہون دیوے خدائے اوا
پانی کو چھینک تو اوسکے اوپر
جاتا رہا وہ دو کال سارا

تھی ام محمد اوسکی کنیت
جیلان مین ہوا تھا قحط یکبار
یک قطرہ پڑا نین آسمان سون
پس جھاڑا لیس انگن کو خاتون
لخطے پچھے مینہ تب پڑا اولنکا
پیدا ہوا وہان سکال ہر جا

ولی نیچ رکھ اپنے یا دوست
پڑتا تھا مینہون ہر گھڑی آ
تب سب گئے عائشہ کے گھر کون
زاری سے کہی ہے یون خدا کون
پڑتا ہے آب مشک سے جون

دربیان مناقب حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالے عنہا

تھا رابعہ نام پاک اوس کا
تھی معرفتِ خدا مین یکتا
تھی قرب خدا سے روز و شب مست
ہستی سے اپنی وہ ہوئی تھی دست

لے گیا فضیل یک روز بولا کہ دعا کر اے دل افروز بولی کہ ترے مین اور خدا مین نسبت ہے کیا تو کہہ مرے سین
...ے کرے دعا اجابت تجھ حق مین اے مجمع کرامت یہہ سنکے فضیل نعرہ کرکر بیہوش ہوکر پڑا زمین پر

در بیان مناقب حضرت عفیرہ رحمۃ اللہ تعالی علیہا

نام شریف اسے عفیرہ تھی عشق مین حق کے بیٹھی رہ روتی تھی خدا کے عشق مین بہت تھی وہ انکھیان کی اوسکے جوت
تھی روبرو اوسکے کوئی یکبار کوری ہے انکھیان کی بہت دشوار بولی کہ رہنا خدا ستی دور کوری سے ہے سخت ترا ے مغرور

در بیان مناقب حضرت فاطمہ خراسانیہ رحمۃ اللہ تعالے علیہا

تھی فاطمہ ساکن خراسان علم اوسکو اتھا بہت تھی عرفان ذوالنون ابویزید بسطام بہوتا اوسکو سرمائیے اے نکونام
لکھے مین کری تھی اوسکو نسبت تھا اوسکا کمال بے نہایت بولا ہے ابویزید نامی کل عمر مین اپنے اے گرامی
دیکھا ہو نہین ایک مرد و یک زن وہ فاطمہ تھی اے منکے موہن نین اوسکو دنیا مین کوئی مخبر الا وہ خبر عیان تھی اوس پر
حاصل وہ کری تھی ہمت دل جون ام علی کری ہے حاصل احوال کو اوسکے نین نہایت اسباب پو مین کیا کفایت

در بیان مناقب حضرت ام محمد رحمۃ اللہ تعالے علیہا

تھی ام محمد اے سخندان عبداللہ بن الخفیف کی مان تھی کشف و شہود مین مکمل تھی علم مجاہدی مین اکمل
لکھتے ہین کہ شیخ مانکے مل سات رمضان منے جگیا تھا یک رات کرتا تھا نماز بہوت جد سون ناپاوے مگر شب قدر کون
مان شیخ کے گھر مین اے برادر بیٹھی تھی خدا کے شغل بھیتر انوار لگے اوس اوپر چمکنے بولی تب اونے پسر کو اپنے
اے پوت تو چاہتا ہے جسکو نِت جلدی سے اوسے لے تو یہان سون وہان سے ادہر کے شیخ آیا شب قدر کے نور کو نجھایا
اور مانکے قدم اوپر رکھا سر زاری سے کہا مجھے دعا کر کہتا اتھا شیخ سب یہ بات سمجھا مین کمال مانکا اوس رات

در بیان مناقب حضرت رابعہ رحمۃ اللہ تعالے علیہا

تھا رابعہ نام پاک اوسکا تھی زوجہ بن ابی الحوار مرد اوسکا تھا اولیا مین اکمل او بھی تھی سب عورتان مین افضل
مرد اوسکا کیا تھا سے یہ قال عورت کا تھا میرے مختلف حال کرتا تھا محبت اوسپو جب زور پڑھتی او دو بیت پو بصد شور
مجھہ دوست کے نین ہے کوئی برابر اس رنا نہین کوئی دلکے بھیتر نیرہ ہے وہ اگرچہ مجھ انکھیان تل نین دور ہے دلسے میر یک پل
دہتے ہی انس مین ہو بیٹھان کرتا ہون معنی اوسکے ایجان جالگے ہے تیری اے دوست دلبین او گانکے سنگات ہو نہین تن سیر

یہ تن ہے سنگات سبکے جاس
توشہ مرا کم بہت ہے رہ سون
کھانیکو پکاتی جب وہ خوشدہات
تھا روبرو اوسکے طشت یکدن

اور یا ہے دل مثے موانس
توشہ کو مین کون پاکر رہ کون
کہتی تھی اپنے مرد کے سات
بولی کہ اوٹھا اسے ابھی چھپن
جسوقت کہی اتھی وہ یہ بات

اور خوف مین حقکے آنکھ وانت
یارب نہ جلا تو آگ بھی سر
کھا اسکو کر اس طعام کتیین
مین دیکھتی ہون لکھا ہے ادین
شوہر ہانکا موا اتھا اوس وقت

پڑھتی اتھی
معلوم ہے ڈرہا
تسبیح سنتی پکاتی ہے
بغداد کا بادشہ گ

دربیان مناقب حضرت حکیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

تھا نام حکیمہ اوسکا اے یار
پڑھتی اتھی تب حکیمہ قرآن
بولی کہ درست سچ ہے یہ بات
دل اپنا دو زن سے گر گرفتار
محشر مین بھیجیگا وہ زآفت
گئی رابعہ وہان سے دلکو خوش کر

تھا اوسکا کمال حد ستی بھاے
بولی کہ سنے ہین یون مرے کان
بولی کہ تو جاکے بول اوس سات
ہوتا ہے کیون حق کے شغل سے بھاے
لاویگا جو دلکو وہان سلامت
شوہر سے کہی اوسے مکرر

اوستاد تھی رابعہ کی وہ زن
شوہر ترا ابن ابی الحوارا
ہے عقل و کمال مین تو بہتر
قرآن مین ہے کہ مال و فرزند
جب جاکے ملیگا کوئی خدا این
سن شیخ جہان نے اوس سے یہ بات

گئی رابعہ ایک روز او
کرتا ہے تیرے پو بیاہ د
کرتا ہے یہ کام پھر تو کیا
ہرگز نہ کرے کسے برو
اوس بن نہ اچھے کچھ اوسکا
اس بیاہ ستی اوٹھائے

دربیان اختتام این نسخہ بابرکات و مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات جل جلالہ

تجھے ایسے زنان پاک و اخیار
گر اسمین لکھون بہت دفاتر
ہین آٹھ سو جلد اوسکے ابیات
یارب بحبیب و آل و اصحاب
رکھ مجھکو ہمیشہ عافیت سات

ہر عصر مین بیشمار اے یار
تو بھی نہ ہو ذکر اونکا آخر
پڑھنے مین ہے اوسکے بہت برکات
وز حرمت غوث کل احباب
نت مجھکو چلا تو راہ حسنات

تجھے صاحب قربت و ولایت
تھوڑونکا مین نے کر بیان کیا ہے
گیارا سو اوپر بھی پنج و ہشتاد
اس نسخہ کو میرے کر تو مقبول
دین بیچ کر استقام میرا

ہین اونسے کرامتان
سو اونسکو بھی مختصر کہ
ہجرت سے بنا ہے تب یہ
بدلا تو کرم ستی یہ ما
ایمان پو کر اختتام

خاتمۃ الطبع بفضلہ تعالیٰ یہہ نسخہ دلکشا مجموعہ فرحت فزا موسومہ ہشت بہشت معہ تحفۃ ا
حسب الارشاد فیض بنیاد مصدر خلق عظیم جناب قاضی عبد الکریم ابن مرحوم قاضی نور محمد صاحب پلبندہ